سیرت امہات المومنین

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

رسول اللہ ﷺ کی پاکباز بیویاں

رسول رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور
ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

تالیف: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

تحقیق و تخریج: امان اللہ عاصم

اعداد و اضافہ: محمد طاہر نقاش

www.KitaboSunnat.com

دار التبلیغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی پاکباز بیویاں

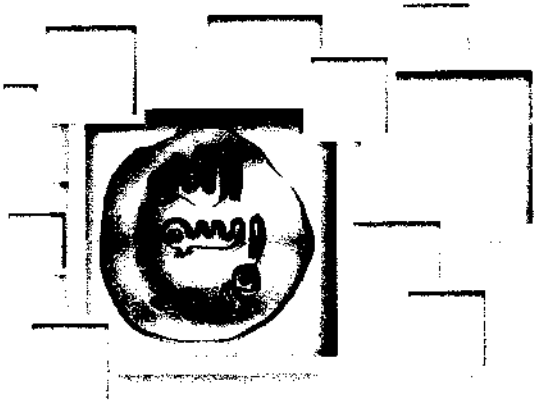

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

رسول اللہ ﷺ کی پاکباز بیویاں

تالیف ..... ابوضیا محمود احمد غضنفر

تحقیق وتخریج ..... امان اللہ عاصم

اعداد واضافہ ..... محمد طاہر قریشی

اشاعت اول ..... ستمبر 2013ء

پاکستان میں دارالابلاغ کی مطبوعات درج ذیل مقامات سے مل سکتی ہیں

- لاہور۔ الابلاغ (نیل روڈ 35717842 گلبرگ 35717842 ماڈل ٹاؤن 35942233)
- راولپنڈی۔ تعمیرات علمیہ کشمیری بازار 5535168، دارالفکر اسلامی 0321-5216287 مکتبہ عائشہ 0321-5075075
- اسلام آباد۔ السعود اسلامک مکس 2261356 الابلاغ 2281420 دارالسلام شوروم 0321-5370378
- الہدیٰ انٹرنیشنل 4434615, 0321-8014008 ● کراچی۔ فضلی سنز 32212991 علمی کتب خانہ 32628939
- فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 0300-6628021
- پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720۔ ● واہ کینٹ: الابلاغ 051-4541148

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 0300-4453358, 042-37361428

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور انسانی بساط وطاقت کے مطابق ہم نے اس کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ خاص طور پر عربی عبارات میں تصحیح اغلاط میں پوری طرح احتیاط کی ہے۔ لیکن پھر بھی بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو از راہ کرم مطلع فرمائیں۔ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ امہات المومنین رضی اللہ عنہن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکباز بیویاں

رسول رحمت کی پاکباز زوجات کا
روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

تالیف ابوضیاء محمود احمد غضنفر حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج: امان اللہ عاصم اعداد و اضافہ محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز پاکستان
042-37361428, 0300-4453358

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں۔ (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔ (الاحزاب 6:33)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا
تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو تو
نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا
خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔ اور اپنے
گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی
طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو (الاحزاب 32,33)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

- انتساب 22
- حرف تمنا: سیرت اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کا انمول مہکتا گلدستہ 23
- مقدمہ 37
- شادی کی ترغیب 39
- شادی میاں بیوی کے درمیان ایک مضبوط معاہدہ 39
- فرمان رسول اللہ ﷺ 40
- شادی کے فوائد 42
- جن عورتوں کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے 43
- شادی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی خصوصیات 44
- زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کی تفصیل 45
- قریشی زوجات مطہرات (۶ عدد) 45
- غیر قریشی عربی زوجات مطہرات (۶ عدد) 45
- غیر عربی زوجہ مطہرہ 45
- زوجات مطہرات شادی کی تاریخ اور مقام 46
- ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا 46
- ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا 46
- ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 46
- ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا 46
- ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا 46
- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا 47
- ام المومنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا 47

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا 47
- ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا 47
- ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا 48
- ام المومنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا 48
- زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کی خصوصیات 49
- پہلی خصوصیت 49
- دوسری خصوصیت 49
- تیسری خصوصیت 50
- چوتھی خصوصیت 51
- تعدد زوجات میں حکمت کے پہلو 53
- غیر مسلم مفکرین کا اعتراف 64
- سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب 74
- سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب 80
- سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب 82
- سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب 84
- سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب 87
- سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب 88
- سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے فضائل اور مناقب 89
- سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب 90
- امہات المومنین کی روایات کی تعداد 95
- سیّدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما 95
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا 95
- سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا 95
- سیّدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 96
- سیّدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا 96

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا 97
- سیّدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا 97
- جویریہ بنت حارث بن ابوضرار رضی اللہ عنہا 98
- سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا 98

باب 1

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

- ورقہ بن نوفل سے مشاورت 120
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب 136
- رسول اللہ ﷺ کا سیدہ خدیجہ کے ساتھ قلبی لگاؤ 143
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس امت کی بہترین خاتون 148
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ کا سلام اور نبی کریم ﷺ کی بشارت 149
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جنتی خواتین میں افضل 151
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات 151
- نمازِ جنازہ 152

باب 2

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

- نام اور نسب 163
- والدین 163
- سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا اسلام قبول کرنا اور ہجرت کرنا 164
- دوسری شادی 166

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- خواب میں خوش نصیبی کا اشارہ 169
- عمر رسیدہ خاتون کے ساتھ شادی کی حکمت 170
- اسیر بدر سہیل بن عمرو کے بارے میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا موقف 171
- سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کو ہنساتی تھی 173
- سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے دجال بہت ڈرتی تھیں 173
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پسندیدہ خاتون سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا 174
- سیدہ سودہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دلچسپ واقعات 175
- سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں رغبت 179
- سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے رخصت کا ملنا 180
- سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت 181
- سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا احادیث رسول کو روایت کرنا 181
- وفات اور نمازِ جنازہ 182

باب 3

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

- نام ونسب 185
- پیدائش 185
- کنیت 185
- والد محترم، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ 186
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا جان 187
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دادی جان 187
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ 188
- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیویاں 189

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی اور بہنیں 190
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور پھوپھیاں 191
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ 193
- نبی کریم ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھنا 193
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ منگنی اور نکاح 194
- ہجرت مدینہ میں خاندانِ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اہم کردار 197
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے گھر رخصتی 201
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے اہم اسباب وفوائد 202
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کھیل وتفریح کے واقعات 203
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ 207
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی غیرت 208
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اقوالِ زریں 215
- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب 216
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام خواتین پر فضیلت 217
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کے ہاں اہمیت 218
- فوائد الحدیث 220
- تیمم کی رخصت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برکت 221
- جبرائیل علیہ السلام کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام 223
- سیدہ عائشہ دنیا وآخرت میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ 223
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم اور فصاحت 224
- فن طب سے تعلق 227
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت 229
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری اور اجتہاد 230
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نرم دلی اور عاجزی 231
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حیاء 232

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جہاد 233
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت اور آسمانی برأت 236
- واقعہ اِفک سے ماخوذ چند خاص نکات 248
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوزرع کی مثال 251
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی دعا 255
- رسول اللہ ﷺ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ملاپ 255
- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کرنا 257
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا خواب اور مدفن عمر رضی اللہ عنہ 257
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بستر مرگ پر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات 258
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور نمازِ جنازہ 259

باب 4

اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

- ولادت 263
- والد محترم 263
- والدہ محترمہ 264
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج 264
- بھائی 267
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے دادا اور دادی 270
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور پھوپھیاں 270
- دیگر معروف صحابہ رضی اللہ عنہم سے رشتہ داری 271
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی 271
- خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد 272

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- والدین کے لیے اہم معاملہ 275
- فوائد الحدیث 276
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے شادی 277
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا خانہ نبوت میں 277
- شادی کے اہم اسباب 280
- نبی کریم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی پھر رجوع کر لیا 281
- فوائد الحدیث 282
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا منصوبہ 282
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو والد محترم کی نصیحت 284
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور قرآن مجید کا محفوظ نسخہ 288
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے استفسار 289
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری اور زہد 291
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت حدیث اور فصاحت و بلاغت 292
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نمایاں اوصاف 293
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی وفات 298
- نماز جنازہ 298

باب 5

اُمّ المؤمنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

- نام و نسب 301
- نبی کریم ﷺ سے قبل ازدواجی زندگی 301
- نبی کریم ﷺ کے ساتھ شادی 301
- حق مہر 302

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- فضائل ومناقب 302
- وفات، نمازِ جنازہ اور تدفین 302

باب 6

اُمّ المومنین سیدہ اُمّ سلمہ ھند بنت ابی اُمیہ رضی اللہ عنہا

- نام ونسب 307
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم 307
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ 307
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن اور بھائی 307
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پھوپھی اور چچاؤں کا بیان 308
- دیگر معروف صحابہ سے رشتہ داری 308
- پہلی شادی 309
- سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا تعارف 309
- اسلام اور ہجرت 309
- ابوسلمہ کی وفات 319
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی 321
- نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے دو گروہ 326
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اہل بیت سے ہے 327
- نبی کریم ﷺ کی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے اسباب 328
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور نزولِ قرآن 329
- صلح حدیبیہ میں آپ ﷺ کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ 331
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سفارش کی 332
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا 333

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دین کو سمجھنے میں دلچسپی 334
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لوگوں کو نصیحت و رہنمائی 339
- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے چچا ہشام بن مغیرہ کا انجام دریافت کیا 340
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا علمی اور فقہی مقام و مرتبہ 341
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا جہاد 351
- فتنہ کے دوران سیدہ ام سلمہ کی سیدنا عثمان اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت 353
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا فتنے کے زمانے میں علیحدگی اختیار کرنا 354
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات 355
- نمازِ جنازہ 356
- سیّدہ کی اولاد 356
- سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما 356
- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما 357
- درّہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا 357
- زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا 357

باب 7

اُمّ المؤمنین سیدہ جُوَیریہ بِنت اَلحارث رضی اللہ عنہا

- نام و نسب 361
- اصل نام 361
- سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم 361
- سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی 364
- رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی 364
- جنگ مریسیع سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی زبانی 366

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب 368
- عمدہ انتخاب 368
- اپنی قوم کے لیے باعث برکت خاتون 368
- سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری 368
- سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا بھوک پر صبر کرنا 370
- سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا حدیث کو روایت کرنا 371
- تلامذہ 371
- اولاد 371
- وفات اور نماز جنازہ 371

باب 8

اُمّ المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

- نام ونسب 375
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بہن بھائی 375
- دیگر صحابہ سے رشتہ داری 376
- سیدہ زینب کا اسلام قبول کرنا اور اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کرنا 377
- زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی 380
- سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ 380
- زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو طلاق دینا 381
- سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے شادی 383
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں برکت 386
- پردے کا حکم نازل ہونے کا سبب سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بنیں 386
- آیت حجاب کے فوائد 388

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تحفہ 388
- خانہ نبوی میں زینب رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواج مطہرات کا احساس غیرت 390
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی تعریف کرتی ہیں 393
- بہتان کے حادثے میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا موقف 393
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گہری دلچسپی 394
- سیدہ زینب عبادت گزار اور صدقہ وخیرات کرنے والی تھی 395
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا علمی اور فقہی مقام ومرتبہ 397
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کا اشارہ 399
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات 399
- نمازِ جنازہ 399
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وصیت 400
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ترکہ 400

باب 9

اُمّ المؤمنین سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا

- نام 403
- پہلی شادی 403
- قید اور رہائی 403
- رسول اللہ ﷺ سے شادی 403
- حق مہر 404
- رسول اللہ ﷺ کا اظہار محبت 404
- تفصیلی حالات 404
- سیدہ ریحانہ کے اسلام قبول کرنے کی بشارت 407
- میں اللہ اور اس کے رسول کو پسند کرتی ہوں 409

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- خوشگوار انجام 411
- وفات اور نماز جنازہ 411

باب 10

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا

- والدہ محترم 415
- سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج واولاد 415
- سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا خاندان 416
- ایک تاریخی غلطی 421
- اولاد 430

باب 11

ام المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

- نام 433
- والدین 433
- خوبصورت اور گرانقدر تحفہ 433
- مقوقس کا عقیدت نامہ اور تحائف 433
- رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں 437
- سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تاثرات 437
- بیٹے کی پیدائش 437
- بیٹے کا نام اور رضاعت 439
- عقیقہ 440

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- ابراہیم اور ام ابراہیم 440
- سیّدہ ماریہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں کا الزام 441
- سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی علالت 441
- سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھائی کا غم 442
- ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات 443
- ابراہیم رضی اللہ عنہ کا جنازہ 444
- جنت میں ابراہیم رضی اللہ عنہ کی رضاعت کا اہتمام 445
- سورج گرہن کا واقعہ 446
- اگر ابراہیم زندہ ہوتا.....! 447
- سیّدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور نماز جنازہ 449

باب 12

اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

- سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے والدین 453
- نمازِ جنازہ 466

باب 13

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

- نمازِ جنازہ 475
- کتابیات 476

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انتساب

❁ والدین کریمین نام جنھوں نے بچپن میں نہایت محبت اور شفقت کے ساتھ میری پرورش کی:

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا﴾ (الاسراء ۱۷/: ۲٤)

''اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔''

❁ بیوی اور اولاد کے نام جن کا وجود گھر کی رونق کا باعث ہے:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾

(الفرقان: ۲۵/ ۷٤)

''اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی جانب سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنادے۔''

❁ ہر اُس مسلمان خاتون کے نام..... جو اپنی ازدواجی زندگی کو کتاب وسنت کی روشنی میں بسر کرنا چاہتی ہے۔

❁ ہر اس مسلمان مرد کے نام جو اپنی بیٹیوں کی پرورش وتربیت اَحکام شریعت کے مطابق کرنے کا متمنی ہے۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

نومبر ۲۰۰۷، لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرت اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کا

انمول مہکتا گلدستہ

انسان کی ''سیرت'' ہی اس کی دنیاوی و اخروی کامیابی و کامرانی کا سبب بنتی ہے۔ اپنی زندگی کو ہم کس قالب اور نمونے میں ڈھالیں کہ ہماری سیرت بھی مہک اٹھے اور صورت بھی دمک اٹھے۔ ایک خاتون جب اپنی شاہراہ زیست کو مقرر و متعین کرنا چاہتی ہے تو وہ اپنے گرد و نواح یا اکناف عالم میں نظر دوڑاتی ہے۔ وہ کسی ایسی ہستی کی سیرت و کردار کو اپنے لیے نمونہ اور مشعلِ راہ بنانا چاہتی ہے جس کی سیرت اس کے لیے دنیا میں عزت و احترام اور وقار کا باعث بن سکے اور مرنے کے بعد بھی اس کو اچھے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیے جانے کا باعث اور اجر و ثواب کا ذریعہ بنے۔ یا وہ مختلف شخصیات کی زندگیوں کا عمیق مطالعہ کرتی ہے اور ان کی زندگی کے روشن و منور اور تابناک گوشوں کو اپنی زندگی کا جزو بنالیتی ہے۔ یوں وہ دنیا میں بھی معزز و محترم ٹھہرتی ہے اور آخرت میں بھی کامیاب و کامران ہوتی ہے۔

شوہر اور بیوی زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ دونوں اگر (روحانی اعتبار سے) صحت مند و توانا ہوں تو زندگی کی گاڑی خوب دوڑتی ہے اور شاہراہ حیات پر رواں دواں دوسرے انسانوں سے پلک جھپکنے میں آگے نکل جاتی ہے۔ شوہر کے لیے بیوی اگر خوب صورت ہو..... خوب سیرت و باکردار ہو..... اور پاکیزگی کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہو..... (وہ زیور خواہ عملی پاکیزگی کی صورت میں ہو یا فکری پاکیزگی کی صورت میں) تو کیا کہنے ایسی بیوی اور ہمسفر زندگی کے..... ایسے جیون ساتھی کے..... ایسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شریک حیات کے!!!

کامیاب و کامران اور پُرسکون و راحت بخش زندگی گزارنے کے لیے ایک بہترین ہمسفر زندگی کی ضرورت پڑتی ہے۔ جسے ہم ''آئیڈیل جیون ساتھی'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ یاد رکھیں! آئیڈیلز ہمیشہ پاکیزہ ہوتے ہیں، غیر پاکیزہ، غیر شفاف اور غیر شائستہ لوگ کبھی آئیڈیل نہیں بن سکتے۔ پاکیزہ شریک حیات انسان کے لیے دنیا میں ہی جنت کا نمونہ ہوتی ہے۔ بہترین، کامیاب، طاقتور اور باعزت و باوقار معاشروں اور خاندانوں کے قیام اور دوام کے لیے پاکیزگی وطہارت شرط اوّل ہے۔

آج اگر ہماری خواتین اپنی زندگیوں کو جنت نظیر بنانا چاہتی ہیں تو ہمیں اپنی ماؤں، اُمہات المومنین اور رسول اللہ ﷺ کی پاکباز زوجات کی پاکیزہ سیرت کے سانچے میں ڈھلنا ہوگا۔ جو دوشیزہ اپنی زندگی کو رسول رحمت ﷺ کی ان پاکیزہ بیویوں کی سیرت کی روشنی میں بسر کرے گی، ان کے نقش قدم پر چلے گی، وہ یقیناً دنیا کی کامیاب ترین اور خوش نصیب ترین دوشیزہ شمار ہوگی۔ ان پاکیزہ خواتین کے نقش قدم پر چل کر کامیابی و عزت کیوں نہ ملے کہ اللہ کریم نے ان کی پاکیزگی کو اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں بطور سند و حجت کھول کر بیان کر دیا ہے۔ جب تک یہ فانی دنیا باقی ہے، قرآن کی تلاوت مسلسل ہوتی رہے گی اور ان پاکباز ہستیوں کہ جن کو اللہ کریم نے اپنے آخری رسول کی مصاحبت و زوجیت کے لیے چنا، اور اس شرف عظیم سے نوازا، ان کی پاکیزگی کے ڈنکے چہار دانگ عالم بجتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

اپنی زندگی کو پاکیزہ بنانے کے لیے ہمیں ان پاکباز ومطہر ہستیوں کی زندگی کو بطور عملی نمونہ اپنانا ہوگا کہ جن کی پاکیزگی قرآن میں رب کائنات بیان کرتا ہے۔ اگر آپ اپنی بیوی کو..... بیٹی کو..... بہن کو..... اور ماں کو..... پاکباز بنانا چاہتے ہیں..... ان کی سیرت کو پاکیزگی کے پھولوں سے گل وگلزار بنانا چاہتے ہیں..... تو سلطان مدینہ کی ان محبوب ومعزز بیویوں کی پاکیزہ سیرت کے مہکتے پھولوں اور کلیوں کو اپنی زیست کے چمن میں لگانا ہوگا۔ ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی مسحور کن بھینی بھینی خوشبو کو اپنی سانسوں میں بسانا ہوگا..... عمل کے گلدستہ میں سجانا ہوگا..... ان کی مہکتی سیرت کی کلیوں کو اپنے گلدستہ حیات کی زینت بنانا ہوگا..... تو پھر کیا ہوگا؟..... جب آپ ان کی پُرنور سیرت کے سانچے میں مکمل طور پر ڈھل جائیں گی..... تو عزت و احترام آپ کا مقدر ٹھہرے گا..... زمانہ آپ کی پاکیزگی کی قسم اٹھائے گا..... رفعتیں آپ کا مقدر بن جائیں گی..... دنیا کی کامیاب ترین ماں اور کامیاب ترین مثالی بیوی آپ کو قرار دیا جائے گا۔ دنیا آپ کے شجر سیرت کی چھاؤں کے نیچے چند ساعتیں ستانے کو اپنی خوش نصیبی تصور کرے گی..... آپ کی امہات المومنین سے محبت رسول رحمت سے محبت قرار دی جائے گی..... دنیا میں لوگ آپ کی راہوں میں دیدہ و دل فرش راہ کھڑے ہوں گے..... ہر دلعزیزی کا گلاب آپ کی زندگی کو مسحور و مسرور کردے گا..... لیکن..... اللہ کریم آپ کو ان تمام باتوں سے مستغنی و بے پروا کرکے اپنے نیک بندوں کہ جن سے مالک کائنات خود محبت کرتا ہے، میں شامل کردے گا..... اور جنتوں کا پروانہ اور اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ آپ کے داہنے ہاتھ میں تھما کر تمام مخلوق کے روبرو عزت و وقار کا تاج آپ کے سر پر سجا دے گا۔

آیئے! عہد کریں کہ آج کے بعد ہم سیرت امہات المومنین کو اپنی زندگی کا لباس اور اوڑھنا بچھونا بنا کر پاکیزگی کا گلاب حاصل کریں گی۔ ایسا گلاب کہ جس کی بھینی بھینی، دلآویز مہک سے مرتے دم تک لوگ خوشبو حاصل کرکے، اپنی بے سکون، اجڑی اور کانٹوں بھری زندگیوں کو، باغ و بہار بناتے رہیں گے۔ اور آپ کے لیے صدقہ جاریہ اور اجر و ثواب کا باعث بن کر جنتوں میں آپ کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

قارئین محترم اور میری پیاری بہنو!..... یہ کتاب پڑھ کر جہاں آپ شوہروں کی پیاری بیویاں بن سکتی ہیں وہاں ہی کامیاب مائیں اور عملی زندگی میں چلتا پھرتا دعوت دین کا مجسم نمونہ بھی بن سکتی ہیں۔ اس کتاب کو مداح صحابہ فضیلۃ الشیخ مولانا ابوضیاء محمود

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احمد غضنفر رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے آخری دور میں صفحہ قرطاس پر بکھیرا۔ ان کی خواہش تھی کہ یہ کتاب ان کی زندگی میں منظر عام پر آ جائے لیکن شاید اللہ کریم کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ان کی وفات کے چند ماہ بعد اب یہ کتاب منظر عام پر آ رہی ہے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ان کے لیے امہات المومنین کی شفاعت کا ذریعہ اور ان کے پسماندگان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یہ کتاب اصل میں ان کی دو کتابوں کے سیٹ کا حصہ ہے:

❀:..... رسول اللہ ﷺ کی پاکباز بیویاں

❀:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثالی بیویاں

صحابہ کرام ﷺ کی مثالی بیویاں تو منظر عام پر آ چکی ہے۔ اب **سیرت امہات المومنین** پیش خدمت ہے اس کے بعد ان کی کتاب بچوں کے لیے سیرت رسول رحمت کی سنہری کرنوں پر مشتمل کتاب ''ننھے سول'' بہت جلد منظر عام پر آ رہی ہے۔ ان شاء اللہ

آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب میں ادارہ نے جہاں مکمل تحقیق و تخریج کا اہتمام کیا ہے وہاں سیرت امہات المومنین سے متعلق مختلف مفید معلوماتی، علمی نقشے، جدول، شجرہ جات اور نسب ناموں کا خصوصی التزام کیا ہے۔ اس التزام نے پاکستان میں اب تک اس موضوع پر شائع ہونے والی تمام کتب سے اس کتاب کو ممتاز و منفرد کر دیا ہے اور عام لوگوں کو ان ہستیوں کی زندگیوں کے متعلق زیادہ علم حاصل کرنے کا باعث بنے گا۔ یہ کتاب تحقیق و ریسرچ کرنے والوں کے لیے بطور بہترین راہنما و گائیڈ بک ثابت ہوگی۔ اس پر تحقیق و تخریج کا کام محترم نصیر احمد کاشف تلمیذ رشید علامہ زبیر علی زئی اور نوجوان محقق امان اللہ عاصم آف شیخوپورہ نے کیا ہے۔

خاص طور پر تمام شجرہ جات امہات المومنین، نسب ناموں اور ان کی سیرت کے مختلف گوشوں کو نقشوں اور جدولوں کی شکل میں اس کتاب کا خوبصورت حصہ بنانے کا تحقیقی کام امان اللہ عاصم آف شیخوپورہ نے اپنے استاد شیخ الحدیث جناب حکیم اشفاق احمد فاضل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کے خصوصی علمی تعاون سے نہایت جانفشانی سے رات دن ایک کر کے اور وسیع مطالعہ کے بعد مکمل کر کے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ پروف ریڈنگ و ایڈیٹنگ و کمپوزنگ و ڈیزائننگ کے لیے عرفان الحسن خالد، ضیاء الرحمٰن اور حسن بھائی نے خدمات انجام دی ہیں۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے خاندان اور دیگر (مسلم و غیر مسلم، بالخصوص مسلمان) رشتہ داروں اور (نبی کریم ﷺ سے نکاح سے قبل) بیوہ یا مطلقہ امہات المومنین کے سابق خاوندوں اور اولاد کے تعارف پر مشتمل اہم ترین تحقیقی معلومات کا بے مثال اضافہ کر کے برادرم امان اللہ عاصم آف شیخوپورہ (ممبر ریسرچ کمیٹی دارالابلاغ) نے اس کتاب کے تحقیقی حسن کو مزید بڑھا دیا ہے۔ جس کی بدولت یہ کتاب اپنے عنوان پر موجود سابقہ تمام کتب سے ممتاز اور نمایاں ہوگئی ہے۔ یہ معلوماتی اضافہ طلبہ، طالبات اور علماء کے لیے یقیناً مفید ثابت ہوگا۔

کتاب و سنت کے مثالی ادارے دارالابلاغ کے تحت اس کتاب پر میرے ساتھ کام کرنے والے ان تمام علماء اور محققین کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ کریم ہماری ان کاوشوں کو قبول فرما کر اجر کا باعث بنائے اور امت کی بیٹیوں کے لیے **سیرت امہات المومنین** کے ہیروں اور موتیوں سے اپنے دامنوں کو بھرنے اور منور کرنے کا سبب بنائے۔ آمین یارب العالمین

خادمِ کتاب و سنت

محمد انتظار شہزاد

۲۲ فروری ۲۰۱۳ء لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خالقِ کائنات نے قرآن مجید میں فرمایا:

اللہ ان (صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم) سے راضی ہو گیا
اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے
یہ کتنی ہی بڑی کامیابی ہے!!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا نبی کریم ﷺ سے نسبی تعلق

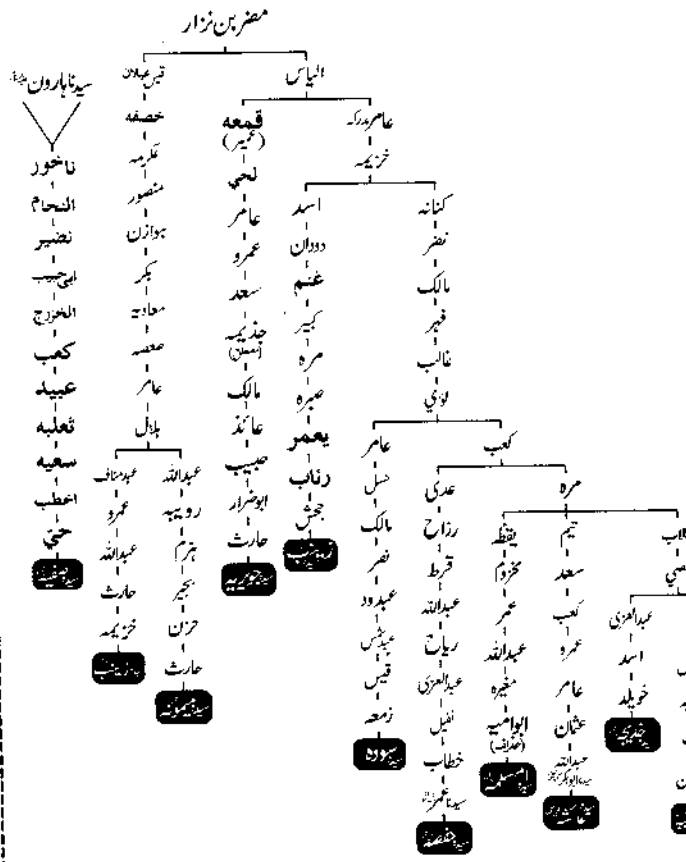

زیر نظر نقشہ میں نبی کریم ﷺ کی تمام زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کا نبی کریم ﷺ سے نسبی تعلق بیان کیا گیا ہے۔

تمام امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا نسب مضر بن نزار پر جا کر نبی کریم ﷺ سے مل جاتا ہے۔ صرف سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سیدنا ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جدول : بابت حیات امہات المومنین رضی اللہ عنہن

	نام	والد کا نام	والدہ کا نام	وفات	عمر	شہر وفات	جائے تدفین	جنازہ پڑھایا
۱	سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا	خویلد بن اسد	فاطمہ بنت زائدہ	۱۰ نبوی	۶۵ برس	مکہ مکرمہ	حجون (مکہ)	--
۲	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا	زمعہ بن قیس	شموس بنت قیس	۲۳ ہجری	۷۳ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
۳	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	عبداللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ	ام رومان بنت عامر	۵۸ ہجری	۶۶ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۴	سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	زینب بنت مظعون	۴۵ ہجری	۶۳ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	مروان بن حکم
۵	سیدہ زینب رضی اللہ عنہا	خزیمہ بن حارث	ہند بنت عوف	۴ ہجری	۳۰ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
۶	سیدہ ہند (ام سلمہ) رضی اللہ عنہا	حذیفہ ابوامیہ	عاتکہ بنت عامر	۶۱ ہجری	۸۴ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۷	سیدہ جویریہ (برہ) رضی اللہ عنہا	حارث بن ابی ضرار	---	۵۶ ہجری	۶۵ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	مروان بن حکم
۸	سیدہ زینب (برہ) رضی اللہ عنہا	جحش بن رئاب	امیمہ بنت عبدالمطلب	۲۰ ہجری	۵۳ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
۹	سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا	زید بن عمرو	---	۱۰ ہجری	---	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
۱۰	سیدہ رملہ (ام حبیبہ) رضی اللہ عنہا	ابوسفیان بن حرب	صفیہ بنت ابی العاص	۴۴ ہجری	۷۳ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	مروان بن حکم
۱۱	سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا	شمعون	---	۱۶ ہجری	---	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
۱۲	سیدہ صفیہ (زینب) رضی اللہ عنہا	حیی بن اخطب	برہ بنت سموأل	۵۰ ہجری	۶۰ برس	مدینہ منورہ	بقیع الغرقد	سعید بن عاص
۱۳	سیدہ میمونہ (برہ) رضی اللہ عنہا	حارث بن حزن	ہند بنت عوف	۶۱ ہجری	۸۰ برس	مکہ مکرمہ	سرف (نزد تنعیم)	ابن عباس رضی اللہ عنہ

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت جنازہ پڑھانا مشروع ابھی مشروع نہ ہوا تھا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جدول : بابت سابق حیات امہات المومنین رضی اللہ عنہن و زوجیت رسول ﷺ

	نام	سابق خاوند کا نام	سابق خاوند کی کیفیت	نبیؐ سے نکاح	نکاح پڑھایا	حق مہر
۱	سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا	① عتیق۔ ② ابوہالہ	وفات پا گئے	۱۵ قبل نبوت	سیدنا ابوطالب	۵۰۰ درہم
۲	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا	سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ	وفات پا گئے	۱۰ نبوی	(والد) زمعہ بن قیس (نکاح بھی انہوں نے پڑھایا)	۴۰۰ درہم
۳	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	(کنواری تھیں)	(کنواری تھیں)	۱۱ نبوی	(والد) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (نکاح بھی انہوں نے پڑھایا)	۵۰۰ درہم
۴	سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	خنیس بن حذافہؓ	وفات پا گئے	۳ ہجری	(والد) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۵۰۰ درہم
۵	سیدہ زینب بنت خزیمہؓ	طفیل۔ یا۔ عبداللہ بن جحش	① طلاق۔ ② شہید	۳ ہجری	قبیصہ بن عمرو ہلالی	۵۰۰ درہم
۶	سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا	عبداللہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ	وفات پا گئے	۴ ہجری	(سیدہ کا بیٹا) سلمہ، یا عمر۔ بقول بعض: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ	۵۰۰ درہم
۷	سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا	مسافح بن صفوان	جنگ میں مارا گیا (کافر)	۵ یا ۶ ہجری	-------	۴۰۰ درہم
۸	سیدہ زینب بنت جحش	زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	طلاق دی	۳ یا ۵ ہجری	اللہ تعالیٰ [بخاری: ۷۴۲۰] سیدہ کے بھائی ابواحمد (گواہ)	۴۰۰ درہم
۹	سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا	حکم	بوجہ قید ساتھ چھوٹ گیا	۵ ہجری	[یہ قیدی تھیں، نبی کریم ﷺ نے آزاد کر کے شادی کر لی]	۵۰۰ درہم
۱۰	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	عبیداللہ بن جحش	حبشہ میں انتقال ہو گیا	۷ ہجری	شاہِ حبشہ نجاشی۔ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ	۴۰۰ درہم
۱۱	سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا	شاہ مصر کی کنیز تھیں	شاہ مصر نے تحفہ میں دی	۷ ہجری	شاہ مصر مقوقس نے نبی کریم کو بطور تحفہ پیش کی تھی	---
۱۲	سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	① سلام، ② کنانہ	① طلاق۔ ② خیبر میں قتل	۷ ہجری	-------	آزادی
۱۳	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا	① مسعود۔ ② ابورہم	① طلاق۔ ② فوت ہوا	۷ ہجری	سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	۵۰۰ درہم

سیدہ زینب بن خزیمہ رضی اللہ عنہا کے کتاب و سنت کی روشنی میں اختلافی حالات اور اختلاف کا مفصل تذکرہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے تذکرہ میں آئے گا۔

www.KitaboSunnat.com

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شادیوں کی تواریخ

	نام زوجہ محترمہ	تاریخ
۱	سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا	نبوت سے ۱۵ سال قبل
۲	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا	نبوت کے دسویں سال (رمضان)
۳	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	شوال، ۲ ہجری
۴	سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	شعبان، ۳ ہجری
۵	سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	رمضان، ۳ ہجری
۶	سیدہ ہند (ام سلمہ) رضی اللہ عنہا	شوال، ۴ ہجری
۷	سیدہ جویریہ (برہ) رضی اللہ عنہا	شعبان، ۵ ہجری
۸	سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	رمضان یا ذوالقعدہ، ۵ ہجری
۹	سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا	ذوالقعدہ یا ذوالحجہ، ۵ ہجری (یا محرم ۶ ہجری)
۱۰	سیدہ رملہ (ام حبیبہ) رضی اللہ عنہا	سیدہ ریحانہؓ کے بعد ۶ یا ۷ ہجری
۱۱	سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا	سیدہ ام حبیبہؓ کے بعد ۷ ہجری
۱۲	سیدہ صفیہ (زینب) رضی اللہ عنہا	ماریہؓ کے بعد، جمادی الاولیٰ یا جمادی الآخرۃ ۷ ہجری
۱۳	سیدہ میمونہ (برہ) رضی اللہ عنہا	سیدہ صفیہؓ کے بعد ذوالقعدہ ۷ ہجری

بعض علماء کرام مثلاً: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور امام زہری رحمہ اللہ وغیرہ نے ازواج مطہرات کے نکاح نبوی میں آنے کی ترتیب مذکورہ بالا ترتیب سے مختلف بیان کی ہے۔ البتہ ہماری تحقیق اور مطالعہ کے مطابق یہی ترتیب درست اور صحیح ہے جو ہم نے اوپر بیان کردی ہے۔ [دارالابلاغ]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جدول : بابت امہات المومنین رضی اللہ عنہن (نبی کریم ﷺ سے نکاح کے اسباب)

	نام زوجہ محترمہ	قبیلہ	کتنی بار بیوہ ہو چکی تھیں	بوقت نکاح زوجہ کی عمر	نبی ﷺ کی عمر	نبی ﷺ کا ساتھ ملا	سبب/حکمت نکاح
۱	سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا	عبدالعزیٰ بن قصی	۲ بار	۴۰ برس	۲۵ برس	۲۵ برس	سیدہ رضی اللہ عنہا نے خود نبی کریم ﷺ کو (قبل از نبوت) شادی کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے ان کے بلند اخلاق کی وجہ سے قبول کر لیا۔
۲	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا	عامر بن لوی	۱ بار	۵۰ برس	۵۰ برس	۱۴ برس	یہ مہاجرین میں سے تھیں۔ بیوگی کے بعد ان کو اگر واپس میکے بھیج دیا جاتا تو وہ لوگ انہیں مسلمان ہونے کی وجہ سے تکالیف دیتے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر کے انہیں حرم نبوی میں جگہ دے دی۔
۳	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	بنو تیم	باکرہ تھیں	۶ برس	۵۰ برس	۹ برس	لے پالک بیٹے کی مطلقہ سے شادی کو گناہ تصور کرنے کے غلط نظریہ کو توڑنے اور اپنے قریبی دوست ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تعلقات مضبوط کرنے کے لیے ان ہی کی خواہش کے مطابق سیدہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔
۴	سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	بنو عدی	۱ بار	۲۲ برس	۵۵ برس	۸ برس	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مصاہرت کا شرف بخشنے کے لیے شادی کی۔
۵	سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	بنو عامر بن صعصعہ	ایا۲ بار	۳۰ برس	۵۶ برس	۳ ماہ تقریباً	بدری شہید کی بیوہ تھیں۔ اسلام کی خاطر ان کی قربانیوں کے پیش نظر انہیں اپنے نکاح میں لے کر انہیں شرف بخشا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۶	سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا	بنومخزوم	۱ بار	۲۴ برس	۵۷ برس	۶ برس سے زائد	شہید کی بیوہ اور چار یتیم بچوں کی ماں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے بچوں کی کفالت کی غرض اور ڈھارس بندھی کے پیش نظر ان سے نکاح کیا۔
۷	سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا	بنومصطلق	۱ بار	۲۰ برس	۵۸ برس	۶ برس	بنومصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں۔ ان کی شادی سے بنومصطلق کے قیدیوں کو رہا کیا گیا اور ان کے والد اور قوم نے اسلام قبول کرلیا۔
۸	سیدہ زینب بنت جحش	بنواسد بن خزیمہ	طلاق یافتہ ۱ بار	۳۸ برس	۵۸ برس	۶ برس	منہ بولے بیٹے کے مسئلہ کو ختم کرنے اور اس کی منکوحہ (مطلقہ ربیوہ) سے شادی ہونے کے جواز کو ثابت کرنے کے لیے نکاح کیا۔
۹	ریحانہ بنت زید	بنونضیر	قیدی بنیں	---	---	۴برس	بنوقریظہ کے قیدیوں میں تھیں، آپ ﷺ نے آزاد کر کے نکاح کرلیا
۱۰	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	بنوامیہ	۱ بار	۳۷ برس	۵۹ برس	۳ برس سے زائد	حبشہ میں ان کے خاوند کے انتقال کی وجہ سے وہ خود کو بے آسرا تصور کر کے پریشان تھیں تو ان سے نبی کریم ﷺ نے نکاح کرلیا۔
۱۱	ماریہ قبطیہ	قبطی، مصری	کنیز تھیں	---	---	۳برس	مقوقس نے یہ کنیز خدمت کے لیے بطور تحفہ پیش کی تھی۔
۱۲	سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	بنواسرائیل	۱ بار مطلقہ ۱ بار بیوہ	۱۶ برس	۵۹ برس	۳ برس سے زائد	خیبر کے قیدیوں میں آئی تھیں۔ انہیں آزاد کر کے ان سے شادی کرلی اور اس طرح سے یہود کے ساتھ قرب کا ایک رستہ ملا۔
۱۳	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا	بنوقیس بن عیلان	۱ بار مطلقہ ۱ بار بیوہ	۳۶ برس	۵۹ برس	۳ برس	ان سے شادی کا مقصد قبیلوں کے درمیان قربت پیدا کرنا تھا۔ کیونکہ ان کی رشتہ داری بنوہاشم اور بنومخزوم میں پھیلی ہوئی تھی۔

دور حاضر کے ایک محقق کا کہنا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے وقت عمر سولہ، سترہ سال تھی۔ [دیکھئے: پیغمبر اسلام اور اہل بیت، از حکیم محمود احمد ظفر: صفحہ: ۲۰۸]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جدول بابت ازواج رسول ﷺ (آپ ﷺ نے جن کے ساتھ گھر نہ بسایا)

	نام	وجہ طلاق
۱	عمرہ بنت یزید غفاریہ	اس نے خلوت کے وقت آپ ﷺ سے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اسے طلاق دے دی۔ اس کا نام کلبی نے عالیہ بنت ظبیان، ابن سعد نے عمرہ بنت یزید، فاطمہ بنت ضحاک، عمرہ بنت یزید بن عبید، سنا بنت سفیان بن عوف، عالیہ بنت ظبیان بھی بیان کیا ہے۔ اور اسے بنت یزید بن الجون بھی کہا گیا ہے۔ عمرو بن شعیب کی روایت اور ماہر انساب کلبی کے بقول جب آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو اخراجات کے مطالبہ پر حرم نبوی میں رہنے یا والدین کے پاس چلے جانے کا اختیار دیا تو اس نے والدین کے پاس جانا پسند کیا۔ بعد میں پچھتاتی اور خود کو بدنصیب کہا کرتی تھیں۔ (واللہ اعلم بالصواب) سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی کی روایت کے مطابق اس کا نام اسماء بنت نعمان بن ابی الجون تھا۔ اسے کہا گیا تھا کہ خلوت کے وقت نبی کریم ﷺ سے کہنا کہ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس نے ایسا ہی کہا تو آپ ﷺ نے اسے طلاق دے دی۔ بعد میں یہ پچھتاتی اور خود کو بدنصیب کہا کرتی تھی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسماء کا ایک نام امیمہ بھی بیان کیا ہے۔ [دیکھئے: فتح الباری: ۹/۳۵۷، ۳۵۸] کلبی کے بقول اس کے جسم پر برص (پھلبہری) کے نشانات تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے طلاق دے دی۔ ایک روایت میں نبی کریم ﷺ سے پناہ مانگنے والی خاتون کا نام ملیکہ بنت کعب لیثی بیان ہوا ہے۔ جس کا تعلق بنو کنانہ سے تھا۔ [دیکھئے: البدایہ والنہایہ: ۵/۲۹۲۔ انساب الاشراف، بلاذری: ۲/۹۶۔۹۸]
۲	شنباء	بہت کمزور تھی۔ صحت کے انتظار میں والدین کے ہاں بھیج دیا۔ تو انہی دنوں آپ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ سچا نبی ہوتا تو بیٹا فوت نہ ہوتا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اسے طلاق دے دی۔ [البدایہ والنہایہ: ۵/۲۹۲]
۳	ام شریک	بقول ابن کثیر: نبی کریم ﷺ کی ازواج میں ایک بیوی کا نام ام شریک تھا لیکن آپ اسے گھر نہیں لائے تھے۔ چھوڑ دیا۔ [البدایہ والنہایہ: ۵/۲۹۲]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جدول : تعداد مرویات امہات المومنین رضی اللہ عنہن

(امہات المومنین نے کتنی روایات بیان کی ہیں؟)

نمبر شمار	اسماء گرامی امہات المومنین	ابن حزم کے بقول	ابن جوزی کے بقول	بقی بن مخلد کے بقول	علامہ ذہبی کے بقول
۱	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	۲۲۱۰	۲۲۱۰	۲۰۵۵	---
۲	سیدہ ہند (ام سلمہ) رضی اللہ عنہا	۳۷۸	۳۷۸	---	۳۷۸
۳	سیدہ میمونہ (برہ) رضی اللہ عنہا	۷۶	۷۶	۷۶	۱۳
۴	سیدہ رملہ (ام حبیبہ) رضی اللہ عنہا	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۵	سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶	سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۱۱	۱۱	۱۱	---
۷	سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۸	سیدہ جویریہ (برہ) رضی اللہ عنہا	۷	۷	---	۷
۹	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا	۵	۵	۵	---

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جن شخصیات سے امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے احادیث روایت کی ہیں۔ نیز شاگردوں کی تعداد

نمبر شمار	نام ام المومنین	۔۔۔۔جن شخصیات سے احادیث روایت کی ہیں۔۔۔۔	شاگردوں کی تعداد
۱	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ۔ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔ جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا	۲۹۹
۲	سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔ عبداللہ بن عبدالاسد (ابوسلمہ) رضی اللہ عنہ	۱۰۱
۳	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۶
۴	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۲۱
۵	سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۲۰
۶	سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۵
۷	سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۶
۸	سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۷
۹	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۵

(دار الابلاغ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کے گرد امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے حجرات کا نقشہ

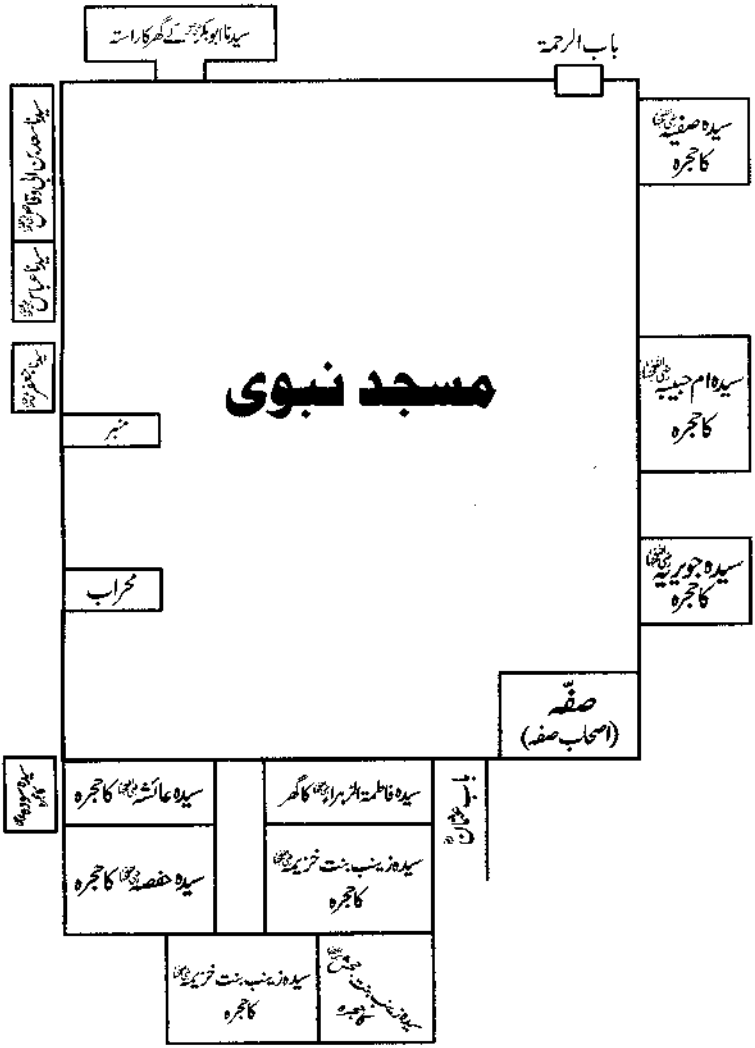

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .

أَمَّا بَعْدُ ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ الضَّلَالَةُ فِي النَّارِ.

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران : ۳/ ۱۰۲)

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ (النساء : ٤/ ١)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾

(الاحزاب : ۳۳/ ۷۰۔۷۱)

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کا اسلام اور مسلمانوں کے ہاں بہت بڑا بلند مقام و مرتبہ ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں ایسی خصوصیات سے نوازا ہے جو دنیا میں دوسری کسی خاتون کو میسر نہیں۔ وہ فضل و شرف کے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز ہیں کیونکہ انھوں نے خانہ نبوت میں زندگی بسر کی اور انھیں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کا اعزاز نصیب ہوا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انھیں امہات المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ انھوں نے نجی زندگی سے متعلق شرعی احکامات کو امت تک پہنچانے کی سعادت حاصل کی۔ شرعی مسائل کے جو گوشے اہل ایمان کی نظروں سے اوجھل تھے۔ زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن نے انھیں آشکار کیا۔ میں تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آئیں ہم امہات المومنین کی سیرت سے آگاہی حاصل کریں، مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت امہات المومنین کی تعداد اور ان کے نام سے ناواقف ہے۔ ہماری یہ کم نصیبی ہے کہ ہم عظیم المرتبت اور جلیل القدر امت کی ماؤں کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہیں۔

میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دین اسلام کے ساتھ خلوص دل سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا کریں اور رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات کی سیرت سے واقفیت حاصل کر کے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کریں جو مسلم خواتین قیامت کے دن سرفراز ہونا چاہتی ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی پاکیزہ سیرت کا مطالعہ کریں اور ان کے طرزِ عمل کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔

میں نے زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کی عطر بیز سیرت کے موضوع اسی لیے خامہ فرسائی کی ہے کہ تاکہ معزز خواتین کے لیے ایک بہترین نمونہ پیش کیا جا سکے جس کو دیکھ کر وہ صراط مستقیم پر گامزن ہو سکیں۔ بلاشبہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی پاکیزہ سیرت پر عمل پیرا ہونے سے ہی وہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا یہ ایک بہترین ذریعہ ہے کہ مسلم خواتین رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کی پاکیزہ سیرت کو اپنے لیے مشکل راہ بنائیں۔ انہی چراغوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے تاریک دلوں کو منور کیا جا سکتا ہے۔

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ابوضیاء محمود احمد غضنفر

نومبر ۲۰۰۷، لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شادی کی ترغیب

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مردوں کو شادی کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾ (النساء: ٤/ ٣)

''(اور) عورتوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو، دو دو سے اور تین تین سے اور چار چار سے، پھر اگر تم ڈرو کہ عدل نہیں کرسکو گے تو پھر ایک سے ہی کرو۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ﴾ (النور ٢٤/: ٣٢)

''اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں، عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے غلاموں اور اپنی لونڈیوں سے جو نیک ہیں ان کا بھی، اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔''

شادی میاں بیوی کے درمیان ایک مضبوط معاہدہ:

شادی، خوشی غمی اور سہل و کٹھن حالات میں ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے اور خیر خواہی کرنے کا میاں بیوی کے درمیان ایک مضبوط عہد ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝﴾ (النساء: ٤/ ٢١)

''اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمان رسول اللہ ﷺ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.)) ❶

''اے نوجوانوں کے گروہ تم میں سے جو شادی کی صلاحیت رکھتا ہے وہ شادی کرلے اور جو صلاحیت نہیں رکھتا اس پر لازم ہے کہ روزے رکھے روزہ اس کی شہوت ختم کردے گا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمْ الْمُكَاتِبُ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ يُرِيْدُ الْعِفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) ❷

''تین اشخاص ایسے ہیں جن کی مدد اللہ پر حق ہے:

① معاہدہ کرنے والا غلام جو اپنی آزادی کے لیے ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے۔

② شادی کرنے والا شخص جو پاکدامنی کا ارادہ رکھتا ہے۔

③ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تین اشخاص ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں حاضر ہوئے انھوں نے نبی کریم ﷺ کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا۔ انھیں جب آپ ﷺ کی عبادت گزاری کا والہانہ انداز بتایا گیا تو انھوں نے اپنی عبادت کو بہت کم تر سمجھا تو ان میں سے ایک نے کہا۔ میں آج کے بعد رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں روزانہ (نفلی) روزہ رکھا کروں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں زندگی بھر شادی نہیں کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ جب گھر تشریف لائے تو آپ کو ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے جذبات سے آگاہ

---

❶ بحوالہ بخاری:۱۹۰۵، ۵۰۶۵، مسلم: ۱۴۰۰.

❷ بحوالہ النسائی:۳۱۲۰، ۳۲۱۸، ترمذی:۱۶۵۵، ابن ماجہ:۲۵۱۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا آپ نے انھیں بلا کر پوچھا کیا تم نے ان جذبات کا اظہار کیا تھا؟ انھوں نے اعتراف کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دیکھو میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔ میرا دل تم سے بڑھ کر تقویٰ شعار ہے۔ میں (نفلی) روزہ رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں۔ میں نماز پڑھتا اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں کے ساتھ رشتہ ازدواج میں بھی منسلک ہوں۔ یہ میری سنت ہے جو میری سنت سے بے رغبتی اختیار کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا مَات الاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ اَو عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْلَهُ .)) ❷

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا دنیا کے ساتھ تعلق ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کے ساتھ اس کا تعلق باقی رہتا ہے۔

① ..... صدقہ جاریہ ② ..... وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے ③ ..... نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ ؟ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ .)) ❸

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک بندے کا جنت میں درجہ بلند کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب مجھے یہ بلند مقام کیونکر ملا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تیرے بیٹے کے تیرے حق میں استغفار کرنے کی وجہ سے۔"

مذکورہ احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ نیک اولاد قیامت کے دن آسودگی اور درجات کی بلندی کا باعث بنے گی لہٰذا نیک اولاد حاصل کرنے کی غرض سے شادی کرنا ایک مستحسن اقدام ہے۔

---

❶ بحوالہ بخاری: ۵۰۶۳، مسلم: ۱۴۰۱ . ❷ صحیح مسلم، رقم: ۱۶۳۱ .

❸ بحوالہ مسند امام أحمد: ۲/ ۵۰۹، ابن ماجہ: ۳۶۶۰ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شادی کے فوائد

رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے سے انسان کو درج ذیل فوائد میسر آتے ہیں:

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

② رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی سعادت میسر آتی ہے۔

③ اولاد جنم لیتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے اور اللہ کی زمین کو آباد کرنے کا باعث بنتی ہے۔

④ تمام انبیاء علیہم السلام کے طرز عمل کو اختیار کرنے کی سعادت ملتی ہے۔

⑤ شادی خواہشات نفس کو حدود میں رکھنے اور نگاہوں کو پاکیزہ رکھنے کا باعث بنتی ہے نیز شادی سے جذبات واحساسات میں طہارت اور نفاست پیدا ہوتی ہے۔

⑥ شادی انسان کے لیے پاکدامنی کا باعث بنتی ہے۔

⑦ شادی کا نظام قائم ہونے سے انسانی معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

⑧ شادی کرنے سے افراد امت میں اضافہ ہوتا ہے جس پر نبی کریم ﷺ قیامت کے دن فخر کا اظہار کریں گے۔

⑨ شادی کرنے سے میاں بیوی کے درمیان گہری محبت، الفت اور شفقت کا قابل رشک تعلق قائم ہوتا ہے جس سے ان دونوں کی زندگی امن اور سکون سے بسر ہوتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جن عورتوں کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے

۱۔ ① ماں، ② بیٹی، ③ بہن، ④ پھوپھی، ⑤ خالہ، ⑥ بھتیجی، ⑦ بھانجی، ⑧ جس عورت کے ساتھ باپ نے شادی کی ہو اس کے ساتھ بیٹے کا شادی کرنا حرام ہے، ⑨ رضاعی ماں، ⑩ رضاعی بہن، ⑪ خوش دامن، ⑫ بیوی کی بیٹی جو پہلے خاوند سے ہو، ⑬ بہو، ⑭ دو حقیقی بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا۔ بیوی کی موجودگی میں اس کی خالہ، بھانجی، پھوپھی اور بھتیجی سے شادی کرنا یعنی خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَ رَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۪ وَ حَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾

(النساء: ٤/ ٢٢، ٢٣)

''اور ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمھارے باپ نکاح کر چکے ہوں، مگر جو پہلے گزر چکا، بے شک یہ ہمیشہ سے بڑی بے حیائی اور سخت غصے کی بات ہے اور برا راستہ ہے۔ حرام کی گئیں تم پر تمھاری مائیں اور تمھاری بیٹیاں اور تمھاری بہنیں اور تمھاری پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہو اور تمھاری دودھ شریک بہنیں اور تمھاری بیویوں کی مائیں اور تمھاری پالی ہوئی لڑکیاں، جو تمھاری گود میں تمھاری ان عورتوں سے ہیں جن سے تم صحبت کر چکے ہو، اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو (ایسی صورت میں پالی ہوئی لڑکی سے نکاح کرنے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمھارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمھاری پشتوں سے ہیں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو، مگر جو گزر چکا۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

شادی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی خصوصیات:

۱۔ نبی کریم ﷺ کی شادی کے حوالے سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے لیے چار بیویوں پر اکتفا کرنے کی پابندی نہیں بلکہ آپ ﷺ کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے: جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۵۰)

۲۔ شادی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ بغیر ولی اور گواہ کے شادی کر سکتے ہیں۔

۳۔ شادی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ بغیر عقد اور مہر کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہو سکتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی ہوئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۳۷)

۴۔ شادی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ کسی کافرہ عورت کے ساتھ آپ ﷺ کی شادی جائز نہیں خواہ وہ عورت اہل کتاب سے ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کی تفصیل

نبی کریم ﷺ کے حبالہ عقد میں چھ قریشی خواتین تھیں چار غیر قریشی عربی خواتین تھیں اور ایک غیر عربی خاتون جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

قریشی زوجات مطہرات: (۶ عدد)

۱. ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا
۲. ام المومنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
۳. ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما
۴. ام المومنین سیدہ ام حبیبہ بنت أبی سفیان رضی اللہ عنہما
۵. ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۶. ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

غیر قریشی عربی زوجات مطہرات: (۶ عدد)

۱. ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
۲. ام المومنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا
۳. ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا
۴. ام المومنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا
۵. سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا
۶. سیّدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا۔

غیر عربی زوجہ مطہرہ:

۱. ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زوجات مطہرات کی شادی تاریخ اور مقام

① ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا:

رسول اللہ ﷺ منصب نبوت پر فائز ہونے سے پندرہ سال پہلے مکہ معظمہ میں سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے اس شادی کی پیش کش خود سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی۔ شادی کے وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی جب کہ سیدنا محمد ﷺ کی عمر پچیس سال تھی۔

② ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا پہلا خاوند فوت ہو گیا ان کا باپ اور بھائی حالت کفر میں تھے۔ نبوت کے دسویں سال رسول اللہ ﷺ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے یہ شادی مکہ معظمہ میں ہوئی۔

③ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے رفیق غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ماہِ شوال ۲ ہجری کو مدینہ منورہ میں شادی کی۔

④ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ماہِ شعبان ۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں شادی کی۔

⑤ ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا اپنی سخاوت کی وجہ سے ام المساکین کے نام سے مشہور و معروف تھی ان کا خاوند عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ جنگ میں شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ماہِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رمضان ۳ ہجری کو سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ منورہ میں شادی کی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں فوت ہوگئی تھیں۔

⑥ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی عالمہ، فاضلہ سلیقہ شعار اور دانشمند خاتون تھیں۔ ان کا خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوگیا یہ عمر رسیدہ تھیں اور صاحب اولاد بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بچوں کو تحفظ دینے اور ان کے ذریعے علم نبوت کو پھیلانے کے لیے ماہِ شوال ۴ ہجری کو ان کے ساتھ مدینہ منورہ میں شادی کرلی۔

⑦ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا:

رسول اللہ ﷺ نے ماہِ شعبان ۵ ہجری کو سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ منورہ میں شادی کی۔

⑧ ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی جب انھوں نے طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر ہی ان نکاح اپنے پیارے حبیب سیدنا محمد ﷺ کے ساتھ کردیا۔ اور اس نکاح کی اطلاع وحی کے ذریعے آپ کو دی گئی۔ یہ نکاح ماہِ رمضان یا ماہِ ذی القعدہ ۵ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔

⑨ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہجرت کر کے حبشہ چلی گئیں وہاں اس کا پہلا خاوند عبید اللہ بن جحش مرتد ہوکر فوت ہوگیا۔ ❶ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والدین ابھی حالت کفر میں تھے۔ یہ خود پردیس میں پریشان حال زندگی بسر کر رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اس صورت کا علم ہوا تو

❶ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کے مرتد ہونے کا ذکر قابل نظر ثانی ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے تذکرہ میں بیان کردیا ہے۔ (العاصم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے حبشہ کے حکمران نجاشی کے نام سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ سے شادی کا پیغام بھیجا جس کو انہوں نے بصد خوشی قبول کیا۔ خالد بن سعید بن العاص کو اپنی طرف سے شادی کا وکیل مقرر کیا۔ حبشہ کے حکمران نجاشی نے حق مہر چار سو دینار ادا کیا اور حاضرین کو پر تکلف کھانا کھلایا اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجنے کا اہتمام کیا۔

⑩ ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

جنگ خیبر سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ اور بنو نضیر قبیلہ کے سردار حیی بن اُخطب کی بیٹی سیدہ صفیہ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ یہ واقعہ جمادی الآخرے ہجری کا ہے اور یہ شادی خیبر سے مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں ہوئی۔

⑪ ام المومنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا:

رسول اللہ ﷺ نے ماہِ ذی القعدہ ۷ ہجری کو سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ معظمہ سے پندرہ میل کے فاصلے پر مقام ''سرف'' میں شادی کی اور یہ رسول اللہ ﷺ کی آخری شادی تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کی خصوصیات

نبی کریم ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن میں چار خصوصیات ایسی پائی جاتی ہیں جو ان کے علاوہ کسی خاتون میں نہیں پائی جاتی۔

پہلی خصوصیت:

رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات کو اُمہات المومنین ہونے کا اعلیٰ و ارفع مقام حاصل ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ٦)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کو ان کی عظمت شان، جلالت قدر اور تکریم و تعظیم کی بناء تمام اہل ایمان کی مائیں قرار دیا گیا ہے۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کو ان کی تعظیم و تکریم کی بنا پر ان کے ساتھ کسی بھی امتی کے نکاح کی حرمت کے اعتبار سے انھیں ماؤں کا درجہ دیا گیا ہے لیکن جہاں تک ان کی طرف دیکھنے یا خلوت میں ان کے پاس جانے کا تعلق ہے اس حوالے سے وہ تمام اہل ایمان کے لیے اجنبی خواتین کی مانند ہیں۔

علامہ ابن العربی مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن اہل ایمان کی حقیقی ماؤں کی طرح نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی تکریم و تعظیم کے پیش نظر انھیں ماؤں کا درجہ دیا گیا ہے۔

دوسری خصوصیت:

رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان کے ساتھ کسی بھی امتی کا نکاح کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ہے:

﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کے ساتھ نکاح کرنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے دیا ہے اور یہ خصوصیت نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم کی وجہ سے ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جس کسی نے زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کے ساتھ نکاح کو جائز قرار دیا وہ کافر ہے۔ ❶

تفسیر ابن کثیر میں مذکور ہے کہ اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جن بیویوں کو نبی کریم ﷺ چھوڑ کر فوت ہو گئے ان کے ساتھ کسی امتی کا نکاح کرنا شرعاً حرام ہے کیونکہ وہ دنیا وآخرت میں نبی کریم ﷺ کی بیویاں ہیں اور تمام اہل ایمان کی مائیں ہیں۔ ❷

علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امہات المومنین کے حوالے سے حرمت کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات کے ساتھ مختص ہے اس کا اِطلاق ان کی بیٹیوں اور بہنوں پر نہیں ہوگا۔ ❸

تیسری خصوصیت:

رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ جن گھروں میں وہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں رہتی تھیں، آپ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد بھی وہ انہی گھروں میں رہیں گی۔ اس سلسلے میں ایک نقطۂ نگاہ تو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں کو گھر ہبہ کر دیتے تھے اور وہ اس کی مالک تھیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد

---

❶ بحوالہ تفسیر القرطبی:۱۴/ ۲۲۹.

❷ بحوالہ تفسیر ابن کثیر:۳/ ۵۰۶.

❸ بحوالہ تاریخ اسلام ذہبی:۱/ ۳۰۴.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان گھروں میں رہائش رکھنا ان کا حق تھا کیونکہ وہ اس کی مالک تھیں۔

اس سلسلے میں دوسرا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ وہ ان گھروں کی مالک تو نہیں تھیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کچھ میں نے چھوڑا وہ میرے ورثاء کی ملکیت نہیں بلکہ وہ صدقہ ہے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بخاری شریف میں مذکور ہے۔

زوجات مطہرات اپنی وفات تک ان گھروں میں رہ سکتی ہیں لیکن وہ ان گھروں کی مالک نہیں اس نقطہ نگاہ کو امام طبری، امام قرطبی اور ابوعمر بن عبدالبر نے ترجیح دی ہے۔

صحیح بات یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن انھیں تفویض کردہ گھروں میں اپنی زندگی بسر کر سکتی ہیں لیکن ان کی وفات کے بعد ان کے ورثاء ان گھروں کے مالک نہیں ہوں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.)) ❶

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ ہم وارث نہیں چھوڑتے جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں حقیقت کا جائزہ لیا جائے تو یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیویاں اپنی زندگی تک تو ان گھروں میں رہ سکتی ہیں جو نبی کریم ﷺ نے انھیں تفویض کیے وہ ان گھروں کی مالک نہیں لہٰذا ان کے وارثوں کا ان گھروں پر کوئی حق نہیں۔

چوتھی خصوصیت:

رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اگر ان سے کسی غلطی کا ارتکاب ہوا تو انھیں دوگنی پکڑ ہو گی اگر انھوں نے کوئی نیکی کی تو اس کا ثواب بھی انھیں دوگنا دیا جائے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے درج ذیل فرمان سے ثابت ہوتا ہے۔

---

❶ بحوالہ بخاری: ۳۰۹۳، مسلم: ۱۷۵۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۳۰، ۳۱)

''اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کھلی بے حیائی (عمل میں) لائے گی اس کے لیے عذاب دوگنا بڑھایا جائے گا اور یہ بات اللہ پر بالکل آسان ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی اور نیک عمل کرے گی اسے ہم اس کا اجر دوبار دیں گے اور ہم نے اس کے لیے باعزت رزق تیار کر رکھا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں فَاحِشَة سے مراد کبیرہ گناہ ہے۔ مُّبَيِّنَةٌ سے مراد ایسا گناہ ہے جس کا فحش ہونا بالکل واضح ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ان میں سے جس سے بھی کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہوگا اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ دانشور اسی بناء پر کہتے ہیں کسی عالم کا گناہ میں مبتلا ہونا جاہل کی نسبت کہیں زیادہ قبیح تصور کیا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان آیات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ ازواج مطہرات میں سے اگر کسی نے گناہ کا ارتکاب کیا تو اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا کیونکہ مقام و مرتبہ جتنا زیادہ ہوگا ان کی جانب سے سرزد ہونے والے جرم کی سزا بھی اتنی ہی زیادہ ہو گی۔ دوگنے عذاب میں مبتلا ہونے کے لیے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہونا شرط ہے یہ ایک واضح اصول ہے کہ شرط جرم کے واقع ہونے کا تقاضا نہیں کرتی۔ اسی طرح ان آیات میں یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی نے اللہ و رسول کی رضا کی خاطر کوئی نیکی کا کام کیا اس کا اجر و ثواب بھی ان کو دوگنا دیا جائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعدد زوجات میں حکمت کے پہلو

جب ہم نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ازدواجی زندگی نہایت عمدہ اور پاکیزہ انداز میں بسر کی۔ آپ ﷺ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خاتم الانبیاء کے درجے پر فائز کیا آپ نے اپنی ساری امت کی طرف اسلامی شریعت کے اَحکام پہنچانا تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی نجی زندگی کے تمام تر پہلوؤں سے بھی امت کو آشنا کرنا تھا۔ گھریلو زندگی کے بارے میں بیوی ہی تفصیلی معلومات فراہم کرسکتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے شادی کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کو اپنی مرضی کے مطابق رفیقہ حیات منتخب کرنے کا اختیار دیا اور اس میں کوئی حد بندی نہیں کی گئی بلکہ آپ ﷺ کو کھلی اجازت دی گئی۔ لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے اپنے لیے رفیقہ حیات کو منتخب کرتے وقت دینی مصلحت کو پیش نظر رکھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اُس وقت آپ کی نو بیویاں حیات تھیں۔ جب کہ دو بیویاں آپ کی زندگی میں وفات پاگئیں۔ ایک سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اور دوسری ام المساکین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔

امت مسلمہ کے افراد کے لیے بیک وقت بشرطِ عدل چار بیویوں سے زیادہ نکاح میں رکھنے کی اجازت نہیں جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس حد بندی سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اس میں کونسی حکمت ہے؟ کیا راز پنہاں ہے؟ کس مصلحت کے پیش نظر افراد امت سے ہٹ کر تعدد زوجات کی سہولت کو روا رکھا گیا جو حکمت، راز اور مصلحت کے پہلو ہمارے سامنے آئے وہ ترتیب وار پیش خدمت ہیں:

1. رسول اللہ ﷺ نے تعدد زوجات کے طرزِ عمل کو اس لیے اپنایا کہ آپ کے پیش نظر اسلام کی دعوت کو عام کرنا تھا۔ مختلف قبائل کے ساتھ رشتہ داری قائم کرکے دعوت کے کام میں آسانی پیدا کی گئی اگر اسلام کی دعوت کو عام کرنے کی مصلحت آپ کے پیش

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نظر نہ ہوتی تو آپ سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بعد کسی دوسری عورت کے ساتھ شادی نہ کرتے کیونکہ آپ نے اپنے شباب کی پوری زندگی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بسر کی۔ جب انہوں نے وفات پائی اس وقت آپ ﷺ کی عمر پچاس سال ہو چکی تھی۔

۲ مختلف قبائل میں شادی کرنے کا یہ فائدہ ہوا کہ جس قبیلے کی خاتون کے ساتھ رسول اللہ ﷺ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے آپ کے طرز عمل اور حسن اخلاق کو دیکھ کر اس قبیلے کے افراد اسلام کی طرف کھنچے چلے آئے۔ اس رشتہ داری سے وہ نبی کریم ﷺ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

۳ نبی کریم ﷺ نے اپنی تمام بیویوں کے ساتھ عدل وانصاف کی زندگی بسر کر کے اپنی امت کو یہ تعلیم دی کہ بیوی کے ساتھ عزت و احترام، امن اور سکون کے ساتھ کس طرح زندگی کرنی چاہیے۔

۴ جب نبی کریم ﷺ نے وفات پائی اس وقت آپ کی نو بیویاں حیات تھیں۔ جنھوں نے عورتوں سے متعلق شرعی اَحکام ومسائل سے امت کو آگاہ کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ اگر آپ ﷺ صرف ایک بیوی چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوتے تو شاید عورتوں کے حقوق، واجبات، اَحکام، مسائل، آداب اور اخلاق کے بارے میں مکمل معلومات امت تک منتقل نہ ہو سکتیں۔

۵ اگر نبی کریم ﷺ کا زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کا مقصد دنیاوی بادشاہوں کی طرح محض عیش وعشرت ہوتا تو عمر رسیدہ بیوہ عورتوں کی بجائے نوعمر عورتوں کو ترجیح دیتے۔ آپ کی تمام بیویوں سے صرف سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نوعمر کنواری تھی۔ باقی سب بیویاں پریشان حال بیوہ تھیں۔ جنھیں آپ ﷺ نے رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر تحفظ فراہم کیا اور ان کے بچوں کی کفالت اپنے ذمے لی۔

رسول اللہ ﷺ اپنے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ کنواری عورت کے ساتھ شادی کرنے کو ترجیح دو۔ جیسا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی۔ اس کے بعد جب میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اے جابر کیا تم نے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں!

آپ ﷺ نے پوچھا کنواری عورت کے ساتھ شادی کی یا بیوہ کے ساتھ؟ میں نے بتایا بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا تم نے اپنی شادی کے لیے کسی کنواری عورت کا انتخاب کیوں نہ کیا۔ اس طرح تم خوشگوار زندگی بسر کرتے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری بہنیں گھر میں موجود ہیں مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مداخلت کریں گی۔ آپ نے فرمایا چلو ٹھیک ہے پھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَ مَالِهَا وَ جَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ .)) ❶

''عورت کے ساتھ شادی اس کے دین، مال اور حسن و جمال کی بناء پر کی جاتی ہے۔ تم دیندار کو اپنے لیے منتخب کرنا۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔''

اس بات کو سب لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویوں میں صرف سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نوعمر کنواری تھی۔ ان کے ساتھ شادی بھی اپنے رفیق غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کی خاطر کی۔ ورنہ آپ ﷺ کی باقی تمام بیویاں بیوہ تھیں جن کے ساتھ شادی کر کے ان کی تالیف قلبی کی گئی اور ان کی اولاد کو تحفظ فراہم کیا اور ان کے قبائل کو اسلام کی طرف راغب کیا گیا۔

7 رسول اللہ ﷺ نے زیادہ عورتوں سے شادی کسی دنیاوی لالچ کے پیش نظر نہیں کی اور نہ آپ کے پیش نظر دنیاوی زیب و زینت کو اختیار کرنا تھا کیونکہ جب آپ کی بیویوں نے گھریلو اخراجات میں اضافے کے مطالبہ کیا تو آپ پریشان ہو گئے۔ کیونکہ آپ تو بالکل سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے اور سادہ طرز عمل کو پسند کرتے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو اختیار دے دیا کہ اپنی بیویوں سے صاف صاف کہہ

❶ بحوالہ بخاری: ۵۰۸۰، مسلم: ۱٤٦٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیں کہ اگر تم دنیاوی زیب و زینت چاہتی ہو، تو آؤ میں تمھیں کچھ دے دلا کر فارغ کر دیتا ہوں اور اگر تمھیں اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی مطلوب ہے تو پھر تمھیں دنیاوی مطالبات سے دستکش ہونا پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے درج ذیل فرمان سے ثابت ہوتا ہے:

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۲۸، ۲۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ سامان دے دوں اور تمھیں اچھے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخری گھر کا ارادہ رکھتی ہو تو بے شک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

۷ رسول اللہ ﷺ ابتداء سے ہی بقدر کفایت ضروریات زندگی کو حاصل کرنے پر عمل پیرا تھے آپ ﷺ بادشاہوں اور دولتمندوں کی طرح عیش و عشرت اور زیادہ مال و دولت جمع کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی اس عادتِ مبارکہ کو سبھی لوگ خوب اچھی طرح جانتے تھے۔ آپ نے دنیاوی زیب و زینت کو ترک کر رکھا تھا۔ آپ نے سادہ طرز زندگی کو اختیار کیا ہوا تھا۔ پھر بھی آپ کی تمام بیویاں آپ ہی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو ترجیح دیتی تھیں۔

غیر مسلم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ کی مشہور و معروف دولتمند اور کامیاب تاجر خاتون سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا اور آپ پر ایمان لانا اس بات کی بہت بڑی دلیل ہے کہ آپ ﷺ واقعی حق وصداقت کے علمبردار ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

8 سیدنا محمد ﷺ نے جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال تھی جب کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ سال تھی۔ وہ پچیس سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کر کے سفر آخرت پر روانہ ہوئیں۔ ان کی موجودگی میں آپ ﷺ نے کسی دوسری عورت کے ساتھ شادی نہیں کی۔

جب انہوں نے وفات پائی اس وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر پچاس سال تھی۔

ماہرین طب اس بات پر متفق ہیں کہ پچاس سال کی عمر میں انسان کی جسمانی قوت مضمحل ہو جاتی ہے شادی کی طرف رغبت میں خاطر خواہ کمی واقع ہو جاتی ہے اگر نبی کریم ﷺ کے پیش نظر زیادہ شادیاں کرنے کا مقصد دنیاوی عیش وعشرت ہوتا تو آپ شادی کے لیے نو عمر عورتوں کو ترجیح دیتے بیوہ اور بوڑھی عورتوں کو اپنے گھر آباد نہ کرتے جب آپ ﷺ کے لیے کوئی رکاوٹ بھی نہ تھی۔ آپ بیک وقت رسول بھی تھے اور حکمران بھی آپ کے پیش نظر بیوہ عورتوں کی تالیف قلبی، ان کی کفالت، یتیم بچوں کی نگہداشت اور امت کے لیے دین کی تعلیمات کو عام کرنا تھا اسی لیے آپ نے تعدد زوجات کا طرز عمل اختیار کیا جو کہ نہایت مستحسن اقدام تھا۔ ہم تاریخی تناظر میں دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجات مطہرات رضی اللہ عنہن نے گھریلو زندگی کے متعلق مسائل کو پوری شرح وبسط کے ساتھ امت تک پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

مصر کے مشہور عالم دین شیخ محمد رشید رضا سے مصطفیٰ آفندی رُشدی نے یہ سوال کیا کہ نبی ﷺ کے زیادہ شادیاں کرنے میں کیا حکمت پوشیدہ تھی جبکہ اسلامی شریعت میں عام امتی کے لیے بیک وقت چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت نہیں اور ساتھ ہی یہ شرط بھی عائد کردی گئی ہے کہ اگر کوئی اپنی بیویوں کے ساتھ عدل وانصاف نہ کر سکے تو وہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے۔

شیخ محمد رشید رضا نے فرمایا کہ بڑھاپے میں رسول اللہ ﷺ کا تعدد زوجات کے طرزِ عمل کو اختیار کرنا پیغام رسالت کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے تھا۔ یہ طریق کار خالصۃً دین اسلام کی وسیع پیمانے پر نشر واشاعت کے لیے اختیار کیا گیا۔ جوانی کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمر تو رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گزار دی۔ جب وہ فوت ہوئیں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر پچاس سال ہو چکی تھی۔ ماہرین طب کا کہنا ہے کہ پچاس سال کی عمر میں انسان کے جسم میں حرارت غریزیہ کا جوش وخروش نہیں رہتا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ایک مومنہ خاتون تھی۔ انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا ان کا پہلا خاوند فوت ہو گیا والد اور بھائی حالت کفر میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان عمر رسیدہ مومنہ مہاجرہ خاتون کو سہارا دینے کے لیے اسے اپنے حبالہ عقد میں لیا تا کہ اس کی پریشانی کا مداوا ہو سکے۔ اور اسے امن اور سکون میسر آ سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر ان کے حزن و ملال کو فرحت و انبساط سے بدل دیا، شادی کے وقت سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی عمر تقریباً پچپن سال تھی، اس عمر رسیدہ عورت کے ساتھ شادی کرنا رسول اللہ ﷺ کا ان پر احسان عظیم تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی یہ شادی اپنے ساتھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کے لیے کی۔

اسی طرح جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا پہلا خاوند خنیس بن حذافہ وفات پا گیا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کے جوانی میں بیوہ ہونے پر افسردہ رہنے لگے انھوں نے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ اگر تم پسند کرو تو میں اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ جب انھوں نے کوئی مثبت جواب نہ دیا تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات کی تو انھوں نے خاموشی اختیار کی اس صورت حال سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور زیادہ پریشان ہوئے۔ اپنی اس پریشانی کا حال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیان کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جو نکاح کرے گا وہ عثمان سے بہتر ہے اور عثمان بن عفان کا جس سے نکاح ہو گا وہ حفصہ سے بہتر ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حبالہ عقد میں لینے کے لیے منتخب کر لیا جس سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بہت زیادہ خوش ہوئے۔ ان کا سارا غم خوشی میں بدل گیا کیونکہ اس کی بیٹی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہوگئی۔ ان کے گلشنِ حیات کے خزاں رسیدہ موسم میں بہار آ گئی۔ اس شادی میں رسول اللہ ﷺ کے پیش نظر حکمت کا پہلو یہ تھا کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور ان کے جلیل القدر باپ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی غمی کو خوشی میں بدل دیا جائے۔ ایک بیوہ خاتون کو سہارا مہیا کرنا بلاشبہ ایک مستحسن اقدام ہے اور مہذب معاشرے میں اسے پسند کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ یہ پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی بیوی انہوں نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو اسے طلاق دے کر فارغ کردیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا قرار دے رکھا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی کے ساتھ نکاح کرنے کو حرام سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کو سمجھانا مقصود تھا کہ متبنّیٰ کی طلاق یافتہ بیوی کے ساتھ نکاح کرنا شرعاً جائز ہے۔ اس لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ آسمان پر نکاح کرکے وحی کے ذریعے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اس بات کو واضح کردیا کہ متبنّیٰ کی مطلقہ بیوی سے وہ شخص شادی کرسکتا ہے جس نے اسے اپنا بیٹا قرار دیا ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی میں حکمت کا پہلو یہ تھا کہ مسلمانوں نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی قوم کے دو سو افراد کو گرفتار کرلیا ان قیدیوں میں عورتیں بھی تھیں اور بچے بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی دلی خواہش تھی کہ مسلمان ان قیدیوں کو رہا کردیں آپ ﷺ نے اس قوم کے سردار کی بیٹی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرلی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا کہ اس قوم کے افراد رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار بن چکے ہیں تو آپ ﷺ کے احترام میں ان سب افراد کو رہا کردیا۔ اس طرح یہ شادی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی قوم بنومصطلق کے لیے بڑی بابرکت ثابت ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ کی سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی میں حکمت کا یہ پہلو تھا کہ جب جنگ اُحد میں سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے خاوند سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ جامِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شہادت نوش کر گئے تو یہ بیوہ ہو گئیں۔ یہ بڑی فاضلہ، نیک اور سخاوت کی پیکر خاتون تھیں اسی وجہ سے یہ ام المساکین کے نام سے مشہور و معروف تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ انہیں بیوہ ہونے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے لہٰذا آپ ان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زندگی میں وفات پا گئی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی دانشمند اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی یہ اپنے خاوند کی بڑی وفادار تھیں۔ یہ کثیر الاولاد اور عمر رسیدہ خاتون تھیں۔ جب ان کا خاوند وفات پا گیا تو یہ بہت زیادہ پریشان رہنے لگیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا جو انہوں نے قبول نہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف نکاح کا پیغام ملا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ایک عمر رسیدہ عورت ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور میری طبیعت بھی غصیلی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نہایت احسن انداز میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میری عمر آپ سے زیادہ ہے بچوں کی کفالت میرے ذمے ہوگی اور میں آپ کے حق میں دعا کروں گا جس سے آپ کا غصہ جاتا رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی میں حکمت کا پہلو یہ تھا، کہ انہیں سہارا دیا جائے ان کے بچوں کی کفالت کی جائے اور ان کے علم و فضل سے امت کو فائدہ پہنچایا جائے چونکہ یہ بڑی عالمہ، فاضلہ اور دانشور خاتون تھیں۔ انہوں نے کثیر تعداد میں اَحادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مشورے پر عمل کرنے سے امت مسلمہ بہت بڑے بحران میں مبتلا ہونے سے بچ گئی یہ بڑی صائب فکر خاتون تھیں یہ شادی مسلمانوں کے لیے بڑی خیر و برکت کا باعث بنیں۔ بہت سے شرعی احکام کو امت تک پہنچانے کا اعزاز سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حصے میں آیا۔

سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ساتھ مکہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں۔ وہاں ان کا خاوند عبید اللہ بن جحش مرتد ہو کر فوت ہو گیا۔ ❶ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والدین ابھی حالت کفر میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا والد قریش کا سردار بھی تھا۔ انہیں ان کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ہجرت اختیار کرنا پڑی۔ اب خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد پردیس میں اکیلی رہ گئیں واپس والدین کے پاس آنا بھی ایمانی لحاظ سے خطرے سے خالی نہ تھا۔ حالات بہت کٹھن ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس صورتِ حال کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے حبشہ کے حکمران نجاشی کی طرف عبد اللہ بن امیہ الضمری کو پیغام دے کر بھیجا کہ میری طرف سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کی پیشکش کریں۔ اگر وہ بخوشی تیار ہو تو اس کا اہتمام کریں۔ نجاشی نے اپنی کنیز ابرہۃ کو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا انہیں جب شادی کا پیغام ملا تو وہ خوشی سے نہال ہو گئیں۔ شادی کا وکیل خالد بن سعید بن العاص کو بنایا گیا مہر کی رقم چار سو دینار حبشہ کے حکمران نجاشی نے ادا کی۔ حاضرین کے لیے پر تکلف کھانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس شادی میں حکمت کا پہلو یہ تھا کہ ایک بیوہ خاتون کو سہارا مہیا کیا گیا۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے درمیان پائی جانے والی دیرینہ عداوت محبت اور اخوت میں بدل گئی۔ جب مکہ معظمہ میں قریش کے سردار ابوسفیان کو پتہ چلا کہ اس کی بیٹی رملہ بنت سفیان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئی ہے باوجود اس کے علاوہ اسلام دشمنی میں آخری حد تک پہنچا ہوا تھا اس رشتے سے اس نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیٹی کے لیے بہترین رفیق حیات قرار دیا۔

جب حبشہ کے حکمران نجاشی کی کنیز شادی کا سندیسہ لے کر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے پیغام کے بارے میں بتایا تو انہوں نے خوشی سے جھومتے ہوئے اپنی کلائی کے کنگن اتار کر نجاشی کی کنیز ابرہہ کو پہنا دیے۔ اور فرمایا کہ اس خوشی کے موقع پر یہ میری طرف سے تیرے لیے تحفہ..... فتح مکہ کے موقع پر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے

❶ سیدنا عبید اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے مرتد ہونے کا واقعہ قابل نظر ثانی ہے۔ وضاحت سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حالات کے ضمن میں آئے گی۔ (العاصم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والدین سیدنا ابوسفیان بن حرب اور سیدہ ہند اور بھائی سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان دائرۂ سفیان دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ جنگ خیبر سے فارغ ہوکر سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ قیدیوں کو مجاہدین میں تقسیم کیا گیا تو صفیہ بنت حیی سیّدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں یہ بنو قریظہ اور بنو نضیر قبیلہ کے سردار حیی بن اُخطب کی بیٹی تھی۔ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لشکر اسلام میں دحیہ کلبی سے بڑھ کر فضل و شرف والی شخصیات موجود ہیں صفیہ بنت حیی سردار کی بیٹی ہے اس کو آپ اپنے لیے منتخب کریں تو مناسب رہے گا اس میں اس کی عزت افزائی بھی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کی تجویز کو قبول کرتے ہوئے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور پھر ان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ اس شادی میں حکمت کا پہلو یہ تھا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اعلیٰ مقام پر فائز کرکے اس کی عزت نفس میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ کسی مرحلے پر بھی احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے آخری شادی سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ کی۔ ان کے پہلے خاوند کا نام ابو رہم بن عبدالعزی تھا۔ وہ فوت ہو گیا تھا۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے مقام سرف پر شادی کی اور یہ مقام مکہ معظمہ سے پندرہ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس رشتے کی وجہ سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے کے لوگ راضی خوشی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ یہ شادی بنو ہلال قبیلہ کے لوگوں کے لیے خیر و برکت کا باعث بنی۔

رسول اللہ ﷺ نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے تعدد زوجات کا طریق کار اپنایا، کہ اس طرح آپ ﷺ کی نجی زندگی کے تمام پہلو امت پر آشکار ہو سکیں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو اس بات کی اجازت دے رکھی تھی کہ ان کی گھریلو زندگی کے بارے میں امت کو آگاہ کر دیا جائے۔ چونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ السلام کو تمام بنی نوع انسان کے لیے نمونہ بنا کر بھیجا تھا اس لیے ضروری تھا کہ آپ کی زندگی کے ہر پہلو کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے سامنے واضح کر دیا جائے تا کہ وہ اس پر عمل پیرا ہو سکیں ظاہر بات ہے کہ نجی زندگی کے بارے میں بیوی سے زیادہ کوئی دوسرا معلومات نہیں رکھتا چونکہ آپ ﷺ کو پوری دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ اور آپ پر سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ السلام کو تعدد زوجات کا طریق کار اختیار کرنے کی اجازت اسی غرض سے دی تا کہ بیویوں کے ذریعے آپ کی گھریلو زندگی کے تمام پہلوؤں کو امت تک پہنچا دیا جائے اس لیے بیویوں کے دائرے کو وسیع رکھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری زندگی امت کی خیر خواہی اور اسے ہر طرح سے فائدہ پہنچانے میں بسر کی۔ پوری زندگی انتہائی سادگی سے بسر کی دنیاوی زیب و زینت کو اختیار کرنے سے حد درجہ پہلو تہی اختیار کی۔

سعودی عرب کے مشہور و معروف عالم دین شیخ ابن العثیمین سے جب تعدد زوجات کی حکمت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اہل علم تعدد زوجات کی درج ذیل حکمتیں بیان کرتے ہیں۔

① مشرکین عرب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ ہرزہ سرائی کیا کرتے تھے کہ آپ جادوگر ہیں۔ متعدد قبائل سے تعلق رکھنے والی زوجات مطہرات نے اپنے مشاہدات سے اپنے خاندان کے افراد کو بتایا آپ جادوگر نہیں آپ کے شخصی کمالات ہی ایسے ہیں کہ ان پر کسی معجزے کا گمان ہوتا ہے۔

② رسول اللہ ﷺ کے ساتھ متعدد قبائل نے مصاہرت کا رشتہ قائم کر کے تاریخ نامور حاصل کی۔

③ رسول اللہ ﷺ متعدد قبائل سے رشتہ داری قائم کر کے ان کی تالیف قلبی کا سبب بنے۔

④ کثرت اُزواج کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے تبلیغی مشاغل میں رکاوٹ نہ بننے دیا۔

⑤ کثرت ازواج کی بناء پر بیویوں کی جانب سے آپ کے خاندان میں افرادی وسعت آئی۔ جو دشمنوں کے مقابلے میں آپ کے لیے معاون ثابت ہوئے۔

⑥ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کے ذریعے ایسے شرعی احکام اپنی امت کی طرف منتقل کیے جو عام طور پر مردوں کی نگاہ سے اوجھل رہتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑦ رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق کا یہ برملا اعتراف تھا کہ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے ساتھ شادی کو اپنی بہت بڑی خوش قسمتی اور سعادت تصور کیا جب کہ ان کے والدین اور بھائی ابھی غیر مسلم تھے سیدہ صفیہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی کو اپنے لیے بہت بڑا اعزاز سمجھا حالانکہ جنگ خیبر میں ان کا باپ، چچا اور خاوند قتل کر دیا گئے۔

⑧ رسول اللہ ﷺ بہت کم کھاتے پیتے، اکثر روزہ رکھتے آپ کی غذا بالکل سادہ تھی۔ جنگی مصروفیات اور اسلام کے خلاف دشمنوں کی سازشیں اس پر مستزاد تھیں اس کے باوجود تمام بیویوں کے حقوق کو پورا کرنا سب کو خوش رکھنا کسی معجزے سے کم نہیں۔

⑨ نبی کریم ﷺ کی جسمانی طاقت تیس آدمیوں کے برابر تھی۔

⑩ رسول اللہ ﷺ نے ساری زندگی اپنی تمام بیویوں کے ساتھ عدل وانصاف کا برتاؤ کیا۔

⑪ سیّدہ صفیہ بنت حیی اور سیّدہ جویریہ بنت الحارث دونوں دو سرداروں کی بیٹیاں تھی۔ دونوں جنگی قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہو کر اپنا خاندانی اعزاز کھو بیٹھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو اپنے حبالہ عقد میں لے کر ان کے فضل وشرف اور عظمت کو دوبالا کیا۔

⑫ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر کے لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ متبنّیٰ کی مطلقہ بیوی حقیقی بیٹے کی بیوی کی مانند نہیں ہوتی۔

⑬ رسول اللہ ﷺ نے بعض شادیاں اپنے ذاتی تعلقات کو مزید مضبوط اور راسخ بنانے کے لیے کیں جس طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط اور خوشگوار بنانے کے لیے کی۔

غیر مسلم مفکرین کا اعتراف:

سر میور اپنی کتاب ''دی لائف آف محمدؐ'' میں رقمطراز ہیں کہ ہمارے سامنے آج تک جتنے مراجع آئے ہیں ان سے متفق طور پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پوری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جوانی، پاکیزہ، بے داغ اور قابل رشک گزری ہے۔

انگریز فلاسفر توماس کارلیل لکھتا ہے کہ سیدنا محمد ﷺ کے نفسانی خواہشات کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ انھوں نے اپنی زندگی نہایت پاکیزگی کے ساتھ بسر کی کسی حوالے سے بھی ذرہ برابر ان سے ظلم و زیادتی سرزد نہیں ہوئی۔

اور جو ان پر یہ الزام لگاتا ہے کہ انھوں نے زیادہ شادیاں لذت براری کے لیے کیں وہ پرلے درجے کا احمق اور جھوٹا ہے ان کی زندگی ہر اعتبار سے پاکیزہ اور مثالی تھی۔

مشرقی ممالک میں زندگی بسر کرنے والا فلاسفر ''نموستاف لولن'' کہتا ہے کہ اسلام میں تعدد زوجات کا نظام انتہائی حکیمانہ ہے۔ اس نظام میں انسان کی نفسیات کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس نظام میں عورت کو حد درجہ احترام دیا جاتا ہے اس کے برعکس یورپ میں خواتین اس احترام و اکرام سے یکسر محروم دکھائی دیتی ہیں۔

تعدد زوجات کے حوالے سے حکمت کے جو پہلو ہمارے سامنے آئے وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیے ہیں ان کے علاوہ اور کیا حکمتیں تھیں کیا راز تھے؟ اور کیا مصلحتیں تھیں انھیں اللہ ہی خوب جانتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة: ۲/ ۲۱۶)

''اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ (الملك: ۶۷/ ۱۴)

''خبردار وہ جانتا ہے جو اس نے پیدا کیا اور وہ باریک بین اور باخبر ہے۔''

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضائل امہات المومنین رضی اللہ عنہن

نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے مقرر کردہ محبت اور ولایت کے حقوق کے مطابق اہل سنت کے نزدیک احترام اور قدر دانی حاصل ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے امتیوں کو یہ وصیت کی ہے: ''میں اپنے گھر والوں کے سلسلے میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔'' ❶

اسی وجہ سے اہل سنت ان غالی افراد سے براءت کرتے ہیں جو بعض اہلِ بیت کے سلسلے میں افراط سے کام لیتے ہیں، اور ان ناصبیوں سے بھی براءت کا اظہار کرتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تکلیف دیتے ہیں اور ان سے نفرت کرتے ہیں۔

عام طور پر تمام مسلمان اور خاص طور پر اہل سنت پاکیزہ اہل بیت اور بالخصوص امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے ساتھ محبت کرتے ہیں اور انھیں تکلیف دینے اور ان کی برائی کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

(الاحزاب: ٣٣/ ٦)

''نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔''

ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں، رسول اللہ ﷺ باپ اور مہاجرین و انصار بھائی ہیں جو اس دعا میں مراد ہیں:

---

❶ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، حديث نمبر: ٢٤٠٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾

(الحشر: ۱۰)

''اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہم سے پہلے ایمان لانے والے ہمارے بھائیوں کی مغفرت فرما۔''

یہی نبی کریم ﷺ کا گھرانہ ہے اور جو ازواج مطہرات میں سے کسی پر طعن و تشنیع کرے گا وہ ایمانی نسب سے دھتکارا ہوا اور مردود ہے، کیونکہ اگر وہ مومن ہوتا تو ازواج مطہرات پر الزام تراشی نہ کرتا، کیونکہ بیٹا اپنی ماں پر طعن و تشنیع نہیں کرتا۔

احترام، عزت اور نسب پر فخر کرنے جیسے حقوق و واجبات میں ان ماؤں کا رشتہ، حقیقی ماں کے رشتے کی طرح ہی ہے۔

کیا ان عورتوں سے زیادہ باعزت اور شریف مائیں ہوسکتی ہیں، جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے منتخب کیا؟ بلکہ اللہ عزوجل نے خود ان کا انتخاب اپنے نبی کے لیے کیا، چنانچہ اپنے نبی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۵۲)

''ان کے علاوہ عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں ہیں اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان بیویوں کی جگہ دوسری بیویاں کرلیں، اگرچہ آپ کو ان کا حسن بھا جائے، مگر جو آپ کی باندی ہو (اس کا حرج نہیں) اور اللہ ہر چیز کا نگران ہے۔''

سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۳۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جب زید نے اس سے اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے اس کی شادی آپ کے ساتھ کر دی، تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں کوئی تنگی نہ رہے، جب ان کا اپنی بیویوں کے ساتھ جی بھر جائے اور اللہ کا یہ حکم ہونے والا ہی تھا۔''

پوری دنیا کی عورتوں پر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی افضلیت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ﴾

(الاحزاب:۳۳/ ۳۲)

''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں میں سے کسی کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے مومنین پر ان کے ساتھ نکاح کرنے کو حرام قرار دیا ہے جس طرح ایک بیٹے کو اپنی ماں کے ساتھ نکاح اور شادی کرنے کو حرام قرار دیا ہے، حالانکہ ان کے علاوہ دوسروں کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:۳۳/ ۵۳)

''اور تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی شادی کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑے (گناہ کی) بات ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کو ہر اس قول اور عمل سے تکلیف ہوتی ہے جس سے ازواج مطہرات کو تکلیف ہونے کا اندیشہ ہے، یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے مومنین کو یہ حکم دیا کہ وہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو صرف پردے کے پیچھے سے ہی مخاطب کریں۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ﴾

(الاحزاب:۳۳/ ۵۳)

''اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ آپ کے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے پاک رہنے کا ذریعہ ہے اور تمہارے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ۔''

پھر ان پر الزام تراشی کرنا، ان کو گالی گلوچ کرنا اور ان کو نامناسب اوصاف سے متصف کرنا کیسے جائز ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ مذکورہ بالا آیت کریمہ کے بعد فرماتے ہیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۵۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے، اپنی صاحبزادیوں سے اور مومنین کی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر (سر سے) نیچی کر لیں، اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو ان کو تکلیف نہیں دی جائے گی اور اللہ بہت زیادہ مغفرت فرمانے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

پھر اس کے متصل بعد اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝﴾

(الاحزاب:۳۳/ ۶۰)

''منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں افواہیں اڑانے والے اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے، پھر یہ لوگ مدینہ میں آپ کے پاس بہت ہی کم رہنے پائیں گے۔''

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی شادی کے سلسلے میں الٹی سیدھی باتیں کہہ رہے تھے، آپ ﷺ سے پہلے سیدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زینب کی شادی آپ کے منہ بولے بیٹے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی، اسی سورہ آیت نمبر ۳۷ میں اس کا تذکرہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کے بارے میں الٹی باتیں کرنے کو منافقین اور ان جیسے لوگوں کی عادت بتایا ہے اور مومنین کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ ان کی طرح نہ بنیں۔

اللہ عزوجل نے اسی سورت میں وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے کہ اس شخص کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا جو قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر سرداروں اور بااثر لوگوں کی باتوں میں آ کر ازواج مطہرات پر الزام تراشی کرے۔ (اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مر جائے تو دوزخ میں جائے گا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۶۶۔۶۷)

''جس دن ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے تو وہ کہیں گے: کاش! ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کی اطاعت کرتے اور وہ کہیں گے: ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی بات مانی تو انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا۔''

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر الزام تراشی کرنا اور ان کے سلسلے میں نامناسب باتیں کرنا کیا صحیح ہے؟ یا بڑی ہی بری بات اور سخت منکر ہے؟

سوچو! تم سیدہ عائشہ یا حفصہ رضی اللہ عنہما کو گالی دے رہے رہو، اچانک تم پیچھے مڑ گئے تو کیا دیکھتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہاری باتیں سن رہے ہیں..... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ اور تمہارے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کیا موقف ہوگا؟؟!!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے خصوصی فضائل

①..... خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی نبی کریم ﷺ کی پہلی زوجہ محترمہ ہیں۔ قصی نبی کریم ﷺ کے جد امجد ہیں، امہات المومنین میں سیّدہ خدیجہ اپنے والد کی طرف سے آپ ﷺ کے ساتھ نسب میں دوسری سب سے قریبی رشتے دار ہیں۔ قصی کی اولاد میں سے آپ نے ان کے علاوہ صرف ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے ساتھ شادی کی ہے۔ ❶

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا شمار نسب کے اعتبار سے قریش کے متوسط خاندان میں ہوتا ہے آپ بڑی باعزت اور مالدار عورت تھیں، جب رسول اللہ ﷺ کی عمر پچیس سال تھی تب آپ کی شادی سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی۔ آپ ﷺ سے پہلے ان کی شادی ہالہ بن نباش بن زرارہ تمیمی کے ساتھ ہوئی تھی، جن کے انتقال کے بعد آپ ﷺ نے ان سے شادی کی۔

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ پر ایمان لے آئیں اور دعوتی کاموں میں آپ کا تعاون کیا، یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ تمام عورتوں پر ان کو فضیلت دیتے تھے۔ ❷ سوائے سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے آپ کی تمام اولاد ان ہی کے بطن سے ہوئی۔ سیّدنا ابراہیم سیّدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں

---

❶ ام حبیبہ کا نسب حضور ﷺ کے ساتھ عبدمناف بن قصی کے ساتھ جا کر ملتا ہے اور حضرت عائشہ کا قصی کے ساتھ ملتا ہے، جب کہ باقی ازواج مطہرات کا نسب قصی کے بعد مرہ، کعب، لوی، خزیمہ، الیاس اور مضر کے ساتھ ملتا ہے۔

❷ یعنی اپنے زمانے کی سب عورتوں پر ان کو فوقیت دیتے تھے، کیونکہ وہ دنیا کی تمام عورتوں کی چار سردار عورتوں میں ایک ہیں۔ وہ چار عورتیں یہ ہیں: فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم، مریم علیہا السلام بنت عمران، خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی، جبکہ ہجرت سے تین سال پہلے ان کا انتقال ہو گیا تو دوسری شادی کی۔

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے جلیل القدر فضائل اور عظیم مناقب ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے: آپ اللہ کی وحی پر سب سے پہلے ایمان لائے، ان کو اس کا اجر ملے گا اور ان کے بعد ایمان لانے والے ہر شخص کا اجر ملے گا۔ ❶

②:..... ان کی موجودگی میں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی، وہ آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی کے اڑتیس سالوں میں سے پچیس سال تک آپ کی زوجیت میں تن تنہا رہیں، اس طرح آپ ﷺ کی دو تہائی ازدواجی زندگی ان کے ساتھ گزری۔

③:..... ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت عطیہ خداوندی تھا۔ ❷

④:..... آپ ﷺ ان کا کثرت سے تذکرہ کرتے تھے، ان کا ذکر خیر کرتے تھے، ان کی تعریف کرتے تھے اور ان کے ساتھ محبت اور مودت کے تعلقات کو بیان کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی مجھے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی، کیونکہ آپ ﷺ ان کا تذکرہ کثرت سے کیا کرتے تھے، حالانکہ میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا۔ ❸

---

❶ کیونکہ آپ عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والی ہیں اور جو کوئی بہتر طریقہ رائج کرتا ہے تو اس کو اس کا اجر ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والے کا بھی اجر ملتا ہے، بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والے کو اتنا ہی اجر و ثواب ملتا ہے، جتنا بھلائی کرنے والے کو ملتا ہے اور جو کوئی ہدایت کی طرف بلاتا ہے تو اس کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے بقدر بلانے والے کو بھی اجر ملتا ہے، لیکن ان لوگوں کے اجر میں سے کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ اس موضوع کی تفصیلات کے لیے رجوع کیا جائے: فتح الباری، باب فضائل خدیجة۔ نهاية الإيجاز في سيرة ساكن الحجاز للطحطاوي۔ شرح مسلم از نووی۔

❷ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل خديجة رضی اللہ عنہا حدیث نمبر ۲۴۳۵، اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان کی محبت عطا کی گئی ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ کس طرح اللہ کی طرف سے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی محبت رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوئی تھی۔

❸ صحيح مسلم: كتاب فضائل الصحابة: باب من فضائل خديجة رضی اللہ عنہا۔ حدیث ۲۴۳۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑤:..... وہ امت محمدیہ کی سب سے بہترین عورت ہیں۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ''بہترین عورت مریم علیہا السلام ہیں اور بہترین عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔'' ❶

⑥:..... اللہ کی طرف سے سلام اور جنت میں موتی کے ایک گھر کی بشارت جہاں نہ شور شرابہ ہوگا اور نہ کوئی تھکن۔

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ آ رہی ہیں، ان کے پاس سالن کا ایک برتن ہے، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہیے اور جنت میں موتی کے ایک گھر کی بشارت دیجئے جہاں نہ کوئی شور شرابہ ہوگا اور نہ کوئی تھکن ہوگی۔ ❷

⑦:..... اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے بطن سے اولاد عطا فرمائی، ان کے علاوہ کسی دوسری بیوی کے بطن سے اولاد نہیں ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے ان کے بطن سے اولاد عطا فرمائی، جبکہ ان کے علاوہ کسی بیوی سے اولاد نہیں دی۔'' ❸

⑧:..... دوسری بیوی سیّدہ سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر ہیں۔ ان کی ماں شموس بنت زید بن عمرو انصاریہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے پہلے ان کی شادی سکران بن عمرو سے ہوئی۔ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے سیّدنا ابن عباس، یحییٰ، عبداللہ بن

---

❶ صحیح بخاری: کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ خدیجه وفضلها: حدیث ۳۸۱۵.

❷ صحیح بخاری: کتاب مناقب الانصار باب تزویج النبی ﷺ خدیجة وفضلها: حدیث ۳۸۲۰.

❸ المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۲۲، باب ذکر زواج النبی ﷺ و منهن خدیجة بنت خویلدج ۲۳ ص ۱۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن، سعد بن زرارہ نے روایت کی ہے۔ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے مکہ میں بہت پہلے ہی اسلام قبول کیا، انہوں نے اور ان کے شوہر نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی، وہیں پر ان کے شوہر کا انتقال ہوگیا ❶ یہ پہلی عورت ہیں جن کے ساتھ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی ﷺ نے شادی کی۔ مکہ ہی میں یہ شادی ہوئی، اس کے بعد تقریباً چار سال تک آپ ﷺ نے شادی نہیں کی، صرف سودہ ہی آپ کی اس مدت کے دوران بیوی تھی، یہ بی بی محترم اور شریف عورت تھی، ان کی وفات راجح قول کے مطابق سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے آخری سالوں میں ۵۵ ہجری کو ہوئی۔

سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب:

(۱)..... نبی کریم ﷺ کی زوجیت میں رہنے کی آپ خواہش مند اور حریص تھیں، اسی وجہ سے انہوں نے اپنی باری سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہدیہ کر دی تھی، تاکہ آپ ﷺ کا تقرب اور محبت حاصل ہو اور جنت میں آپ کی بیوی بن کر رہیں۔

ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے کہ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے کہا: ''میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ آپ مجھ سے رجوع کر لیں، میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور مجھے مردوں کی ضرورت نہیں ہے، لیکن میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن مجھے آپ کی بیویوں میں اٹھایا جائے۔ آپ ﷺ نے اس سے رجوع کر لیا۔'' ❷

سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ کو ہبہ کر دی اور نبی کریم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کا دن اور سودہ کا دن گزارتے تھے۔ ❸

(۲)..... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ تمنا کی کہ وہ رہن سہن میں سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح بن جائیں۔

---

❶ تهذيب التهذيب۔ از ابن حجر عسقلانی ۲۵۵۱۲۔

❷ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ طبقات ابن سعد ۸/ ۵٤۔

❸ صحيح بخاری : كتاب النكاح، باب المراة تهب يومها من زوجها لضرتها، حديث ۵۲۱۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''میں نے سیّدہ سودہ کے مقابلے میں کسی ایسی عورت کو نہیں دیکھا کہ ہر چیز جس کی طرح ہونا مجھے محبوب ہو۔'' ❶

④:..... سیّدہ عائشہ بنت ابوبکر صدیق نبی کریم ﷺ کی تیسرے نمبر پر عقد نکاح میں آنے والی بیوی ہیں۔ ان کی کنیت ام عبداللہ ہے، انہوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ وہ اپنی کنیت رکھنا چاہتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھانجے کے نام پر کنیت رکھو۔'' چنانچہ انہوں نے ام عبداللہ کنیت رکھی، عبداللہ کے والد زبیر بن عوام ہیں اور ان کی ماں اسماء بنت ابوبکر ہیں، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں کا نام ام رومان بنت عامر بن عویمر کنانیہ ہے، بعثت نبوی کے چار سال بعد ان کی پیدائش ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے چھ سال کی عمر میں ان کے ساتھ شادی کی اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی، آپ ﷺ نے ان کے علاوہ کسی دوسری باکرہ لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کی، ساتوں آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی براءت نازل ہوئی، وہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں اور امت کی عورتوں میں فقہ کی سب سے بڑی ماہر تھیں، اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان سے فتویٰ پوچھا کرتے تھے۔ ❷

آپ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال تھی، ان کی وفات ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ کو ہجری ہوئی۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو جنت البقیع میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

❀:..... حدیث کی کتابوں میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہت سے فضائل و مناقب کا تذکرہ ملتا ہے، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)..... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔

---

❶ مسلم کتاب النکاح، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها حدیث ۱۴۶۳.

❷ تفصیلات کے لیے بدرالدین زرکشی کی کتاب "الاجابة لإيراد ما استدركته عائشة على الصحابة" کی طرف رجوع کیا جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے دریافت کیا کہ آپ کا سب سے محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ۔'' میں نے پوچھا: مردوں میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والد..... ❶

(۲)..... رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی سے پہلے ریشم کے کپڑے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس لائے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خواب میں تین راتوں تک تم کو دکھایا گیا۔'' جبرئیل ریشم کے کپڑے میں تم کو لے کر میرے پاس آئے اور کہا: یہ تمہاری بیوی ہے، میں نے تمہارا چہرہ کھول کر دیکھا تو وہ تم تھی، میں نے کہا: ''اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اس کو پورا کرو۔'' ❷

(۳)..... جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ان کو اپنا سلام کہلوایا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: عائشہ! یہ جبرائیل ہیں، تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: ان پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو، آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔ ❸

(۴).....اس وقت رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جب آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لحاف میں تھے۔ یہ خصوصیت امہات المومنین میں سے کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلمہ! عائشہ کے سلسلے میں مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ اللہ کی قسم! اس کے علاوہ تم میں سے کسی عورت کے بستر میں وحی نازل نہیں ہوئی۔ ❹

---

❶ صحيح بخاري: كتاب المغازي، باب غزوة ذات السلاسل حديث ٤٣٥٨ .

❷ صحيح مسلم : كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عائشة ام المومنين رضي الله عنها حديث ٢٤٣٨ .

❸ صحيح بخاري: كتاب فضائل اصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها، حديث ٣٧٦٨

❹ صحيح بخاري: كتاب فضائل اصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها، حديث ٣٧٧٥ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵)..... جب اللہ کے رسول اور دنیوی زندگی کے درمیان انتخاب کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دو میں سے ایک کا انتخاب کرنے کے لیے کہا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَ أُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۲۸تا۲۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے، اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تم کو کچھ مال و متاع دیتا ہوں اور تم کو بہتر طریقے سے رخصت دیتا ہوں، اگر تم اللہ، اس کا رسول اور آخرت چاہتی ہو تو (سن لو) اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

آپ ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے والدین سے مشورہ کرنے کے لیے کہا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والدین سے مشورہ کرنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کا انتخاب کیا۔ بقیہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی ان ہی کی پیروی کی۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اس موقع پر انہوں نے کہا: ..... میں کس سلسلے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی دوسری بیویوں نے میری طرح ہی کیا۔ ❶

(۶)..... ان کی وجہ سے بہت سی قرآنی آیتیں نازل ہوئیں، جن میں سے بعض ان کی شان میں ہیں اور بعض پوری امت کے لیے ہیں، آپ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازل ہوئی آیتیں مندرجہ ذیل ہیں:

---

❶ صحیح بخاری: کتاب التفسیر، باب قوله: "وان کنتن تردن الله و رسوله والدار الآخرة فان الله اعد للمحسنات منکن اجر عظیما" حدیث ٤٧٨٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀:..... واقعۂ افک میں آپ رضی اللہ عنہا پر لگائے گئے الزامات سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو بری کر دیا اور اس سلسلے میں مندرجہ ذیل آیتیں نازل فرمائیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝﴾ (النور: ۲۴/ ۱۱)

''جن لوگوں نے (عائشہ پر) یہ الزام لگایا ہے، وہ تم ہی میں سے چند لوگ ہیں، اس کو تم اپنے لیے شر نہ سمجھو، بلکہ یہ تمہارے لیے خیر ہے، ان میں سے ہر شخص کو جتنا اس نے کیا تھا اس کا گناہ مل گیا اور ان میں سے جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کو سخت سزا ہوگی۔''

﴿اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝﴾

(النور: ۲۴/ ۲۶)

''گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے، صاف ستھری عورتیں صاف ستھرے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور صاف ستھرے مرد صاف ستھری عورتوں کے، یہ لوگ ان باتوں سے بری ہیں جو (منافقین) کہتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی (جنت) ہے۔''

جو آیتیں جو ان کی وجہ سے نازل ہوئیں اور وہ پوری امت کے لیے عام ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ اسماء سے ایک ہار عاریتاً لیا جو کھو گیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو اس ہار کی تلاش میں روانہ کیا، راستے میں نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے وضو کے بغیر ہی نماز پڑھ لی، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس بارے میں شکایت کی، جس کے نتیجے میں اس موقع پر تیمّم کی آیت نازل ہوئی، اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! جب بھی تم کو کسی ناپسندیدہ چیز سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واسطہ پڑا تو اللہ نے تمہارے لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنایا اور اس میں مسلمانوں کے لیے برکت رکھی۔ ❶

(۷)..... رسول اللہ ﷺ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے، آپ ﷺ کی وفات ان کی باہوں میں انہی کے باری کے دن ہوئی، اور دنیا کے آخری لمحات میں اور آخرت کے ابتدائی لمحات میں اللہ نے ان دونوں کے تھوک کو جمع کر دیا اور انہی کے گھر میں آپ ﷺ کی تدفین ہوئی۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تازہ مسواک تھی، جس سے وہ مسواک کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو گھور کر دیکھا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے مسواک لی اور اس کو خوب چبایا اور نرم کر کے نبی ﷺ کو دی، آپ نے اس سے مسواک کی۔ ❷

(۸)..... رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی کہ عائشہ جنتی ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور فرمایا: ''آپ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کے پاس سچی جانشین ہو کر جا رہی ہیں۔ ابن عباس کا قطعیت کے ساتھ ان کو جنتی کہنا اپنی طرف سے نہیں تھا۔ بلکہ حضور ﷺ کے بتانے کی وجہ سے ہی تھا۔

عبداللہ بن زیاد اسدی نے کہا: میں نے عمار کو فرماتے ہوئے سنا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آپ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔ ❸

(۹)..... سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امت مسلمہ کی عورتوں میں سب سے بڑی عالمہ ہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بے شمار حدیثوں کو روایت کیا ہے، جن کی تعداد دو ہزار سے

---

❶ صحیح بخاری: کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشة رضی اللہ عنہا: حدیث ۳۷۷۳.

❷ صحیح بخاری: کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاته، حدیث ٤٤٣٨.

❸ صحیح بخاری: فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشة رضی اللہ عنہا، حدیث ۳۷۷۲، ترمذی: باب من فضل عائشه رضی اللہ عنہا، حدیث ۳۸۸۹ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ہے۔ ❶

ان کے علم و کمال کا یہ عالم تھا کہ کبار صحابہ ان کی طرف رجوع فرماتے تھے اور فتویٰ دریافت کرتے تھے۔

④..... سیّدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب عدوی قرشی رضی اللہ عنہا چوتھے نمبر پر نبی کریم ﷺ کی منکوحہ ہیں۔ یہ عبداللہ بن عمر کی علاتی بہن ہیں، ان کی ماں سیّدنا عثمان بن مظعون بن وہب بن حذافہ کی بہن زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا ہیں۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر خنیس بن حذافہ بدری رضی اللہ عنہ کے مدینہ میں انتقال ہونے کے بعد ۳ ہجری کو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی، یہ بڑی روزے دار اور بہت زیادہ نمازیں پڑھنے والی عورت تھیں، ان کی پیدائش بعثت نبوی کے پانچ سال پہلے ہوئی اور وفات شعبان ۴۵ ہجری میں ہوئی۔

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب:

(۱)..... اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئیں، ابن سعد نے ابوالحویرث سے روایت کیا ہے کہ سیّدنا خنیس بن حذافہ ❷ نے سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، وہ انھی کی زوجیت میں تھیں اور ان کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ ❸

(۲)..... بہت زیادہ روزے رکھتی تھیں اور بہت زیادہ نمازیں پڑھا کرتی تھیں اور وہ جنت میں حضرت محمد ﷺ کی بیوی ہوں گی۔

رسول اللہ ﷺ نے حفصہ کو ایک طلاق دی..... نبی ﷺ آئے اور اندر داخل ہوئے تو

---

❶ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱۰ حدیثیں روایت کی ہیں، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کے بعد چوتھے نمبر پر سب سے زیادہ روایتیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے منقول ہیں۔ دیکھیے: اسماء الصحابة الرواة۔ از: ابن حزم ص ۳۹، ابن جوزی کی کتاب تلقیح فهوم اهل الاثر ص ۳۶۳۔

❷ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں، انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جنگ بدر میں شریک ہوئے، جنگ احد میں زخمی ہوئے اور اسی زخم کی وجہ سے مدینہ میں انتقال کر گئے۔ الاستیعاب لابن عبدالبر ۱/ ۱۳٤، الاصابة لابن حجر: ۲/ ۲٤٥.

❸ طبقات ابن سعد ۸/ ۸۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے پردہ کیا، اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے کہا: حفصہ سے رجوع کر لو، کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی اور نمازیں پڑھنے والی ہیں اور وہ جنت میں آپ کی بیوی ہے۔ ❶

(۳)..... جب سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات تک انھی کے پاس رہا، پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ان کے پاس آیا، پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا، جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کو جمع کیا گیا تو اس مصحف سے تعاون لیا گیا جو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ تھا۔ اور اس کے بعد انہی کے پاس لوٹا دیا گیا، ان کی وفات مدینہ میں ۴۵ ہجری کو ہوئی۔ ❷

⑤:..... پانچویں نمبر پر منکوحہ سیّدہ زینب بنت خزیمہ بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ ہیں، ان کو ام المساکین کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتی تھیں اور ان پر صدقہ کیا کرتی تھیں، ان کے شوہر عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہو گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی، سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بعد سیّدہ زینب آپ نبی کریم ﷺ کی بیوی بنیں، آپ کے ساتھ صرف دو یا تین مہینے رہیں، پھر ان کا ۴ ہجری کو انتقال ہو گیا، ان کے الگ سے مناقب اور فضائل نہیں ملتے ہیں، لیکن امہات کے حق میں جو عام فضائل وارد ہوئے ہیں ان میں سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی شامل ہیں جو ان کی افضلیت کے لیے کافی ہیں، اس کے علاوہ آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، یہ خصوصیت صرف انہی کو حاصل ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور بیوی کی وفات نہیں ہوئی، نبی کریم ﷺ کا کسی کی نماز جنازہ پڑھنا اس کے حق میں رحمت ہے۔

---

❶ المعجم الکبیر: ۳۶۵۱۸، حدیث ۹۳٤، مستدرك حاکم: ۱٦/٤ حدیث ٦۷٥۳۔ امام البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔ حدیث ۲۹۹۷

❷ صحیح ابن حبان، حدیث ٤٥۰٦، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کو صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑥:..... چھٹی بیوی سیّدہ ام سلمہ ہند بنت ابو امیہ (حذیفہ) مخزومیہ قرشیہ ہیں۔ ان کے والد کا لقب ''زادالرکب'' تھا کیونکہ وہ بڑے سخی تھے، اور ان کے ساتھ سفر کرنے والا کوئی اپنے ساتھ توشہ نہیں لیتا تھا، سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی ماں کا نام عاتکہ بنت عامر کنانیہ ہے جن کا تعلق بنو فراس سے ہے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر اور چچا زاد ابو سلمہ بن عبدالاسد کے انتقال کے بعد حضور ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی ❶ انہوں نے ابو سلمہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف بھی ہجرت کا شرف حاصل ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی مسافر عورت ہیں جو مدینہ میں داخل ہوئی، وہ بہت ہی خوبصورت اور شریف النسب عورت تھیں، راجح قول کے مطابق ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سب سے اخیر میں ۶۱ ہجری کو ان کی وفات ہوئی۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب:

(۱)..... نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی اور ان کے حق میں دعا کی۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو میرے پاس اپنا پیغام دے کر بھیجا تو میں نے کہا: میری ایک بچی ہے اور میں بڑی غصیلی طبیعت کی عورت ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کی بچی کے بارے میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ بچی کو اس سے بے نیاز کر دے، اور اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اس کی غصیلی طبیعت ختم کر دے۔ ❷

(۲)..... رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ جنتیوں میں سے ہے، امام احمد نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم پر کالی چادر ڈھانپی پھر فرمایا: اے اللہ! میں اور میرے گھر والے تیری طرف، نہ کہ جہنم کی طرف۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا، اللہ کے رسول! اور میں۔ آپ نے فرمایا: اور تم بھی۔ ❸

---

❶ ابو سلمہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی بھی ہیں، کیونکہ ان کی ماں برہ بنت عبدالمطلب ہے۔

❷ صحیح مسلم: کتاب الجنائز: باب مایقال عندالمصیبة، حدیث: ۹۱۸.

❸ مسند احمد: ۶/ ۲۹۶، ۳۰۴/ ۶ حدیث ۲۶۵۸۲، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، نبی ﷺ کے پروردہ (ربیب) عمر بن ابو سلمہ سے روایت ہے، جس میں وہ سیّدہ ⇦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳)..... صلح حدیبیہ کے موقع پر ان کی حکمت اور حسن تدبیر واضح اور نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو پکار کر کہا: لوگو! قربانی کرو اور بال منڈاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو دوبار پکارا، لیکن کوئی کھڑا نہیں ہوا، پھر آپ ﷺ نے یہی بات پکار کر کہی، پھر بھی کوئی کھڑا نہیں ہوا، رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! ان کے غم کو آپ دیکھ رہے ہیں، ان میں سے کسی کے ساتھ بات مت کیجئے، آپ کی قربانی کا جانور جہاں ہے وہاں جائیے اور اس کو ذبح کیجئے اور اپنا سر منڈوائیے، اگر آپ اس طرح کریں گے تو لوگ بھی ایسا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نکلے کسی سے بات نہیں کی، یہاں تک کہ اپنے قربانی کے جانور کے پاس آئے اور اس کی قربانی کی، پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنے بالوں کو منڈوایا۔ یہ دیکھ کر لوگ قربانی اور حلق کرنے لگے، راوی کہتے ہیں کہ جب مکہ اور مدینہ کے درمیان پہنچے تو سورۂ فتح کی آیتیں نازل ہوئیں۔ ❶

اس مشورے سے واضح طور پر اللہ کی طرف سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا کردہ ذہانیت اور حسن تدبیر کا پتہ چلتا ہے۔

◈..... ساتویں بیوی سیّدہ زینب بنت جحش بن رباب بن یعمر اسدی ہیں، یہ اولین ہجرت کرنے والوں میں سے ہے، ان کی ماں امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم ہیں جو نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ہیں، نبی ﷺ نے ان کے ساتھ تین یا پانچ ہجری کو شادی کی اس سے پہلے ان کی شادی رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی، جن کو ابن محمد پکارا جاتا تھا، اسی موقع پر اپنے منہ بولے بیٹے کی بیوی کے ساتھ

⇦⇦ ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں: اللہ کے رسول! میں ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ہو، تم خیر کی طرف جانے والی ہو۔ یہ روایت صحیح ہے، اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے: حدیث ۳۸/۲، البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، اس حدیث میں ام سلمہ کی فضیلت واضح ہے۔

❶ مکمل حدیث کے لیے دیکھئے: مسند امام احمد ٤/ ٣٢٣ شعیب ارناؤوط نے اس کو حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شادی کرنے کا مسئلہ پیش آیا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نبوت سے پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا، اسی وجہ سے ان کو زید بن محمد کہا جاتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس نسبت کو منقطع کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی:

﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (احزاب: ۳۳/ ۵)

(ان کے باپوں کے نام کے ساتھ ان کو پکارو، یہ اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے) پھر زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی شادی کرا کے اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو مؤکد کر دیا اور اس واقعے کے سلسلے میں یہ بھی آیت نازل ہوئی:

﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا﴾ (الاحزاب:۳۳/ ۳۷)

''پس جب زید کا ان سے جی بھر گیا تو ہم نے آپ کی شادی ان کے ساتھ کر دی۔''

زینب رضی اللہ عنہا دین، تقویٰ اور سخاوت میں عورتوں کی سردار تھی، نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد سب سے پہلے انہی کی وفات ۲۰ ہجری کو ہوئی۔

سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب:

(۱)..... اللہ تعالیٰ نے ان کی شادی اپنے نبی کے ساتھ خود کرائی:

﴿وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۳۷)

''اس وقت کو یاد کرو جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا، اپنی بیوی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دو، اور اللہ سے ڈرو اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ کو لوگوں کا اندیشہ تھا اور اللہ اس کا سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں، جب زید کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے آپ کی شادی اس کے ساتھ کر دی، تاکہ مومنین کے لیے اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی تنگی نہ ہو، جب ان سے ان کا جی بھر جائے اور اللہ کا یہ حکم ہونے والا ہی تھا۔''

اپنی اس خصوصیت اور امتیاز کی وجہ سے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں: تم لوگوں کی شادی تمہارے گھر والوں نے کرائی اور میری شادی اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے کرائی۔ ❶

(۲)..... ان کی شادی آیت حجاب کے نزول کا سبب ہے۔

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ..... جب زینب رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوئی تو وہ آپ کے ساتھ گھر میں تھیں، آپ نے کھانا پکوایا اور لوگوں کو مدعو کیا، لوگ بیٹھے باتیں کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ باہر نکلتے اور واپس آتے، وہ بڑی دیر سے بیٹھے گفتگو کر رہے تھے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۵۳)

''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں (بن بلائے) مت جایا کرو، مگر یہ کہ تم کو کھانے کی اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ ہو، لیکن جب تم کو بلایا جائے تو چلے جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور

❶ صحیح بخاری: کتاب التوحید، باب "وکان عرشه علی الماء" حدیث ۷۴۲۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باتوں میں جی لگا کر بیٹھے نہ رہو، اس سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے، لیکن وہ تم سے شرماتے ہیں اور اللہ حق بات کہنے سے شرماتا نہیں ہے اور جب تم ان (نبی کی بیویوں) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے پاک رہنے کا ذریعہ ہے، اور تمہیں یہ جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں سے کبھی بھی شادی کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑے (گناہ کی) بات ہے۔''

اس آیت کے نزول کے بعد پردہ فرض کیا گیا اور لوگ گھر سے واپس ہو گئے۔ ❶

(۳)..... نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں میں صدقہ کرنے اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پر ان کی تعریف کی ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سب سے پہلے مجھ سے آ کر وہ ملے گی جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہے، (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) کہ تمام ازواج اپنا اپنا ہاتھ پھیلا کر دیکھا کرتی تھیں کہ ان میں سے کس کا ہاتھ سب سے لمبا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم میں سب سے لمبا ہاتھ زینب رضی اللہ عنہا کا تھا، کیونکہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کماتی تھیں اور صدقہ کرتی تھیں۔ ❷

(۴)..... سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں فرمایا: میں نے دین میں سب سے بہتر، اللہ کا سب سے زیادہ تقویٰ رکھنے والی، سب سے سچی، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی، سب سے زیادہ صدقہ کرنے والی اور اس کام میں سب سے زیادہ خود کو کھپانے والی جس کا وہ صدقہ کرتی ہے اور اللہ سے

---

❶ صحیح بخاری: کتاب التفسیر باب قوله تعالیٰ "لاتد خلوابیوت النبی الا ان یوذن لکم الی طعام" حدیث ٤٧٩٢.

❷ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل زینب ام المومنین، حدیث ٣٤٥٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقرب حاصل کرتی ہے زینب سے بڑھ کر کسی عورت کو نہیں دیکھا۔ ❶

⑧:..... آٹھویں بیوی سیّدہ جویریہ بنت حارث بن ضرار بن حبیب بن خزیمہ خزاعیہ مصطلقیہ ہیں، بنو مصطلق کی جنگ (غزوہ مریسیع) میں پانچ یا چھ ہجری کو گرفتار ہوئی اور ثابت بن قیس کے حصے میں آئی، جنہوں نے جویریہ کے ساتھ آزادی کا معاہدہ (مکاتبہ) ❷ کیا، رسول اللہ ﷺ نے مکاتبہ کی رقم ادا کی اور اس کے ساتھ شادی کی، آپ سے پہلے ان کی شادی مسافح بن صفوان کے ساتھ ہوئی تھی جو اس معرکے میں قتل ہوگیا، جویریہ کی وجہ سے مسلمانوں نے ان کے خاندان کے سو قیدیوں کو آزاد کر دیا، اپنی قوم پر ان کی بڑی عظیم برکت تھی، ان کی وفات ۵۰ ہجری کو ہوئی۔

سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب:

(۱).....سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کثرت سے اللہ کی عبادت اور ذکر کرتی تھیں۔

سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز کے لیے ان کے پاس سے نکلے، جبکہ وہ اپنی عبادت گاہ میں تھیں، پھر آپ چاشت کے بعد واپس آئے تو وہ اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم ابھی تک اسی حالت میں ہو جس پر میں تم کو چھوڑ گیا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے تین مرتبہ چار کلمات ایسے کہے ہیں کہ اگر صبح سے جو تم نے کہا ہے ان کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو یہ کلمات وزنی ہوں گے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ .)) ❸

(۲).....رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھا، جب کہ ان کا نام برہ تھا۔

---

❶ مسلم: كتاب فضائل الصحابة، باب في فضائل عائشة ام المومنين رضی اللہ عنہا ۲۴۲۲ .

❷ مکاتبہ یہ ہے کہ آقا اپنے غلام کے ساتھ اس بات پر متفق ہو جائے کہ قسطوں میں اتنا مال ادا کرنے کی صورت میں تم آزاد ہو۔

❸ صحيح مسلم: كتاب الذكر والدعاء، باب التسبيح اول النهار و عندالنوم، حديث ۲۷۲۶ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑨:..... ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف امویہ نویں نمبر پر نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کی ماں صفیہ بنت ابوالعاص بن امیہ ہیں، بعثت نبوی سے سترہ سال قبل آپ کی پیدائش ہوئی، اپنے شوہر عبیداللہ بن جحش اسدی کے ساتھ اسلام قبول کیا اور ان دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں حبیبہ کی پیدائش ہوئی، ان کے شوہر حبشہ میں انتقال کر گئے۔ مدینہ ہجرت کر آئیں، اللہ نے پہلے شوہر کے بدلے امت کے بہترین شخص رسول اللہ عطا فرمائے، یہ ازواج مطہرات میں رسول اللہ ﷺ کی سب سے قریبی رشتے دار ہیں، دونوں کا رشتہ عبد مناف پر جا کر ملتا ہے، ان کی وفات ۴۴ ہجری کو ہوئی۔

سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب:

(۱)..... جب ان کے والد ابوسفیان مسلمانوں اور قریش کی صلح کی مدت بڑھانے کے لیے مدینہ آئے تو ام حبیبہ نے رسول اللہ ﷺ کے بستر کی عزت اور احترام میں اپنے والد کو اس پر بیٹھنے نہیں دیا، کیونکہ وہ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے۔

(۲)..... حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں یہ بھی تھیں۔ ❶

⑩:..... صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ، نبی کریم ﷺ کی دسویں زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کا تعلق مدینہ کے یہودی قبیلے بنوالنضیر سے ہے اور یہ سیّدنا ہارون بن عمران علیہ السلام کی نسل سے ہیں، اسلام لانے سے پہلے سلام بن مشکم ان کے شوہر تھے، ان کے انتقال کے بعد کنانہ بن ابوالحقیق نے ان کے ساتھ شادی کی، جو جنگ خیبر میں قتل ہوا اور یہ گرفتار ہو کر دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں، دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ مکاتبہ کیا، نبی کریم ﷺ نے مکاتبہ کی رقم ادا کی اور آزاد کر کے ان کے ساتھ شادی کی، اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا، ان کی وفات ۵۲ ہجری کو ہوئی۔

---

❶ رسول اللہ ﷺ نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں کی تعریف کی ہے اور ان کے لیے دو ہجرت کا مرتبہ دیا ہے، دیکھئے: صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل جعفر بن ابی طالب و اسماء بنت عمیس واهل سفینتهم رضی اللہ عنہم، حدیث ۲۵۰۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے فضائل اور مناقب:

(۱) ..... نبی کی بیوی، نبی کی بیٹی اور نبی کی بھتیجی ہیں۔ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات معلوم ہوئی کہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سلسلے میں یہ کہا: یہودی کی بچی۔ یہ سن کر سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں، جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھی، آپ نے دریافت کیا: تم رو کیوں رہی ہو؟ انہوں نے کہا: حفصہ نے میرے بارے میں کہا ہے کہ میں یہودی کی بچی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور تم نبی کی بیوی ہو، پھر وہ کس چیز میں تم پر فخر کرتی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرمایا: حفصہ! اللہ سے ڈرو۔ ❶

(۲)..... نبی کریم ﷺ نے ان کو سچی کہا ہے، جب مرض الموت میں سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کے نبی! میری یہ خواہش ہے کہ جو بیماری آپ کو لاحق ہے وہ مجھے ہو۔ دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے گھور کر ان کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کو معیوب سمجھا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، وہ سچی ہے۔'' ❷

(۱۱)..... میمونہ بنت حارث بن حزن بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ نبی کریم ﷺ کی گیارھویں زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کی ماں کا نام ہند بنت عوف ہے، پہلے ان کی شادی مسعود بن عوف ثقفی سے ہوئی، پھر دوسری شادی ابو رہم بن عبدالعزیٰ سے ہوئی، جس کا انتقال ہو گیا تو سیّدہ میمونہ کے وکیل حضرت عباس ❸ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح پڑھایا،

---

❶ ترمذی: کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی ﷺ حدیث ۳۸۹۲ (یعنی تمہارے ابا ہارون علیہ السلام ہیں اور تمہارے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں اور تم میری بیوی ہو۔ ترمذی حدیث ۳۸۹۲ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو، جبکہ میرے نبی شوہر میں ہیں، میرے والد ہارون ہیں اور میرے چچا موسیٰ ہیں۔

❷ مصنف عبدالرزاق ۴۳۱۱۱ حدیث ۲۰۹۲۲، طبقات ابن سعد ۸/ ۱۲۸۔

❸ عباس بن عبدالمطلب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ام فضل بنت حارث کے شوہر تھے، اس حیثیت سے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سیّدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہوتی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکہ کے قریب مقام سرف میں ان کے ساتھ شب زفاف کی، نبی کریم ﷺ نے سب سے اخیر میں سن ۷ ہجری کو عمرۃ القضا کے موقع پر ان کے ساتھ شادی کی۔

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب:

(۱)..... نبی کریم ﷺ نے ان کے ایمان کی گواہی دی ہے۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نبی ﷺ کی بیوی میمونہ، ان کی بہن ام فضل بنت حارث، ان کی بہن سلمٰی بنت حارث حمزہ کی بیوی اور ان کی اخیافی بہن اسماء بنت عمیس، یہ سب مومن بہنیں ہیں۔'' ❶

(۲)..... رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام میمونہ رکھا۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ میمونہ کا نام برہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام بدل کر میمونہ رکھا۔ ❷

❶ مستدرك حاكم: ٤/ ٣٢-٣٣، حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، البانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے: صحيح الجامع الصغير: ٢٧٦٣، سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٧٦٤.

❷ صحيح مسلم عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ: ٢١٤١، مستدرك حاكم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے: ٣٠٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دعوت وتبلیغ میں امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا کردار

اللہ کی طرف دعوت دینا امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا سب سے بلند مقصد تھا، چنانچہ کوئی بھی حدیث ان کو معلوم ہوتی یا نبی کریم ﷺ کو جو بھی کام کرتے ہوئے دیکھتیں تو جیسے سنا ہے یا آپ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کی ہو بہو تبلیغ کرتیں، کیونکہ ان کو اللہ کے نبی ﷺ کا یہ قول ہر وقت یاد رہتا تھا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو شاد اور آباد رکھے جو ہم سے کوئی بات سنے تو بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچائے، کیونکہ کبھی سننے والے کے مقابلے اس کو بات زیادہ یاد رہتی ہے جس تک پہنچائی جائے۔'' ❶

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو وسعت علم اور تفقہ فی الدین میں امتیاز حاصل تھا، چنانچہ فقہاء نے ان سے ایسے احکام سیکھے جو تمام لوگوں کے لیے نافع ہیں، سیرت کی کتابوں میں بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے دوسروں کو نصیحت کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کی انجام دہی میں اپنا کردار ادا کیا، اگر ہم یہ کہیں تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ ابتدائے وحی کے وقت اللہ کی طرف دعوت کی کامیابی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دلاسہ دیا اور آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور اپنے مال اور اپنی جان سے آپ ﷺ کی مدد کی، وہ بہترین بیوی تھی جس نے ابتدائے وحی میں رسول اللہ ﷺ کے دل کو مضبوط کیا، آپ ﷺ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اس احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ مجھ پر ایمان نہیں لائے، اس نے میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور اس نے مجھے اس وقت اپنے مال میں شریک کیا جب

---

❶ صحيح الجامع الصغير ، حديث ٦٧٦٤ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے مجھے محروم کیا۔'' ❶ اللہ کا دین پھیلانے میں آپ رضی اللہ عنہا کا بہت بڑا حصہ ہے، جس کی وجہ سے اللہ ان سے راضی ہو گیا۔

عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بڑی تعداد میں حدیثوں کو یاد کیا، تاکہ ان کو لوگوں میں عام کریں، چنانچہ فقہاء، علماء اور اکثر لوگوں نے ان سے کسب فیض کیا اور ان سے بہت سے احکام و آداب کو نقل کیا، یہاں تک کہا جاتا ہے کہ ان سے ایک چوتھائی احکام شرعیہ منقول ہیں۔ صحابہ اور تابعین علماء نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے علم کی تعریف کی ہے، مسروق فرماتے ہیں: میں نے اکابر صحابہ میں سے کئی شیوخ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرائض کے بارے میں سوال کرتے ہوئے دیکھا۔ جب مسروق سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کوئی روایت نقل کرتے تو کہتے: مجھے صدیقہ بنت صدیق اللہ کے محبوب کی چہیتی سات آسمانوں کے اوپر سے براءت کردہ شخصیت نے بتایا، جس کی میں نے تکذیب نہیں کی۔ ❷

معروف تابعی عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں میں سب سے بڑی فقیہہ، عالمہ اور سب سے بہترین صاحب الرائے تھیں۔

ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''میں نے فقہ، طب اور شعر کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔'' ❸

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے فرمایا: ''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر وہی شخص غمگین ہو گا جس کی وہ ماں ہیں۔'' (یعنی ہر مسلمان ان کے انتقال پر غمگین ضرور ہے) ❹

آپ کی دعوت وتبلیغ کا ایک واقعہ یہ منقول ہے کہ سیّدہ حفصہ بنت بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر آپ کے پاس آئیں۔ ان کے جسم پر پتلی اوڑھنی تھی جس سے ان کی پیشانی نظر آ رہی

---

❶ الاستیعاب لابن عبدالبر: ۱/ ۵۸۹ .

❷ سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۱۸۱ .

❸ نساء حول الرسول: از: عاطف صابر شاهین: ٦٦ .

❹ سیر اعلام النبلاء ۲/ ۱۸۵ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھی، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس اوڑھنی کو پھاڑ دیا اور فرمایا: اللہ نے سورۂ نور میں جو نازل فرمایا ہے، کیا تمہیں اس بارے میں معلوم نہیں ہے؟ پھر دوسری اوڑھنی منگوائی اور حفصہ بنت عبدالرحمٰن کو پہنایا وہ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتی تھیں: عورتو! اپنے پروردگار اللہ سے ڈرو، اور اچھی طرح وضو کرو، اپنی نماز قائم کرو اور اپنی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو اور پسند اور ناپسند میں اپنے شوہروں کی اطاعت کرو اور ان کی بات مانو۔

وہ فرمایا کرتی تھیں عورت پر اللہ کا خلیفہ اور نائب اس کا شوہر ہے، جب اس کا شوہر اس سے راضی ہوگا تو اللہ اس سے راضی ہو جائے گا، اگر اس کا شوہر اس سے ناراض ہوگا تو اللہ اور اس کے فرشتے اس سے ناراض ہوں گے، کیونکہ وہ شوہر کو اپنی پسند پر مجبور کر رہی ہے۔

ان کے اقوال زریں میں سے یہ بھی ہے: ''بیوی پر شوہر کا یہ حق ہے کہ وہ اس کا بستر لازم پکڑے اور اس کی ناراضگی سے بچی رہے اور اس کو راضی کرنے والی چیزوں کی تلاش میں رہے، اس کی کمائی کی حفاظت کرے، اس کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرے اور اپنی ذات میں اس کی حفاظت کرے۔'' (یعنی اپنی ذات میں خیانت نہ کرے)۔ ❶

سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اور آپ ﷺ کے انتقال کے بعد آپ کی سنتوں پر عمل کرنے میں ہر مومن مرد اور عورت سے بڑھ کر کوشش کرنے والی تھیں۔ علمی و دعوتی میدان میں وہ عالمہ، عاملہ، واعظہ اور خیر خواہی کرنے والی کا مقام رکھتی تھیں، انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی ہر چیز سے اپنے کان اور آنکھوں کی حفاظت کی، جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں واقعۂ افک کے موقع پر دریافت کیا تو انہوں نے کہا: میں اپنے کانوں اور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتی ہوں، مجھے تو عائشہ کے بارے میں خیر ہی معلوم ہے۔

ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے فقہی احکام سے متعلق بعض حدیثوں کو امت میں منتقل کیا ہے۔ مثلاً: یوم عرفہ میں لوگوں کو شک ہو گیا کہ آپ ﷺ روزے سے ہیں یا نہیں۔ سیّدہ میمونہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا جب کہ آپ ﷺ ابھی اپنی جگہ

---

❶ ایضاً.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہی تھے، آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے وہ دودھ پیا۔ ❶

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے غسل جنابت میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ روایت کیا ہے۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہا کا شمار امت کے خیر خواہوں اور واعظوں میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان سے اور باقی تمام امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے راضی ہو جائے۔ آمین

❶ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب صوم يوم عرفة، حديث: ١٩٨٩.

❷ صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب تفريق الغسل والوضوء، حديث: ٢٦٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امہات المومنین کی روایات کی تعداد ❶

① سیّدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما

ان سے دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) حدیثیں مروی ہیں۔

ان میں متفق علیہ روایتیں (۱۷۴) ہیں۔ ❷

ان کے علاوہ بخاری میں (۵۴) حدیثیں ہیں۔

اور مسلم میں نو حدیثیں ہیں۔

امام احمد نے اپنی کتاب مسند امام احمد ابن حنبل میں ان سے دو ہزار سے زائد حدیثیں روایت کی ہے۔

② سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ ان کی روایتوں کی تعداد (۱۸۷) ہے۔

ان میں سے متفق علیہ روایتیں (۱۳) ہیں۔

بخاری میں تین روایتیں ہیں۔

اور مسلم میں ۱۳ روایتیں ہیں۔

③ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ ان سے متفق علیہ سات (۷) روایتیں مروی ہیں۔

❶ امہات المومنین میں سے ہر ایک کی روایتوں کی تعداد بیان کرنے میں مندرجہ ذیل پانچ کتابوں کو بنیاد بنایا گیا ہے: اسماء الصحابة الرواة لابن حزم، تلقیح فهوم اهل الاثر لابن الجوزی، سیرا علام النبلاء لشمس الدین الذهبی، مخطوط جزء فیه مالكل واحد من الصحابة من الحدیث لبقی بن مخلد الاندلسی، نساء فی ظل رسول الله ﷺ للشیخ عرفان العشا حسونة الدمشقی

❷ متفق علیہ وہ روایت ہے جس کو امام بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بخاری نے ان کے علاوہ ایک حدیث روایت کی ہے۔
اور مسلم نے پانچ حدیثیں روایت کی ہے۔
ان کی روایتوں کی مجموعی تعداد (۱۳) ہے۔

محقق شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: ان کی روایتیں اس سے بھی زیادہ ہیں، کیونکہ امام احمد نے ان سے روایت کی ہے، ان کی مسند کی ابتدا حدیث نمبر (۳۶۸۵۸) سے ہوتی ہے اور انتہا (۳۲۶۹۲۱) پر ہوتی ہے۔

''اسماء الصحابۃ الرواۃ'' میں لکھا ہے کہ ان سے (۷۶) حدیثیں مروی ہیں اور اس کتاب کے محقق نے حاشیے میں کحالہ کی بات ان کی کتاب ''اعلام النساء'' سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: مطالع الانوار میں ہے کہ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے ۷۷ روایت کی ہے، دارالکتب الظاہریہ کے شعبہ مخطوطات میں اندراج نمبر (۳۲) کے مجموعے میں ہے کہ انہوں نے (۷۹) حدیثیں روایت کی ہے۔ ❶

④ سیّدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

اسماء الصحابۃ الرواۃ میں ہے کہ انہوں نے ۶۵ حدیثیں روایت کی ہے، ابن الجوزی نے ''تلقیح فھوم اھل الاثر'' میں یہی تعداد بتائی ہے۔ ❷

یہی تعداد علامہ ذہبی نے بھی بیان کی ہے: ان کی مسند میں (۶۵) حدیثیں ہیں۔ ❸
ان کی دو روایتیں متفق علیہ ہیں اور ان کے علاوہ ایک روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

⑤ سیّدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

امام ابن حزم نے "اسماء الصحابۃ الرواۃ" میں لکھا ہے کہ ان سے ۶۰ حدیثیں مروی ہیں، ابن جوزی رحمہ اللہ نے بھی "تلقیح فھوم اھل الآثر" میں یہی تعداد بتائی ہے۔ ❹

---

❶ اسماء الصحابۃ الرواۃ، حاشیہ ص ۶۸۔
❷ اسماء الصحابۃ الرواۃ ص ۷۲، تلقیح فھوم اھل الاثر لابن الجوزی ص ۳۶۵۔
❸ نساء فی ظل رسول اللہ ص ۳۰۸۔
❹ اسماء الصحابۃ الرواۃ ص ۷۵، تلقیح فھوم الاثر ص ۳۶۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ ذہبی نے کہا ہے: بقی بن مخلد کی کتاب میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی مسند میں ساٹھ حدیثیں ہیں۔ ❶

چار حدیثیں متفق علیہ ہیں اور امام مسلم نے ان کے علاوہ الگ سے چھ حدیثیں نقل کی ہے۔

شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: امام احمد نے مسند میں ان سے ۴۴ حدیثیں نقل کی ہے، ابتدا (۲۶۴۸۵) سے ہوتی ہے اور انتہا (۲۶۵۲۹) پر ہوتی ہے۔ ❷

⑥ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

ابن حزم ❸ اور ابن جوزی ❹ نے لکھا ہے کہ ان سے گیارہ حدیثیں مروی ہیں۔

شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: مسند امام احمد میں ان کی مسند حدیث نمبر (۲۶۸۱۳) سے شروع ہوتی ہے اور (۲۷۴۸۳۔۲۷۴۸۶) پر ختم ہوتی ہے۔

ترمذی حدیث نمبر ۲۱۸۷، ابن ابی شیبہ حدیث نمبر (۱۹۰۶۱)، ابن حبان (۸۲۷)، بیہقی سنن کبری (۹۳)، بغوی: شرح السنۃ (۴۲۰۱) وغیرہ نے ان کی روایتیں نقل کی ہے۔

امام مالک نے موطا میں (۱۲۶۸) اور نسائی (۳۵۰۰) نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ ❺

⑦ سیّدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا:

ابن حزم ❻ اور ابن جوزی ❼ نے لکھا ہے کہ ان سے دس حدیثیں مروی ہیں۔

علامہ ذہبی نے لکھا ہے: ان سے دس حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ایک متفق علیہ ہے۔ ❽

---

❶ سیر اعلام النبلاء ۲ ۲۲۷۔۲۳۰، شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: بقی بن مخلد کی مسند مفقود ہے، نساء فی ظل رسول اللہ ص: ۱۲٤

❷ نساء فی ظل رسول اللہ ص ۱۲٤ .

❸ اسماء الصحابۃ الرواۃ ص ۱۵۳ .

❹ تلقیح فہوم اہل الآثر ص ۳٦۹ .

❺ نساء فی ظل رسول اللہ: ۱۸٦ .

❻ اسماء الصحابۃ الرواۃ ۱۵۵ .

❼ تلقیح فہوم اہل الاثر ص: ۳٦۹ .

❽ سیرا علام النبلاء ۲/ ۲۳۸ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بخاری میں ان کی حدیث نمبر (۲۰۳۵) ہے اور مسلم میں (۲۱۷۵) ہے، امام حمد نے (۲۶۹۲۷) سے (۲۶۹۲۹) تک ان کی روایتیں نقل کی ہے۔ ❶

⑧ جویریہ بنت حارث بن ابوضرار رضی اللہ عنہا:

ابن حزم ❷ اور ابن جوزی ❸ نے لکھا ہے کہ ان سے سات حدیثیں مروی ہیں، یہی تعداد علامہ ذہبی نے بھی بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ان کی سات حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے ایک بخاری میں ہے اور دو مسلم میں۔ ❹ شیخ عرفان عشا نے یہ اضافہ کیا ہے:

مسند امام احمد میں ان کی حدیثیں (۲۶۸۱۷) سے شروع ہوتی ہے اور (۲۶۸۲۰) پر ختم ہوتی ہے، اس میں مذکورہ بالا حدیثوں کے علاوہ دوسری حدیثیں ہیں۔ ❺

⑨ سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

ابن حزم ❻ اور ابن جوزی ❼ نے لکھا ہے کہ ان سے پانچ حدیثیں مروی ہیں، بخاری میں ان کی حدیث نمبر (۶۶۸۶، ۶۷۴۹) ہے اور مسلم میں حدیث نمبر (۱۴۵۷) ہے، مسند امام احمد میں حدیث نمبر (۲۷۴۸۸، ۲۷۴۸۹) ہے، نسائی میں حدیث نمبر (۳۴۸۵) ہے۔

سیدہ خدیجہ بنت خویلد اور سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

ان تفصیلات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حدیث رسول کی نشرواشاعت میں ازواج مطہرات کی کوششوں کو بیان کیا جائے۔

---

❶ شیخ عرفان عشا نے اس کو ترجیح دی ہے: نساء فی ظل رسول الله ص:۲۳۹

❷ اسماء الصحابة الرواة ص:۱۹۵.

❸ تلقیح فهوم اهل الاثر ص:۳۷۱.

❹ تلقیح فهوم اهل الاثر ص:۳۷۱.

❺ نساء فی ظل رسول الله ص:۲۰۰.

❻ اسماء الصحابة الرواة ۲۲۲.

❼ تلقیح فهوم اهل الاثر ص ۳۷۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

1

ام المومنین سیدۃ

خدیجہ بنت خویلد

رضی اللہ عنہا

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سیدنا جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا برتن ہاتھ میں لیے تشریف لا رہی ہیں جس میں کھانے پینے کے لیے کچھ ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آ جائیں تو انہیں اللہ رب العزت کا اور میرا اسلام کہنا اور جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دینا جو مروارید کا بنا ہوا ہے اور اس کو یاقوت سے آراستہ کیا گیا ہے، پُرسکون ایسا کہ اس میں کوئی شور وغوغا نہ ہوگا اور نہ ہی اس میں محنت ومشقت کی تھکن ہوگی۔'' (صحیح بخاری)

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

- کائنات میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کرنے والی اور سب سے پہلے مؤمنہ اور صدیقہ ہونے کا اعزاز پانے والی۔
- وہ ایک دانشمند، عظیم المرتبت، عفت مآب، دیندار اور معزز خاتون تھیں۔
- جنہیں اللہ تعالیٰ نے سیدنا جبریل علیہ السلام کی زبانی سلام بھیجا اور جنت میں محل کی خوشخبری دی۔
- جن کی سیرت محفلوں کے لیے خوشبو کا جھونکا، محبت کا پیغام اور مہر بند، مے کا جام تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام اور نسب:

خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی القرشیہ الأسدیۃ رضی اللہ عنہا، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ولادت مکہ معظمہ میں ۵۵۶ء کو ہوئی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب قصی پر سیدنا محمد ﷺ سے مل جاتا ہے اس طرح انہیں خاندانی اعتبار سے تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں رسول اقدس ﷺ کے قریب ترین ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے حبالہ عقد میں قصی کی اولاد سے دو بیویاں تھیں ایک سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اور دوسری سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد کو اپنی قوم میں بڑی عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اس نے مکہ معظمہ میں رہائش اختیار کی اور بنو عبد الدار بن قصی کا حلیف بنا۔ قریش اپنے حلیف کے ساتھ رشتہ داری کر لیا کرتے تھے۔

والد محترم:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم کا نام خویلد تھا۔ وہ انتہائی نیک سیرت، باعزت، اعلیٰ حیثیت کے مالک اور دیانتدار تاجر تھے۔ مکہ مکرمہ کے بازاروں میں نظر آنے والی بیرونِ شہر و بیرونِ ملک سے لائی گئی اشیاء میں سے اکثر خویلد ہی کے تجارتی قافلے کی لائی ہوئی ہوتی تھیں۔ عام الفیل سے تقریباً ۲۰ برس بعد ہونے والی جنگ ''حرب الفجار'' میں شریک ہوئے تھے۔ اور اسی میں ان کا انتقال ہو گیا۔

والدہ محترمہ:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ بن الأصم بن الہرم بن عامر بن لؤی تھا۔

دادا اور دادی:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دادا کا نام اسد (بن عبد العزی بن قصی) اور آپ رضی اللہ عنہا کی دادی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا نام زہرہ بنت عمرو تھا۔ ان کا تعلق بنو کاہل (بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان) سے تھا۔ ❶

چچا جان:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دادا جان (اسد بن عبدالعزیٰ) نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں۔ تمام بیویوں سے اولاد ہوئی۔ اس لیے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچاؤں کی تعداد کم وبیش بارہ تھی۔

- خویلد بن اسد، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم تھے۔ ان کی والدہ (سیدہ رضی اللہ عنہا کی دادی) کا نام زہرہ بنت عمرو تھا۔ جیسا کہ پچھلی سطور میں بیان کیا جا چکا ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچاؤں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

- (۱) نوفل بن اسد۔ (۲) حبیب بن اسد۔ (۳) صیفی بن اسد (ان کی والدہ کا نام خالدہ بنت ہاشم بن عبدمناف بن قصی تھا)

نوفل بن اسد کے ہاں تین بیٹے (ورقہ، صفوان اور عدی) پیدا ہوئے۔ ورقہ بن نوفل عیسایت قبول کر چکے تھے۔ اسی ورقہ بن نوفل کے پاس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کو پہلی وحی کے بعد حقیقتِ حال جاننے کے لیے لے کر گئی تھیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جب کسی کی طرف سے شادی کا پیغام ملتا تو وہ اپنے اسی چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے مشورہ کرتیں۔

حبیب بن اسد کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام تویت تھا۔ اس کی اولاد کا زیادہ تر مسکن مصر ہی رہا۔

- حویرث بن اسد (اس کی والدہ نام ریطہ بنت حویرث ثقفیہ تھا) حویرث کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا جس کا نام عثمان تھا۔ عثمان نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ شام کے علاقہ میں اس کی موت ہوئی۔ اور اس کی نسل آگے نہ چل سکی۔
- عمرو بن اسد، ہاشم بن اسد، مہاشم بن اسد (ان کی والدہ کا نام ناہیہ بنت سعید بن سہم تھا)

---

❶ انساب الاشراف ۹/ ۴۱۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❁.....طالب بن اسد، طویلب بن اسد (ان کی والدہ کا نام صعبہ بنت خالد بن صعل بن مالک تھا اس کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا)

❁.....خالد بن اسد (اس کی والدہ ام ولد، لونڈی تھی)

❁.....مطلب بن اسد، حارث بن اسد (ان کی والدہ برہ بنت عوف بن عبید بن عویج تھی)

مطلب بن اسد کے ہاں دو بیٹے: ابوجہیش اور اسود پیدا ہوئے۔ اسی ابوجہیش کی بیٹی فاطمہ بنت ابوجہیش رضی اللہ عنہا تھیں۔ جو استحاضہ سے متعلق مشہور روایت کی راویہ ہیں۔

حارث بن اسد کے تین بیٹے زہیر، امیہ، ہاشم ہوئے۔ ❶

بھائی اور بہنیں:

سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے چار بھائی (عدی بن خویلد، عوام بن خویلد، حزام بن خویلد، نوفل بن خویلد) اور دو بہنیں (ہالہ بنت خویلد اور رقیقہ بنت خویلد) تھیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم خویلد بن اسد نے ایک سے زائد شادیاں کیں۔ جن کی تفصیل اور سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بہن بھائیوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

❁.....عدی بن خویلد، عوام بن خویلد، حزام بن خویلد اور رقیقہ بنت خویلد کی والدہ کا نام منیہ بنت حارث (بن جابر بن وہب بن نسیب بن زید بن مالک بن عوف بن حارث بن مازن بن منصور) تھا۔ جبکہ نوفل کی والدہ بنت عبدالعزی تھی۔ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ہالہ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔

❁.....سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عدی بن خویلد کی نسل آگے نہ چل سکی۔

❁.....عوام بن خویلد کی شادی نبی کریم ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ ان سے دو بیٹے (زبیر بن عوام، سائب بن عوام) اور تین بیٹیاں (زینب بنت عوام، ہند بنت عوام، ام حبیب بنت عوام) پیدا ہوئیں۔ ❷

---

❶ انساب الاشراف: ۹/ ۴۱۹، ۴۲۰۔ جمهرة انساب العرب، لابن کلبی۔ جمهرة انساب العرب، لابن حزم۔

❷ الاصابة: ۴/ ۳۴۴، ۸/ ۱۸۷۔ طبقات ابن سعد: ۸/ ۴۱۔ نسب قریش لمصعب الزبیری۔ سیدہ ⇦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسود، اصرم اور بعلک بھی عوام بن خویلد کے بیٹے بیان کیے جاتے ہیں۔ ❶

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ انتہائی اہم شخصیت تھے۔ ان کے بارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ہر نبی کے حواری (معاون خصوصی) ہوتے ہیں۔ اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔ ❷

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے متعدد شادیاں کیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

① سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما: ان سے پانچ بیٹے (عبداللہ بن زبیر، عروہ بن زبیر، منذر بن زبیر، مہاجر بن زبیر، عاصم بن زبیر) اور تین بیٹیاں (ام حسن بنت زبیر، خدیجہ الکبری بنت زبیر، عائشہ بنت زبیر) پیدا ہوئیں۔ ❸

ام حسن بنت زبیر کی شادی عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے ہوئی۔ ان سے چار بیٹے (عبداللہ، ابوسلمہ، حارث، عباس) اور چھ بیٹیاں (عائشہ، ام زبیر، ام سعید، عائلہ، ام کلثوم، اسماء) پیدا ہوئیں۔

خدیجہ الکبری بنت زبیر کی شادی عبداللہ بن ابی ربیعہ (بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم) سے ہوئی۔ ان کے (طلاق دینے کے) بعد سیدنا جبیر بن مطعم (بن عدی بن نوفل بن عبدمناف) نے سیدہ خدیجہ کبریٰ سے شادی کر لی۔ ان کے بعد عبداللہ بن سائب (بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی) نے ان سے نکاح کر لیا۔

عائشہ بنت زبیر کی شادی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ولید بن عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ ان سے ایک بیٹا (عبداللہ) پیدا ہوا۔ ❹

⇦⇦ صفیہ رضی اللہ عنہا (دورِ جاہلیت میں) عوام بن خویلد سے قبل سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے چچا حارث بن حرب بنامیہ کے نکاح میں تھیں۔ حارث سے ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام صفیاء رکھا تھا۔ اس کی شادی ربیعہ بن اکثم سے ہوئی۔

❶ انساب الاشراف: ۹/ ٤٣٤ ❷ صحیح البخاری، حدیث: ٢٨٤٧.

❸ طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۵۰۔ تاریخ دمشق: ٤٠/ ٢٣٩۔ انساب الاشراف۔ نسب قریش لمصعب الزبیری.

❹ المحبر، لمحمد بن حبیب البغدادی: صفحہ: ٦٧، ٦٨۔ تاریخ دمشق: ٤٠/ ٢٣٩۔ ⇦⇦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

② رباب بنت انیف (بن عبید بن مصاد بن کعب بن علیم بن جناب): اس بیوی سے دو بیٹے (مصعب بن زبیر، حمزہ بن زبیر) اور ایک بیٹی (رملہ بنت زبیر) پیدا ہوئی۔ ❶ رملہ بنت زبیر کی شادی عثمان بن عبداللہ (بن حکیم بن حزام بن خویلد) سے ہوئی۔ ❷

③ ام خالد، امۃ بنت خالد (بن سعید بن عاص بن امیہ): اس بیوی سے دو بیٹے (خالد بن زبیر، عمرو بن زبیر) اور تین بیٹیاں (ہند بنت زبیر، حبیبہ بنت زبیر، سودہ بنت زبیر) پیدا ہوئیں۔ ❸ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی یہ بیوی (ام خالد) حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ ❹

ہند بنت زبیر کی شادی عبدالملک بن عبداللہ (بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس) سے ہوئی۔ اس سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ عبدالملک بن عبداللہ کے بعد ہند بنت زبیر کی شادی عباس بن عبداللہ (بن عباس بن عبدالمطلب) سے ہوئی۔ ان سے ایک بیٹا عون بن عباس پیدا ہوا۔

حبیبہ بنت زبیر کی شادی یعلی بن امیہ تیمی سے ہوئی۔ پھر اس کے بعد وہ بنو عامر بن لوی قبیلہ کے شخص عبداللہ بن عباس (بن علقمہ بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی) کے عقد نکاح میں آئیں۔ ان سے عباس اصغر پیدا ہوا۔

سودہ بنت زبیر کی شادی (ننھالی رشتہ دار) عمرو بن سعید (بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس) سے ہوئی۔ یہ جنگ یرموک میں شہید ہوگئے تو ان کی شہادت کے بعد

⇦ ⇦ محمد بن حبیب بغدادی نے لکھا ہے کہ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ خدیجہ الکبریٰ کی شادی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے بعد پھر سابق خاوند عبداللہ بن ابی ربیعہ سے ہوگئی تھی۔ جبکہ یہ بات تاریخ دمشق میں مذکور نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب]

❶ طبقات ابن سعد: ۳/ ۱۰۰، ۵/ ۱۶۸.

❷ المحبر، لمحمد بن حبیب البغدادی: صفحہ:۶۷، ۶۸۔ تاریخ دمشق: ۴۰/ ۲۳۹.

❸ طبقات ابن سعد: ۳/ ۱۰۰، ۵/ ۱۸۴، ۱۸۵.

❹ تاریخ دمشق: ۴۶/ ۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن اسود بن بختری نے سودہ بنت زبیر سے نکاح کرلیا۔ ان سے ایک بیٹا نجیب پیدا ہوا۔ ❶

④ ام جعفر زینب بنت مرثد: اس بیوی کا تعلق بنو قیس بن ثعلبہ سے تھا۔ اس سے جعفر بن زبیر اور عبیدہ بن زبیر پیدا ہوئے۔ ❷

⑤ حلال بنت قیس (بن نوفل بن جابر): اس بیوی کا تعلق بنو اسد قبیلے سے تھا۔ اس سے خدیجہ صغریٰ بنت زبیر پیدا ہوئی۔ ❸

خدیجہ صغریٰ بنت زبیر کی شادی ابو یسار عمر بن عبدالرحمٰن (بن عبید اللہ بن شیبہ بن ربیعہ بن عبدشمس) سے ہوئی۔ ❹

⑥ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط: اس بیوی سے ایک بیٹی زینب بنت زبیر پیدا ہوئی۔ ام کلثوم بنت عقبہ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب کی نواسی (اروی بنت کریز کی بیٹی، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اخیافی بہن) اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی بیوہ تھیں۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بعد زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسی سے شادی کی تھی۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوگئے اور ان کی شہادت کے بعد ان کی بیوہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی۔

ام کلثوم رضی اللہ عنہا سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی سخت مزاجی کے باعث ان کے ساتھ رہنا خاص پسند نہیں کرتی تھی۔ اس نے کئی بار طلاق کا مطالبہ کیا لیکن سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے طلاق نہ دی۔ بالآخر ایک روز اس نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے طلاق کہنے پر مجبور کردیا۔ اس وقت بیٹی کی ولادت کا وقت قریب تھا۔ زبیر رضی اللہ عنہ کو علم نہیں تھا۔ انہوں نے

---

❶ تاریخ دمشق: ٤٦/ ٦.

❷ طبقات ابن سعد: ٣/ ١٠٠، ٥/ ١٨٦.

❸ طبقات ابن سعد: ٣/ ١٠٠، ١٠١.

❹ المحبر، لمحمد بن حبیب البغدادی: صفحہ: ٦٧، ٦٨۔ تاریخ دمشق: ٤٠/ ٢٣٩.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے ایک طلاق دے دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس نے بچی کو جنم دیا اور طلاق کی عدت سے آزاد ہوگئی۔ اس بات کا ذکر سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا لکھا ہوا ثابت ہو چکا ہے۔ (یعنی اب تو طلاق واقع ہوگئی ہے) سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس نے دھوکا دیا ہے اللہ اسے سزا دے گا۔ ❶

❹ تماضر بن اصبغ الکلبیہ: یہ دراصل سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی مطلقہ تھیں۔ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی تو کی لیکن یہ ساتھ صرف سات دن تک قائم رہا۔ سات دن بعد زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اسے طلاق دے دی۔ ❷

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے ان کی کنیت اپنے بھائی زبیر بن عبدالمطلب کی کنیت پر ابوطاہر رکھی۔ جبکہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اپنی کنیت اپنے بڑے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام پر ابوعبداللہ رکھتے تھے۔ ❸

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: طلحہ بن عبیداللہ تیمی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام انبیاء کے ناموں پر رکھے ہیں۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ اب کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔ اور میں نے اپنے بیٹوں کے نام شہداء کے ناموں پر رکھے ہیں، تاکہ انہیں بھی شہادت کا رتبہ ملے۔ عبداللہ کا نام عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نام پر، منذر کا نام منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کے نام پر، عروہ کا نام عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نام پر، حمزہ کا نام حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نام پر، جعفر کا نام جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نام پر، مصعب کا نام مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے نام پر، عبیدہ کا نام عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے نام پر، خالد کا نام خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے نام پر اور عمرو کا نام

---

❶ الاصابۃ: ۲/ ۶۰۰، ۷/ ۶۸۳۔ طبقات ابن سعد: ۳/ ۱۰۰، ۸/ ۲۳۰۔ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے طلاق لینے کے بعد ام کلثوم کی شادی سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ ان سے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ام کلثوم سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا۔ ان کے نکاح میں آنے کے ایک مہینہ بعد ام کلثوم کی وفات ہوگئی۔ [اسد الغابۃ: ۷/ ۴۲۴]

❷ طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۹۹.

❸ الاصابۃ: ۲/ ۵۵۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ شہید یرموک کے نام پر رکھا ہے۔ ❶

سائب بن عوام جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

زینب بنت عوام کی شادی ان کے چچا زاد حکیم بن حزام سے ہوئی۔ جن سے چار بیٹے (عبداللہ، خالد، یحییٰ، شیبہ) اور ایک بیٹی (فاختہ) پیدا ہوئی۔ عبداللہ بن حکیم جنگ جمل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریک ہوئے اور اسی جنگ میں شہید ہو گئے۔ ❷

ہند بنت عوام سے سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔

ام حبیب بنت عوام کی شادی چچا زاد خالد بن حزام سے ہوئی۔ ان سے ام الحسن پیدا ہوئی۔ ❸

عبدالرحمٰن بن عوام (پہلا نام عبدالکعبہ) ان کی والدہ کا نام ام خیر بنت مالک تھا۔ یعنی یہ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے علاتی (ماں کی طرف سے سوتیلے اور باپ کی طرف سے سگے) بھائی تھے۔ عبدالکعبہ کا نام نبی کریم ﷺ نے بدل کر عبدالرحمٰن رکھ دیا تھا۔ عبدالرحمٰن نے فتح مکہ کے روز اسلام قبول کیا۔ جنگ یرموک میں شریک ہوئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

قبل از اسلام یہ نبی کریم ﷺ کو بدزبانی کر کے بہت اذیت دیا کرتے تھے۔ ان کی شادی بنو مصطلق کی ایک خاتون جمیلہ بنت عبدالعزی بن قطن سے ہوئی۔ بعض مؤرخین نے ان کا نام حمینہ بھی ذکر کیا ہے۔ ان سے دو بیٹے (عبید اللہ اور عبداللہ) پیدا ہوئے۔ عبیداللہ جنگ صفین میں سیدنا معاویہ کے ساتھ شریک ہوا اور اسی جنگ میں شہید ہوا۔ ❹

بعض علماء نے عوام بن خویلد کا ایک بیٹا بحیر بن عوام بھی ذکر کیا ہے۔ یہ حالت کفر میں مقتول ہوا۔ معروف مستند مؤرخ ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ اسے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

---

❶ طبقات ابن سعد: ۳/ ۱۰۱۔ تاریخ دمشق: ٤٦/ ٦۔ انساب الاشراف: ۹/ ۴۲۳، ۴۲۴۔

❷ الاصابة: ۷/ ٦۷۸۔ جمهره نسب قريش، لزبير بن بكار۔ نسب قريش، لمصعب الزبيري.

❸ الاصابة: ۸/ ۱۸۷.

❹ الاصابة: ٤/ ۳٤٦۔ الجوهرة فی نسب النبی واصحاب العشرة.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے نانا جان نے قتل کیا تھا۔ جن کا نام صبیح بن سعد بن ہانی الدوسی تھا۔ جرح و تعدیل کے امام علی بن ہبۃ اللہ المعروف بابن ماکولا نے ان کا نام صبح بن سعد بیان کیا ہے۔ معروف ماہر انساب ابن کلبی نے لکھا ہے کہ اسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ماموں سعد بن صفیح الدوسی نے قتل کیا تھا۔ ❶

❁.....حزام بن خویلد کی شادی فاختہ بنت زہیر بن حارث بن اسد (یعنی چچا کی پوتی) سے ہوئی اور اس سے تین بیٹے: حکیم، خالد اور ہاشم پیدا ہوئے۔ ہاشم کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ خالد دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ لیکن حبشہ پہنچنے سے قبل راستے ہی میں ان کا انتقال ہوگیا۔ حزام بن خویلد جنگ فجار میں مقتول ہوئے۔ ❷

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ عام الفیل سے تیرہ سال قبل پیدا ہوئے۔ ان کی ولادت بیت اللہ میں ہوئی۔ انہوں نے تیرہ سال کی عمر میں حرب فجار میں بھی شرکت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور کامیاب وسلامت واپس لوٹے۔ اکثر اوقات اپنی قسم میں پختگی اور مبالغہ کرنے کے لیے کہا کرتے تھے: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بدر میں سلامت رکھا۔ ❸

ایک روایت کے مطابق سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ہی جناب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو عکاظ کے بازار سے اپنی پھوپھی کی خدمت کے لیے خرید کر لائے تھے۔ ❹

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک سو بیس برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ساٹھ سال دور جاہلیت اور ساٹھ سال اسلام میں بسر کیے۔ ان دنوں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت تھی۔ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے تمام بیٹے عبداللہ، خالد، یحییٰ اور ہشام بھی نبی کریم ﷺ کے

---

❶ الاصابۃ: ۱/ ۲۷۰۔ تاریخ دمشق: ۲۴/ ۳۹۵۔ الاکمال، لابن ماکولا: ۱/ ۱۹۲۔ جمھرۃ انساب العرب، لابن کلبی۔ بحیر بن عوام کی والدہ کا نام مجھے نہیں مل سکا۔ [امان اللہ عاصم]

❷ جمھرۃ انساب العرب، لابن الکلبی۔ انساب الاشراف، لبلازری۔

❸ انساب الاشراف۔ مولود کعبہ حکیم بن حزام ہیں۔

❹ انساب الاشراف۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحابی بنے۔ ❶

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ان بارہ افراد میں سے ایک تھے جنہوں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا۔ ❷

خالد بن حزام رضی اللہ عنہ کا انتقال سفر ہجرت میں ہوا۔ زبیر بن بکار نے واقدی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ خالد بن حزام رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ﴾ (النساء: ٤/ ١٠٠)

''جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکل پڑا اور اسے موت نے آلیا، اس کا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہو چکا ہے'' ❸

❁..... نوفل بن خویلد: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی نوفل کو قریش کا شیر کہا جاتا تھا۔ وہ جنگ بدر میں کفر کی حالت میں مارا گیا۔ اسے اس کے بھتیجے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ اکثر راویوں کا کہنا ہے کہ اسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اس

---

❶ الاستیعاب لابن عبدالبر: ١/ ٣٦٢، طبع دار الجیل بیروت۔

❷ الاستیعاب، لابن عبدالبر: ٣/ ١٠٤٧۔

❸ تفسیر ابن کثیر، بتحقیق سامی بن محمد سلامہ: ٢/ ٣٩٢۔ اس آیت کی شان نزول کے متعلق ایک روایت میں یوں بھی مذکور ہے کہ جب آیت: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴾ [النساء: ٤/ ٩٧] نازل ہوئی تو سیدنا جندب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کمزور، ضعیف العمر اور بیمار ہونے کے باوجود ہجرت مدینہ کے لیے نکل پڑے۔ لیکن دورانِ سفر ہی موت نے آلیا تو ان کی ہجرت کے بارے صحابہ کرام میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا..... ﴾ [النساء: ٤/ ١٠٠۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: تفسیر الطبری، بتحقیق احمد محمد شاکر: ٩/ ١١٧، طبع مؤسسة الرسالة بیروت] واللہ اعلم بالصواب "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب

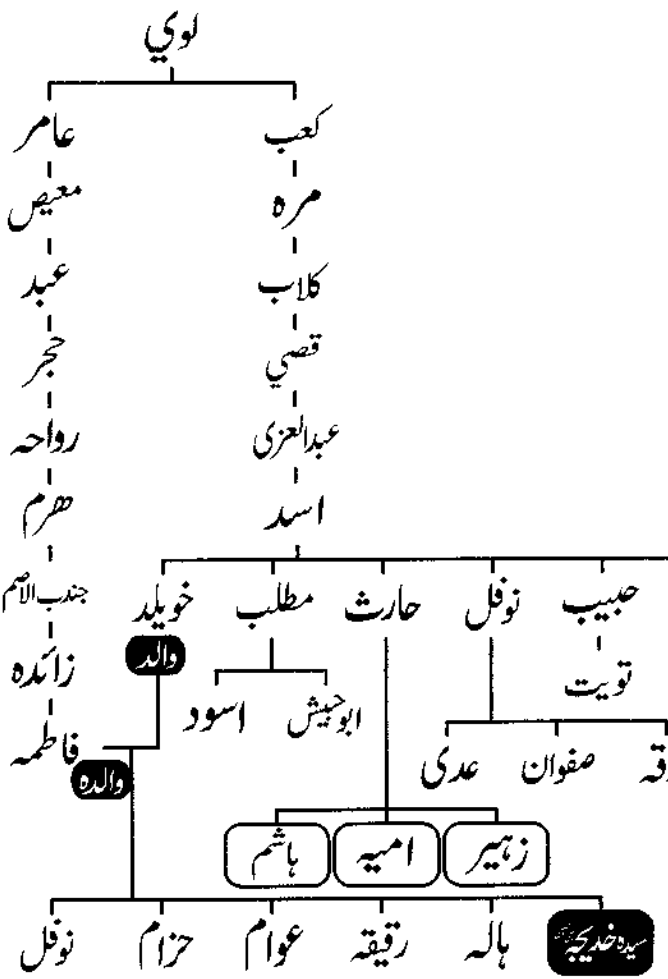

اس نقشے میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا والد اور والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب اور آپ رضی اللہ عنہا کے چچاؤں اور ان کے بیٹوں کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

[جمهرة انساب العرب، لابن حزم: ولد أسد (بن عبدالعزى)]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھائی نوفل بن خویلد کا بیٹا اسود بن نوفل مسلمان ہوا۔ اس نے دوسری ہجرت حبشہ میں شرکت کی۔ اور نبی کریم ﷺ کے مدینہ پہنچنے پر وہ بھی مدینہ منورہ آ گیا۔ ❶

❁ ..... ہالہ بنت خویلد: ان کی شادی ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس سے ہوئی۔ ان کا ایک بیٹا ابوالعاص پیدا ہوا۔ جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا (اپنی خالہ) کا داماد بنا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی پیاری بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا (بنت رسول اللہ ﷺ) کی شادی اس بھانجے سے کی۔

❁ ..... رقیقہ بنت خویلد: ان کی شادی عبد بن بجاد بن عمیر سے ہوئی۔ اس سے ایک بیٹی امیمہ پیدا ہوئی۔

مشہور صحابہ سے رشتہ داری:

جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ معروف صحابی ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے۔ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف آنے والی پہلی وحی کا واقعہ سن کر آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کی اور آپ ﷺ پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی خدمت و نصرت کی آرزو کا اظہار کیا تھا۔ ❷

نبی کریم ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی بہن بھی (عوام بن خویلد کی بیوی) تھیں۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عوام (اور بہن صفیہ) کی بہو، یعنی ان کے بیٹے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہا کی بیوی تھیں۔ انہی سے مشہور صحابی سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔ اس طرح سے سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ سیدنا زبیر بن

---

❶ جمهرة انساب العرب، لابن حزم۔ انساب الاشراف.

❷ ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کو ان کے رسوخ علم کی بنا پر ایمانی جذبات اور نصرتِ نبوی کے اظہار کی وجہ سے علماء کرام نے ان کو واضح طور پر صحابہ کرام کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ بلکہ ایک لحاظ سے وہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والے پہلے انسان ہونے کا شرف بھی رکھتے ہیں۔ ان کے بہت سے فضائل کتب احادیث میں مذکور ہیں۔]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عوام رضی اللہ عنہ کی اولاد پانچ بیٹے (عروہ، منذر، عبداللہ، عاصم، مہاجر) اور تین بیٹیاں (ام الحسن، عائشہ اور خدیجہ کبریٰ) تھیں۔ ❶

معروف صحابی سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور داماد تھے۔ (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) ان کے نکاح میں تھیں۔

معروف صحابی حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کا یہ بھتیجا ''مولود کعبہ'' ہے۔ ان کی پیدائش بیت اللہ میں ہوئی۔

معروف صحابیہ سیدہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا جو استحاضہ کے احکام سے متعلقہ مشہور حدیث کی راویہ ہیں۔ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا مطلب کی پوتی یعنی ان کے بیٹے (سیدہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی) ابوحبیش کی بیٹی تھیں۔

پہلی شادی:

نبی کریم ﷺ سے نکاح کے وقت آپ مطلقہ تھیں۔ قبل ازیں آپ بیوگی کے دلخراش لمحات سے بھی گزر چکی تھیں۔ کیونکہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے بنوعبدالدار بن قصی کے حلیف ابوہالہ بن النباش بن زُرارَۃ بن وَقْدَان کے نکاح میں تھیں۔ ابوہالہ کا انتقال ہوگیا۔ اس سے تین بیٹے ہند، طاہر اور ہالہ پیدا ہوئے۔ ❷

دوسری شادی:

ابوہالہ کی وفات کے بعد سیدہ طاہرہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے ساتھ عتیق بن عائذ نے شادی کی جس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ہند بنت عتیق تھا۔ لیکن عتیق کے ساتھ نباہ نہ ہوسکا اور میاں بیوی کی علیحدگی ہوگئی۔ ❸

---

❶ تاریخ دمشق : ٤٠/ ٢٣٩۔ طبقات ابن سعد : ٨/ ٢٥٠۔ انساب الاشراف۔ نسب قریش، لمصعب الزبیری۔

❷ الاستیعاب، طبع دارالجیل بیروت : ٢/ ٧٧٥۔ اسد الغابۃ : ٣/ ٧٠، ٧/ ٨٩۔ الاصابۃ : ٣/ ٥١٥، طبقات ابن سعد: ٨/ ٢١٦]

❸ الاصابۃ : ٧/ ٦٠٠۔ اسدالغابۃ : ٧/ ٨٩۔ طبقات ابن سعد : ٨/ ١٥، ٨/ ٢١٦۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعض علماء کا خیال ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا پہلا خاوند عتیق اور دوسرا ابوہالہ تھا۔ ❶

❶ اس بات پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ سے قبل سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دو مرتبہ نکاح ہو چکے تھے۔ لیکن اس بات میں شدید اختلاف نظر آتا ہے کہ پہلے خاوند کون تھے اور دوسرے خاوند کون تھے؟ بعض نے کہا کہ عتیق پہلے خاوند تھے اور بعض نے ابوہالہ کو پہلا خاوند قرار دیا ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب) بہر حال یہ تاریخی اختلاف اپنی جگہ لیکن یہاں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے دونوں خاوندوں کے ناموں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کی وضاحت کرنا مقصود ہے۔ ایک خاوند کا نام عتیق تھا جو بنو مخزوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا نام تو تمام مؤرخین نے عتیق ہی بیان کیا ہے البتہ ان کے والد محترم کے نام میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے عتیق کے باپ کا نام ''عائذ'' جبکہ ابن سعد اور ابن اثیر وغیرہ نے ''عابد'' بیان کیا ہے۔ [الاصابہ : ۷/ ۶۰۰۔ الثقات لابن حبان : ۱/ ۴۵۔ طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۱۶۔ اسد الغابہ : ۶/ ۸۲، طبع دار الفکر بیروت۔ اسد الغابہ کے بعض نسخوں میں ''عائذ'' اور ''عائذ'' بھی مذکور ہے۔ [شرح ما یقع فیہ التصحیف والتحریف، للعسکری : ۴۷۳] عتیق سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ایک بیٹی ہوئی۔ اس کا نام ہند بنت عتیق ہے۔

ابوہالہ کے نام میں مؤرخین کے ہاں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام ''نباش بن زرارہ'' اور بعض نے ''نباش بن زرارہ'' بیان کیا ہے۔ الاستیعاب ، طبع دار الجیل بیروت : ۴/ ۱۵۴۴] حافظ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ نے ابوہالہ کا نام ''نباش بن زرارہ'' بیان کیا ہے۔ [اسد الغابہ: ۳/۷۰، طبع دار احیاء التراث العربی] ایک مقام پر ''ہند بن زرارہ بن نباش'' اور ''مالک بن نباش بن زرارہ'' بھی مذکور ہے۔ [اسد الغابہ : ۷/ ۸۹، طبع دار الجیل بیروت] اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ نباش، نبی کریم ﷺ کے دور نبوت سے قبل ہی وفات پا چکے تھے۔ ان کا بیٹا ابوہالہ ہند بن نباش سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خاوند تھا۔ مزید فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوہالہ ہی کا نام ''نباش'' ہے۔ غرضیکہ نام کچھ بھی ہو ان کی کنیت ابوہالہ ہی مذکور ہے۔ ان سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تین بیٹے : ہالہ، طاہر اور ہند پیدا ہوئے۔ تینوں صحابی بنے۔ ان میں سے طاہر کو نبی اکرم ﷺ نے یمن کے کچھ حصے کا حاکم مقرر فرمایا اور وہ وفاتِ نبوی تک بدستور حاکم رہے۔ اور ہند بن ابی ہالہ جنگ جمل میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب تھے۔ اور اسی جنگ میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کے بیٹے کا نام بھی ہند تھا۔ وہ بصرہ میں طاعون کے حملہ سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ [اسد الغابہ : ۵/ ۴۳۴۔ الاستیعاب ، طبع دار الجیل بیروت: ۲/ ۷۷۵، ایضاً: ۴/ ۱۵۴۵۔ الاصابۃ:۳/ ۵۱۵]

اسد الغابہ میں مذکور ابن اسحاق کی روایت میں ''فولدت لہ ہند بنت ابی ہالہ'' کے الفاظ سے یہ ⇦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری شادی:

عتیق بن عائذ کے بعد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی کریم ﷺ سے ہوئی۔ اور یہ شادی نبوت سے ۱۵ سال قبل ہوئی ۔ نبی کریم ﷺ کی زوجیت میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں دو بیٹے (قاسم اور عبداللہ رضی اللہ عنہما) اور چار بیٹیاں (زینب، ام کلثوم، رقیہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہن) ہوئیں۔ دونوں بیٹے تو بچپن ہی میں انتقال کر گئے۔ البتہ چاروں بیٹیاں جوان ہوئیں۔ ان کی شادیاں ہوئیں۔ اور اسلام قبول کر کے اطاعت و ایمان کا بے مثال نمونہ بنیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا لقب اور کنیت:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ان کی پاک دامنی، پاکیزہ صفات سے مزین اور بغض وعناد سے پاک زندگی کے پیش نظر تمام لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی طاہرہ کے لقب سے پکارتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت امّ ہند تھی۔ ہند آپ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کا نام تھا جو ابو ہالہ کے ساتھ شادی کے بعد پیدا ہوا تھا۔

کاروبار اور معاشی حیثیت:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت میں بڑی مالدار خاتون تھیں۔ تجارت ان کا پیشہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا طریق کار یہ تھا کہ خود تو تجارت کے لیے کہیں نہیں جاتی تھیں بلکہ اپنا مال تجارتی قافلوں کے ذریعے سرزمین شام یا دیگر ممالک میں بھیجا کرتی تھیں۔ بعض تاجروں کے ساتھ

⇦ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ابن اسحاق کے نزدیک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جو اولاد ابو ہالہ کی زوجیت میں پیدا ہوئی ان میں ہند نامی بیٹا نہیں بلکہ بیٹی تھی۔ [دیکھئے: اسد الغابہ : ۷/ ۸۹، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت] لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ کیونکہ دیگر تمام مؤرخین اور علماء نے ابو ہالہ کی اولاد میں ہند نامی بیٹا ذکر کیا ہے۔ اور البدایہ والنہایہ میں حافظ ابن کثیر نے ابن اسحاق کے قول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ''ہند بن ہند'' ہی ذکر کیا ہے۔ [دیکھئے: البدایۃ والنہایۃ : ۵/ ۲۹٤] ابن سعد نے واضح الفاظ میں "رجل" لکھا ہے: "فولدت له رجلا يدعى هندا" (سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ابو ہالہ کی زوجیت میں ایک بیٹے کو جنم دیا) ابن سعد نے تو ابو ہالہ سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے صرف ایک ہی بیٹے (ہند) کی پیدائش ذکر کی ہے۔ [طبقات ابن سعد : ۸/ ۲۱٦] (امان اللہ عاصم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اجرت طے کر لیتیں اور بعض کو مضاربت کی بنیاد پر مال فراہم کرتیں۔ قریش کا عمومی اور پسندیدہ پیشہ تجارت ہی تھا۔ جو فرد تجارت نہیں کرتا تھا وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے ہمدرد چچا ابو طالب کو یہ معلوم تھا کہ سیدہ خدیجہ کسی ایسے شخص کی تلاش میں ہیں جو ان کے تجارتی کاروبار کو سنبھال سکے۔ غرض مند افراد ان سے ساتھ رابطہ کر رہے ہیں اور انہیں اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

اس لیے جناب ابوطالب نے سیدنا محمد ﷺ سے کہا۔ میرے پیارے بھتیجے! تم دیانتدار بھی ہو اور صحت مند بھی۔ تم میں اس کاروبار کو سنبھالنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ خدیجہ تمھارے تمام اوصاف سے واقف بھی ہے۔ وہ بخوشی تمھیں اپنے کاروبار میں شریک کرے گی، تمھاری قدر کرے گی اور تمھیں دوسروں کی نسبت زیادہ ترجیح دے گی۔

میں اگرچہ یہودیوں سے خطرات کے پیش نظر تمھیں شام کی طرف بھیجنا پسند نہیں کرتا لیکن ہمارے معاشی حالات ایسی صورت حال میں ہیں کہ تمھیں کاروبار کی خاطر بھیجنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ تم بھی اپنی خدمات خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کرو، ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسرا تم پر سبقت لے جائے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی غیرت اور عزت نفس یہ اجازت نہیں دیتی تھی کہ آپ ﷺ خود سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اپنی خدمات پیش کریں۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کی باتیں سن کر فرمایا:

''شاید وہ مجھے اس سلسلے میں خود ہی پیغام بھیج دے''

ابوطالب نے جواب دیا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمھاری جگہ کوئی دوسرا نہ لے لے اور اس طرح تم پیچھے رہ جاؤ۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تک ابوطالب کی گفتگو کسی طرح پہنچ گئی اور وہ رسول اللہ ﷺ کی امانت داری، راست گوئی اور خوش اخلاقی سے بھی واقف تھیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ محمد ﷺ امانتدار، راست گو، قول اور وعدے کے پکے ہیں لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ وہ تجارتی

❶ عیون الأثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر لابن سید الناس (۱/ ۶۰، ۶۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مختلف ازواج سے نسبی تعلق

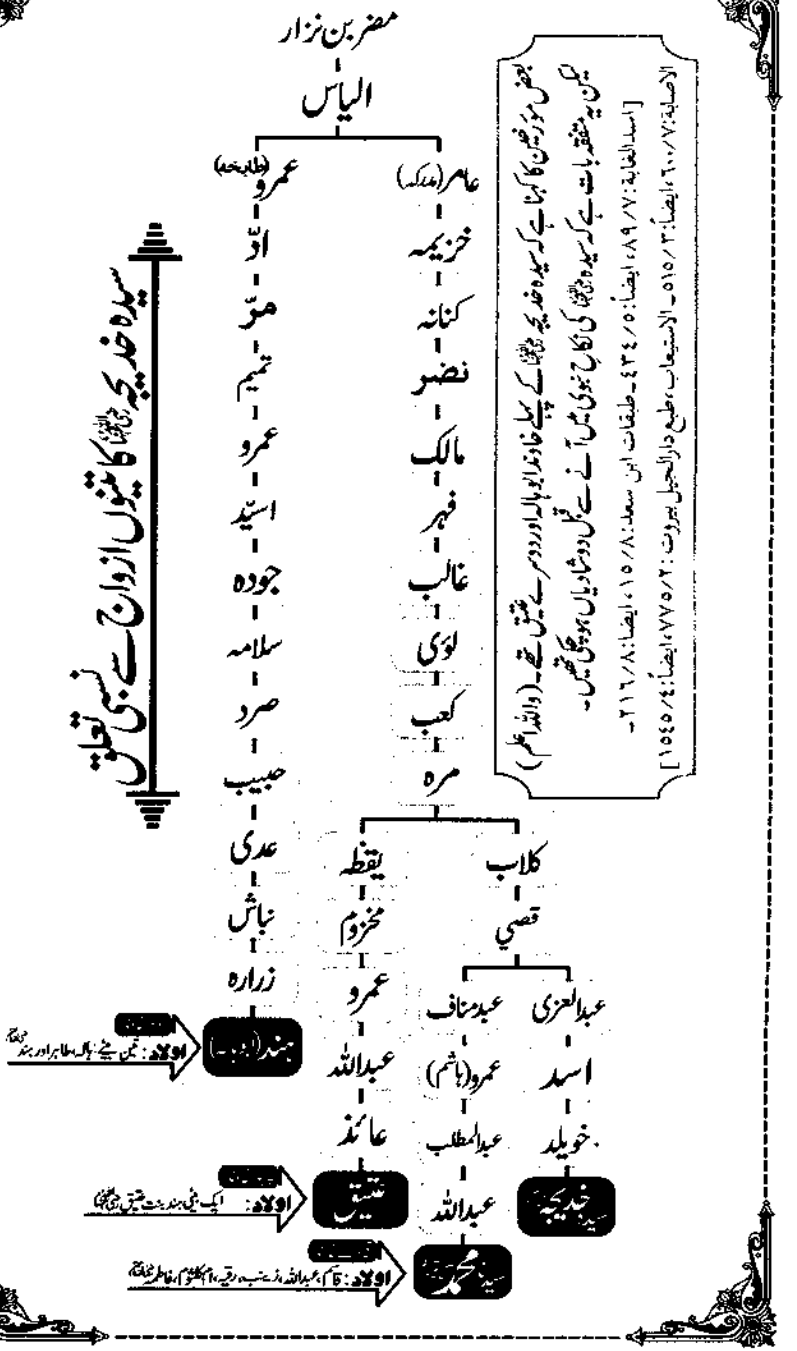

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند ابوہالہ اور دوسرے عتیق تھے۔ (واللہ اعلم)
لیکن یہ متفرد بات ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا کی نکاح ثانی میں آنے سے قبل دو شادیاں ہو چکی تھیں۔
[اسد الغابۃ: ۷/ ۸۹، ایضاً: ۵/ ۴۳۴۔ طبقات ابن سعد: ۸/ ۱۵، ایضاً: ۸/ ۲۱۶۔
الاصابۃ: ۷/ ۶۰۰، ایضاً: ۳/ ۵۱۵۔ الاستیعاب، طبع دارالجیل بیروت: ۲/ ۷۷۵، ایضاً: ۴/ ۱۵۴۵]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معاملات سے بھی واقف ہیں یا نہیں۔ تاہم نبی کریم ﷺ کی نیک شہرت کی بنا پر انہوں نے آپ ﷺ کو پیغام بھیج دیا اور فرمایا:

''میں آپ کی سچائی، امانت داری اور خوش اخلاقی سے بخوبی واقف ہوں۔ میں آپ کو دوسروں کی نسبت دوگنا مال تجارت دینا چاہتی ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے اس پیش کش کو قبول کر لیا۔ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور کہا: یہ رزق اللہ تعالیٰ آپ کے پاس لایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوگئے۔ دونوں شام کے بازار بصریٰ میں ایک کنیسہ (گرجا گھر) کے قریب درخت کے سائے میں بیٹھ گئے۔ کنیسہ کا پادری میسرہ کو جانتا تھا۔ اس نے میسرہ سے چند باتیں دریافت کیں۔

پادری: میسرہ! وہ شخص کون ہے؟ جو تمھارے ساتھ درخت کے سائے میں بیٹھا ہے۔

میسرہ: یہ حرم کے متولی معروف قبیلہ قریش کا ایک فرد ہے۔

پادری: ہمارے علم کے مطابق اس درخت کے سائے میں آج تک صرف نبی ہی بیٹھا ہے۔ نبی کے علاوہ کوئی شخص اس درخت کے سائے میں نہیں بیٹھا۔ (پادری کی آنکھوں میں سرخی کے آثار تھے۔ اور وہ حیرت اور تجسس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھے جا رہا تھا)

پادری: دیکھو، اس شخص سے جدا نہ ہونا۔ آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری نبی ہے۔ کاش! میں اس وقت تک موجود رہوں جب اسے اس کے شہر مکہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا جائے گا۔''

میسرہ پادری کی باتیں سن کر حیران رہ گیا اور اس نے یہ باتیں ذہن نشین کر لیں۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بصریٰ کے بازار میں تشریف لائے۔ اور جو مال تجارت ساتھ لائے تھے اسے فروخت کے لیے پیش کیا۔ آپ اور ایک گاہک کے درمیان سامان کی خرید و فروخت کے حوالے سے اختلاف پیدا ہوگیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس شخص نے کہا: میں لات وعزیٰ کی قسم کھاتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی قسم کبھی نہیں کھاؤں گا، البتہ اپنے مطالبے سے دستبردار ہوسکتا ہوں۔ میں کسی لات وعزیٰ کو نہیں جانتا۔ میں ان سے لاتعلق ہوں۔

اس شخص نے کہا: آپ کی بات درست ہے۔

پھر اس شخص نے میسرہ کو ایک طرف لے جا کر کہا: اے میسرہ! یہ شخص کوئی معمولی نہیں۔ یہ تو وہ نبی ہے جس کے اوصاف ہمارے علماء نے اپنی کتابوں میں پڑھے ہیں۔

میسرہ نے اس کی بات کو بھی ذہن نشین کر لیا۔ پھر تمام قافلے والے واپس آ گئے۔ میسرہ حیرت اور خوشی کی امتزاجی کیفیت میں تھا کہ اسے ایک عظیم شخص کے ساتھ سفر تجارت کی سعادت ملی۔ اور اسے انتظار تھا مکہ پہنچنے کا تاکہ وہ تمام خبریں اپنی آقا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تک پہنچائے۔

اب میسرہ کی تمام تر توجہ کا مرکز رسول اللہ ﷺ تھے۔ اس نے آپ ﷺ کے حوالے سے اور بھی حیرت انگیز مناظر دیکھے۔ میسرہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا کہ سخت گرمی تھی، آپ ﷺ اونٹ پر سوار تھے۔ آپ ﷺ پر فرشتے بدستور سایہ کیے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میسرہ کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت ڈال دی۔ وہ تو گویا آپ ﷺ کا غلام بن گیا۔

قافلے نے اپنا مال تجارت دوگنا نفع کے ساتھ بیچا اور واپس مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب مکہ کے قریب وادی مرالظہران میں پہنچے تو میسرہ نے عرض کیا: اے محمد! آپ خدیجہ کے پاس جائیں اور انہیں تفصیل سے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ پر نوازشات کی ہیں، وہ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔

رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار تھے آپ ﷺ دوپہر کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کے بالا خانے میں دیگر خواتین کے ساتھ موجود تھیں۔ ان خواتین میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قریبی سہیلی نفیسہ بنت منیہ بھی تھی۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ دو فرشتے محمد بن عبداللہ (ﷺ) پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ اس نے یہ منظر دیگر خواتین کو بھی دکھلایا۔ تمام خواتین یہ منظر دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آئے اور انھیں تمام حالت سے آگاہ کیا۔ اب تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کی عظمت کا مشاہدہ بچشم خود بھی کر چکی تھیں۔

مزید برآں میسرہ نے بتایا کہ یہ منظر اسی وقت سے میں دیکھ رہا ہوں جب ہم شام سے روانہ ہوئے۔ میسرہ نے پادری کی باتیں اور اس شخص کی باتیں بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتائیں جس کا آپ کے ساتھ خرید وفروخت میں اختلاف ہو گیا تھا۔ اور یہ بھی بتایا کہ ہمیں مال تجارت میں دوگنا نفع حاصل ہوا ہے۔ ان کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی اہمیت اور عظمت اور بھی زیادہ ہوگئی۔ ❶

ورقہ بن نوفل سے مشاورت:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ان کے غلام میسرہ نے جو کچھ بتایا آپ رضی اللہ عنہا نے خوب ذہن نشین کر لیا۔ اور پھر اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل کے پاس جا کر انہیں وہ سب باتیں بتائیں جو ان کے غلام میسرہ نے بیان کی تھیں۔ اور امین و صادق محمد ﷺ کے سفر میں جو کچھ عجیب معاملات پیش آئے وہ بھی انہیں سنائے۔

ورقہ نے ساری باتیں سن کر کہا: اے خدیجہ! تم جو کچھ بتا رہی ہو اگر واقعی ایسا ہی ہوا ہے تو میری بات غور سے سنو!..... یہ محمد اس امت کے نبی ہیں اور تمہیں اس حقیقت کا عرفان ہو جانا چاہیے کہ اس امت کے لیے اسی نبی کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا یادوں اور باتوں میں مشغول ہو گئیں اور میسرہ کی اس گفتگو میں کھو گئیں جو اس نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کی تھی۔

واہ واہ!! ان کے چچا کا بیٹا ورقہ بن نوفل کہہ رہا ہے کہ بلاشبہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ اس امت کے نبی ہیں۔ وہ خواب شرمندہ تعبیر ہوا جو انھوں نے دیکھا تھا، کہ مکہ کے آسمان سے آفتاب اس کے گھر کے آنگن میں اتر کر ٹھہر گیا ہے۔ ان کا سر پسینے سے شرابور ہو گیا، ورقہ بن نوفل کی آواز ان کے دل کی گہرائیوں میں اترنے لگی۔ وہ خود کلامی کے انداز میں کہنے

---

❶ عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر: ۱/ ۶۹، ۷۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لگیں: تو کتنی خوش نصیب ہے۔ اگر اللہ نے تیرے خواب کو سچ کر دیا تو تیرے گھر میں نور نبوت ضرور داخل ہوگا اور اس سے خاتم النبیین کے نور کا پھیلاؤ ہر طرف ضرور ہوگا۔

اسی موقع پر انہیں ایک یہودی کی بات بھی یاد آئی۔ جس نے مکہ میں ایک میلے کے روز قریش کی خواتین سے کہا تھا:

"اے خواتین قریش!..... عنقریب ایک نبی منصۂ شہود پر آ رہا ہے۔ تم میں سے کون ایسی خوش نصیب ہے جو اس کی رفیقہ حیات بنے۔ جس کے لیے یہ ممکن ہو اسے یہ سعادت حاصل کر لینی چاہیے۔"

اب تو شواہد اور دلائل یہ اشارہ دے رہے تھے کہ محمد بن عبداللہ ﷺ بڑی شان والے ہیں۔ وہ اہل مکہ میں سب سے بہتر اور اہل حرم میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ اگر نبوت ان کو نہ دی گئی تو پھر نبی بننے کا اور کون مستحق ہوگا؟ تمام پادری اور نجومی ان کے عنقریب ظاہر ہونے کی بشارت دے چکے ہیں۔ بلکہ وہ نبی منتظر کی علامتوں اور خوبیوں کے بارے میں بھی بتا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے چچا کا بیٹا ورقہ بن نوفل بہت بڑا عالم، کہ جس نے اپنی ساری عمر پرانی و آسمانی کتابوں کی چھان بین میں کھپا دی تھی، وہ دیگر زبانوں سے بھی واقف تھا، اس نے بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ محمد بن عبداللہ اس امت کا نبی ہے اور پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے از خود محسوس کیا کہ محمد بن عبداللہ ﷺ دوسرے لوگوں اور قریش کے دیگر مردوں کی مانند نہیں ہیں۔ بلکہ انھیں ان سب پر امتیاز و فوقیت حاصل ہے۔

انھوں نے آپ ﷺ کی ذات بابرکت کے بارے میں غور و خوض کیا تو انہیں ہر لحاظ سے یقین ہو گیا کہ بلاشبہ محمد بن عبداللہ ﷺ عظیم الشان اور عالی مقام ہیں، وہ عالی شان ہستی ہیں جنہیں پیدا ہی اس لیے کیا گیا کہ وہ سردار و قائد بنیں، بنی نوع انسان کے نگہبان ہوں، سچی بات کہیں، امین کہلائیں، سب لوگوں سے بڑھ کر سچا لہجہ اختیار کریں۔ وہ ذمہ داری کے لحاظ سے تمام لوگوں سے فائق تر ہوں، گویا کہ انھیں پیدا ہی اعلیٰ اخلاق کے لیے کیا گیا اور وہ خلق عظیم اور خلق کریم کے خوگر تھے۔ انھوں نے لوگوں سے محبت کی اور لوگوں نے آپ سے محبت کی۔ بلکہ اپنی نرم خوئی اور اخلاقی سربلندی کی بنا پر ان سب کے دلوں پر چھا گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس دلائل وقرائن کے انبار لگ گئے۔ جن سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ محمد بن عبداللہ عظیم ترین انسان ہیں۔ اور آئندہ ایام میں وہی رسول اور نبی کے عہدے پر فائز ہوکر لوگوں کی اصلاح کریں گے۔

شادی کی پیش کش:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پاکیزہ عزوشرف والے انتہائی مالدار اور قابل فخر خاندان کی چشم وچراغ تھیں۔ لیکن ان دنوں بغیر خاوند کے تنہا خاتون تھیں۔ وہ ایک ایسے دیانتدار ساتھی کی ضرورت مند تھیں جو ان کا ہمہ جہتی اعتبار سے معاون بنے۔

اب وہ اچھی طرح جان چکی تھیں کہ سیدنا محمد ﷺ طبعی طور پر ایک پاکیزہ سیرت زاہد اور حیاء دار انسان ہیں۔ یہ تمام تر خوبیاں ان میں طبعی طور پر موجود ہیں، یہ خوبیاں اکتسابی نہیں ہیں۔ ان خوبیوں کے علاوہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ذہن میں بہت سی دیگر باتیں بھی تھیں۔ مثلاً بادل کا آپ پر سایہ فگن ہونا..... خاص درخت کے سائے میں آپ کا بیٹھنا..... اور بعض علماء کی طرف سے انھیں یہ خبریں بھی مل چکی تھیں کہ اللہ کا وعدہ اپنے رسول کو مبعوث کرنے کا ہے اور اس وعدے کے ایفاء کا وقت قریب آچکا ہے۔

اس لیے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو نہایت عمدہ اور باعزت طریقے سے نکاح کی پیش کش کر دی۔ بوصیری نے اپنے ہمزیہ قصیدے میں اس واقعے کے بارے میں کیا خوب کہا:

وَرَأَتْهُ خَدِيْجَةُ وَالتُّقٰى وَالزُّهْدُ
فِيْهِ سَجِيَّةٌ وَالْحَيَاءُ
وَاَتَاهَا اَنَّ الْغَمَامَةَ وَالسَّرْحَ
أَظَلَّتْهُ مِنْهُمَا أَفْيَاءُ
وَأَحَادِيْثُ اَنَّ وَعْدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
بِالْبَعْثِ حَانَ مِنْهُ الْوَفَاءُ
فَدَعَتْهُ اِلَى الزَّوَاجِ وَمَا اَحْسَنَ
أَنْ يَبْلُغَ الْمُنَى الْأَذْكِيَاءُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو دیکھا کہ تقویٰ، زہد اور حیاء آپ کی طبعی عادات ہیں اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خبر ملی کہ بادل نے آپ پر سایہ کیا ہے اور ایک درخت کے سائے میں آپ بیٹھے ہیں اور انھیں یہ باتیں بھی معلوم ہوئیں کہ سیدنا محمد ﷺ کی بعثت کا وقت قریب آ چکا ہے، انھوں نے آپ کو شادی کا پیغام دیا تو کس قدر عمدہ امیدیں بر آئیں۔''

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سیدنا محمد ﷺ کے بارے میں سب کچھ جان چکی تھیں لیکن اپنے پیغام کو آپ تک پہنچانے کا کیا طریقہ اختیار کریں؟ اس سلسلے میں انھوں نے اپنی ایک قابل اعتماد سہیلی کا سہارا لیا، جو ان کی دلی رغبت و خواہش کو خوب اچھی طرح جانتی تھی۔ اسے بلا کر اپنے دلی ارادے کا اظہار کرتے ہوئے اسے پیغام رسائی کے لیے آمادہ کیا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تعریف، اعلیٰ اوصاف کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط شخصی سہارے کی تلاش کے لیے ان کی جستجو کا بھی ذکر کیا۔ بات چیت کچھ اس طرح سے ہوئی:

نفیسہ: ''اے محمد! آپ شادی کیوں نہیں کرا لیتے؟''

رسول اللہ ﷺ: ''میرے پاس ابھی شادی کرنے کے وسائل نہیں ہیں۔''

نفیسہ: ''اگر آپ کو حسن و جمال اور عز و شرف اور مال و دولت سے سرفراز خاتون کی پیش کش کی جائے تو آپ کو قبول ہو گی؟''

رسول اللہ ﷺ: ''وہ کون ہے؟''

نفیسہ: ''خدیجہ بنت خویلد۔''

رسول اللہ ﷺ: ''وہ مجھ سے شادی کرنے پر رضا مند ہو جائے گی!!؟''

نفیسہ: ''یہ ذمہ داری میری ہے اور یہ بات مجھ پر چھوڑ دیجیے۔''

رسول اللہ ﷺ: ''اگر یہ ہو سکتا ہے تو میں راضی ہوں۔ آپ کوشش کر دیکھیے۔''

وہ گئی اور جا کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی رضا مندی کے بارے میں بتا دیا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر نہایت خوشی کا اظہار کیا اور پیغام بھیج دیا کہ فلاں دن تشریف لے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آئیں، اور ادھر اپنے چچا عمرو بن اسد کو بھی دعوت دے دی کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی نگرانی میں شادی کا اہتمام کریں۔ وہ پیغام ملتے ہی پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اپنے چچوں کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ یوں آپ کی شادی طے پا گئی۔

اس موقع پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا عمرو بن اسد نے کہا:

((هٰذَا الْبُضْعُ لَا يُقْرَعُ اَنْفُهٗ))

''اس شادی کی عظمت کو پہنچا نہیں جا سکتا۔''

رسول اللہ ﷺ کی جب شادی ہوئی تو آپ کی عمر پچیس سال تھی اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔ وہ عام الفیل سے پندرہ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔

راستہ صاف ہو گیا۔ سیدہ صدیقہ طاہرہ امینہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مہم آسان ہو گئی۔ آپؓ کو حسن و جمال کی پیکر، عز و شرف کی خوگر، عقل و دانش کی سنگم، خواتین قریش کی سردار، ایک پاکیزہ کردار خاتون خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو رفیقہ حیات بنانے کی پیش کش کی گئی جسے آپ نے اپنے لیے مناسب سمجھتے ہوئے قبول کیا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ان کے چچا عمرو بن اسد اور نبی کریم ﷺ کی جانب سے آپ کے چچا ابو طالب نے نمائندگی کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس طرح یہ شادی بحسن و خوبی طے پائی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پختہ عمر کی تھیں جبکہ سیدنا محمد ﷺ بھرپور جوان تھے۔ یہ ایسے اتفاقات اور قدرتی راز ہائے دروں ہیں کہ ان کی تفصیلات و توجیہات بیان کرنے سے ہماری زبانیں عاجز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بیوی کی محبت سے زیادہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بچوں کے لیے ایک ہمدرد ماں کے روپ میں دیکھنا پسند کیا۔ لیکن سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے محبت کرنے والی بیوی، بچوں کے لیے ہمدرد اور نیک دل ماں کا انداز اپنا کر کمال کر دیا۔ یہ واحد خاتون ہیں کہ دنیا کی تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی۔

تقریب نکاح:

ایجاب و قبول سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھا، جس کا مفہوم یہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمام تر تعریف اس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ہے جس نے ہمیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہونے کا شرف عطا کیا، اور ہمیں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی لڑی سے بنایا۔ ہم خاندان مُعد ر۔ خاندان مضر کے اصل لوگ ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمیں اپنے گھر کا خادم اور متولی بنایا ہے اور اس نے ہمارے لیے ایک گھر بنا دیا جس کا ہم حج کرتے ہیں اور اس گھر کو ہمارے لیے قابل احترام اور امن کا گہوارہ بنا دیا اور ہمیں لوگوں کا حکمران بننے کا اعزاز عطا کیا۔

حاضرین ذی وقار میرے بھائی کا یہ بیٹا ''محمد بن عبد اللہ ﷺ'' اللہ کی ساری مخلوق میں سب سے اعلیٰ، وارفع ہے اس کے مقابلے کا کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ اگرچہ اس کے پاس مال و دولت کم ہے۔ دولت کا کیا ہے یہ تو ایک ڈھلتی چھاؤں ہے ہاتھوں کی میل ہے آج ایک کے ہاتھ میں اور کل کسی دوسرے کے ہاتھ میں۔ تم میرے لاڈلے بھتیجے محمد بن عبد اللہ کی قرابت داری کو جانتے ہو۔ اس کی خوبیوں سے اچھی طرح واقف ہو۔ یہ آج سیدہ طاہرہ خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو رہے ہیں۔ اور اس کا حق مہر جلد یا بدیر میرے مال سے ادا کیا جائے گا۔ بلاشبہ یہ پورے خاندان اور اہل مکہ کے لیے ایک بہت بڑی خبر ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ سیدہ طاہرہ خدیجہ کی شادی کا اہتمام اس کے والد خویلد بن اُسد نے کیا لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ ان کا والد زمانہ جاہلیت میں بپا ہونے والی لڑائی ''حرب الفجار'' سے پہلے فوت ہو گیا تھا اس لیے سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا اہتمام ان کے والد کی جانب سے کی جانے والی بات تاریخی اعتبار سے درست نہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ سیدہ طاہرہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی شادی کا اہتمام ان کے چچا عمرو بن اُسد بن عبد العزیٰ نے کیا تھا۔

اسی نے یہ کہا تھا کہ آج محمد بن عبد اللہ (ﷺ) سیدہ طاہرہ خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسے ہونہار، ہمہ صفت جوان ہیں کہ جس کو رشتہ دینے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حسن و جمال کے پیکر، اور صداقت و امانت کے خوگر، اس نوجوان کو بھلا کون فراموش کر سکتا ہے اس کی ہمارے ساتھ قرابت داری زہے نصیب۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب نے نکاح کا خطبہ ختم کیا تو سیدہ طاہرہ خدیجہ بنت خویلد کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کھڑے ہوئے اور انھوں نے یہ کہا" تمام تعریف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہے کہ جس نے ہمیں واقعی ہی ایسا بنایا جیسا کہ ابھی خطبہ نکاح کے دوران بیان کیا گیا ہے۔

اس نے ہمیں لاتعداد لوگوں پر فضیلت عطا کی آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عرب کے سردار اور قائد ہیں اور ہمارے گھر آنے والے مہمان واقعی فضل وشرف کی چوٹی پر فائز ہیں۔

مہمانان گرامی! آپ کی عظمت کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ لوگوں میں سے کوئی ایک فرد بھی تمہاری برتری، عزت اور شرف کو جھٹلا نہیں سکتا، یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہماری آپ کے ساتھ رشتہ داری قائم ہوئی ہے۔

حاضرین گرامی قدر! گواہ رہنا میں خدیجہ بنت خویلد کی سیدنا محمد بن عبد اللہ (ﷺ) کے ساتھ شادی کا اعلان کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب نے چاہا کہ سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا چچا شادی قبول کرنے کا سب کے سامنے اعلان کرے کیونکہ وہ ورقہ بن نوفل کی نسبت سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہے۔ تو ابو طالب نے ورقہ بن نوفل سے کہا کہ میری دلی خواہش ہے کہ سیدہ خدیجہ کا چچا بھی آپ کی طرح شادی کے اعلان کرنے میں شریک ہو تو اس موقع پر سیدہ خدیجہ کے چچا نے یہ کہا کہ اے خاندان قریش گواہ رہنا میں خدیجہ طاہرہ کا سیدنا محمد بن عبد اللہ ﷺ کے ساتھ شادی کا اعلان کرتا ہوں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خواب:

نبی کریم ﷺ سے شادی کی سعادت کا اشارہ انہیں ایک مرتبہ خواب میں مل چکا تھا۔ وہ خواب کتب سیرت وکتب تاریخ میں اس طرح مذکور ہے۔

ایک رات ستارے غروب ہو گئے، اندھیرا چھا گیا، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کئی مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے وہ بیٹے نظروں سے اوجھل تھے جو نیند میں خراٹے لیا کرتے تھے۔ تب وہ اپنے بستر کی طرف اس حال میں گئیں کہ ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ہونٹوں پر خوشی اور مسکراہٹ کے آثار دکھائی دیتے تھے۔ ان کا ذہن یہ نہیں جانتا تھا کہ اس وقت ان کے دل میں کون سے خیالات در آئے ہیں۔ انھوں نے آرام کے لیے بستر پر اپنے جسم کا پہلو لگایا ہی تھا کہ بڑے پرسکون انداز میں نیند کی آغوش میں چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ خواب کی وادی میں پہنچ چکی تھیں۔ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ:

''آسمان سے ایک بہت بڑا سورج اتر رہا ہے اور ان کے گھر کے آنگن میں آ کر ٹھہر گیا ہے اور گھر کے در و دیوار کو روشن کر رہا ہے۔ پھر یہ روشنی گھر سے نکل کر چہار سو پھیلنے لگی ہے، جس سے لوگوں کے دل اور آنکھیں یکساں مستفید ہو رہی ہیں۔ اور اس روشنی کی شدت آنکھوں اور دلوں پر غلبہ پا رہی ہے۔''[1]

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی نیند سے اٹھیں اور گھبرا کر اپنی آنکھوں کو ادھر ادھر گھمانے لگیں۔ دنیا پر بدستور رات کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور ہر چیز کو اندھیرے نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ خواب میں جو نور ان پر غالب تھا اس کے احساسات عروج پر تھے، دل کی گہرائیوں میں وہ بدستور چمک دمک رہا تھا۔

وقت لمحہ بہ لمحہ گزرتا گیا لیکن روشنی اور چمک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے احساسات سے الگ نہ ہوئی۔ چند ہی لمحات کے بعد وہ بستر پر دراز ہوئیں تاکہ وہ دوبارہ سو جائیں لیکن ان کی آنکھوں میں پھر نیند نہ آ سکی۔ ان کا ذہن صاف شفاف ہوا۔ دل میں کھٹکا پیدا ہوا اور عقل روشن ہوئی اور انھیں اپنے خواب کی آہٹ دوبارہ محسوس ہونے لگی۔ ان کا دل ماضی و حال کے خوف اور امید کے جذبات و احساسات میں تقسیم ہو کر رہ گیا۔ یہ واقعی بڑا عجیب و غریب اور خوبصورت خواب تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے آپ سے پوچھنے لگیں:

- کیا سورج میرے گھر میں!؟
- کیا اس گھر سے پھوٹنے والا نور ساری دنیا کو روشن کر رہا ہے؟
- واقعی یہ تو ایک بڑی ہی عجیب و غریب چیز ہے!

جب رات بیت گئی، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا بستر چھوڑا، صبح کے معمولات سے فارغ

[1] سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۱۱)۔ فتح الباری (۷/ ۱۴۷)۔ نساء مبشرات بالجنة:۱/ ۱۷ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئیں۔ صبح سویرے اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے گھر گئیں، تاکہ اس سے تاریک رات میں دیکھے جانے والے اپنے روشن خواب کی تعبیر معلوم کر سکیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جب ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں تو اسے آسمانی صحیفے کا مطالعہ کرنے میں محو پایا۔ وہ صبح و شام اس کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ جب ان کے کانوں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آمد کی آہٹ سنی۔ تو حیرانی سے کہا ''خدیجہ طاہرہ آئی ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا ''ہاں میں ہی ہوں تمھاری بہن'' ورقہ بن نوفل نے گھبراہٹ کے عالم میں پوچھا ''اس وقت کیسے آنا ہوا؟'' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس بیٹھ گئیں اور خواب میں جو کچھ دیکھا وہ حرف بحرف بیان کرنے لگیں۔ انھوں نے سارا خواب بیان کر دیا۔ ورقہ بن نوفل سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باتیں غور سے سننے لگے اور ہاتھ میں جو آسمانی صحیفہ پکڑا ہوا تھا اس کا مطالعہ بھول گئے۔ یوں دکھائی دیا جیسے کسی چیز نے ان کے احساس کو بیدار کر دیا ہے۔ انہوں نے پورا خواب بڑے غور سے سنا۔ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی پوری بات سنا دی تو ورقہ بن نوفل کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر انھوں نے نہایت ہی پرسکون اور باوقار لہجے میں کہا:

''میری چچا زاد بہن!..... خوش ہو جایئے..... یہ بڑا مبارک خواب ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ خواب سچ کر دکھلایا تو آپ کے گھر میں نور نبوت ضرور داخل ہوگا، اور پھر اس سے خاتم النبیین کا نور پھوٹے گا۔''

اللہ اکبر!..... سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آج کیا سن رہی ہیں؟ ان کا چچازاد بھائی انھیں کیا کہہ رہا ہے؟ کچھ دیر کے لیے سیدہ خدیجہؓ خاموش کھڑی رہیں، ان کے جسم پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی۔ انھیں امنگوں، رحمتوں اور امیدوں بھرے خیالات پر جوش انداز میں آنے لگے۔ ان کے ذہن میں کچھ چیزیں واضح ہونے لگیں جو پہلے ان کے لیے سربستہ راز تھیں۔ راز ہائے دروں سے پردے ہٹنے لگے۔ بادل چھٹنے لگے، ان کا چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل واقعی بہت بڑا عالم تھے۔ اور وہ ان خیالات کی حقیقت کو جانتا تھا جو سیدہ خدیجہؓ کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے بھٹکنے کی کیفیت سے باہر آئیں جس میں وہ کافی عرصے سے الجھی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے خوابوں کی تعبیر پوچھنے کے لیے ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں۔ وہ یہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان خیالات کا دروازہ بند کیا جائے جو کسی بڑی خبر کے وقوع پذیر ہونے کے پیش خیمہ تھے اور وہ طویل عرصے سے اس بات کی منتظر تھیں کہ وہ انوکھا منظر ان کے سامنے آئے جس کی انھیں زمانہ دراز سے تلاش ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل سے خاتم النّبیین کے حالات اور اوصاف کے بارے میں پوچھنے لگیں۔ ورقہ بن نوفل انھیں حقیقت آشنا علماء کے پروقار انداز میں جواب دینے لگے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی خوش تھیں، وہ بڑے غور سے ایک ایک بات کو سن کر اپنے ذہن میں محفوظ کرتی جاتی تھیں۔ ورقہ بن نوفل سے رسول رب العالمین خاتم النّبیین کے بارے میں جو معلومات ملتی تھیں وہ سب انھوں نے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا امید کے تکیے اور اس خواب کی تعبیر کے بل بوتے پر زندگی بسر کرنے لگیں جو انھوں نے دیکھا تھا کہ ہو سکتا ہے، ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو جائے۔ اور اس طرح وہ انسانیت کی بھلائی اور دنیا کی روشنی کا مرکز بن سکیں۔ ان کا دل خیر و برکات کا منبع تھا لیکن ان کی عقل و دانش اپنے اردگرد ہونے والے واقعات کو اس شکل میں اپنے دائرہ اختیار میں لینا چاہتی تھی کہ تمام واقعات ان کی زندگی کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جب بھی کوئی قریش کا سردار نکاح کا پیغام دیتا تو وہ اسے اپنے اس خواب کے پیمانے پر پرکھتیں جو انھوں نے دیکھ رکھا تھا، اور جس کی وضاحت اپنے چچا کے بیٹے باوقار شیخ ورقہ بن نوفل سے سن رکھی تھی لیکن ابھی تک نکاح کا پیغام دینے والوں میں وہ خوبیاں دکھائی نہیں دیتی تھیں جن کا اشارہ خواب میں دیا گیا تھا۔ تو وہ بڑے ہی احسن انداز میں نکاح کی پیشکش کو مسترد کر دیتیں۔ وہ ان سے صاف صاف کہہ دیتیں کہ وہ ابھی نکاح کرنا نہیں چاہتی۔ وہ نہاں خانہ دل میں یہ محسوس کرتیں کہ تقدیر الٰہی کوئی عمدہ شاندار اور خوشگوار چیز ان کے لیے چھپائے ہوئے ہے لیکن وہ یہ جانتی نہ تھیں کہ وہ چیز ہے کیا؟ البتہ وہ یہ محسوس ضرور کر رہی تھیں کہ وہ چیز میسر آنے پر انھیں اطمینان قلب ضرور حاصل ہوگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ قریش کی خواتین حرم کے نزدیک ایک میلے میں اکٹھی ہوا کرتی تھیں۔ اسی نوعیت کے ایک میلے میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر سے کعبہ کی طرف روانہ ہوئیں۔ انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر وہ اپنے اللہ سے گڑگڑا کر اپنے خواب کے شرمندہ تعبیر ہونے کی دعائیں کرنے لگیں، پھر وہ کعبہ کے قریب بیٹھی ہوئی خواتین کے پاس جا کر بیٹھ گئیں۔ وہ مختلف موضوعات پر باتیں کر رہی تھیں۔

ایک لمحہ ایسا آیا کہ ان کے قریب کھڑے ہوئے ایک چیخنے والے کی آواز نے ان قریشی خواتین کی آوازوں کو خاموش کر دیا۔ یہ چیخنے والا ایک یہودی تھا۔ اور وہ خواتین کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے چلاتے ہوئے کہا:

''اے قریشی خواتین!..... (عورتیں یہ سن کر اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور غور سے اس کی بات سننے لگیں) اے قریش کی خواتین!..... تم میں ایک نبی آنے والا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو اس کی رفیقہ حیات بننا پسند کرے؟ اسے آج ہی سے ارادہ باندھ لینا چاہیے۔ اسے چاہیے کہ وقت آنے پر ایسا کر گزرے۔''

قریش کی خواتین نے یہ بات سن کر خیال کیا کہ یہ ہرزہ سرائی کر رہا ہے۔ بعض خواتین نے تو غصے میں آ کر اسے سنگریزے اٹھا کر مارے۔ اور بعض نے اس پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ ان میں سے بعض خواتین نے اسے بہت برا بھلا کہا اور اسے دھکے دے کر وہاں سے بھگا دیا۔ لیکن خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا، اس یہودی کی بات نے ان کی یادوں میں ایک ہلچل مچا دی اور ان کے ذہن میں اس خواب کی فلم چل پڑی، جو تھوڑے ہی عرصہ پہلے انھوں نے دیکھا تھا اور وہ شیریں اور حوصلہ افزا گفتگو انھیں یاد آئی جو ان کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے درمیان خاتم الانبیاء کے بارے میں ہوئی تھی۔

یہ یہودی کوئی ہرزہ سرائی نہیں کر رہا تھا اور نہ ہی یہ دیوانہ تھا۔ اس نے بڑی ذمہ داری سے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ ایک نبی عنقریب منصۂ شہود پر آنے والا ہے۔ اور وہ علی الاعلان یہ کہہ رہا ہے کہ قریش کی خواتین میں سے کون ایسی خوش نصیب ہے جو اس کی رفیقہ حیات بنے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خواب میں دیکھا تھا کہ آسمان سے سورج ان کے گھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے آنگن میں اتر آیا ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر:

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ کو بارہ اوقیے یعنی چار سو درہم حق مہر دیا۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ طاہرہ خدیجہ کو بیس جوان اونٹ بطور حق مہر دیے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک یا دو مینڈھوں سے ولیمہ کیا۔ علامہ ابن سعد اپنی مشہور و معروف کتاب ''طبقات'' میں لکھتے ہیں کہ منصب نبوت ر فائز ہونے سے پہلے مکہ معظمہ میں قاسم پیدا ہوا جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی کنیت ابو القاسم مشہور ہوئی پھر ترتیب وار زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ الزہراء پیدا ہوئیں۔

جب آپ ﷺ منصب سالت پر فائز ہو گئے اور اسلام بطور نظام حیات نازل ہو گیا تو عبد اللہ پیدا ہوا اسی کا نام طیب اور طاہر رکھا گیا ان سبھی نے سیدہ طاہرہ خدیجہ بنت خویلد کے بطن سے جنم لیا۔

رسول اللہ ﷺ کی نرینہ اولاد بچپن میں ہی فوت ہو گئی۔ البتہ بیٹیاں زندہ رہیں انھوں نے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے اور ہجرت کی سعادت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ (رضی اللہ عنہن)

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ معروف ترین صحابی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ یہ بنو عبدود کی اک شاخ بنو کلب سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں زمانہ جاہلیت میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی والدہ انہیں اپنے ساتھ لے کر اپنی قوم بنو معن کو ملنے کے لیے روانہ ہوئی دورانِ سفر بنو قین بن جسر کے قافلے نے ان پر حملہ کر دیا اور زید بن حارثہ کو گرفتار کر لیا اور عکاظ منڈی میں لے جا کر بیچ دیا۔ سیدنا حکیم بن حزام نے اپنی معزز پھوپھی سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے لیے اس بچے کو خرید لیا۔ سیدنا محمد ﷺ کے منصب نبوت پر فائز ہونے سے پہلے مکہ معظمہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں زید بن حارثہ کو سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہبہ کر دیا اس وقت زید بن حارثہ کی عمر صرف آٹھ سال تھی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ کو بطحاء منڈی میں دیکھا کہ اسے فروخت کرنے کے لیے بولی لگائی جا رہی ہے آپ ﷺ نے اس کا تذکرہ اپنی بیوی سیدہ خدیجہ بنت خویلد سے کیا تو انہوں نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو خرید کر آپ ﷺ کو ہبہ کر دیا آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا اور اسے اپنا بیٹا بنا لیا۔

جب سیدہ طاہرہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ان کے سرتاج سیدنا محمد ﷺ زید بن حارثہ کو پسند کرتے ہیں تو انہوں نے مستقل طور پر اسے آپ کی خدمت کے لیے پیش کر دیا بیوی کی جانب سے یہ حسن سلوک دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے دل میں مسرت پیدا ہوئی اور بیوی کی محبت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اپنی کفالت میں لے لیا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتی تھیں۔ اور بڑی شفقت اور ہمدردی سے اس کی پرورش کرتی تھیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہر اس چیز اور ہر اس انسان کو پسند کرتیں اور معزز جانتی تھیں جسے رسول اللہ ﷺ پیار کرتے تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی کی ابتداء:

سیدنا محمد ﷺ کی عمر میں چالیس برس ہوئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں ساری دنیا کے لیے رحمت بنا کر منصب رسالت پر فائز کر دیا یہ واقعہ بیت اللہ پر ابرہہ کے ہاتھیوں کے حملہ آور ہونے کے اکتالیس سال بعد معرض وجود میں آیا۔ یہ ربیع الاوّل، رجب یا رمضان کا مہینہ تھا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے آپ کو نیند میں سہانے خواب آنے لگے۔ آپ رات کو خواب میں جو دیکھتے صبح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہی اس کی تعبیر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کے سامنے آ جاتی آپ اس دوران تنہائی کو پسند کرنے لگے۔ آپ غارِ حراء میں تن تنہاء مصروف عبادت رہنے لگے۔

آپ ﷺ کئی کئی راتیں وہاں غارِ حراء میں مصروفِ عبادت رہتے جب کھانے، پینے کا سامان ختم ہو جاتا تو آپ گھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور خورد و نوش کا سامان لے کر دوبارہ غارِ حراء میں چلے جاتے ایک دن یہ ہوا کہ اس غار میں آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے آپ ﷺ سے کہا: پڑھیے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے فرشتے سے کہا، میں تو پڑھا ہوا نہیں، فرشتے نے تین بار مجھے اپنی بغل میں لے کر دبایا اور مجھ سے کہا:

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ﴾ (العلق: ۹۶/ ۱-۳)

''پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔''

رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے آپ پر کپکپی طاری تھی آپ نے اپنی بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مجھ پر کمبل ڈال دو آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی کچھ دیر بعد آپ کا خوف جاتا رہا تو آپ نے اپنی بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا گھبرایئے نہیں کچھ نہیں ہو گا۔

اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، محتاج کی مدد کرتے ہیں، فقیر و محتاج کو کما کر دیتے ہیں آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصائب میں دوسروں کے کام آتے ہیں''

پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل بن اُسد بن عبد العزیٰ کے پاس گئیں۔ زمانہ جاہلیت میں اس نے نصرانیت قبول کر لی تھی۔ وہ عربی اور عبرانی دونوں زبانوں کا ماہر تھا، وہ بوڑھا ہو چکا تھا اور اس کی بینائی بھی ختم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو چکی تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ بن نوفل سے کہا کہ ذرا اپنے بھائی کے بیٹے کی بات سنیں ان کے ساتھ آج کل کیا صورت حال پیش آ رہی ہے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا: میرے بھائی کے بیٹے کیا بات ہے؟ آپ نے کیا دیکھا؟ آپ کے ساتھ کیا صورت حال پیش آئی؟ رسول اللہ ﷺ نے غارِ حراء میں پیش آنے والا سارا واقعہ اسے سنا دیا۔ ورقہ بن نوفل نے واقعہ سن کر کہا یہ تو وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش کہ میں جوان ہوتا۔ کاش کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تیری قوم تجھے یہاں سے نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا ہاں آج تک جو بھی اس نوعیت کا پیغام لے کر اپنی قوم کے پاس آیا قوم نے اس کے ساتھ معاندانہ رویہ اختیار کیا اگر میں اس وقت ہوا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ کچھ عرصہ بعد ورقہ بن نوفل وفات پا گئے اور وحی کا سلسلہ کچھ عرصے کے لیے رک گیا۔ ❶

حافظ ابن حجر عسقلانی مذکورہ حدیث کی روشنی میں یہ نکتہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی کے ساتھ زندگی کے کسی مرحلے پر کوئی انوکھا اور حیرت انگیز واقعہ پیش آ جائے تو اپنے کسی ہمدرد، بہی خواہ اور غمگسار سے اس کا تذکرہ کرنا، بہتر ہوتا ہے اس کے مفید نتائج سامنے آتے ہیں اور دل سے پریشانی کا غبار چھٹ جاتا ہے۔

آغازِ وحی میں سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حوصلہ افزائی:

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے پیارے نبی علیہ السلام کی رفیقہ حیات بنانے کے ایک دانشمند خاتون کا انتخاب کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں جمع کر دی تھیں۔ وحی کے آغاز میں رسول اللہ ﷺ کو جس پریشانی کا سامان کرنا پڑا اس دانشمند اور سلیقہ شعار بیوی کے حوصلہ دلانے سے آپ ﷺ کو دلی اطمینان محسوس ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے گھبراہٹ کا اظہار کرتے ہوئے اپنی جان کے خطرے کا تذکرہ اپنی غمگسار بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو اس نے فوری طور پر کہا: اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ واہ سبحان اللہ ایک خوف زدہ کو تسلی دینے کا یہ کیسا نرالا اور دلکش انداز ہے کسی کمزور کے جسم میں توانائی پیدا

❶ بحوالہ بخاری، باب بدء الوحی.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا یہ کس قدر دلفریب طریقہ ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اللہ پر بے پناہ اعتماد تھا۔ اسی لیے انہیں ایک ایسی ہستی کی رفیقہ حیات بننے کے لیے منتخب کیا گیا جس ہستی کی زندگی میں بڑے ہولناک واقعات رونما ہونے والے تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے عظیم المرتبت سرتاج سیدنا محمد ﷺ کو تسلی دیتی رہیں یہاں تک کہ آپ کا غم جاتا رہا اور آپ مطمئن ہو گئے۔

آخر میں انہوں نے کہا میرے سرتاج میں تو یہ امید لگائے بیٹھی ہوں کہ آپ اس امت کے نبی ہوں گے۔

سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ رسول اللہ ﷺ کو مکمل آرام بہم پہنچانے کے لیے گھر کے دروازے بند کر دیے آپ کو اوڑھنے کے لیے کمبل فراہم کر دیا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ پرسکون ہو گئے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئی اس سے صورت حال کا تذکرہ کیا تو اس نے اپنی معلومات کے مطابق بتایا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا، گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ منصب رسالت پر فائز ہوں گے یہ باتیں سن کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایمان میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔

وہ واقعی فرشتہ ہے:

جب ورقہ بن نوفل سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سنا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا تو انہوں نے سوچا کیوں نہ اس کا یقین کر لیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے والا واقعی فرشتہ تھا چونکہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا انتہائی ذہین وفطین خاتون تھی۔ انہوں نے جائزہ لینے کے لیے ایک انوکھی ترکیب سوچی اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ جب وہ ناموس آپ کے پاس آئے تو کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں۔ جب جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے تو آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا وہ آ گئے ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ میرے قریب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بائیں طرف آجائیں۔ آپ تشریف لائے تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا آپ کو جبرائیل علیہ السلام دکھائی دے رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اب آپ میرے قریب دائیں طرف آجائیں تو آپ تشریف لے آئے تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا اب وہ ناموس دکھائی دے رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر اس کے بعد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کا دوپٹہ اتار دیا اور پوچھا کیا اب بھی وہ ناموس دکھائی دے رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں اب وہ دکھائی نہیں دیتا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگی کہ میرے سر سے دوپٹہ اتارنے کی وجہ سے حیاء کی وجہ سے وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ واقعی وہ فرشتہ ہے۔ ❶

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب

قبولِ اسلام:

سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے کا شرف حاصل کیا اور انہوں نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک قرآن حکیم کی آیات سننے کی سعادت حاصل کی۔

علامہ ابن الاثیر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرماتے ہیں:

((أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ أَسْلَمَ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَتَقَدَّمْهَا رَجُلٌ وَ لَا امْرَأَةٌ.)) ❷

"تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا ان سے پہلے نہ کوئی مرد مسلمان ہوا اور نہ کوئی عورت۔"

علامہ طبری فرماتے ہیں:

---

❶ بحواله ابن هشام: ۱/ ۲۳۸۔ ۲۳۹، أسد الغابه: ۵/ ۲۶۲، سير اعلام النبلاء: ۲/ ۱۱۶.

❷ اسد الغابه: ۷/ ۸۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مُطْلَقًا خدیجةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا .))

''علی الاطلاق سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اِسلام قبول کیا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ محمد بن اِسحاق کا قول نقل کرتے ہیں:

((کَانَتْ خَدِیْجَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ صَدَّقَ بِمَا جَاءَ بِہٖ فَخَفَّفَ اللّٰہُ بِذَالِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَکَانَ لَا یَسْمَعُ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ مِنَ الرَّدِّ عَلَیْہِ فَیَرْجِعُ اِلَیْھَا إِلَّا تُثَبِّتُہٗ وَ تَھَوِّنُ عَلَیْہِ اَمْرَ النَّاسِ .))

'' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائی تھیں اور انہوں نے سب سے پہلے اس شریعت کی تصدیق کی جسے رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے آسانی پیدا کردی تھی۔ رسول اللہ ﷺ جو بھی اپنے خلاف ناپسندیدہ بات سنتے تو اپنی رفیقہ حیات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ کرتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کی ڈھارس بندھاتی تھی اس طرح لوگوں کی ریشہ دوانیوں کو برداشت کرنا آپ کے لیے آسان ہوگیا۔''

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خفیہ نماز:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں رقمطراز ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ واقعہ معراج سے پہلے کوئی فرض نماز نہ تھی، بس رات کے وقت نماز ادا کی جاتی اس کی بھی کوئی حد بندی نہ تھی۔ علامہ حربی کا خیال ہے کہ واقعہ معراج سے پہلے دو رکعت صبح اور دو رکعت شام کو فرض تھیں۔

رسول اللہ ﷺ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا خفیہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

عفیف بن عمرو الکندی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں تاجر تھا اور میں زمانہ جاہلیت میں عباس بن عبد المطلب کا دوست تھا میں تجارت کی غرض سے مکہ آیا اور منیٰ میں عباس بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبد المطلب کے گھر ٹھہرا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آیا اس نے سورج کی طرف دیکھا کہ وہ زوال پذیر ہو گیا ہے تو اس شخص نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی پھر ایک خاتون آئی وہ بھی اس کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی پھر ایک لڑکا آیا وہ بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ میں نے عباس سے پوچھا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا یہ میرے بھائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے۔

اس کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے ابھی اس کی پیروی صرف اس خاتون اور لڑکے نے ہی اختیار کی ہے جو اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ خاتون اس کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے اور یہ لڑکا اس کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب ہے۔

عفیف الکندی نے جب اسلام قبول کر لیا تو اس نے حسرت بھرے لہجے میں کہا:

((لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ فَيَكُوْنُ لِيْ رُبُعُ الْإِسْلَامِ.)) [1]

''میری دلی چاہت ہے کاش کہ میں اس دن مسلمان ہوتا تو اسلام قبول کرنے کے حوالے سے میرا چوتھا نمبر ہوتا۔

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ کی دایوں سے حسن سلوک:

سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں تقریباً ۲۵ سال بسر کیے انہوں نے اپنے سرتاج سیدنا محمد ﷺ کے ساتھ پوری زندگی وفا شعاری اور حسن سلوک کے ساتھ بسر کی وہ رسول اللہ ﷺ مسرت و شادمانی میں برابر کی شریک ہوتیں اور ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی کہ آپ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ان سب لوگوں کے ساتھ عزت و تکریم سے پیش آتیں جو رسول اللہ ﷺ کے منظورِ نظر تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ طرزِ عمل اس لیے اختیار کرتیں تاکہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں اس کا مقام و مرتبہ اور زیادہ بلند ہو جائے ان کے حسن سلوک، شرافت، ہمدردی شفقت اور صلہ رحمی نے انہیں بڑے بلند مقام پر پہنچا دیا۔

---

[1] بحواله مسند امام احمد:۱/ ۲۰۹، مسند ابو یعلی:۱۵٤۷، مجمع الزوائد الهیثمی: ۹/ ۱۰۳، سیر اعلام النبلاء:۳/ ۱۸۲، طبقات ابن سعد:۸/ ۱٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی کے بعد قحط سالی پیدا ہوئی تو اس دوران رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے والی خاتون حلیمہ السعدیہ ملاقات کے لیے آئی جب وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے بعد واپس جانے لگی تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسے اناج سے لدا ہوا ایک اونٹ اور چالیس بکریاں دیں جس سے اس کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی۔

اسی طرح ثُویبہ نامی خاتون نے رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے دودھ پلانے کا اعزاز حاصل کیا جب وہ شادی کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کی بہت زیادہ عزت وتکریم کی۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنی رفیقہ حیات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یہ عادت بہت پسند تھی اس لیے آپ اسے بڑی قدری کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا صابرہ خاتون:

صبر وتحمل کے اعتبار سے خواتین کی دنیا میں سیدہ طاہرہ خدیجہ کا کردار ایک مثالی نوعیت کا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ بشیر ونذیر کے روپ میں لوگوں کو اللہ کا پیغام سنانے لگے، اور آپ نے اپنی قوم کو نورانی دعوت دی تاکہ اسے جہالت کے اندھیروں سے علم کی روشنیوں کی طرف نکال لائیں تو قوم نے آپ کی دعوت کو جھٹلا دیا اور قوم آپ کو رسوا کرنے کے درپے ہوگئی۔ صبر وتحمل کی پیکر سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا قوم کے رسوا کن رویے کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھیں اور اس نے اپنی دانشمندی کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر ممکن کوشش کی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے حالات سازگار ہو جائیں اور آپ کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔

مکہ میں مرد وزن اس دعوت کے خلاف تھے جو حبیب کبریا محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کریم کے دین کی سربلندی وسرفرازی کی خاطر لوگوں کو دے رہے تھے۔ بنو امیہ اور بنو مخزوم کے بعض مرد وزن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عداوت اور بغض رکھنے کے حوالے سے بڑے مشہور تھے۔ لگائی بجھائی کرنے والی ابولہب کی بیوی ام جمیل بنت حرب نبی کریم ﷺ کی بد ترین دشمن تھی۔ اس نے اپنے خاوند ابولہب کو اپنا مطیع بنا رکھا تھا کہ وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکے اور جو آسمان سے حق نازل ہوا ہے اس کے خلاف برسر پیکار ہو۔ ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دونوں میاں بیوی کی دین حق کے ساتھ دشمنی انتہا کو پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ایک مکمل سورت نازل کی، جس میں ان دونوں کو جہنم کی شعلہ زن آگ کے مستحق و سزاوار ٹھہرایا۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ام جمیل کو اس لیے جہنم میں پھینکا گیا ہو کہ اس نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر انتہائی غصے کا اظہار کیا اور پیغام اسلام کے راستے میں کئی ایک رکاوٹیں کھڑی کیں اور اپنے دونوں بیٹوں کو یہ تلقین کی کہ اپنی بیویوں کو طلاق دے کر فارغ کر دیں۔ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں تھیں۔ ام جمیل کا انھیں طلاق دلانے کا مقصد یہ تھا کہ بیک وقت نبی کریم ﷺ، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ان دونوں بیٹیوں کے لیے مشکلات پیدا کر دی جائیں اور انھیں یکساں طور پر ظلم وستم کا نشانہ بنایا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں پر اپنا فضل وکرم کیا اور انھیں ابولہب اور اس کی کینہ پرور بیوی ام جمیل کے چنگل سے بچا لیا۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دختر رسول سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کے شانہ بشانہ قریش کی اذیتیں برداشت کر کے بھی دین حق پر قائم رہیں اور انھوں نے اپنے خاوند سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت اختیار کی۔

اس طرح یہ دونوں میاں بیوی ان لوگوں کی فہرست میں شامل ہو گئے جو آفتاب اسلام طلوع ہوتے ہی ایمان کے آنگن میں گردش کرنے لگے تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جب اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کو الوداع کہہ رہی تھیں تو وہ صبر کا دامن تھامے ہوئے تھیں لیکن آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اللہ سے یہ عہد کر رکھا تھا کہ وہ زندگی کے آخری سانس تک رسول امین ﷺ کا ساتھ دیں گی۔

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قربانیاں:

بلاشبہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کی راہ میں یعنی اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے اپنے مال اور آرام کو بے دریغ قربان کیا۔ وہ ہر دم اپنے آپ کو تیار پاتی تھیں کہ اپنی ہر چیز کو اس غرض کے لیے فیاضانہ انداز میں خرچ کر دیا جائے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو، اللہ کا نور یعنی دین اسلام کائنات میں جگمگا اٹھے۔ اور تمام کافروں کی بات ہر طرح سے پست ہو، (جھوٹی،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ناکام اور خائب و خاسر ثابت ہو۔)

جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضاء پیش نظر ہو تو اپنے پیاروں کی جدائی کا دکھ سہنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ جب اللہ مالک و مقتدر کے قرب کی لذت کا احساس ہونے لگے تو اپنے جگر گوشوں کے غم فراق کی گرمی ہلکی محسوس ہونے لگتی ہے۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے تقویٰ شعار لوگوں کے لیے باغات اور نہریں تیار کر رکھی ہیں جو صدق و صفاء اور اللہ تعالیٰ کے فیضان عام کا گہوارہ ثابت ہوں گی۔

مسلمان فتنے میں مبتلا ہونے کے خوف سے اپنے دین کو بچانے حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی تیاری کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عثمان اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو الوداع کیا۔

مہاجرین کا قافلہ عنایات الٰہیہ کو اپنے دامن میں سمیٹے، نیز رسول اللہ ﷺ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دعائیں لیتے ہوئے روانہ ہوا۔ یہ قافلہ قریش کے عالی نسب منتخب لوگوں میں سے گیارہ مردوں اور چار عورتوں پر مشتمل تھا۔ کئی سال بیت گئے لیکن ابھی تک دین قیم کے دائرے میں صرف چالیس مرد و زن داخل ہوئے تھے۔ جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے انوار یقین سے روشن کر دیا تھا اور ان کے دلوں کو حق مبین کے جوہر سے چمکا دیا تھا۔

وہ اپنے اللہ کے ساتھ گہرے تعلق خاطر کی بنا پر جن و انس میں سب سے بڑھ کر سعادت مند ہو گئے۔ اللہ نے انھیں اخلاص اور فضائل کو آگے بڑھ کر اپنانے والوں میں سے کر دیا۔ اس طرح وہ دنیا جہان کے سردار ہو گئے۔

کافروں کے سردار مسلمانوں کو ان کے راستے سے ہٹانے میں بری طرح ناکام ہوئے۔ ان کی ایذا رسانی کا کوئی حربہ بھی مسلمانوں کو اپنے مقصد سے غافل نہ کر سکا۔ اور نہ ہی مشرکین کی سختیاں مسلمانوں کے عزائم کو مضمحل کر سکیں۔ پھر قریش میں سے فاجر و فاسق کافروں کے سردار سر جوڑ کر مشورے کرنے لگے کہ مکہ میں اسلامی دعوت کو پھیلنے سے کیسے روکا جا سکتا ہے؟ اس نئی صورت حال کا مقابلہ کس طرح کیا جا سکتا ہے اور اس دعوت اسلام کا تیا پانچا کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان دہشت گردوں کے قافلے میں اس طبقے کا ایک فاجر و فاسق ابولہب بن عبدالمطلب شامل ہوا جس نے قریش کو رسول اللہ ﷺ کے خلاف برانگیختہ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ جس کے نتیجے میں قریش سیدنا محمد ﷺ کو قتل کرنے کے لیے متفقہ طور پر تیار ہو گئے۔ قریشی کافروں نے جس تجویز پر اتفاق کیا تھا، بنو ہاشم اور بنو مطلب اس کے خلاف بھڑک اٹھے۔ بنو ہاشم نے رسول اللہ ﷺ کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ ان سب نے ابھی دین کو قبول نہیں کیا تھا۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے ایک بہت بڑے قریشی بدمعاش نضر بن حارث عبدری نے تجویز پیش کی کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کا بائیکاٹ کر دیا جائے اور انھیں مکہ سے نکال کر شعب ابی طالب میں محصور کر دیا جائے اور بازاروں میں ان کی آمد و رفت روک کر ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے، ان سے شادی بیاہ نہ کیا جائے، ان سے قطعاً صلح نہ کی جائے، خواہ وہ کتنا ہی زور کیوں نہ لگائیں اور اس سلسلے میں اس وقت تک کوئی نرمی نہ برتی جائے جب تک وہ خوش دلی سے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے سپرد نہ کر دیں۔

فاسق و فاجر اور خبیث نضر بن حارث کی بات سب کو بہت پسند آئی اور وہ یہ بات سن کر بلند آواز سے نعرے لگانے لگے اور کہنے لگے: یہ ہوئی نہ بات! تم نے تو ہمارے منہ سے بات چرا لی ہے۔ ہم بھی اسی نہج پر سوچ رہے تھے۔ واقعی ان سے رشتہ ناطہ نہ کرو اور نہ ہی ان سے کوئی لین دین کرو۔ وہ اگر صلح کرنا چاہیں تو تم اس تجویز کو قطعاً قبول نہ کرنا۔ اس طرح تنگ آ کر وہ ہمارا مطالبہ قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں گے۔

تمام مجرموں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ معاہدہ تحریر کر کے خانہ کعبہ کے ساتھ لٹکا دیا جائے، تاکہ مکی باشندوں میں سے ہر ایک کو یاد دہانی ہوتی رہے۔ ان کے سرکردہ افراد نے تحریری معاہدہ تیار کیا اور خانہ کعبہ کے ساتھ لٹکا دیا۔ ابوطالب نے دیکھا کہ ہمارے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا گیا ہے تو انھوں نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو اکٹھا کیا۔ ان میں مؤمن بھی تھے اور کافر بھی۔ بلا امتیاز سب کو یہ حکم دیا کہ وہ شعب ابی طالب میں منتقل ہو جائیں اور رسول اللہ ﷺ کا بھرپور ساتھ دیں۔ سب نے اس حکم کی تعمیل کی اور وہ شعب ابی طالب میں منتقل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی وہاں ان کے ساتھ موجود تھے۔ رسول اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ﷺ اور آپ کے ساتھ دیگر لوگ شعب ابی طالب میں نبوت کے ساتویں سال یکم محرم کو داخل ہو گئے۔

کفار قریش نے شعب ابی طالب کے اردگرد پہرے بٹھا دیے، تاکہ رسول اللہ ﷺ کی رضا کارانہ طور پر حمایت میں اندر داخل ہونے والوں کا راستہ روکا جا سکے۔ شب و روز گزرنے لگے، یہاں تک کہ بائیکاٹ کو پورا ایک سال گزر گیا، بنو ہاشم اور بنو مطلب کا عرصہ حیات تنگ ہو گیا، ان کے پاس خوردونوش کا سامان ختم ہو گیا، ان کے پیٹ بھوک سے کلبلانے لگے، آنکھیں تاڑے لگ گئیں، جسم کے اعضاء چیخنے لگے، عورتیں رونے لگیں، بچے بلبلا اٹھے۔ وہ کھانا طلب کرنے کے لیے چیخ و پکار کر رہے تھے۔ اس نازک ترین صورت حال میں عورتوں کے آنسو بہہ رہے تھے اور مردوں کے جگر پاش پاش ہو رہے تھے۔

یوں مسلمانوں پر یہ تین خشک ترین سال گزر گئے۔ وہ شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ ان پر دن بڑے بھاری اور تنگ تھے۔ انھوں نے اس عظیم امتحان میں شریفانہ انداز میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ وہ اپنے رب کے حکم کے منتظر تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے لیے کیا حکم صادر فرماتا ہے۔ وہی ہو گا جو اللہ کو منظور ہو گا۔ پھر اللہ کی طرف سے کشادگی آ گئی۔ قریش کے افراد نے مسلمانوں کے خلاف محاصرہ ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ ظالمانہ تحریری معاہدہ پھاڑ دیا گیا۔ اس طرح مسلمان نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے محاصرے سے باہر نکل آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محصور رہنے والوں کے غم واندوہ کو کشادگی میں بدل دیا۔ تمام لوگ محاصرے سے باہر آ گئے تاکہ وہ مکہ کے دیگر باشندوں کے ساتھ طبعی زندگی گزار سکیں۔

حبیب کبریا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اور دیگر جو لوگ آپ کے ساتھ اس محاصرے کی آزمائش میں مبتلا تھے، نبوت کے دسویں سال ہجرت مدینہ سے تین سال پہلے شعب ابی طالب کے محاصرے سے باہر آئے۔

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ خدیجہ کے ساتھ قلبی لگاؤ:

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ إِيَّاهَا .)) ❶

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی خاتون سے اتنی غیرت نہ کھائی جتنی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے غیرت کھائی کیونکہ رسول اللہ ﷺ اکثر و بیشتر انہی کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔''

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا ، وَ لٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَ قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِمْرَاءَ ةٌ إِلَّا خَدِيْجَةَ؟ فَيَقُوْلُ: " إِنَّهَا كَانَتْ وَ كَانَتْ وَ كَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ" وَ فِيْ رِوَايَةٍ: إِنِّيْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا .)) ❷

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی سے اتنی غیرت نہ کھائی جتنی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے غیرت کھائی حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا، لیکن نبی کریم ﷺ ان کا بہت زیادہ تذکرہ کیا کرتے تھے، بسا اوقات آپ بکری ذبح کرتے اس کے ٹکڑے بناتے اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دیتے۔ بعض اوقات میں آپ سے کہتی بس دنیا میں ایک عورت خدیجہ ہی رہ گئی ہے؟'' آپ فرماتے: اس میں بہت سی خوبیاں تھیں، اس سے میری اولاد تھی، میرے دل میں اس کی محبت گھر کر چکی ہے۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ ایک روز سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیر ہالہ بنت خویلد نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اجازت طلب کرنے کا انداز یاد آ گیا اور فرمایا کیا خوب ہالہ آئی ہے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی

❶ رواه البخاري : ٣٨١٧ ، مسلم : ٢٤٣٦ .

❷ رواه البخاري : ٣٨١٨ ، مسلم : ٢٤٣٥ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ یہ انداز دیکھ کر مجھے غصہ آیا اور میں نے کہہ دیا کہ یہ کیا آپ ہر وقت قریش کی ایک بڑھیا کھوسٹ کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں جو کب کی ختم ہو چکی اور اللہ نے اس سے بہتر آپ کو بیوی عطا کی ہے۔ ❶

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ لَمْ يَكْدِ يَشْأَمُ مِنْ ثِنَاءٍ عَلَيْهَا وَ اِسْتِغْفَارٍ لَهَا فَذَكَرَهَا يَوْمًا فحملَتْنِيْ الْغَيْرَةُ فَقُلْتُ لَقَدْ عَوَضَكَ اللّٰهُ مِنْ كَبِيْرَةِ السِّنِّ فَرَايْتُهُ غَضِبَ غَضَبًا اسقطت فِيْ خُلْدِيْ وَ قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَذْهَبْتَ غَضَبَ رَسُوْلِكَ عَنِّيْ لَمْ اَعُدْ اَذْكُرُهَا بِسُوْءٍ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا لَقِيْتُ، قَالَ كَيْفَ قُلْتِ؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ آمَنَتْ بِيْ إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ وَ آوَتْنِيْ إِذْ رَفَضَنِي النَّاسُ وَ رُزِقْتُ مِنْهَا الْوَلَدَ وَ حَرَمْتُمُوْهُ مِنِّيْ .)) ❷

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرتے تو ان کی تعریف کرتے ہوئے اور ان کے حق میں استغفار کرتے ہوئے اکتاتے نہیں تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے ان کا تذکرہ کیا تو مجھے غصہ آ گیا تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ اس بڑھیا کے بدلے بیوی عطا کر رکھی ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ بہت غصے میں آ گئے ہیں یہ صورت حال دیکھ کر میں گھبرا گئی میں نے اپنے دل میں کہا الٰہی اگر تو اپنے رسول ﷺ کا غصہ ختم کر دے تو میں دوبارہ ایسی بات نہیں کہوں گی۔

جب رسول اللہ ﷺ نے میری حالت دیکھی تو فرمایا آپ نے یہ بات کیسے کہہ دی؟ وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اس نے مجھے اس وقت جگہ دی جب لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا تھا اور اسی سے مجھے اولاد دی گئی

---

❶ بحواله بخاری : ۳۸۲۱، مسلم : ۲۴۳۷ .

❷ الإصابه:٦/ ١١٧ ، مجمع الزوائد : ۹/ ۲۲۴ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور تم سب کی جانب سے میں اولاد سے محروم رہا۔

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ خدیجہ کی سہیلیوں کی عزت کرنا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بڑھیا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ میرے پاس تشریف فرما تھے رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جثامہ مزنیہ ہوں آپ نے فرمایا تو تو حسانہ مزنیہ ہو! تمہارا کیا حال ہے؟ تم لوگ ہمارے بعد کیسے رہے؟

اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم خیریت سے ہیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا لایا گیا تو آپ کھانا تناول کرنے لگے، جب وہ چلی گئی تو میں نے پوچھا یہ بڑھیا کون تھی؟ جس کا آپ نے اس طرح استقبال کیا آپ نے فرمایا یہ خدیجہ سے ملنے کے لیے ہمارے پاس آیا کرتی تھی۔ بڑا اچھا دور تھا کیسی اچھی ایمان کی بہاریں تھیں۔

جب آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا تو مجھے غصہ آ گیا جیسا کہ عورتوں کو اکثر و بیشتر ایسے مواقع پر آیا کرتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بوڑھی عورت کے بدلے ایک نوعمر بیوی عطا کر دی ہے پھر بھی آپ اسی کا تذکرہ کرنے لگتے ہیں آپ یہ بات سن کر ناراض ہو گئے اور آپ نے فرمایا کہ اس میں میرا کیا قصور ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اولاد دی، اور تجھے نہ دی۔ میں نے کہا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو برحق بھیجا ہے آج کے بعد میں اس کا تذکرہ اچھے الفاظ میں ہی کروں گی۔ ❶

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ عَلَى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ.)) ❷

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئیں۔''

❶ مستدرك حاكم: ١/ ١٥-١٦، المعجم الكبير طبراني: ٢٣، ٢٤.

❷ بحواله مسلم: ٢٤٣٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کثرت کے ساتھ تذکرہ اس لیے کیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو اپنی اس ہمدرد، غمگسار، وفاء کی پیکر، دانشمند اور سلیقہ شعار رفیقہ حیات سے دلی وابستگی تھی۔ اس کے احسانات کو آپ ﷺ قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، یہ ایک فطری بات ہے کہ جس کے ساتھ محبت ہو اس کا زبان سے زیادہ تذکرہ کیا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ کا یہ طرزِ عمل کہ آپ گاہے بگاہے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو تحائف اور کبھی کبھار گوشت بھیجا کرتے تھے، یہ آپ ﷺ کے اعلیٰ و ارفع اخلاق کی وجہ سے تھا، جب کبھی ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیر ہالہ رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف لاتی تو آپ ﷺ اس کی آمد پر محض اس وجہ سے خوشی کا اظہار کرتے کہ اس کا طرزِ کلام ہو بہو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مانند تھا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کسی دوسری عورت کے ساتھ شادی نہیں کی اس سے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قدر و منزلت واضح ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے ایک تو یہ پتہ چلتا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نرالی شان ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی قدر و منزلت کا دلی اعتراف کیا اور دوسری بات یہ ہے کہ اس عظیم المرتبت خاتون نے اپنی عقل و دانش اور فہم و فراست سے رسول اللہ ﷺ کی اس والہانہ انداز میں خدمت کی کہ آپ نے اس کی ضرورت ہی محسوس نہ کی کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسری خاتون کے ساتھ شادی کی جائے۔

سیّد خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نرالی شان:

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد رسول اللہ ﷺ اڑتیس (۳۸) سال زندہ رہے۔ اس میں سے پچیس سال کا عرصہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بسر کیا اور باقی تیرا سال دیگر ازواج مطہرات کے ساتھ زندگی بسر کی۔ اتنی طویل مدت میں ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انفرادی طور پر ہی گھر میں راج رہا اور وہ سکنا پے سے محفوظ رہی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یہ ایک نرالی شان ہے جو کسی دیگر زوجہ مطہرہ کو میسر نہ آ سکی۔ اسی طرح سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا امتیاز یہ ہے کہ خواتین میں سب سے پہلے انہیں ایمان قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ مذکورہ اَحادیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ میاں بیوی کو کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ باہمی چاہت کو کس طرح پروان چڑھایا جائے۔ میاں بیوی کے باہمی تعلقات میں چاشنی کو محفوظ رکھنے کے کیا انداز ہوتے ہیں رفیق حیات کے احترام کا کس طرح خیال رکھا جائے، ازدواجی زندگی میں وفا شعاری کا کیسا انداز اپنانا چاہیے رفیق حیات کی وفات کے بعد اس کے احسانات کو کس انداز میں یاد رکھا جائے اور اس کی وفات کے بعد اس کے جملہ لواحقین کی قدر و منزلت کس طرح ملحوظ خاطر رکھی جائے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس امت کی بہترین خاتون:

- سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
  ''ساری دنیا کی عورتوں سے بہتر سیّدہ مریم علیہا السلام اور خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔'' ❶
- سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
  ''خواتین عالم میں چار عورتوں کی عظمت باعث فخر ہے۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ''۔ ❷
- علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث میں ''خَيْرُ نِسَآءِ هَا'' میں ھا کی ضمیر روئے زمین پر آباد تمام عورتوں کی جانب ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ سیدہ مریم اپنے دور میں تمام روئے زمین کی عورتوں سے بہتر ہیں۔
- علامہ قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ''خَيْرُ نِسَآءِ هَا'' سے مراد یہ ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ مریم بنت عمران دنیا بھر کی عورتوں سے بہتر ہیں۔

---

❶ بحوالہ بخاری: ۳۸۱۵.

❷ بحوالہ ترمذی: ۳۸۷۸، مسند امام احمد: ۳/ ۱۳۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ طیبی کہتے ہیں کہ حدیث میں "خَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ" میں پہلی ضمیر کا مرجع امت محمدیہ ہے اور دوسری ضمیر کا مرجع اس امت کی طرف ہے جس میں سیدہ مریم علیہا السلام نے زندگی بسر کی۔"

❁ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے:

((لَقَدْ فُضِّلَتْ خَدِيْجَةُ عَلَى نِسَآءِ أُمَّتِيْ كَمَا فُضِّلَتْ مَرْيَمُ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ .)) ❶

"خدیجہ رضی اللہ عنہا کو میری امت کی عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے جس طرح کہ مریم علیہا السلام کو جہان کی عورتوں پر فضیلت دی گئی۔"

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ کا سلام اور نبی کریم ﷺ کی بشارت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں ان کے ہاتھ میں برتن ہے جس میں کھانا اور پانی ہے جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائے تو اسے اللہ رب العزت اور میری طرف سے سلام کہنا اور جنت میں ہیرے جواہرات سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دینا جس میں نہ کوئی شور شرابا ہوگا اور نہ ہی اس میں تھکاوٹ و اکتاہٹ ہوگی۔" ❷

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پہ آیا کیونکہ نبی کریم ﷺ اس کا کثرت سے تذکرہ کیا کرتے تھے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے تین سال بعد میرے ساتھ شادی کی۔

رب تعالیٰ یا جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ہیرے جواہرات سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دے دیں۔ ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو جنت

---

❶ بحوالہ مجمع الزوائد: ۹/ ۲۲۳، فتح الباری: ۷/ ۱۶۸.

❷ بحوالہ بخاری: ۳۸۲۰، مسلم: ۲۴۳۲.

❸ بحوالہ: ۲۴۳۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں گھر کی بشارت دی۔ ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ کے پاس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف فرما تھیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہتے ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ خود سراپا سلامتی ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکت نازل ہو۔ ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور اس نے بتایا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی فہم وفراست سے جان لیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو تو اس طرح سلام کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ جس طرح مخلوق کو دیا جاتا ہے لہٰذا انہوں نے انتہائی دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے ''علیہ السلام'' نہیں کہا کیونکہ سلام تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے گویا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو علیہ السلام کیسے کہہ سکتی جب کہ وہ خود سلام ہیں سلامتی کی تو اللہ تعالیٰ سے التجا کی جاتی ہے سلام کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہی کی جانی چاہیے اس کے بعد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ سلام سیدنا جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے ہیں اور وہ بھی نبی کریم ﷺ کے پاس موجود ہیں تو ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے "وَ عَلٰی جِبرائیل السَّلَامُ" کہہ دیا اور چونکہ یہ سلام کا مژدۂ جانفزا رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سنایا تھا لہٰذا انھیں بھی وعلیک السلام کہہ کر اظہارِ تشکر کر دیا۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام کا یہ کہنا کہ سیدہ خدیجہ کو سلام کہہ دیں اس سے ام المومنین سیدہ خدیجہ ﷺ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

حدیث میں "بَیْتٌ مِنْ قَصَبٍ" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے جو جنت میں گھر بنایا گیا ہے وہ جوف دار موتیوں سے بنا ہوگا۔ قَصَبٌ اس موتی کو کہتے ہیں جس کے اندر خلا ہو۔ بعض اہل زبان نے قَصَبٌ سے مراد

---

❶ بحوالہ، مسلم: ۲٤۳٤.

❷ نسائی: ۸۳٥۹، مستدرك حاكم: ۳/ ۱۸٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے ایسا گھر مراد لیا ہے جو سونے اور جواہرات سے آراستہ کیا گیا ہو۔

اہل زبان کا کہنا یہ ہے کہ قَصَبٌ اس موتی کو کہتے ہیں جس کے اندر خلا ہو۔

حدیث میں جو لفظ "صَخَبْ" استعمال ہوا اس کا مطلب شور شرابا ہے۔ اور حدیث میں جو "نَصَبْ" استعمال ہوا ہے اس کا مطلب مشقت اور تھکاوٹ ہے۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ دنیا میں ان کا گھر اسلام کا پہلا مرکز بنا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی نہایت وفا شعاری سے بسر کیا اور کسی لمحے رسول اللہ ﷺ کو گلے شکوے کا ذرا برابر بھی موقع نہ دیا۔

اس دنیا کے گھر کے بدلے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت میں ہیرے جواہرات سے بنا ہوا گھر بنا دیا اور اس گھر کے اندرونی ماحول کو نہایت آرام دہ، پرسکون اور خوشگوار بنا دیا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جنتی خواتین میں افضل:

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خواتین اہل جنت میں خدیجہ بنت خویلد سب سے افضل ہیں اور اسی طرح فاطمہ بنت محمد، مریم بن عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم بھی سب جنتی عورتوں میں افضل ہیں۔"[1]

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات:

موت مخلوق میں سے ہر زندہ کا انجام ہے۔ یہ نظامِ باری تعالیٰ ہے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے اس نے اس دارفانی کو آخر خیرباد کہنا ہی ہے۔

مسلسل مصائب اور تکالیف برداشت کر کے اور شعب ابی طالب کی محصوری کا کٹھن مرحلہ طے کر کے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صحت دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی۔

---

[1] مسند امام احمد: ۱/ ۲۹۳، ابن حبان: ۷۰۱۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بالآخر سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ماہِ رمضان ۱۰ نبوی کو پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر پچاس برس تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت سے تین سال پہلے وفات پائی۔

رسول اللہ ﷺ کے غمگسار اور ہمدرد چچا ابوطالب کی وفات کے تین دن بعد ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا گیا۔ ابو طالب کی زندگی میں ان کے دبدبے کی وجہ سے کسی کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء پہنچا سکے۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نماز فرض ہونے سے پہلے وفات پا گئیں۔ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((بِالْكُرْهِ مِنِّي مَا الَّذِي أَرَى مِنْكِ يَا خَدِيْجَةَ وَ قَدْ يَجْعَلُ اللّٰهُ فِي الْكُرْهِ خَيْرًا.))[1]

نمازِ جنازہ:

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دفن کرنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ خود ان کی قبر میں اترے اور انہیں مکہ معظمہ کی بالائی جانب حجون کے قبرستان میں دفن کیا اور اس وقت نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ رائج نہیں ہوا تھا۔ اس لیے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے رسول اللہ ﷺ بڑے غمزدہ ہوئے اور آپ ﷺ نے کمال صبر و تحمل سے اس غم کو برداشت کیا۔

علامہ الفاسی اپنی کتاب ''شفاء الغرام'' میں لکھتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر کا نشان اب معدوم ہو چکا ہے کسی کو معلوم نہیں کہ ان کی قبر کون سی ہے۔ اللہ اس سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔ اور وہ کامیاب زندگی بسر کر کے سدا بہار جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئیں۔

---

[1] المعجم الكبير طبراني: ۲۲/ ۴۵۱، مجمع الزوائد: ۹/ ۲۱۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد:

سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی کل تین شادیاں ہوئیں۔ اور ہر شادی میں اولاد بھی ہوئی۔ نبی کریم ﷺ سے نکاح ہونے سے قبل آپ کی دو شادیاں ہو چکی تھیں۔ پہلے خاوند ابو ہالہ بن النباش سے تین بیٹے ہند، ہالہ اور طاہر پیدا ہوئے۔ ابو ہالہ مکہ مکرمہ میں جاہلیت میں ہی وفات پا گئے۔

ہند بن ابی ہالہ:

یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سب سے پہلا بیٹا تھا، اسی کے نام سے آپ رضی اللہ عنہا ام ہند کہلاتی تھیں۔ اس بیٹے نے اسلام قبول کیا اور نبی کریم ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا اور جنگ احد میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ اور جنگ جمل میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں شامل تھے اور اسی جنگ میں ان کی شہادت ہوئی۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی وفات بصرہ میں طاعون کے مرض سے ہوئی۔ سیدنا ہند رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں باپ، ماں، بھائی اور بہنوں کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ عزت والا ہوں۔ کیوں کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ، والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، بھائی قاسم رضی اللہ عنہ اور بہن فاطمہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ربیب تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی پرورش نبی کریم ﷺ کے گھر میں ہوئی۔

طاہر بن ابی ہالہ:

انہیں نبی کریم ﷺ نے یمن کے کچھ حصے کا حکمران بنایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی وفات تک وہ اسی منصب پر رہے۔

ہالہ بن ابی ہالہ:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیٹا بھی مسلمان ہوا۔ اور نبی کریم ﷺ کے ہاں زیر پرورش رہا۔

ہند بنت عتیق:

ابو ہالہ کی وفات کے بعد سیدہ طاہرہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے ساتھ عتیق بن عائذ نے شادی کی اس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ہند بنت عتیق تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یہ بیٹی (ہند بنت عتیق) مسلمان ہوئی، اس کی شادی اس کے چچا زاد ''صیفی بن امیہ بن عائذ (عابد)'' سے ہوئی۔ جس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام محمد رکھا گیا۔ صیفی بن امیہ غزوہ بدر میں کفار کی طرف سے مسلمانوں کے مقابل آیا اور قیدی بنا۔ اس کے بیٹے محمد کو اس کی نانی سیدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی نسبت سے ''ابن الطاہرۃ'' (طاہرہ کا بیٹا) کہا جاتا تھا۔ سیدہ خدیجہ کے اس نواسے محمد بن صیفی کو علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے اسد الغابہ میں صحابہ کی فہرست میں بیان کیا ہے۔ تاہم بعض علماء کے نزدیک ان کا مسلمان ہونا محلِ نظر ہے۔ ❶

قاسم بنت محمد:

عتیق بن عائذ کے بعد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی کریم ﷺ سے ہوئی۔ آپ ﷺ سے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

سب سے بڑے بیٹے کا نام قاسم رضی اللہ عنہ رکھا گیا۔ اس کی پیدائش قبل از نبوت ہوئی۔ اسی بیٹے کے نام سے نبی کریم ﷺ کی کنیت ''ابوالقاسم'' تھی۔ اس بیٹے نے ابھی پیروں پر چلنا شروع کیا تھا کہ وعدہ اجل آپہنچا۔ اور یہ ننھی امانت اللہ تعالیٰ نے واپس لے لی۔ (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ بن محمد:

دوسرا بیٹا عبداللہ تھا۔ جسے طیب اور طاہر بھی کہا جاتا ہے۔ اس بیٹے کی پیدائش زمانہ نبوت میں ہوئی۔ بہت چھوٹی عمر میں یہ بیٹا بھی انتقال کرگیا۔ اسی بیٹے کی وفات پر دشمن اسلام عاص بن وائل نے کہا تھا: محمد (ﷺ) کے بیٹے زندہ نہیں رہے۔ اب وہ بے نسل (نسل کٹا) رہ گیا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلك)

زینب بنت محمد:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے پر جو اولاد ہوئی اس میں سب سے بڑی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ اور بعض مؤرخین کے نزدیک سب سے بڑا بیٹا (قاسم) تھا۔ تمام اولاد سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بڑے ہونے پر اختلاف ہے لیکن اس بات پر جملہ

❶ انساب الاشراف، اسد الغابہ: ۵/ ۹۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مؤرخین کا اتفاق ہے کہ بیٹیوں میں سب سے بڑی آپ رضی اللہ عنہا ہی تھیں۔

نبی کریم ﷺ کے بیٹے تو ابتدائی عمر میں انتقال کر گئے۔ البتہ آپ ﷺ کی چاروں بیٹیاں حیات رہیں۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور اسلام کے لیے عظیم خدمات انجام دیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی ان کے خالہ زاد ''ابوالعاص'' سے ہوئی۔ جو پہلے مسلمان نہ تھے۔ کفار کی طرف سے مسلمانوں کے مقابل غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔

ابوالعاص فتح مکہ سے کچھ عرصہ قبل اپنا سامان تجارت لے کر شام کی طرف روانہ ہوئے۔ دوسرے لوگوں نے بھی آپ کی امانتداری اور شرافت کے پیش نظر حسبِ سابق اپنا سامان تجارت بھی انہیں کے سپرد کر دیا۔ دورانِ سفر مسلمانوں سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ جس کے نتیجے میں مسلمانوں نے سارا مال اپنے قبضے میں لے لیا۔ ابوالعاص شرمندگی کے مارے مکہ جانے سے گھبرا رہے تھے۔ آخر انہوں نے اپنی زوجہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ چکی تھیں۔ جبکہ ابوالعاص ابھی مکہ ہی میں مقیم تھے) ابوالعاص مال چھن جانے کے بعد مکہ جانے کی بجائے مدینہ میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پناہ دی۔ اور نبی کریم ﷺ نے ابوالعاص کی درخواست پر مسلمانوں سے ان کا مال واپس لوٹا دیا۔

جس کے بعد انہوں نے مکہ واپس جا کر تمام لوگوں کا مال انہیں واپس کر دیا اور اسلام قبول کر کے ہمیشہ کے لیے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی اولاد:

ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹے کا نام علی رضی اللہ عنہ اور بیٹی کا نام امامہ رضی اللہ عنہا تھا۔ امامہ رضی اللہ عنہا سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ ہی کی وصیت کے مطابق شادی کی تھی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا ہی آپ رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں تھیں۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا بیٹا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی صحبت و تربیت میں رہا۔ فتح مکہ کے روز اپنے نانا ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ۸ ہجری میں انتقال کر گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ نبی کریم ﷺ نے پڑھائی۔ جب آپ رضی اللہ عنہا کی قبر تیار ہوگئی تو نبی کریم ﷺ اپنی اس لختِ جگر کی قبر میں کچھ دیر تک اترے۔ چونکہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو سفرِ ہجرت میں ایک کافر نے نیزہ مارا تھا۔ جس کی وجہ سے سیدہ رضی اللہ عنہا اکثر بیمار رہتی تھیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہا کی وفات کا سبب بھی وہی زخم بنا، اس لیے آپ رضی اللہ عنہا کو "شہیدہ" بھی کہا جاتا ہے۔

رقیہ بنت محمد:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بیٹیوں میں دوسرے نمبر پر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے تین برس چھوٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ ابتداء میں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ ابولہب کے بیٹے عتبہ کے لیے منتخب کیا گیا۔ لیکن ابولہب نے یہ رشتہ ختم کروا دیا۔ یہی عتبہ تھا جس کے بارے نبی کریم ﷺ نے بددعا کی تھی۔ اسے شیر نے چیر پھاڑ ڈالا تھا۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف اور پھر حبشہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ میں قیام کے دوران ہی آپ رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما پیدا ہوا۔ اسی کو عبداللہ اکبر بھی کہا جاتا ہے۔ بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے اس بیٹے کو چھ سال کی عمر میں ایک مرغ نے آنکھ میں چونچ ماری۔ جس کی وجہ سے چہرہ متورم ہوگیا۔ اور اسی کے نتیجے میں اس کی وفات ہوگئی۔

جبکہ حقیقت یہ ہے یہ بات بالکل من گھڑت اور بے بنیاد ہے۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیٹا جوان ہوا، شادی ہوئی، اولاد بھی ہوئی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی بچپن میں وفات کا بیان سب سے پہلے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تاریخ صغیر میں کیا۔ دراصل یہ سوچی سمجھی سبائی سازش کے تحت قصہ گھڑا گیا تھا۔ لیکن امام بخاری رحمہ اللہ جیسا عظیم محدث و مؤرخ ابن شہاب زہری کے واسطے سے بیان کر کے غلطی کر بیٹھا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

تیسری صدی کے وسط تک کے کسی بھی محدث یا مؤرخ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی بچپن میں وفات کا ذکر نہیں کیا۔ سب سے پہلا ذکر امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب میں آیا۔ لیکن یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مرغ کی چونچ کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی بچپن میں وفات کا ذکر کیا ہے۔

اس جان لیوا، سیمرغ کی چونچ کی ضرب کا اضافہ اس کے بعد ہوا۔ اور اس تمام سوچی سمجھی سازش میں واضح مقصد سیدنا علی و سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی اولاد کو دیگر بناتِ رسول کی اولاد سے ممتاز قرار دینا اور رسول اللہ ﷺ کی دوسری بیٹیوں کی اولاد کو معدوم حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کر کے شخصیت پرستی کا سبائی نظریہ دے کر ان مقدس ہستیوں کا نام تاریخ سے مٹانے کے سوا کچھ نہیں۔

جھوٹ بنانے والوں کی عقل پر اللہ تعالیٰ نے ایسا پردہ ڈال دیا کہ کسی نے سیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی (مرغ کی چونچ کی ضرب سے) چار سال میں وفات بیان کی ہے۔ کسی نے چھ سال کی عمر میں اور کسی نے بارہ سال کی عمر میں اور کسی نے تو عقل مندی کا اس حد تک واضح ثبوت دیا کہ ۷۶ سال کی عمر میں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کو مرغ کی ٹھونگ مروا کر ملک عدم کو روانہ کر دیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حقیقت حال کا تفصیلی بیان کرنا یہاں طوالتِ بحث کے خوف کے پیشِ نظر مقصود نہیں ہے۔ صرف اپنے قارئین کو اس بات سے آگاہ کرنا مقصود ہے کہ سیدہ رقیہ بنت رسول ﷺ کے لختِ جگر سیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما بچپن میں کسی مرغ کی چونچ سے لگے زخم کی وجہ سے فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ جوان ہوئے، شادیاں کیں، اور طبعی زندگی گزار کر خالق حقیقی کو پیارے ہوئے۔

آج بھی لاکھوں کی تعداد میں ان کی اولاد کے افراد موجود ہیں۔ تاریخ اسلام میں معروف بزرگ شیخ جمال الدین فرغانی رحمہ اللہ اسی نواسۂ رسول عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہیں۔ جن کی ایک بیٹی تھی۔ جو بی بی پاکدامن کے نام سے مشہور ہوئیں۔ اس بی بی پاکدامن کا نکاح شیخ صدر الدین عارف بن شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ سے ہوا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان سے شیخ رکن عالم ملتانی پیدا ہوئے۔ ان شیوخ کے مزار ملتان شہر میں آج بھی مرجع عوام ہیں۔

امام کاشف رحمہ اللہ نامی بزرگ بھی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے اسی بیٹے عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی اولاد سے تھے۔ جو سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ کشمیر میں داخل ہوئے۔ اور وہاں فتح کے بعد حاکم مقرر ہوئے۔ یہ رقوی سادات میں سے پہلے بزرگ تھے جو کشمیر کی سرزمین میں پہنچے۔ ان کی اولاد آج تک کشمیر میں رقوی سادات ہونے کی وجہ سے انتہائی قابل احترام سمجھی جاتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ بات قابل غور ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے نواسے سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما المعروف زین العابدین سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے سیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کے شاگرد تھے۔ ❶

ایسا کس طرح ممکن ہے کہ ایک بچہ چھ سال کی عمر میں انتقال کر جائے اور سالوں بعد آنے والا انسان اسی بچے کا شاگرد ہو؟

یہ تمام حقائق اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما نے ایک خاص مدت تک طبعی زندگی پائی۔ شادیاں کیں۔ ان کی اولاد ہوئی۔ لہذا ان کی بچپن میں وفات کے بارے بیان کیے جانے والے تمام قصے من گھڑت ہیں۔

ہم نے اپنی کتاب ''خواتین اہل بیت'' میں بھی اسی تاریخی غلطی اور سازش کو لاعلمی میں اسی طرح بیان کر کے بہت بڑی غلطی کی۔ بعد ازاں ہمیں اس امر کی تحقیق کا علم ہوا، ہم اپنے قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ ''خواتین اہل بیت'' میں بیان کردہ عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی وفات کا قصہ غلط ہے۔ ہم اس کے بیان پر معذرت خواہ اور اللہ کے حضور معافی کے طلبگار ہیں۔ [امان اللہ عاصم]

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا شدید علالت کے بعد ۲ ہجری میں وفات پا گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات اور تدفین نبی کریم ﷺ کی غیر موجودگی میں ہوئی۔ آپ جنگ بدر کے لیے گئے ہوئے تھے۔

---

❶ منهاج السنة، لابن تيميه: ۲/ ۱۲۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کا ازدواجی خاکہ

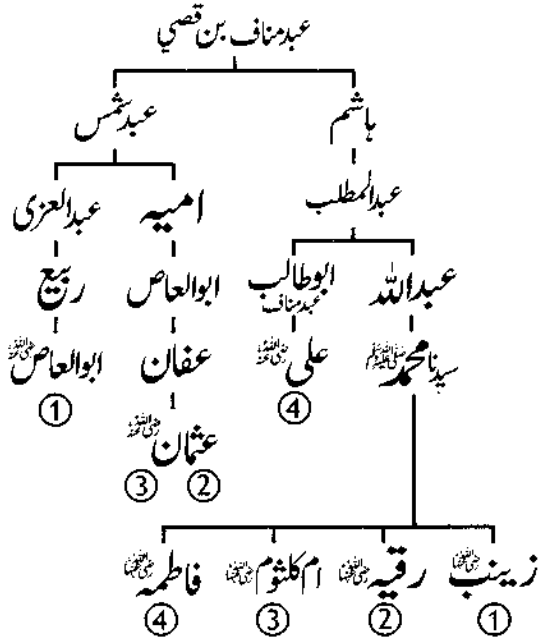

نبی کریم ﷺ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹے بچپن ہی میں وفات پا گئے جبکہ بیٹیاں حیات رہیں، جوان ہوئیں، ان کی شادیاں ہوئیں۔ تمام بیٹیاں مسلمان ہوئیں اور اپنے والد محترم ﷺ کی اطاعت کا بے مثال نمونہ بنیں۔

زیر نظر نقشہ میں نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کا ازدواجی تعلق اور داماد حضرات کا نسب واضح کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے تین داماد تھے۔ جن میں ایک بنو ہاشم سے اور دو بنو عبد شمس سے تعلق رکھتے تھے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا دو بار داماد بننے کا شرف حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق عبد شمس کی اولاد کے مشہور خاندان بنو امیہ سے تھا۔

نقشہ میں یکساں نمبر رشتۂ ازدواج کو واضح کرتے ہیں۔ مثلاً: نبی کریم ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے نام اور سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ کے نام پر ① لگایا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں میاں بیوی تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام کلثوم بنت محمد:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے چھوٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی منگنی بھی چھوٹی عمر میں ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے ہوئی تھی۔ ابولہب نے نبی کریم ﷺ کو اذیت دینے کی غرض سے یہ منگنی توڑ دی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

آپ رضی اللہ عنہا کی اولاد نہ ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ۹ ہجری میں وفات پائی۔ نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

فاطمہ بنت محمد:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی پیدائش اس زمانے میں ہوئی جب قریش بیت اللہ کی تعمیر میں مصروف تھے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل سے کوئی مسلمان بے خبر نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے والدین کی سب سے لاڈلی بیٹی تھیں۔ آپ کی شادی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہا کو انتہاء درجہ اعلیٰ اوصاف کی مالکہ ہونے کے ساتھ ساتھ والد محترم ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھنے کی سعادت سے بھی نوزا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہا اپنے ابا جان کی وفات کے بعد شدید بیمار رہنے لگیں۔ اور تقریباً چھ ماہ بعد انتقال کر گئیں۔ آپ کو رات کے وقت جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

آپ رضی اللہ عنہا کی اولاد تین بیٹے (حسن، حسین، محسن رضی اللہ عنہم) اور دو بیٹیاں (زینب، ام کلثوم رضی اللہ عنہا) تھیں۔ بعض مؤرخین نے تیسری بیٹی رقیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ محسن رضی اللہ عنہ صغرسنی میں وفات پا گئے۔ زینب کی شادی سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ سے اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

2

اُم المومنین سیدہ

سودہ بنت زمعہ

رضی اللہ عنہا

اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ (فرمانِ نبوی ﷺ)

''سودہ بنت زمعہ کے علاوہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہیں ہوا کہ اس کے قالب میں میری روح ہوتی۔'' (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

- ایمان کے آنگن اور اسلام کی آغوش میں آنے کے لیے سبقت لے جانے والی۔
- جنہوں نے حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے دو ہجرتیں کرنے والوں میں شمولیت اختیار کی۔
- سیدہ، جلیل القدر، شریف الطبع، پاکیزہ دل جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کے بعد امہات المومنین کی فہرست میں شامل ہوئیں۔
- جنہوں نے پانچ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔
- جو ہدایت نبوی پر سختی سے کاربند رہیں اور جنہوں نے امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام اور نسب:

سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد وُد بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب القرشیۃ العاصریۃ (رضی اللہ عنہا) اس کی کنیت ام الأسود تھی۔

والدین:

آپ رضی اللہ عنہا کے والد محترم انتہائی شریف الطبع اور معزز انسان تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ شموس بنت قیس بن عمرو بن زید الأنصاریہ۔ یہ سردار عبدالمطلب کی والدہ سلمٰی بنتِ عمرو بن زید کی بھتیجی تھی۔

بہنیں اور بھائی:

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے دو بھائی (مالک، عبد) اور دو بہنیں (ہریرہ، ام کلثوم) تھی۔ مالک بن زمعہ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام تھے۔ جبکہ عبد بن زمعہ نے سیدہ کے نبی کریم ﷺ سے نکاح کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ اس بھائی کا نام عبداللہ بن زمعہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا (ماں کی طرف سے) سوتیلا بھائی عبدالرحمٰن بن زمعہ بھی تھا۔ اسی کے بارے نبی کریم ﷺ نے فیصلہ دیا تھا کہ "اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ" سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے۔ اس لیے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کے کہنے کے مطابق فتح مکہ کے روز اس بچے کو اپنے قبضے میں لینا چاہا تو زمعہ کا دوسرا بیٹا عبد بن زمعہ آڑے آ گیا اور ان میں اس بچے کے بارے شدید اختلاف ہوگیا۔ فیصلہ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ تو صاحب بستر (خاوند) کی طرف ہی منسوب ہوگا اور زانی کو پتھروں کی سزا ملے گی۔

اس فیصلے کے بعد وہ بچہ عبد بن زمعہ کے سپرد کر دیا گیا۔ چونکہ اس کی شکل و شباہت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عتبہ بن ابی وقاص ہی جیسی تھی، اس لیے نبی کریم ﷺ نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو (اس بھائی) سے پردہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ ❶

ہریرہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی شادی بنوعبدقیس کے معبد بن وہب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ جو بدری صحابی ہیں۔ ان کی بہادری دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: عبدقیس کے جوان اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے شیر ہیں۔ ❷

ام کلثوم بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی شادی حویطب بن عبدالعزیٰ سے ہوئی۔ وہ آپ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں شریک ہوئے۔ ان سے ایک بیٹا ابوالحکم پیدا ہوا۔ حویطب رضی اللہ عنہ ان بارہ افراد میں سے ایک تھے جنہوں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا۔ ❸

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا اسلام قبول کرنا اور ہجرت کرنا:

سیدہ سودہ بنت زمعہ نے مکہ معظمہ میں پہلے ہی مرحلے میں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی تھی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا۔

اس کے خاوند اسکران بن عمرو بن عبدشمس نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا، دونوں میاں بیوی نے قریش کی ایذا رسانی سے بچتے ہوئے اپنے دین کی حفاظت کی خاطر حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور یہ دونوں مہاجرین کے اس قافلے میں شامل ہوئے جو دوسرے مرحلے پر سر زمین حبشہ کی طرف روانہ ہوا تھا۔ حبشہ میں مہاجرین کو پتہ چلا کہ قریش نے اسلام قبول کر لیا ہے لیکن یہ محض ایک افواہ تھی لیکن مہاجرین میں سے کچھ افراد اس خبر کو درست گردانتے ہوئے مکہ معظمہ واپس آ گئے واپس آنے والوں میں سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھی تھی۔

---

❶ اسد الغابہ : ۳/ ٤٦٣ ، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت .

❷ اسدالغابہ : ۵/ ۲۳۵ .

❸ اسدالغابہ : ۲/ ۹۵۔ الاصابہ:۸/ ۲۹۰۔ الاستیعاب، لابن عبدالبر : ۳/ ۱۰٤۷، مطبوعہ دارالجیل بیروت .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

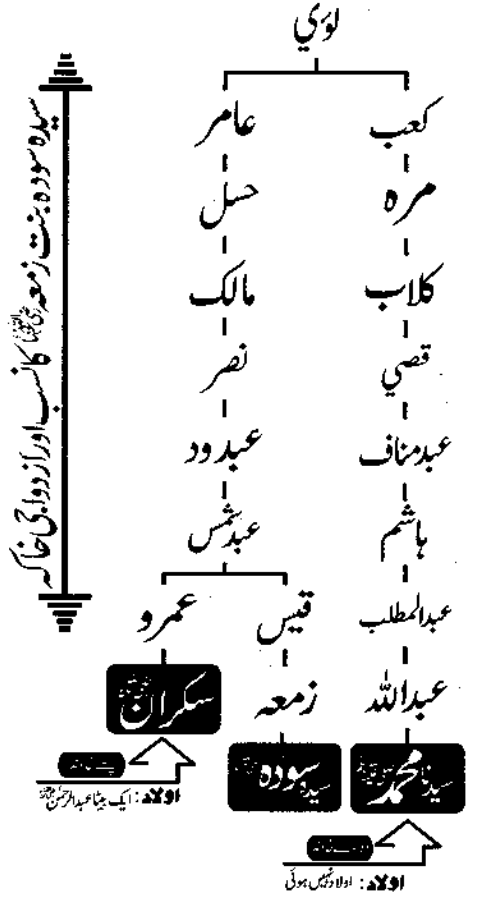

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے تین بھائی (مالک، عبد اور عبدالرحمٰن) اور دو بہنیں (ہریرہ، ام کلثوم) تھی۔ مالک بن زمعہ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام تھے۔ جبکہ عبد بن زمعہ نے سیدہ کے نبی کریم ﷺ سے نکاح کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ اس بھائی کا نام عبداللہ بن زمعہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ مالک، عبد، ہریرہ اور ام کلثوم سیدہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی بہنیں تھے جبکہ عبدالرحمٰن بن زمعہ ماں کی طرف سے سوتیلے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے بچشم خود دیکھا کہ مکہ معظمہ میں آباد (مسلمان (صحابہ کرام) قریش کی طرف سے ظلم وستم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں انھوں نے بھی ان مشکل ترین حالات کا سامنا کرتے ہوئے مکہ معظمہ میں ہی رہنے کو ترجیح دی یہاں تک کہ صحابہ کرام کو مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کا حکم ہوا۔

پہلی شادی:

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے عقدِ نکاح میں آنے سے قبل بیوہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی انہی کے خاندان کے سکران بن عمرو بن عبدشمس سے ہوئی۔[1] ان سے ایک بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔ سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں ہی وفات پا گئے۔

دوسری شادی:

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ ﷺ سے ہوئی۔

یحییٰ بن عبد الرحمان بن حاطب کہتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہو گئیں تو خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے پوچھا کس سے؟ اُس نے کہا اگر آپ چاہیں تو کنواری دوشیزہ بھی ہے اور اگر آپ چاہیں تو بیوہ خاتون بھی ہے۔

آپ نے پوچھا کہ کنواری کون ہے؟ اور بیوہ کون ہے؟

اس نے بتایا کہ کنواری دوشیزہ تو اس شخص کی بیٹی ہے جو آپ کو ساری مخلوق میں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے اور بیوہ خاتون سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہے جو آپ پر ایمان لا چکی ہے اور اس نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہے آپ نے فرمایا ان دونوں میں سے میرے بارے میں بات کرو! سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ام رومان رضی اللہ عنہا

[1] سیدنا سکران بن عمرو بن عبدشمس، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم کے چچازاد بھائی تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے پاس گئی اس سے کہا اے ام رومان اللہ تعالیٰ نے تمہارے گھر خیر و برکت داخل کر دی ہے تم خوش نصیب ہو تمہارے تو بھاگ جاگ اٹھے ہیں تمہارے آنگن میں تو بہاریں پھول برسانے والی ہیں اس نے پوچھا کیا ہوا؟ تجھے کیا نظر آ گیا؟

میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی بات کی ہے اس نے کہا اس کے ابا جان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنے ہی والے ہیں ان سے پوچھ کر آپ کو بتاؤں گی۔ اتنے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے آئے ام رومان رضی اللہ عنہا نے ان سے بات کی تو انھوں نے فرمایا کیا یہ رشتہ ہو سکتا ہے۔

مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنا بھائی قرار دیا ہے تو پھر یہ رشتہ کیسے ہو سکتا ہے۔ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے کہی کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا دینی اخوت کا رشتہ ہے البتہ اس کی بیٹی میرے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو سکتی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے شرعی حکم سے آگاہ کیا تو وہ خاموش ہو گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے تو ام رومان رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا کہ مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے کے لیے عائشہ کا رشتہ مانگا تھا اور میرے میاں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آج تک کسی کے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کی۔ اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مطعم بن عدی کے پاس گئے اور اس سے پوچھا آپ نے میری بیٹی عائشہ کا اپنے بیٹے کے لیے رشتہ مانگا تھا کیا خیال ہے؟ وہ اپنی بیوی کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی رائے دریافت کی۔ بیوی نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں نے اپنے بیٹی کی شادی آپ کی بیٹی کے ساتھ کی تو آپ اسے اسی دین کا پیروکار بنا لیں گے جس دین کو آپ نے اپنایا ہوا ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر کے مالک مطعم بن عدی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے پوچھا بھئی تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا یہ جو کہتی ہے وہ ٹھیک ہی ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں سے اٹھے اور گھر آ کر خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے رشتہ منظور ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو ہماری طرف سے موافقت کا پیغام دے دیں اور یہ کہہ جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جی چاہے تشریف لائیں۔ چشم ما روشن دلِ ما شاد۔

رسول اللہ ﷺ کو پیغام ملا آپ تشریف لائے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیا گیا۔

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں سودہ بنت زمعہ کے گھر گئی اس کا باپ بہت بوڑھا ہو چکا تھا بڑھاپے کی وجہ سے ہر وقت گھر میں ہی رہتا تھا۔ میں نے اسے وہ سلام کہا جو غیر مسلم آپس میں ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں یعنی میں نے اسے صبح بخیر کہا۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا حکیم کی بیٹی خولہ ہوں۔ اس نے مجھے خوش آمدید کہا اور آنے کی وجہ پوچھی میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب آپ کی بیٹی سودہ کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس نے کہا رشتہ تو بہت مناسب ہے۔ تمہاری سہیلی کا کیا خیال ہے وہ اس رشتہ کے بارے میں کیا کہتی ہے؟ میں نے کہا وہ اس رشتہ کو پسند کرتی ہے۔ اس نے کہا پھر پوچھنا کس بات کا آپ انھیں جا کر کہہ دیں جب چاہیں تشریف لے آئیں ہم چشم براہ ہوں گے۔

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی موافقت سے آگاہ کیا تو آپ ان کے گھر تشریف لے گئے اور سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئی۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کا ردِ عمل:

سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی عبد اللہ بن زمعہ (ان کا نام ''عبد'' بھی بیان کیا جاتا ہے) جب گھر آیا اور اسے پتہ چلا کہ اس کی بہن کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکاح ہو گیا ہے وہ ابھی دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہوا تھا۔ تو اس نے اظہارِ غم کرتے ہوئے اپنے سر میں خاک ڈالنا شروع کر دی۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی نے جب اسلام قبول کر لیا تو انہوں نے کہا کہ جب میں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا تو یہ خبر سن کر کہ میری بہن نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرلی ہے۔ مجھے بڑا غم لاحق ہوا میں نے اظہار غم کے لیے اپنے سر میں مٹی ڈالنا شروع کردی، بلاشبہ یہ میری حماقت تھی۔ میری ہمشیر کا ام المومنین کے درجے پر فائز ہونا تو میرے لیے بہت بڑا اعزاز تھا جسے میں اپنی حماقت اور نادانی کی وجہ سے اپنے لیے ذلت و رسوائی کا باعث سمجھنے لگا۔ اسلام کی سعادت نصیب ہوجانے سے میری آنکھیں کھلی ہیں اور مجھے زمانہ جاہلیت کی حماقت کا پتہ چلا ہے۔ ❶

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے پہلے ہوا اور رخصتی ان کے بعد ہوئی۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہجرت سے پہلے نکاح کے بعد رسول اللہ ﷺ کے گھر آ گئی تھیں جب کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی مدینہ منورہ میں ۲ ہجری کو ہوئی۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ماہ رمضان ۱۰ نبوی کی۔

خواب میں خوش نصیبی کا اشارہ:

نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہونا ایک عظیم شرف تھا۔ جن خواتین کو اللہ تعالیٰ نے اس شرف کے لیے چنا ان میں سے اکثر کو نکاح سے قبل کسی نہ کسی صورت میں اس سعادت کا اشارہ ضرور دے دیا۔

جس طرح سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ ان کے آنگن میں آفتاب اترا ہے۔ اور اس کی تعبیر سرور عالم ﷺ کی منکوحہ ہونا ثابت ہوئی۔ اسی طرح سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک نہیں بلکہ دو خوابوں کے ذریعے اشارۃً بشارت دی کہ تمھیں حرمِ نبوی میں جگہ دینے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

طبقات ابن سعد میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سودہ بنت

❶ مسند امام احمد:۶/ ۶۱۰، ۲۱۱، دلائل النبوة بیهقی:۲/ ۴۱۱، تاریخ اسلام ذهبی: ۲/ ۲۸۰.

❷ البداية والنهاية: ۳/ ۱۳۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زمعہ رضی اللہ عنہا سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک رات انھوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور آپ نے آتے ہی میری گردن پکڑ لی۔ انھوں نے اپنا یہ خواب اپنے خاوند کو بتایا تو انھوں نے سن کر یہ کہا: اگر تم نے سچ مچ یہی خواب دیکھا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ میں مر جاؤں گا اور رسول اللہ ﷺ تم سے شادی کر لیں گے۔

انھوں نے یہ سن کر کہا: نہیں نہیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر ایک دوسری رات انھوں نے خواب میں دیکھا کہ چاند ان کے اوپر ٹوٹ کر گرا ہے، اس حال میں کہ وہ لیٹی ہوئی ہیں۔ یہ خواب بھی اپنے خاوند کو بتایا تو انھوں نے یہ سن کر کہا اگر تو نے سچ مچ ایسا ہی دیکھا ہے تو میں عنقریب فوت ہو جاؤں گا اور تو میرے بعد شادی کر لے گی۔

سکران رضی اللہ عنہ کی طبیعت اسی دن سے ناساز رہنے لگی۔ تھوڑے ہی عرصے بعد وہ فوت ہو گئے اور سودہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے شادی کر لی۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا تمام تر انتظام و اہتمام مشہور و معروف صحابیہ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے کیا جو سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں اور انھوں نے ہی تمام ملنے جلنے والوں کو اس یقینی خبر سے آگاہ کیا۔ سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے برادر نسبتی (بیوی کے بھائی) تھے۔

یہ بات ہر کوئی جانتا تھا کہ نبی کریم ﷺ کے دل میں جو عقیدت سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی تھی۔ اس کے برابر کوئی بھی جگہ نہیں بنا سکتا۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سلیم العقل اور پختہ عمر کی سلیقہ شعار اور عقل مند و دانا خاتون تھیں۔ انہوں نے حرمِ نبوی میں آ کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایسا بہترین رویہ رکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جگہ تو نہیں لے سکتی تھیں لیکن نبی کریم ﷺ کے لیے ایک دانا اور ہمدرد بیوی ثابت ہوئیں۔

عمر رسیدہ خاتون کے ساتھ شادی کی حکمت:

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی عمر پچپن سال ہو چکی تھی اس کا خاوند سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ وفات پا چکے تھے وہ بیوگی کی زندگی بسر کر رہی تھیں۔ ان کا والد اور بھائی بھی مسلمان نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ خطرہ تھا کہ اگر ان کو سہارا نہ ملتا تو انہیں دوبارہ اپنے آبائی دین کی طرف لوٹنے پر مجبور کر دیا جاتا۔ اس نازک ترین صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کر کے انہیں سہارا دیا تاکہ وہ دین اسلام پر قائم ودائم رہیں۔ جب اس کی خبر مکہ کے باشندوں کو ہوئی تو وہ انگشت بدنداں رہ گئے کہ رسول اللہ ﷺ جب پورے شباب میں تھے تو خواتین قریش کی سردار مشہور ومعروف تاجر خاتون سیدہ خدیجہ بنت خویلد نے آپ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر سب کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیا کیونکہ سرداران قریش میں سے ہر ایک کی دلی تمنا تھی کہ یہ اعزاز اسے حاصل ہو لیکن سیدہ خدیجہ بنت خویلد کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے حق میں دیکھ کر سب اپنی بغلیں جھانکنے لگے۔ اب یہ بات ان کے لیے بڑی حیران کن تھی کہ کیا سودہ بنت زمعہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پائے کی خاتون ہے کہ اس کی وفات کے بعد اس کی جگہ لے رہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ کر کے سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور انھیں واضح طور پر یہ اشارہ دیا کہ یہ فیصلہ ایک پریشان حال مومن خاتون کو دلاسہ دینے کے لیے کیا گیا ہے کیونکہ یہ خاتون رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائی اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اس سفر میں مصائب ومشکلات کو برداشت کیا اس کا خاوند فوت ہو گیا۔ اسے سہارا دینا خالصتاً ایک دینی اور اخلاقی مسئلہ تھا۔ یہ ایک عظیم مقصد تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے اختیار کیا اس طرح آپ نے اعلیٰ اخلاق اور مروّت کا ثبوت دیا۔

اس شادی میں حکمت کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ بنو عبدالشمس اور بنو ہاشم کے درمیان زمانہ دراز سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔ اس رشتے سے اس دیرینہ دشمنی کا خاتمہ ہوا۔

تیسری حکمت یہ تھی کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے ننھیال بنو نجار کی عزت افزائی ہوئی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ کا تعلق اس قبیلے سے تھا۔

اسیر بدر سہیل بن عمرو کے بارے میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا موقف:

سہیل بن عمرو سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے خاوند سکران بن عمرو کا بھائی تھا اس نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا اس نے جنگ بدر میں قریش مکہ کی طرفداری میں حصہ لیا اور مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہوا جب بدر کے قیدیوں کو مدینہ منورہ لایا گیا۔ تو سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اس وقت عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما کے گھر میں گئی ہوئی تھیں ابھی پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا قیدیوں کے مدینہ منورہ میں آمد کی خبر سن کر اپنے گھر تشریف لے گئیں۔ رسول اللہ ﷺ گھر میں موجود تھے۔ ایک کمرے میں دیکھا کہ سہیل بن عمرو کو دیکھا کہ اس کے درمیان ہاتھ گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے ہیں یہ حالت زار دیکھ کر سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے ابو یزید اس ذلت سے بہتر تھا کہ تم مر جاتے تم نے یہ کیسے آسانی سے اجازت دے دی کہ تمہارے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ دیے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا اے سودہ کیا تم اسے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف برانگیختہ کر رہی ہو۔ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جب میں نے سہیل کو اس حالت میں دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں مجھے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکی اور بے ساختہ یہ الفاظ میری زبان پر آ گئے۔ میں معافی چاہتی ہوں۔ ❶

سہیل بن عمرو نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور اسلام کے جملہ احکام پر صدق دل سے عمل پیرا ہوا۔

اس نے رسول اللہ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد سب سے پہلے یہ تاریخی جملہ کہا تھا:

((مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ .))

''جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے وہ مرے گا نہیں۔''

---

❶ مستدرك حاكم: ٣/ ٢٢، السنن الكبرىٰ بيهقي: ٩/ ٨٩، البداية والنهاية: ٣/ ٣٠٧، تهذيب الكمال: ٣٥/ ٢٠٣، سيرة ابن هشام: ١/ ٦٤٥، ابوداؤد: ٢٦٨٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ زمانہ جاہلیت میں قریش کا سردار اور مشہور و معروف خطیب تھا اس نے عمواس میں پھیلنے والی طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر وفات پائی اور جنت الفردوس میں جا مقیم ہوا۔ ❶

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کو ہنساتی تھی:

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ایک دن رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگیں کہ گزشتہ رات آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پیچھے میں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنا شروع کر دی جب آپ رکوع میں گئے میں بھی رکوع میں چلی گئی لیکن رکوع کی حالت میں میں نے اپنی ناک کو انگلیوں سے دبا لیا کہ کہیں میری نکسیر نہ پھوٹ پڑے۔ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے۔ ❷

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے دجال بہت ڈرتی تھیں:

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا مزاحیہ طبیعت اور پاکیزہ دل کی مالک اور سیدھی سادی خاتون تھیں۔ بعض اوقات دیگر ازواجِ مطہرات انہیں کوئی مذاق کر کے ماحول کو خوشگوار اور دلچسپ بنایا کرتی تھیں۔

ایک روز سیدہ حفصہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپس میں باتیں کر رہی تھیں اور اسی اثنا میں سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف لے آئیں۔ ان دونوں نے کہا کہ آج کل سودہ بہت خوش نظر آتی ہے۔ آج ہم اسے تھوڑا پریشان کر کے چھوڑیں گی۔

جب سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں تو انہوں نے کہا: اے سودہ! آپ کو کوئی نئی بات معلوم ہوئی ہے؟ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے۔ مجھے تو کوئی بات معلوم نہیں ہوئی۔ کون سی بات ہے؟ مجھے بتا دو۔ ان دونوں نے کہا: کانا دجال آچکا ہے۔ بس یہ سننا تھا کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا گھبرا گئیں۔ کپکپی طاری ہوگئی۔ اور بھاگ کر گھر کے اس کونے میں جا چھپیں جہاں چولھا وغیرہ جلایا جاتا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے سیدہ حفصہ اور

---

❶ اسد الغابہ: ۲/ ۵۵۸.

❷ طبقات ابن سعد: ۸/ ٤٤، الاصابة: ۸/ ۱۹۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آج کیا بات ہے کہ آج تم بہت ہنس اور خوش ہو رہی ہو؟ دونوں نے ہنستے ہوئے نبی کریم ﷺ کو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے بتایا۔ آپ ﷺ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: آقا! کیا واقعی کانا دجال نمودار ہو چکا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ کہاں سے نمودار ہوگا؟ یہ بات سن کر سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو سکون ہوا اور وہ اس جگہ سے (جہاں چھپی تھیں) نکل کر باہر آ گئیں اور اپنے کپڑوں پر لگا ہوا گرد و غبار جھاڑا۔ ❶

دراصل سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کسی بھی بڑے معاملے کے بارے سنتی تھیں تو بہت تعجب کیا کرتی تھیں۔ قیامت اور اس کی نشانیوں سے بہت زیادہ خوفزدہ رہتی تھیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پسندیدہ خاتون سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بہت پسند تھی۔ ان کی طبیعت میں قدرے تیزی تھی، جب وہ زیادہ عمر کی ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا کہ میں عائشہ صدیقہ کے حق میں اپنی باری سے دستبردار ہوتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں دو دن گزارا کرتے تھے۔ ایک دن اس کا اور ایک دن سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا اور باقی ازواج مطہرات کے پاس ایک ایک دن گزارتے۔ ❷

مذکورہ حدیث میں چند وضاحت طلب الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے تاکہ قارئین کرام کو حدیث کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔ حدیث میں پہلا لفظ "فِيْ مِسْلَاخِهَا" استعمال کیا گیا ہے۔ مِسْلَاخ جسم کے ظاہری جلد کو کہتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے کہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اگرچہ جسمانی اعتبار سے فربہ تھیں لیکن مجھے اپنی گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے بہت اچھی لگتی تھیں۔ وہ بڑی صاف دل، عقلمند اور سلیقہ شعار خاتون تھی۔ حدیث میں "مِنِ امْرَءَةٍ فِيهَا

❶ البداية والنهاية: ٥/ ٣٢٧۔ الاصابة: ٧/ ٦١٠.

❷ مسلم: ١٤٦٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حِدَّۃٌ" کے الفاظ استعمال کیے گئے اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت میں قدرے تلخی تھی۔ کسی کی طبیعت میں تیزی کے عنصر کا غالب آ جانا کوئی عیب کی بات نہیں اور نہ اس سے شخصیت میں کوئی نقص ثابت ہوتا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دراصل یہ بتانا چاہتی ہیں کہ ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا میں بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں البتہ انھیں غصہ قدرے جلد آ جاتا ہے اور یہ کیفیت طبیعت کے حساس ہونے کی بھی علامت ہوا کرتی ہے حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے گئے ہیں کہ "جَعَلَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ" اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔ اور اسلامی شریعت میں اس کی اجازت ہے کہ اگر کسی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں سے کوئی بیوی اپنی باری اپنی سوکن کو ہبہ کر سکتی ہے کیونکہ یہ اس کا حق ہے وہ اپنے حق سے کسی بھی اپنی سوکن کے حق میں دستبردار ہو سکتی ہے البتہ اس سے اپنے خاوند کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سیدہ سودہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دلچسپ واقعات:

اس عزت والے نبوی گھرانے میں جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر قسم کی آلودگی سے پاک کر دیا تھا، اس میں برکات کی برکھا برسائی۔ اس سے خیرات کے سوتے پھوٹے۔ اس گھرانے کے پہلوؤں سے ایک ایسا نور چمکا جس سے ساری دنیا روشن ہوگئی۔ اس نور نے جاہلیت کے اندھیروں سے ہدایت اور دین حق کی روشنی کی طرف دنیا کو نکال کر سیدھے راستے پر گامزن کیا۔ زبان کو سیدھی اور دوٹوک بات کا سلیقہ دیا اور اس نورِ اسلام نے اخلاقِ عالیہ، اوصافِ حمیدہ اور فضائل کو پروان چڑھایا۔ اس گھر میں ایمان کی دلربا خوشبو رچ بس گئی تھی اور فضائل کی تر و تازگی نے اس گھر کے ماحول کو خوشگوار بنا دیا تھا۔

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے شانہ بشانہ اس گھر میں زندگی کے دن گزارنے لگیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور یہ ساری امت کی خواتین میں سب سے زیادہ سمجھدار، اوصاف حمیدہ کی خوگر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبوب نظر تھیں اور ان کے باپ سے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو بڑی محبت تھی۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس پاکیزہ خانہ نبوی میں نہایت خوشگوار انداز میں زندگی بسر کی، ہمیشہ نسوانی غیرت کو دبا کر رکھا۔ گھریلو حالات کو پرسکون رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی، دل میں صرف یہی لالچ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی باری بھی اپنی سوتن عائشہ رضی اللہ عنہا کو تفویض کر دی تھی۔ [1] اس حوالے سے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی دلی رغبت کو احترام کی نگاہ سے دیکھا اور آپ کی خوشی کو مقدم جانا۔

ان کے پیش نظر ہمیشہ یہ تصور رہتا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خوش ہو جائیں تو سب کچھ مل گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ، مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوْفُ عَلَيْنَا جَمِيْعًا۔ فَيَدْنُوْ مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيْسٍ حَتّٰى يَبْلُغَ إِلَى الَّتِيْ هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيْتُ عِنْدَهَا، وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِيْنَ أَسَنَّتْ، وَفَرِقَتْ أَنْ يُفَارِقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَالَتْ نَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِيْ أَشْبَاهِهَا أُرَاهُ قَالَ: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا﴾ (النساء:٤/ ١٢٨)))

''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ٹھہرنے اور باری کی تقسیم کے حوالے سے ہم میں سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ کوئی دن ہی ایسا ہوا ہوگا کہ آپ نے ہم سب کے پاس چکر نہ لگایا ہو۔ آپ سب ازواج کے پاس بیٹھتے، ان

[1] تاريخ الاسلام، المغازي ص ٦٢١.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے باتیں کرتے لیکن رات اس زوجہ کے پاس گزارتے جس کی باری ہوتی۔
سودہ بنت زمعہ (رضی اللہ عنہا) جب عمر رسیدہ ہو گئیں اور انھیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے طلاق دے کر فارغ کر دیں گے تو انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو سونپتی ہوں۔ آپ نے ان کی پیش کش کو قبول کر لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اور اس قسم کی دوسری عورتوں کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا﴾ [1] (النساء: ٤/ ١٢٨) ''اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو۔''

اسی لیے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ میری بھی اسی قسم کی عمدہ طبیعت ہو جائے۔ اور میں بھی سودہ رضی اللہ عنہا کے طرز عمل کو اختیار کر لوں۔ انھوں نے اپنا دن نبی کریم رسول اللہ ﷺ کو ودیعت کر دیا۔ یہ سودہ رضی اللہ عنہا کا ہی خاصہ ہے کہ انھوں نے اپنی باری پر رسول اللہ ﷺ کی منظور نظر رفیقہ حیات کو ترجیح دی۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ کارنامہ صرف رسول اللہ ﷺ کا تقرب حاصل کرنے اور آپ سے محبت رکھنے کے حوالے سے سرانجام دیا۔ یہ ایثار و قربانی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کرتے ہوئے کی۔ رسول اللہ ﷺ باری کے مطابق اپنی سب ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے۔ سوائے سودہ رضی اللہ عنہا کے، لیکن وہ اس پر خوش تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی رضا کو ترجیح دیتی تھیں۔ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کی خوشی میں اپنی خوشی محسوس کرتی تھیں۔

---

[1] صحيح البخاري كتاب النكاح باب المرأة تهب يومها من زوجها لضرتها رقم الحديث (٥٢١٢)۔ صحيح مسلم رقم الحديث (١٤٦٣) الاستيعاب (٤/ ٣١٨)۔ سنن ابي داؤد رقم الحديث (٢١٣٥) الاصابة (٤/ ٢٣٠).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوعمر القرطبی رحمہ اللہ سے الاستیعاب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مروی ہے، آپ فرماتی ہیں:

((لَمَّا اَسَنَّتْ سَوْدَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنِّيْ فَاِنَّا اُرِيْدُ اَنْ اُحْشَرَ فِيْ اَزْوَاجِكَ وَاِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ، وَاِنِّيْ لَا اُرِيْدُ مَا تُرِيْدُ النِّسَاءُ فَاَمْسَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّيَ عَنْهَا مَعَ سَائِرِ مَنْ تُوُفِّيَ مِنْ اَزْوَاجِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ)) ❶

''جب سودہ (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے ہاں عمر رسیدہ ہو گئیں اور رسول اللہ ﷺ نے انھیں طلاق دینے کا ارادہ کر لیا تو سودہ نے کہا: آپ مجھے طلاق نہ دیں، آپ کو میرے بارے میں اختیار ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن مجھے آپ کی بیویوں میں اٹھایا جائے۔ میں اپنا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو ہبہ کرتی ہوں۔ اب میں وہ نہیں چاہتی جو عورتیں چاہتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی پیش کش قبول کرتے ہوئے انھیں اپنے پاس رکھا، یہاں تک کہ سودہ (رضی اللہ عنہا) نے دیگر ازواج مطہرات کی طرح آپ ہی کے گھر میں وفات پائی۔''

ابن سعد کی ایک روایت میں ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا وصیبنا محمد رسول اللہ ﷺ سے کہا:

((لٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُبْعَثَ فِيْ نِسَائِكَ وَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ))

''میں یہ پسند کرتی ہوں کہ مجھے آپ کی بیویوں میں اٹھایا جائے میں نے اپنا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((زَارَتْنَا سَوْدَةُ يَوْمًا فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ فِيْ حِجْرِيْ وَالْاُخْرٰى فِيْ حِجْرِهَا، فَعَمِلْتُ لَهٗ حَرِيْرَةً۔

❶ الاستیعاب ٤/ ٣١٧، ٣١٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَوْقَالَ: خَزِيْرَةً. فَقُلْتُ: كُلِيْ، فَاَبَتْ، فَقُلْتُ: لَتَاْكُلِيْنَ اَوْ لَاُلْطِخَنَّ وَجْهَكِ، فَاَبَتْ، فَاَخَذْتُ مِنَ الْقَصْعَةِ شَيْئًا، فَلَطَخْتُ بِهٖ وَجْهَهَا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِجْلَهٗ مِنْ حِجْرِهَا لِتَسْتَقِيْدَ مِنِّيْ، وَقَالَ لَهَا: "لَطِخِيْ وَجْهَهَا" فَاَخَذَتْ مِنَ الْقَصْعَةِ شَيْئًا، فَلَطَخَتْ بِهٖ وَجْهِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ..... الحديث)) [1]

''ایک دن سودہ رضی اللہ عنہا ملاقات کے لیے ہمارے پاس آئیں۔ رسول اللہ ﷺ میرے اور ان کے درمیان میں اس طرح بیٹھے کہ ایک پاؤں میری گود میں رکھا اور ایک پاؤں ان کی گود میں رکھا۔ میں نے اس دن حریرہ (حلوہ نما) بنایا تھا۔ میں نے سودہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ کھاؤ! سودہ (رضی اللہ عنہا) نے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا: تو کھائے گی یا میں تیرے چہرے پر اس کی لیپ کر دوں؟ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر بھی انکار کر دیا تو میں نے پیالے سے کچھ حریرہ لیا اور ان کے منہ پر مل دیا، تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا پاؤں ان کی گود سے اٹھا لیا تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لیں۔ پس آپ نے سودہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ تم بھی اس کے چہرے پر لیپ کر دو تو انھوں نے پیالے میں سے کچھ لیا اور اسے میرے چہرے پر مل دیا۔ رسول اللہ ﷺ یہ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔''

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں رغبت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا:

((هٰذِهِ الْحَجَّةُ ثُمَّ ظُهُوْرُ الْحُصُرِ.))

''یہ حج ہے پھر گھر میں بیٹھ جانا۔''

اس حکم کے بعد تمام ازواج مطہرات حج کے لیے گئیں البتہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

[1] النسائي في عشرة النساء رقم الحديث (٣١) تحفة الاشراف (١٢/ ٢٦١) المواهب اللدنية (٢/ ٣٤٩).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اس کے بعد حج پر تشریف نہیں لے گئیں۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد کسی طرف بھی سواری کو حرکت نہ دیں گی یعنی اس پر سوار ہو کر کہیں نہیں جائیں گی۔

ایک روایت میں تو یہ الفاظ آئے ہیں کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((لَا اَحُجُّ بَعْدَهَا اَبَدًا .)) ❶

''کہ میں اس فرمان کے بعد قطعاً حج نہیں کروں گی۔''

"اَلْحُصَرُ" اَلْحُصِیْر کی جمع ہے۔ حصیر چٹائی کو کہتے ہیں جو گھروں میں بچھائی جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے مراد یہ ہے کہ ازواج مطہرات اپنے گھروں میں رہیں اور ان سے باہر نہ جائیں۔

بعض شارحین کا خیال ہے کہ اس فرمانِ رسول ﷺ سے مراد یہ ہے کہ جس کے لیے سفر کے وسائل میسر نہ ہوں وہ حج پر نہ جائے۔

وسائل نہ ہونے کی صورت میں حج کو چھوڑنا جائز ہے۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے رخصت کا ملنا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کسی کام کے لیے گھر سے باہر گئیں یہ فربہ جسم کی خاتون تھی انہیں آسانی پہچانا جا سکتا تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا اور کہا اے سودہ آپ گھر سے باہر نہ ہی نکلا کریں تو بہتر ہے آپ کو تو باسانی پہچان لیا جاتا ہے یہ بات سنتے ہی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا گھر واپس چلی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما رہے تھے اور شام کا کھانا کھا رہے تھے ہاتھ میں ہڈی والے گوشت کا ٹکڑا پکڑا ہوا تھا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی کہنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے ایک ضروری کام کے لیے گھر سے باہر گئی تھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ بات کہی ہے کہ تم اپنے گھر سے باہر نہ جایا کرو اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونا

❶ مسند امام احمد:۲/ ٤٤٦ ، مسند ابو یعلی:٧١٥٤ ، طبقات ابن سعد:۸/ ٤٤ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شروع ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ گوشت کا ٹکڑا بھی اپنے ہاتھ سے چھوڑا نہیں تھا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ .)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت دے دی ہے کہ تم اپنے ضروری کام کے لیے گھر سے باہر جا سکتی ہو۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں رقمطراز ہیں کہ جب عورتوں کے لیے پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر رسول اللہ ﷺ سے اس موضوع پر گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل کر دیا یہی وجہ ہے کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد بھی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خیال تھا۔ مسلمان عورتوں کو بالعموم اور ازواج مطہرات کو بالخصوص اپنے گھروں سے باہر نہ نکلنا زیادہ مناسب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سید سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا پر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نگاہ پڑی تو انھوں نے برملا یہ کہہ دیا کہ آپ گھر سے باہر نہ نکلتیں تو بہتر تھا۔ لیکن سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی شکایت پر رسول اللہ ﷺ نے شرعی حکم کی وضاحت کر دی کہ مسلمان عورت ضروری کام کی غرض سے پردے کی حالت میں اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے۔

سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت:

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے درہموں سے بھری ہوئی ایک بوری سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجی۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے انہیں بتایا گیا کہ یہ درہم ہیں انہوں نے کہا کہ کیا درہم بوری میں کھجوروں کی طرح بھی رکھے جاتے ہیں۔ پھر اپنی خادمہ سے کہا کہ پراتیں لاؤ حکم کی تعمیل کی گئی تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پراتوں میں ڈال کر مستحقین میں بانٹ دیے۔ ❷

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا احادیث رسول کو روایت کرنا:

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے پانچ احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک بخاری

❶ بخاری: ٤٧٩٥ . ❷ طبقات ابن سعد: ٨/ ٤٥ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شریف میں مذکور ہے جو درج ذیل ہے:

نبی کریم ﷺ کی بیوی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی ہم نے اس کے چمڑے کو رنگ لیا اور اس میں ہم نبیذ بنانے لگے یہاں تک کہ وہ پرانا ہو گیا۔ ❶

روایت حدیث میں شاگرد:

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے سیدنا عبد اللہ بن عباس، سیدنا یحییٰ بن عبد اللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہم نے احادیث رسول روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ❷

وفات اور نمازِ جنازہ:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الاصابہ'' میں رقمطراز ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے اپنی تالیف کتاب ''الزہد'' میں لکھا ہے کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جب میں فوت ہو جاؤں تو نمازِ جنازہ عثمان بن مظعون پڑھائے۔ ❸ آپ ﷺ نے فرمایا اے زمعہ کی بیٹی! اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ موت کب ہو گی تو تجھ پر یہ تیرے وہم و گمان سے بھی زیادہ دشوار گزرے۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری دنوں میں ۷۳ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان کی نمازِ جنازہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ انہیں مدینہ منورہ کے معروف قبرستان بقیع الغرقد (جنت البقیع) میں دفن کیا گیا۔

اولاد:

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے کے بعد کوئی اولاد نہ ہوئی۔ البتہ پہلے شوہر سکران رضی اللہ عنہ سے ایک بیٹا عبدالرحمٰن تھا۔ جو جنگ جلولاء میں شریک ہوا، اور اسی جنگ میں جام شہادت نوش کیا۔ (جلولاء فارس کی ایک بستی ہے جس میں جنگ ہوئی تھی) ❹

''اللہ اس سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔''

---

❶ بخاری: ٦٦٨٦. ❷ تهذيب الكمال، للمزي: ٣٥/ ٢٠٠.

❸ سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ [العاصم]

❹ السمط النجوم العوالي، للعصامي.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

3

ام المومنین سیدہ

عائشہ بنت ابی بکر

رضی اللہ عنہما

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام میری تصویر سبز ریشم کے غلاف میں لپیٹ کر سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خواب میں لائے اور فرمایا: ''یہ آپ کی دنیا و آخرت میں بیوی ہے۔''

(ترمذی باب المناقب)

(یاد رہے نبی کا خواب بمنزلہ وحی ہوتا ہے)

رسُولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چالیس اوصاف وفضائل ایسے تھے جو کسی اور میں نہیں پائے جاتے تھے۔ ان کے حق میں قرآنی آیات نازل ہوئیں جو رہتی دنیا تک تلاوت کی جاتی رہیں گی۔
- ان کی خواتین پر برتری ایسی ہے جیسا ثرید سارے کھانوں پر برتر ہوتا ہے۔
- سیدہ عائشہ صدیقہ دنیا و آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں جن کے علم نے دنیا کو شرابور کر دیا۔
- پاکیزہ خانہ نبوی میں جسے مرکزی مقام حاصل تھا' یہ ساری امت کی خواتین میں سب سے بڑھ کر عالم' فاضل اور فقیہہ تھیں۔
- یہ روایت اور حفظ کی دنیا میں خاتون اول ہیں۔ جنہوں نے (۲۲۱۰) دو ہزار دو سو دس احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔
- جن کا گھر نزول وحی کا مرکز' علمی و روحانی فوائد کا سرچشمہ' علماء کا گہوارہ اور معرفت کا حیرت کدہ بنا ہوا تھا۔ جنہوں نے ۵۸ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب:

ام المومنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر عبداللہ بن اُبی قحافہ عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّۃ بن کعب بن لوی القرشیۃ، التیمیۃ المکیۃ (رضی اللہ عنہا)

پیدائش:

بیان کیا جاتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہجرت سے آٹھ یا نو سال پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ بعض نے ۴ یا ۵ برس قبل از ہجرت بھی بیان کیا ہے۔ ان کی ولادت با سعادت سے پہلے والدین دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ یہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے آٹھ سال چھوٹی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کی عمر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے بعض اہل علم محققین کا کہنا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا اپنی بہن سیدہ اسماء بنت ابی بکر سے دس سال چھوٹی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ہجرت کے وقت ۱۷ برس کے لگ بھگ تھی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

کنیت:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری سب سہیلیوں کی کنیت ہے۔ میری کوئی کنیت نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی ہمشیرہ کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی مناسبت سے اپنی کنیت ام عبداللہ رکھ لو۔ لہٰذا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کنیت ام عبداللہ رکھ لی۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو آپ نے اپنا لب مبارک اس کے منہ میں ڈالا۔ تو پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لب

❶ ابوداؤد: ۸۴۹۷۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مبارک تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کا نام عبد اللہ ہے اور تم ام عبد اللہ ہو۔ پھر زندگی بھر میری کنیت یہی رہی اور میرے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ ❶

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کنیت رکھنا سنت ہے جس کے اولاد نہ بھی ہو اسے بھی اپنی کنیت رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ یہ اسلامی ادب ہے اس کی دیگر اقوام عالم میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ مسلمان مردوں اور عورتوں پر واجب ہے کہ وہ کنیت کو لازمی طور پر اختیار کریں اور دوسرے القابات اور نسبتوں سے احتراز کریں جو عجمیوں میں رائج ہو چکے ہیں مثلاً ، بیگ، آفندی، الباشا، السید، السیدۃ اور آنسہ وغیرہ القابات عام طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ حنفی فقہاء نے تو آفندی لقب کو مکروہ قرار دیا ہے جس طرح کہ حاشیہ ابن عابدین میں اس کے مکروہ ہونے کا تذکرہ ہے۔

اسی طرح لفظ السید کا اطلاق ریاست کے سربراہ پر ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے "قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ" اپنے سردار کے لیے اٹھو۔ ہر شخص پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ❷

والد محترم، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ذات تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا حقیقی نام عبداللہ تھا۔ جبکہ ابوبکر آپ کی کنیت تھی۔ بعض مؤرخین کے ہاں آپ کا حقیقی نام عتیق ہے۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ "عتیق" آپ رضی اللہ عنہ کا لقب تھا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص عتیق (یعنی آگ سے نجات یافتہ) کو دیکھنا چاہتا ہے، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ بعدازاں آپ رضی اللہ عنہ کا نام عتیق مشہور ہوا۔ جبکہ ایک قول یہ بھی موجود ہے کہ عتیق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حقیقی نام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: عبداللہ۔ پوچھا گیا: لوگ ان کا نام عتیق بتاتے ہیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابوقحافہ کے تین

---

❶ صحیح ابن حبان: ۱۶/ ۷۱۱۷.

❷ بخاری: ۶۲۶۲، مسلم: ۱۷۶۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیٹے تھے، عَتِیق، مُعْتِق اور عُتَیق۔ ❶ یہاں بھی عتیق سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

درست بات یہی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''عبداللہ'' اور لقب ''عتیق'' تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵۷۳ء میں واقعہ فیل کے تقریباً تین سال بعد ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ فیل کے دو سال اور تقریبا چار ماہ بعد ہوئی۔

آپ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ انتہاء درجہ امانتدار اور شریف انسان تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اور تاحیات اسلام کی ترویج اور اشاعت کے لیے کوشاں رہے۔ ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔ نبی کریم ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان مدفون ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو قبر میں سیدنا عبدالرحمٰن، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہم نے اتارا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر اس انداز سے کھودی گئی کہ آپ کا سر نبی کریم ﷺ کے کندھوں کے برابر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات نبی کریم ﷺ کی وفات کے دو سال اور کچھ مہینے بعد ۲۲ جمادی الآخرۃ، ۱۳ ہجری، بمطابق اگست ۶۳۴ء میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ۶۳ سال عمر پائی۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا جان:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا جان کا نام عثمان بن عامر تھا۔ لیکن اپنی کنیت ابوقحافہ کے ساتھ زیادہ معروف ہوئے۔ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ تب نبی کریم ﷺ نے ان کے سر کے بالوں کو خضاب لگانے کا حکم دیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ اس بزرگ کے بالوں کا رنگ بدل دو لیکن سیاہ نہ کرنا۔ اسلام میں یہ پہلے انسان تھے جنہیں خضاب لگایا گیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دادی جان:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دادی جان کا نام سلمی بنت صخر بن عامر تھا۔ اپنی کنیت ام الخیر کے ساتھ مشہور تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا جان (اپنے خاوند) ابوقحافہ کی چچا زاد

❶ الاصابہ: ٤/ ١٧٠.

❷ مختصر تاریخ دمشق.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ یہ اپنے خاوند (ابوقحافہ) سے قبل مسلمان ہوگئی تھیں۔ ان کا نام لیلیٰ بنت صخر بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان کی وفات ان کے خاوند ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوئی تھی۔ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ کا نام ام رومان رضی اللہ عنہا تھا۔ بعض مؤرخین نے ان کا حقیقی نام زینب اور بعض نے ''دعد'' بیان کیا ہے۔ ام رومان ان کا لقب بتایا جاتا ہے۔ ❷

ام رُومان (''ر'' پر زبر کے ساتھ) اور ام رُومان (''ر'' پر پیش کے ساتھ) دونوں طرح سے پڑھا جاتا ہے۔ ❸

ان رضی اللہ عنہا کے والد (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نانا جان) کا نام عامر بن عویمر تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ترغیب و دعوت پر آپ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ ذوالحجہ ۶ ہجری میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ نبی کریم ﷺ ان کی قبر میں اترے اور فرمایا:

اے اللہ! آپ تو جانتے ہیں کہ ام رومان نے آپ اور آپ کے رسول کی رضا کے لیے کس قدر مصائب اٹھائے ہیں۔

مزید فرمایا:

لوگو! جس کا دل چاہتا ہے کہ جنت کی حور کو دیکھے، تو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے بخشش کی دعائیں کیں۔ ❹

یہاں ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی ماؤں (یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج) اور سیدہ رضی اللہ عنہا کے عینی، علاتی اور اخیافی بہن بھائیوں کا تذکرہ کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ ❺

---

❶ اسدالغابہ: ۳/ ۳۱۵، ایضاً: ۷/ ۳۵٤۔ الاصابہ: ۸/ ۳۰۲.

❷ الاصابہ: ۷/ ٦۳٦، ایضا: ۸/ ۲۰٦.

❸ الاستیعاب، لابن عبدالبر: ٤/ ۱۹۳۵.

❹ الاصابہ: ۸/ ۲۰۷۔ طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۷٦.

❺ بہن بھائیوں کی عموماً تین اقسام بیان کی جاتی ہیں: ۱۔عینی (حقیقی): وہ بہن بھائی جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے سگے ہوں۔ (یعنی جن کے ماں اور باپ ایک ہی ہوں) ۲۔علاتی: وہ بہن ⇦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیویاں:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کل چار شادیاں کیں۔ دو قبل از اسلام اور دو اسلام قبول کرنے کے بعد۔

❶..... آپ رضی اللہ عنہ کی پہلی بیوی کا نام قتیلہ بنت سعد تھا۔ ان سے شادی دور جاہلیت میں ہوئی۔ ان سے سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اور سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ عبداللہ کا نام سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے نام پر رکھا۔ (سیدنا ابوبکر کا نام بھی عبداللہ تھا) انہیں کے بارے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا کہ میری امی آئی ہیں، اور وہ مشرکہ ہیں، کیا میں ان سے حسنِ سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے حسنِ سلوک اور خدمت کا حکم دیا تھا۔ بعد میں یہ بھی مسلمان ہوگئیں۔ ❶

❷..... دوسری بیوی کا نام ام رومان بنت عامر (بن عویمر بن عبدشمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع بن دہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ) تھا۔ ان سے بھی دور جاہلیت میں شادی کی۔ ان سے سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی شادی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیر قریبہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ ❷ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین ہیں۔

❸..... تیسری شادی قبول اسلام کے بعد سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کی۔ جو سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیوہ تھیں۔ ان سے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا۔

❹..... آپ رضی اللہ عنہ نے حبیبہ بنت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہا سے بھی شادی کی۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

⇦ بھائی جو باپ کی طرف سے سگے اور ماں کی طرف سے سوتیلے ہوں (یعنی جن کا باپ ایک اور مائیں الگ الگ ہوں)۔ ۳۔ اخیافی: وہ بہن بھائی جو ماں کی طرف سے سگے اور باپ کی طرف سے سوتیلے ہوں (یعنی جن کی ماں ایک اور باپ الگ الگ ہوں)

❶ اسد الغابہ: ۷/ ۲۵۸، مطبوعہ داراحیاء تراث العربی بیروت۔

❷ جمهرة انساب العرب، لابن حزم۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی وفات کے حاملہ تھیں۔ ان سے ایک بیٹی آپ رضی اللہ عنہ کی وفات سے کچھ عرصہ بعد پیدا ہوئی۔ جس کا نام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام کلثوم رکھا۔ اس کی شادی طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی اور بہنیں:

چونکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے متعدد شادیاں کی تھیں جن کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے عینی بھائی (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ساتھ کچھ علاتی اور اخیافی بہن بھائی بھی تھے۔ جن کی وضاحت حسب ذیل ہے:

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پہلی بیوی قتیلہ بنت سعد سے سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اور سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا مشہور صحابی سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا عروہ بن زبیر رحمہما اللہ کی والدہ ہیں۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سفر ہجرت میں نبی اکرم ﷺ اور اپنے والد محترم رضی اللہ عنہ تک کفار مکہ کی خبریں پہنچاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ ان کی نماز جنازہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ ❷

- اس طرح سے سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاتی بھائی اور سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آنے سے قبل عبداللہ بن حارث ازدی کے نکاح میں تھیں۔ جو زمانہ جاہلیت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حلیف تھا۔ اس سے ایک بیٹا طفیل بن عبداللہ پیدا ہوا۔ اس کے بعد عبداللہ کی وفات ہوگئی۔ طفیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آ گئیں۔ ان سے ایک بیٹا (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) اور ایک بیٹی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) پیدا ہوئیں۔

- اس طرح طفیل بن عبداللہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اخیافی بھائی اور سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ عینی (حقیقی) بھائی ہوا۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آنے سے قبل سیدنا جعفر بن

---

❶ الاستیعاب: ٤/ ١٨٠٧۔ انساب الاشراف۔

❷ اسد الغابة: ٣/ ٣٠٥، مطبوعه دار احیاء تراث العربی بیروت۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حبالہ عقد میں تھیں۔ ان سے آپ رضی اللہ عنہا کے ہاں تین بیٹے عبداللہ، محمد اور عون رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آنے پر ایک بیٹا محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوا۔

- اس طرح سے عبداللہ، محمد اور عون رضی اللہ عنہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اخیافی اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ علاتی بھائی ہیں۔
- حبیبہ بنت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہا سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جس کا نام ام کلثوم تھا۔ [1] یہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور پھوپھیاں:

- علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دو چچاؤں کا ذکر کیا ہے۔ جن کے نام: عتیق اور معتق بیان کیے ہیں۔ اور کہا ہے کہ ان کی نسل آگے نہ چل سکی۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حقیقی نام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: عبداللہ، پوچھا گیا: لوگ تو کہتے ہیں کہ ان کا نام عتیق ہے۔ تب سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابوقحافہ کے تین بیٹے تھے، عَتِیْق، معتق اور عُتَیق۔ [2]

اس روایت سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں: ①.....سیدنا ابوبکر کا نام عتیق تھا۔ ②..... سیدنا ابوبکر کے دو بھائی (معتق اور عُتَیق) تھے۔ جو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے چچا تھے۔ لیکن یہ دونوں باتیں محل نظر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ نے بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اصلی نام ''عتیق'' ہونے کی طرف ہی اشارہ کیا ہے۔ [3]

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تین پھوپھیاں تھیں۔ ایک کا نام ''ام فروہ رضی اللہ عنہا'' تھا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی بیعت کرکے اسلام قبول کرلیا۔ ان کی شادی اشعث بن قیس کندی

---

[1] چونکہ ام کلثوم کی پیدائش نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ہوئی۔ اس لیے صحابیہ بننے کا شرف نہ مل سکا۔

[2] جمهرة انساب العرب، بنوتيم بن مره۔ الاصابه:٤/ ١٧٠ .

[3] الطبقات، لخليفه بن خياط:صفحه:١٧ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے ہوئی۔ جس سے تین بیٹے (محمد، اسحاق اور اسماعیل) اور دو بیٹیاں (قریبہ اور حبابہ) پیدا ہوئیں۔ ❶

❁ دوسری پھوپھی کا نام قریبہ تھا۔ ان کی شادی قیس بن سعد بن عبادہ سے ہوئی۔ ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ❷

❁ تیسری پھوپھی کا نام ''ام عامر'' تھا۔ ان کی شادی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی عامر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہیں عامر بن مالک رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے والد کا نام مالک، اور کنیت ابووقاص تھی۔ عامر رضی اللہ عنہ گیارھویں نمبر پر مسلمان ہوئے تھے۔ جنگ احد میں بھی شریک ہوئے۔ ان سے ام عامر کی ایک بیٹی پیدا ہوئی، جس کا نام ضعیفہ تھا۔ ❸

یہ تینوں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی علاتی بہنیں تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت نقید تھا۔ ❹

دیگر صحابہ سے رشتہ داری:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اعزاز حاصل ہے کہ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ قبل ازیں ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہن بھائیوں اور پھوپھیوں کا مفصل تذکرہ کر چکے ہیں۔ یہاں ہم دیگر صحابہ میں سے ان اصحاب کا ذکر کریں گے جو کسی نسبت سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ دار تھے۔

❁ مشہور صحابی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے، وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہنوئی تھے۔ کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی شادی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ انہی سے مشہور صحابی سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مزید تین بھائی

❶ اسدالغابہ:۷/ ۴۱۳۔ طبقات ابن سعد:۸/ ۲۴۹۔

❷ اسدالغابہ:۷/ ۴۱۳۔ الاصابہ:۸/ ۸۲۔ طبقات ابن سعد:۸/ ۲۴۹۔

❸ الاصابہ:۸/ ۲۴۷۔ طبقات ابن سعد:۸/ ۲۴۹۔ الاصابہ:۸/ ۲۴۷۔

❹ اسدالغابہ:۷/ ۴۱۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(منذر، عاصم، مہاجر) اور دو بہنیں (ام الحسن، عائشہ اور خدیجہ الکبریٰ) تھیں۔ اس طرح سے عبداللہ بن زبیر، عروہ بن زبیر، منذر بن زبیر، عاصم بن زبیر، مہاجر بن زبیر، ام الحسن، عائشہ بنت زبیر، خدیجہ بنت زبیر، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے، بھانجیاں ہیں۔ ❶

❁ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہنوئی تھے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن سیدہ ام کلثوم ان کے حبالہ عقد میں تھیں۔

❁ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن سیدہ قریبہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھابھی تھیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی بیوی تھیں۔ جن سے ایک بیٹا: عبداللہ اور ایک بیٹی: ام حکیم پیدا ہوئی۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ:

نبی کریم ﷺ کے ساتھ شادی سے قبل آپ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی بات سیدنا جبیر بن مطعم بن عدی رضی اللہ عنہما کے لیے کی جا چکی تھی۔ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ ان کی والدہ نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہمارے بیٹے کو بھی بے دین نہ کر دے۔ اس لیے انہوں نے اس یہ رشتہ پکا کرنے سے انکار کر دیا۔ ❸

نبی کریم ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھنا:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے شادی سے پہلے خواب میں دو دفعہ دیکھا۔ میں نے فرشتے کو دیکھا کہ وہ ریشم کے کپڑے میں لپیٹی ہوئی تیری تصویر اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے فرشتے سے کہا کہ ذرا کپڑے کا پردہ ہٹاؤ تو اس نے پردہ ہٹایا تو اس میں تو تھی۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اس کا حکم نافذ ہو کر رہے گا۔ پھر میں نے دوسری دفعہ خواب میں دیکھا کہ فرشتے نے ریشم کے کپڑے میں تیری تصویر کو لپیٹ کر اٹھایا ہوا ہے میں نے فرشتے سے کہا

---

❶ تاریخ دمشق: ٤٠/ ٢٥٩۔ طبقات ابن سعد: ٨/ ٢٥٠.

❷ جمهرة انساب العرب، لابن حزم.

❸ مسند احمد: ٦/ ٢١١.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ پردہ ہٹاؤ اس نے پردہ ہٹایا تو اس میں تو تھی۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو اس کا حکم نافذ ہو کر رہے گا۔ ❶

علامہ ابن منذر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شادی سے پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا چہرہ خواب میں دیکھا۔ شریعت اسلامیہ میں شادی سے پہلے منگیتر کا چہرہ دیکھنا جائز ہے۔

مذکورہ حدیث میں دوسرا نکتہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی کی مانند ہوتے ہیں اسی لیے نبی کریم ﷺ نے جب خواب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا چہرہ دیکھا تو یہ فرمایا کہ یہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی جانب سے اشارہ ہے کہ عائشہ صدیقہ میرے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگی۔

علامہ ابن بطال کہتے ہیں کہ اگر خواب میں کوئی عورت دکھائی دے تو اس کی مختلف نوعیت کی تعبیریں کی جاتی ہیں۔ ایک تعبیر تو یہ ہے کہ جس کو جو عورت خواب میں نظر آتی وہ عورت خواب دیکھنے والے کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگی۔

دوسری تعبیر یہ کی جاتی ہے کہ دیکھنے والے کے رزق میں فراوانی ہوگی۔ دنیا میں اس کا مقام و مرتبہ بلند ہوگا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ منگنی اور نکاح:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئی تو عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ بنت حکیم بن الأوقص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا کس سے؟ اس نے کہا اگر آپ چاہیں تو کنواری دوشیزہ بھی ہے اور اگر آپ چاہیں تو بیوہ عورت بھی ہے، آپ ﷺ نے پوچھا کہ کنواری کون ہے؟ اس نے بتایا کہ آپ کے محبوب صحابی سیدنا ابوبکر صدیق کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ بیوہ کون ہے؟ اس نے بتایا سودہ بنت زمعہ وہ آپ پر ایمان لا چکی ہے اور آپ کے دین کی پیروکار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ ان دونوں سے میرے بارے میں بات کرو۔

---

❶ بخاری: ۳۸۹۵، ۵۰۷۸، ۵۱۲۵، ۷۰۱۱، ۷۰۱۲۔ مسلم: ۲۴۳۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

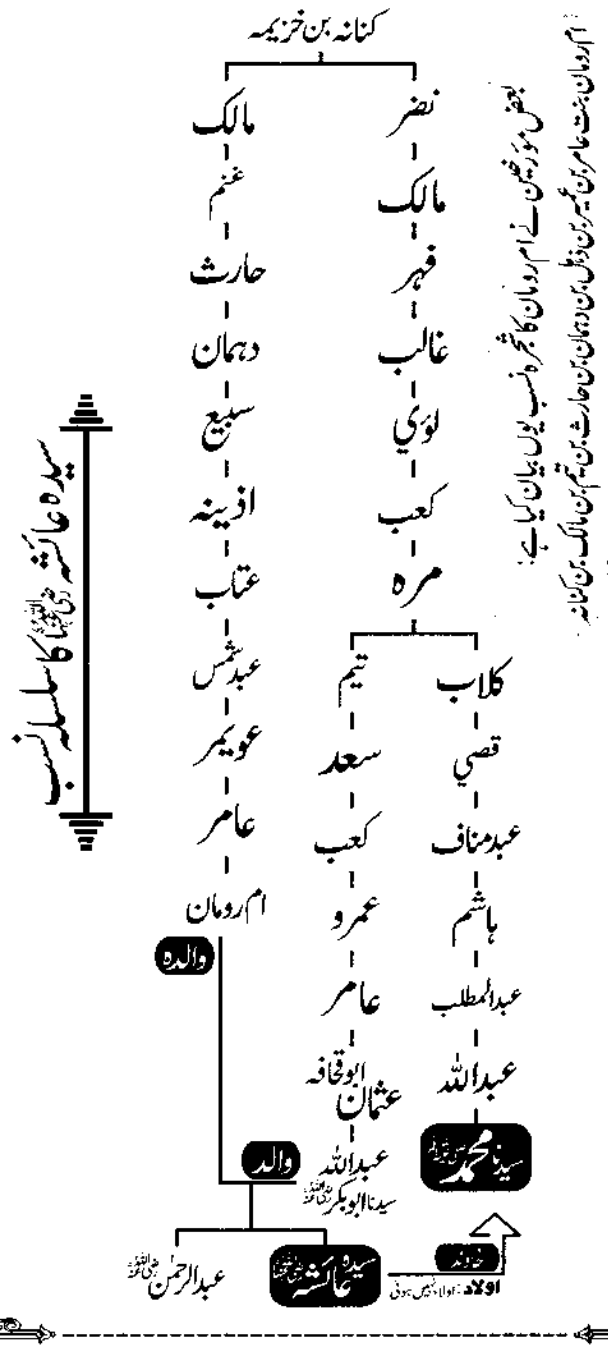

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملی اور ان سے کہا مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے خیر و برکت کو تمہارے گھر میں داخل کر دیا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیوکیا ہوا۔ اس نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے گھر بھیجا ہے تاکہ آپ کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کے بارے میں بات کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے اس رشتے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے تو منظور ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آلینے دیں ان کی رائے بھی معلوم کر لیں۔ تھوڑی دیر کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے ان کے ساتھ رشتے کے بارے میں بات کی تو وہ فرمانے لگے کیا عائشہ کی شادی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوسکتی ہے یہ ان کے بھائی کی بیٹی ہے۔

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر رسول اکرم ﷺ کے پاس گئی۔ آپ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میری طرف سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہو کہ آپ میرے دینی بھائی ہو آپ کی بیٹی سے میری شادی ہوسکتی ہے۔ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انھیں نبی کریم ﷺ کا پیغام سنایا تو انھوں نے کہا: ''چشم ماروشن دل ماشاد'' میرے لیے اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہوسکتا ہے آپ رسول اللہ ﷺ کو بلا لیں آپ تشریف لائے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو ابا جان نے میرا نکاح آپ ﷺ سے کردیا میری عمر اس وقت چھ سال تھی۔ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح جب ہوا اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر چھ سال تھی اور رخصتی ہجرت کے پہلے سال ماہ شوال کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر نو سال تھی۔

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہجرت سے تین سال پہلے وفات پا گئیں۔ ان کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کر لیا جب کہ اس کی عمر چھ سال تھی پھر رخصتی کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر لائے جب کہ اس کی عمر

❶ المعجم الکبیر: ۲۳/ ۲۳، مجمع الزوائد: الھیثمی: ۹/ ۲۲۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نو سال تھی۔ ❶

ہجرت مدینہ میں خاندانِ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اہم کردار:

اسلام ایک ایسا نور ہے جو ان لوگوں کے دلوں میں سرایت کر جاتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

کافر اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے تھے، وہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دینا چاہتے تھے لیکن اللہ اپنے نور کو ان کے ارادوں کے برعکس پورا کرنا چاہتا تھا۔

قریشی کافر مسلمانوں کو مسلسل اذیتیں دیتے رہے۔ جب انھیں پتہ چلا کہ اوس وخزرج قبائل نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے تو ان کی دشمنی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ بیعت اس بات پر ہوئی تھی کہ وہ آپ کا اس طرح دفاع کریں گے جس طرح اپنی عورتوں اور بیٹیوں کا دفاع کرتے ہیں۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہجرت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمھارے بھائی اور تمھارے لیے گھر بنا دیے ہیں جہاں تم امن سے رہ سکتے ہو۔''

مسلمان مدینہ منورہ کی طرف جماعت در جماعت روانہ ہونے لگے۔ جب قریش مدینہ کے راستے میں گھات لگا کر کھڑے ہو گئے تو پھر مسلمان چوری چھپے اکا دکا کھسکنے لگے اور انصار ان مسلمانوں کا اپنی کمین گاہوں میں انتظار کرنے لگے جنہیں ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انھوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ یہ پاکباز انصار، مہاجرین کو خوش آمدید کہنے لگے، کیونکہ مہاجرین رسول اللہ ﷺ کے وہ صحابہ تھے جنھوں نے براہِ راست آپ سے علم حاصل کیا، آپ سے حکمت و دانائی کی باتیں سیکھیں اور انھوں نے آپ سے قرآن مجید زبانی یاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔

رسول اللہ ﷺ اللہ رب العزت کے فرمان کے منتظر تھے کہ کب آسمان سے حکم آئے اور آپ ہجرت کے سفر پر روانہ ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آ گیا تو رسول اللہ ﷺ چھپ

❶ بخاری: ۳۸۹۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر روانہ ہوئے اور پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر دوپہر کے وقت تشریف لے گئے۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے آپ کو دیکھ لیا اور اپنے والد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا، اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قریب ہی کھڑی تھیں: ❶ ابا جان! یہ دیکھئے، ہمارے گھر رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوڑے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! اس لمحے کوئی خاص معاملہ ہے جس کی بنا پر آپ اس وقت تشریف لائے ہیں۔ میرے پیارے اور سچے نبی پہلے کبھی اس وقت تشریف نہیں لائے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تو گھر میں جو بھی ہے اسے نکال دیجیے پھر میں آپ کو بتاؤں گا کہ ماجرا کیا ہے۔'' اس وقت ان کے پاس سیدہ اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما ہی تھیں۔

عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میرے والد آپ پر قربان! یہ آپ کا خاندان ہی تو ہے، کوئی خطرے کی بات نہیں۔ آپ بے خطر ارشاد فرمائیں۔ جب حبیب کبریا علیہ السلام کو اہل خانہ کی طرف سے اطمینان ہو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہاں سے روانہ ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر محبت بھرے انداز میں کہا: اے اللہ کے رسول! کیا مجھے بھی آپ کا ساتھ نصیب ہو گا؟ اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی آپ کے ساتھ جا سکوں گا؟ حبیب کبریا علیہ السلام نے فرمایا:

''ہاں! تم بھی میرے ساتھ چلو گے۔'' یہ سن کر ان کے دل پر رقت طاری ہو گئی، خوشی کے سبب آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اپنی زندگی کے یہ لمحات بڑے ہی سہانے معلوم ہو رہے تھے۔ کیا ان کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی اور بڑا اعزاز ہو سکتا ہے کہ مدینہ منورہ کی طرف سفر ہجرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہو؟

اب اس موقع پر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شعوری کیفیات کو دیکھیں جو ابھی اپنی عمر کی ساتویں بہار دیکھ رہی تھیں۔ وہ اس انداز میں سوچ رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جن سے ان کا نکاح طے پایا ہے اور آپ والد محترم کو بھی ہجرت کے سفر پر مدینہ منورہ

❶ نساء مبشرات بالجنة (۲/ ۱۳۳، ۱۶۰).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنے ساتھ لیے جا رہے ہیں، انھوں نے اپنے تئیں کیا سوچا؟ ان کے ذہن میں کون سے خیالات گردش کرنے لگے؟

لیکن وہ پر اعتماد تھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاوند اور ان کے والد کو اپنے سایہ عاطفت میں رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تائید کے سامان مہیا ہو رہے ہیں۔ انھوں نے سنا اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کی تیاری کر رہے ہیں۔ ان کا دل دھڑک رہا تھا، زبان سے یہ دعائیہ کلمات جاری تھے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دونوں مہاجرین کے لیے سلامتی کی التجائیں کر رہی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدہ اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو الوداع کر کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ ان دونوں نے جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا، دونوں کے لیے کھانا بنایا اور ایک تھیلے میں ڈال کر دے دیا۔ نبی کریم رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں موجود بیوی سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اور اپنی بیٹیوں کو یاد کیا اور ان کے حق میں یہ دعا کی: الٰہی! سفر کے دوران میرا ساتھ دینا اور میرے اہل خانہ کی حفاظت فرمانا۔ پھر یہ روئے زمین کا بہترین قافلہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نگرانی میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ اس کا بیٹا ہجرت کر گیا ہے تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ ان کی پوتیوں اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے ان کا استقبال کیا۔ انھوں نے یہ چاہا تھا کہ وہ یہ تسلی کر لیں کہ بیٹا اپنے گھر والوں کے لیے مال و دولت چھوڑ گیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یوں دکھائی دیتا ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے تمھارے لیے گھر میں کوئی مال و دولت نہیں چھوڑا۔ اس حوالے سے اس نے مالی طور پر تمھارے لیے پریشانی پیدا کر دی ہے۔

اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: دادا جان! ایسی تو کوئی بات نہیں۔ وہ تو بہت سا مال دولت چھوڑ گئے ہیں۔ چونکہ ان کے دادا جان نابینا تھے، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ایک طاقچے تک لے گئیں۔ اس میں چھوٹے چھوٹے پتھر رکھ کر اوپر کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ کپڑے کے اوپر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ لگوا کر کہا: دیکھیے! کتنے سارے درہم و دینار ہمارے لیے گھر میں چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے جب ہاتھ لگایا تو بے ساختہ کہنے لگے: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے تمھارے لیے اتنا مال چھوڑ کر بہت اچھا کیا، یہ تمھارے لیے کافی ہوگا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں اور اپنی ہمشیر سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی موقع شناسی کا یہ انداز دیکھ کر محظوظ ہو رہی تھیں کہ ایسے نازک موقع پر وہ کیسا اچھوتا انداز اختیار کر رہی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ میں اطمینان سے رہائش پذیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے محبوب غلام زید بن حارثہ اور ایک دوسرے غلام ابورافع رضی اللہ عنہما کو مکہ معظمہ بھیجا تاکہ وہ دونوں نبی کریم رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ کو مکہ سے مدینہ لے آئیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ساتھ اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تاکہ وہ ام رومان، سیدہ اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہن کو لے آئیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت کے اس سفر میں محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس قدر دائیں بائیں سے مہاجرین کے اس قافلے پر نوازشات ہو رہی ہیں، کس قدر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لطف و کرم ان کے شامل حال ہے اور وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں انصار کی پناہ گاہ کی طرف جا رہی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے اس سفر ہجرت کے بارے میں بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں:

''ہم مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جس اونٹ پر میں سوار تھی وہ پہاڑ کی تنگ گھاٹی میں جب پہنچا تو بہت بری طرح بدکنے لگا۔ قریب تھا کہ میں اونٹ سے گر جاتی۔ میری والدہ نے یہ صورت حال دیکھ کر اونچی آواز سے کہا: عائشہ! اس کی لگام چھوڑ دو۔ میں نے اس کی لگام چھوڑ دی تو وہ تیزی سے یوں گھوما جیسے کوئی انسان اس کے نیچے آ گیا ہو۔ پھر وہ پرسکون ہو گیا اور پھر ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ابا جان کے گھر سواری سے اتریں اور وہاں تقریباً دو سال قیام کیا۔ پھر غزوہ بدر کا واقعہ رونما ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بابل کے ویہڑے سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنت نما خانہ نبویؐ میں منتقل ہو گئیں تا کہ آپ کا شمار بھی ان لوگوں میں ہونے لگے جن کو اللہ تعالیٰ نے پاکباز قرار دیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے گھر رخصتی:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے شادی کی جب کہ میں چھ سال کی تھی، ہم مدینہ منورہ آئے اور بنو حارث بن الخزرج کے محلے میں رہائش اختیار کی میں مہینہ بھر بیمار رہی، جس کی وجہ سے میرے سر کے بال جھڑ گئے۔ اور جب بخار سے افاقہ ہوا تو میرے سر کے بال پھر سے پورے ہو گئے اور بال لمبے ہو کر میرے کانوں تک پہنچ گئے۔ میری والدہ سیدہ ام رومان میرے پاس آئیں۔ میں جھولا جھول رہی تھی میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں میری ماں نے مجھے آواز دی تو میں ان کے پاس چلی آئی میں نہیں جانتی تھی کہ وہ مجھ سے کیا چاہتی ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر مجھے لا کھڑا کیا میرا سانس پھولا ہوا تھا میں نے لمبا سانس لیا جس سے مجھے قدرے سکون محسوس ہوا پھر پانی سے میرا چہرہ دھویا اور سر کے بال درست کیے پھر مجھے گھر کے اندر لے آئی۔ گھر میں انصار کی خواتین تھیں انھوں نے مجھے دیکھتے ہی خوشی کا اظہار کیا اور میرے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور وہ میرے بارے میں کہنے لگیں یہ تو بڑی نصیب والی ہے اس کے بھاگ اچھے ہیں میری والدہ نے مجھے ان خواتین کے سپرد کیا۔ انھوں نے میرا بناؤ سنگھار کیا پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لا کر بٹھا دیا مجھے یہ منظر دیکھ کر قدرے گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ میری اس وقت عمر نو سال تھی۔

رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں چار پائی پر تشریف فرما تھے۔ کمرے میں انصار کے مرد و خواتین بھی موجود تھے۔ جب مجھے کمرے میں لایا گیا تو تمام مرد و خواتین باہر چلے گئے میرے والد نے ہم دونوں کے حق میں خیر و برکت کی دعا کی اور خود چلے گئے۔ اس دن نہ کوئی اونٹ ذبح کیا گیا اور نہ ہی بکری وغیرہ سعد بن عبادہ نے حاضرین کے لیے کھانے کا اہتمام کیا۔ وہ بھی اس وقت جب رسول اللہ ﷺ مجھے اپنے ہمراہ لے کر اپنے گھر تشریف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لے گئے۔ میں اس وقت نو سال کی تھی۔ ❶

علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں درج ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں:

① چھوٹی عمر میں بچی کا نکاح جائز ہے۔

② منکوحہ بچی کی رخصتی بلوغت کے وقت کی جائے۔

③ دلہن کا بناؤ وسنگھار مستحب ہے۔

④ شادی کے وقت عزیز و اقارب کی عورتوں کا دلہن کے پاس بیٹھنا مستحب ہے۔ اس سے دلہن کو دلی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

⑤ کسی وجہ سے ولیمے کا اگر اہتمام نہ ہو سکے تو اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے اہم اسباب وفوائد:

نبی کریم ﷺ نے جو خواب دیکھا اس کی تعبیر مل گئی۔

رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب کی وفات کے بعد قریش میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعاون حاصل ہوا۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ شادی باہمی تعلقات میں

---

❶ بخاری: ۳۸۹٤، مسلم: ۱٤٦۲، ابن حبان: ۷۰۹۷، مسند امام احمد: ٦/ ٦۱۰، ۲۱۱، مجمع الزوائد: ۹/ ۲۲۱، ۲۲۷، فتح الباری: ۷/ ۲٦٥.

❷ اکثر اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر نکاح اور رخصتی کے وقت بالترتیب ٦ اور ۹ برس تھی۔ لیکن اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے: سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دس برس بڑی تھیں۔ اور ان کی عمر ہجرت مدینہ کے وقت ۲۷ برس تھی۔ [سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۱۵۲۔ الاصابة: ٤/ ۲۲٥] اس لحاظ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ہجرت کے وقت ۱۷ برس بنتی ہے۔ نبوت کے پہلے سال میں ایمان لانے والوں میں بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نام موجود ہے۔ دیکھئے: السیرة النبویة، لابن هشام: ۱/ ۳٥٤۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کے ابتدائی ایام میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پیدا ہو چکی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی پیدائش ۴، یا ٥ نبوی بتانا بھی محل نظر ہے۔ اگر ایمان لانے کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ٥ سال بھی تسلیم کی جائے تو شوال، ۱ ہجری میں تقریباً ۱۹ برس بنتی ہے۔ جو عمر واقعی ایک بالغ اور نکاح کے لائق لڑکی کی ہوتی ہے۔ ممکن ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر رخصتی کے وقت ۹ برس بتانے والوں سے کہیں نہ کہیں نقل کرنے میں کچھ غلطی ہوئی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب [امان اللہ عاصم]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مزید گہرائی کا باعث بنی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے دل و جان سے حمایتی تھے، تبلیغ اسلام کی راہ میں جو رکاوٹیں آئیں ان کو ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ قریش میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بڑی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

اس شادی کے نتیجے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دل خوش ہو گیا انھوں نے آپ ﷺ کی تصدیق اس وقت کی جب کہ لوگوں نے آپ کو جھٹلایا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا اس لیے بھی مناسب رہا کیونکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ الرسول ہونے کا اعزاز حاصل ہونا تھا۔

مستشرقین اعتراض کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ کے ساتھ شادی کی تو اس کی عمر بہت چھوٹی تھی کیا وہ بھول گئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اس کی عمر آپ سے پندرہ سال زیادہ تھی اور آپ ﷺ نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو وہ عمر رسیدہ تھی۔

آپ ﷺ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پیارے نبی اور رسول تھے۔ آپ کو افواہیں پھیلانے والوں سے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ آپ کی دعوت اور شہرت کو نقصان نہ پہنچائیں لیکن اس کے باوجود یہ شادی اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کی آپ کو خواب میں اس کا اشارہ دیا گیا اور انبیاء کے خواہ وحی کی مانند ہوتے ہیں گویا یہ شادی وحی الٰہی کے مطابق ہوئی۔

اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہیے کہ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے جن خواتین کے ساتھ شادی کی وہ یا بیوہ تھیں یا طلاق یافتہ۔

افواہیں پھیلانے والوں کو اپنی اس حرکت سے باز آ جانا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں جو کام بھی کیا وہ وحی الٰہی کے مطابق کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کھیل وتفریح کے واقعات:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ آپ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہیں کچھ حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا تھا تاکہ میں ان کا کھیل دیکھ سکوں۔ ❶

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عید کا دن تھا سوڈانی مسجد میں حبشی گنگا اور نیزہ بازی کے کھیل میں مشغول تھے، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم کھیل دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا ہاں! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میں آپ ﷺ کے کندھے کے اوپر سے انھیں کھیلتا ہوا دیکھنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حبشہ والو اپنا کھیل جاری رکھو۔ یہاں تک کہ میں اُکتا گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بس کافی ہے میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے اب جاؤ۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں لکھتے ہیں:

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مباح کھیل دیکھنا جائز ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن اَخلاق کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اور آپ کا معاشرتی رویہ نہایت کریمانہ اور خوش آیند تھا۔

اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے نزدیک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ بڑا بلند تھا۔ علامہ نووی رحمہ اللہ مذکورہ حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسجد میں جنگی آلات کے ساتھ کھیلنا جائز ہے۔

اسی طرح مسجد میں جنگی آلات کے ذریعے جہاد کی تربیت لینا جائز ہے۔ علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت مردوں کا کھیل دیکھ سکتی ہے بشرطیکہ اس کی نظر صرف کھیل پر ہوں۔ مردوں کی جسمانی ساخت پر نہ ہو۔

کسی مسلمان عورت کا کسی اجنبی مرد کو شہوت کی نظر سے دیکھنا شرعاً حرام ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَقُل لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ﴾ (النور:۳۱)

---

❶ بخاری: ٤٥٤.

❷ بخاری: ۹۵۰، مسلم: ۸۹۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم دونوں نے عبداللہ بن ام مکتوم سے پردہ کیوں نہیں کیا۔ تو انھوں نے کہا یہ تو نابینا ہے اسے دکھائی نہیں دیتا۔ اس سے کیسا پردہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو کیا تم اسے دیکھ نہیں سکتیں؟ ❶

حافظ ابن حجر مذکورہ دونوں حدیثوں میں تطبیق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مسجد نبوی میں حبشیوں کی نیزہ بازی دیکھی اور جہاں تک سیدہ ام سلمہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہما کو نبی کریم ﷺ کا عبداللہ بن ام مکتوم سے پردہ کرنے کے بارے میں ارشاد کا تعلق ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام نبہان بیان کرتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ عبداللہ بن ام مکتوم نابینا تھا۔ نابینا آدمی کو بعض اوقات یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے پہناوے کی حالت کیا ہے اس کے برہنہ ہونے کا بھی امکان ہے لہٰذا مناسب یہی ہے۔ جن عورتوں کو دکھائی دیتا ہے وہ پردے کا اہتمام کریں۔

یہی وجہ ہے کہ عورتوں کو گھر سے باہر نکلتے وقت نقاب اوڑھنے کا حکم ہے تاکہ مردوں کی ان پر نظر نہ پڑ سکے۔ مردوں کو نقاب اوڑھنے کا حکم نہیں ہے۔ علامہ نووی رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کے ضمن میں کہتے ہیں کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن معاشرت خوش اخلاقی اور کریمانہ برتاؤ کا پتہ چلتا ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسول اللہ ﷺ گھر داخل ہوتے تو وہ شرماتی ہوئی غائب ہو جاتیں، رسول اللہ ﷺ انھیں میرے پاس بھیجتے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری سہیلیوں کو میرے پاس بھیجتے اور وہ

❶ ترمذی : ۲۷۷۸، ابوداؤد : ٤١١٢، السنن الکبریٰ نسائی : ۹۲٤۱/٥، فتح الباری : ۲٤۸/۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی بسا اوقات رسول اللہ ﷺ گھر میں میرے پاس تشریف لاتے تو میرے ساتھ لڑکیاں ہوتیں۔ جب آپ ﷺ اندر داخل ہوتے تو وہ گھر سے نکل جاتیں جب آپ گھر سے چلے جاتے تو وہ اندر آ جاتیں۔ ❷

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا غزوۂ خیبر سے واپس آئے اور اس کے گھر کے طاقچے پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو ایک جانب سے پردہ ہٹ گیا۔ طاقچے کے اندر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں پڑی ہوئی تھیں نبی کریم ﷺ نے پوچھا عائشہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ میری گڑیاں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے گڑیوں کے درمیان ایک گھوڑی کو دیکھا جس کے کپڑے سے دو پر بنائے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ گڑیوں کے درمیان میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ گھوڑی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ اس کے اوپر کیا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ گھوڑی کے دو پر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کیا گھوڑی کے پر بھی ہوتے ہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے برجستہ کہا کیا آپ نے سنا نہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے پر تھے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ ❸

اس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ بچیوں کو گڑیوں کے ساتھ کھیلنا شرعاً جائز ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ میرے پاس دو لڑکیاں بعاث لڑائی کے گیت گا رہی تھیں۔

نبی کریم ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور رخ دوسری طرف کر لیا اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے انھوں نے مجھے ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا۔ ارے نبی کریم ﷺ کے

---

❶ بخاری: ٦١٣٠، مسلم: ٦٤٤٠.

❷ ابوداؤد: ٤٩٣١.

❸ ابوداؤد: ٤٩٣٢، السنن الکبریٰ نسائی: ٥/ ٨٩٥٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پاس یہ شیطان کی موسیقی ہو رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا انھیں چھوڑیں جب آپ ﷺ پر اونگ طاری ہوئی تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کی چٹکی لی تو وہ دونوں گھر سے نکل گئیں۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے میرے ہاں دو انصار کی دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور اپنے گیت میں خزرج اور اوس کے درمیان بپا ہونے والی لڑائی بعاث کا تذکرہ کر رہی تھیں وہ دونوں کوئی سکہ بند، مغنیہ نہیں تھیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے یہ کیا نبی کریم ﷺ کے گھر شیطان کے آلات موسیقی یہ عید کا دن تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر ہر قسم کی عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی مشہور و معروف تالیف ''فتح الباری'' میں لکھا ہے کہ مذکورہ حدیث سے صوفیاء نے سماع کے جواز کا استدلال کیا ہے جو کہ درست نہیں، کیونکہ حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمانا کہ وہ انصار کی بچیاں تھیں کوئی سکہ بند مغنیہ نہیں تھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ دف بجا رہی تھیں۔ آلات موسیقی کا استعمال نہیں تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ وہ اپنے گیت میں جنگی کارناموں کا ذکر کر رہی تھیں چوتھی بات یہ ہے کہ عید کا دن تھا۔ عید اور شادی کے موقع پر اگر خاندان کی چھوٹی، نابالغ بچیاں مل کر اس نوعیت کی خوشی کا اظہار کریں تو اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ناگواری کا اظہار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رہنے دیں ہر قوم کے لیے عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھی، میں نوعمر تھی، جسم پھرتیلا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے کہا کہ تم آگے چلے

❶ بخاری: ۹۴۹۔

❷ بخاری: ۹۵۲، مسلم: ۸۹۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاؤ۔ وہ سب آگے چلے گئے تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ آئیں میرے ساتھ دوڑ لگائیں میں حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا اور آپ سے آگے بڑھ گئی پھر کچھ عرصے کے بعد میں ایک دوسرے سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھی آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تم آگے چلے جاؤ تو وہ آگے چلے گئے آپ نے مجھے فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ دوڑ لگاؤ اس وقت میرا جسم میں موٹاپا آچکا تھا دوڑ لگائی تو آپ مجھے سے آگے نکل گئے آپ ﷺ نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا یہ پہلی دوڑ کا بدلہ ہے۔ ❶

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ کے ساتھ انتہائی حسن سلوک کا مظاہرہ کرتے تھے۔ ان کے ساتھ خوش طبعی سے پیش آتے اور ان کی دلجوئی کا اہتمام کرتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی غیرت:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ تم خوش ہو یا ناراض کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جب تم مجھ راضی ہوتی ہو تو یہ الفاظ کہتی ہو رب محمد ﷺ کی قسم اور جب تم مجھ سے خفا ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب ابراہیم کی قسم میں نے مسکراتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں صرف آپ کا نام نہیں لیتی دل میں احترام تو بدستور موجزن ہوتا ہے۔ ❷

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے پلیٹ میں کھانا لائی۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھے ہوئے آگے بڑھی اس کے ہاتھ میں پتھر تھا۔ اس پتھر سے پلیٹ کو توڑ دیا رسول اللہ ﷺ ٹوٹی ہوئی پلیٹ کے ٹکڑے اور کھانا اکٹھا کرنے لگے اور آپ نے دو مرتبہ فرمایا کہ کھاؤ تمہاری ماں کو غیرت آ گئی بعد ازاں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نئی پلیٹ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھجوائی اور وہ اُمّ

❶ ابوداؤد: ۲۵۷۸، السنن الکبریٰ نسائی: ۵/ ۸۹۴۳.

❷ بخاری: ۵۲۲۸، مسلم: ۲۴۳۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلمہ رضی اللہ عنہا کی ٹوٹی ہوئی پلیٹ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تھما دی۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے بہتر کھانا بنانے کی ماہر کسی کو نہ دیکھا ایک دفعہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت ایک برتن بطور تحفہ پیش کیا جس میں کھانا تھا، میں یہ منظر دیکھ کر اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکی۔ میں نے غیرت میں آ کر وہ برتن توڑ دیا پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے کفارے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا برتن کے بدلے برتن اور کھانے کے بدلے کھانا۔ ❷

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس زیادہ ٹھہرتے اور اس کے ہاں شہد نوش کرتے۔ میں اور حفصہ نے منصوبہ بنایا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آپ ﷺ تشریف لائیں تو ہم آپ سے کہیں کہ ہمیں گگل کی بو آتی ہے۔ کیا آج آپ نے گگل کھائی ہے ہم نے ایسے ہی کیا میرے اور حفصہ کے پاس جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے آپ سے یہی کہا آپ نے فرمایا: نہیں میں نے گگل تو نہیں کھائی البتہ زینب کے ہاں سے شہد پیا ہے آئندہ میں ہر گز شہد نہیں پیوں گا تو یہ آیات نازل ہوئیں:

﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا ۖ فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ۝ ﴾

(التحریم: ٦٦/ ١ تا ٤)

---

❶ بخاری: ٢٤٨١، نسائی: ٧/ ٧٠، ٧١.

❷ نسائی: ٧/ ٧١، ابوداؤد: ٣٥٦٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اے نبی کیوں تم اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے کیا اس لیے کہ تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو۔ اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں پر پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہی علیم وحکیم ہے اور یہ معاملہ بھی قابل توجہ ہے کہ نبی نے ایک بات اپنی ایک بیوی سے راز میں کہی تھی پھر جب اس بیوی نے وہ راز کسی اور پر ظاہر کر دیا اور اللہ نے نبی کو اس افشائے راز کی اطلاع دے دی تو نبی نے اس پر اس بیوی کو کسی حد تک خبردار کیا۔ اور کسی حد تک درگزر کیا پھر جب نبی نے اسے افشائے راز کی بات بتائی تو اس نے پوچھا کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دی نبی نے کہا مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں اور اگر نبی کے مقابلے میں تم نے جتھہ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ اس کا مولیٰ ہے اور اس کے بعد جبرائیل اور تمام صالح اہل ایمان اور سب ملائکہ اس کے ساتھی اور مددگار ہیں۔''

مذکورہ آیات میں ﴿إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ﴾ سے مراد سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں اور ﴿إِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ﴾ کا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ((بَل شَرِبْتُ عَسَلًا .)) بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھے کو پسند کرتے تھے جب آپ ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی تمام بیویوں کے پاس تھوڑی دیر جاتے اور ان سے حالات اور ضروریات کی آگاہی حاصل کرتے۔ آپ ﷺ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں تشریف لے گئے اور اس کے پاس معمول سے زیادہ دیر لگا دی۔ مجھے غصہ آیا میں نے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس کی قوم کی کسی

❶ بخاری: ٤٩١٢، ٥٢٦٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاتون نے شہد کی مکھی بطور تحفہ دی ہے اس نے وہ شہد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ تاکہ آپ اسے نوش فرمائیں۔ میں نے کہا بخدا میں اس کے متعلق ضرور کوئی منصوبہ بناؤں گی میں نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس تشریف لائیں تو تم ان سے کہنا کیا آپ نے گگل کھائی ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے نہیں تو تم یہ کہنا کہ مجھے آپ سے یہ کیا بو سی آ رہی ہے؟ آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے شہد پلایا ہے تو آگے سے آپ کہنے شاید شہد کی مکھی نے گگل کے درخت کا رس چوسا ہو، میں بھی ایسے ہی کہوں گی۔ اے صفیہ تم بھی یہی بات رسول اللہ ﷺ سے کہنا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی عائشہ! اللہ کی قسم جب رسول اللہ ﷺ میرے حجرے کے دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے تو میرے دل میں آیا کہ آپ کو صورتِ حال سے آگاہ کردوں اور راز افشاء کردوں، پھر خیال آیا کہ تم مجھ سے خفا ہو جاؤ گی۔ جب رسول اللہ ﷺ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو اس نے کہہ دیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آج آپ نے گگل کھائی ہے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تو اس نے کہا کہ یہ مجھے آپ سے ناگوار ہواڑ سی کیا آ رہی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے حفصہ نے شہد پلایا ہے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں پھر شہد کی مکھی نے گگل کے درخت کا رس چوسا ہوگا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میں نے آپ سے وہی بات کی جو سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی۔ جب پھر رسول اللہ ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ شہد پیش کروں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو شہد سے روک دیا ہے میں نے اس سے کہا خاموش رہو۔ ❶

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ جس نوعیت کی غیرت کا تذکرہ مذکورہ حدیث

---

❶ بخاری: ۵۲۶۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں کیا گیا ہے یہ عورت کی جبلت میں داخل ہے اور خاص طور پر سوتنوں میں اس نوعیت کے واقعات کا وقوع پذیر ہو جانا کوئی بعید نہیں۔

یہ دراصل عورت کا اپنا خاوند کے ساتھ والہانہ اپنائیت کا ایک انداز ہے کہ کوئی سوتن اپنے طرزِ عمل سے خاوند کو اپنا گرویدہ نہ بنا لے اس نوعیت کے دلچسپ واقعات ازواج مطہرات میں بھی دیکھنے میں آئے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان عورتوں پر میرے دل میں غیرت محسوس ہوتی جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی ذات کو ہبہ کر دیا میں نے کہا کیا کوئی عورت اپنی ذات کو ہبہ بھی کر سکتی ہے؟ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۵۱)

''آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہو اپنے پاس رکھو اور جس کو چاہو الگ کرنے کے بعد اسے اپنے پاس بلا لو اس سلسلے میں آپ پر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔''

یہ آیت سن کر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا رب آپ کی خواہش کے مطابق بہت جلد حکم نازل کر دیتا ہے۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا بس آپ کے لیے تو ٹھگنے قد کی صفیہ ہی کافی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! تم نے ایک ایسی کڑوی بات کہہ دی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو سمندر کا سارا پانی کڑوا ہو جائے۔ ❶

محمد بن قیس بن مخرمہ بن المطلب سے روایت ہے انھوں نے ایک دن کہا کہ کیا میں تمھیں اماں جان کی طرف سے ایک حدیث نہ بتاؤں ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اپنی اس والدہ کا ذکر کر رہے ہیں جس نے اسے جنم دیا لیکن انھوں نے کہا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

❶ ابوداؤد: ۴۸۷۵، ترمذی: ۲۵۰۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے ایک مرتبہ فرمایا کہ کیا میں تمھیں اپنی طرف سے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک حدیث نہ بتاؤں! ہم نے کہا کیوں نہیں ضرور بتایئے۔ فرمانے لگیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے چادر اپنے پاس رکھ لی جوتے اتار کر اپنے پاؤں کے پاس رکھ لیے اور لیٹ گئے پھر تھوڑی دیر بعد جب آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ میں سو گئی ہوں تو آپ نے آہستہ سے اپنی چادر پکڑی بڑے ہی آہستہ انداز میں اپنا جوتا پہنا، دروازہ کھولا اور باہر نکل گئے اور دروازے کو آہستہ سے بند کر دیا میں بھی نقاب اوڑھ کر آپ کے پیچھے ہولی، آپ بقیع الغرقد قبرستان میں گئے۔ دیر تک کھڑے رہے پھر تین مرتبہ آپ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی پھر آپ واپس ہوئے تو میں بھی واپس پلٹی آپ تیز چلنے لگے میں بھی تیز چلنے لگی آپ دوڑے میں بھی دوڑ پڑی اور آپ سے پہلے گھر میں داخل ہو کر چار پائی پر لیٹ گئی میرا سانس پھولا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا عائشہ کیا ہوا ہے؟ سانس پھولا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی کچھ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے بتا دو، ورنہ اللہ لطیف وخبیر مجھے بتا دے گا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر میں نے ساری بات بتا دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے آگے وہ سایہ جو دکھائی دیتا تھا وہ تم تھی میں نے عرض کیا جی ہاں وہ میں ہی تھی، رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے ازراہ شفقت یہ فرمایا عائشہ تیرا کیا خیال ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر کوئی ظلم کرے گا؟

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صورت حال یہ تھی کہ جب لوگ آپ ﷺ سے کوئی بات چھپا لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ آپ کو وہ بات بتا دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دراصل بات یہ تھی کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب میں نے دیکھا تو اس نے مجھے آواز دی: جبرائیل علیہ السلام نے اس بات کو آپ سے پوشیدہ رکھا میں نے بھی یہی پسند کیا کہ میں تجھ سے پوشیدہ رکھوں جب میں نے محسوس کیا کہ آپ سو گئی میں تو نے آپ کو بیدار کرنا ناپسند کیا، مجھے اندیشہ تھا کہ تم ڈر جاؤ گی جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ کہا کہ رب تعالیٰ نے حکم دیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ اہل بقیع کے پاس جاؤ اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میں اہل قبور کے لیے کس طرح دعا کروں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس طرح کہا کرو:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ .)) ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ دکھائی نہ دیے۔ میں نے خیال کیا شاید آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کی طرف گئے ہوں۔ میں نے تلاش کیا تو آپ نماز میں مصروف تھے۔ اور زبان مبارک سے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہہ رہے تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی نرالی شان ہے۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فحش کاموں کو حرام قرار دے دیا ہے۔ ❸

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو بغیر کسی تاخیر کے تلوار کے ساتھ اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم ﷺ نے وہاں موجود دیگر صحابہ سے فرمایا کیا تم سعد بن عبادہ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو میں اس سے بڑھ کر غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بڑھ کر غیرت مند ہے۔ ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس وقت غصہ آتا ہے جب کوئی مومن کسی حرام کام کا ارتکاب کرتا ہے۔ ❺

---

❶ مسلم: ٩٧٤.
❷ مسلم: ٤٨٥، نسائی: ٣٩٧١.
❸ بخاری: ٥٢٢٠.
❹ بخاری: ٦٨٤٦.
❺ بخاری: ٥٢٢٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اقوالِ زریں:

- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری دلی چاہت یہ ہے کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے بھلا دیا جائے۔ ❶
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کاش کہ میں ایک پودا ہوتی جو اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے پھر وہ ختم ہو جاتا ہے۔ (بحوالہ سابقہ)
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گناہ کم کیا کرو کیونکہ تم نے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے اس وقت اگر تمہارے گناہ کم ہوں گے تو فائدے میں رہو گے۔

(بحوالہ سابقہ)

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تواضع انکساری افضل عبادت ہے۔ (بحوالہ سابقہ)
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قیامت کے دن جس کے حساب کی جانچ پڑتال کی گئی اسے بخشا نہ جائے گا۔ (بحوالہ سابقہ)
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگوں نے اپنے دین کا ایک بڑا حصہ یعنی تقویٰ ضائع کر دیا۔ (بحوالہ سابقہ)
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات مہینہ بھر ہم کھجور اور پانی سے گزارا کرتیں اس کے علاوہ کھانے کے لیے کچھ بھی میسر نہ ہوتا۔ (بحوالہ سابقہ)
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قیامت کے دن جس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا پھر یہ آیت پڑھی:

﴿ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ ﴾

(الإنشقاق: ٨٤/ ٧، ٨)

"جسے اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا تو اس کا حساب آسان لیا جائے گا۔"

❶ مصنف ابن أبي شيبه: ٧/ ١٤٦، ١٤٧، طبقات ابن سعد: ٨/ ٥٨، ٥٩.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ آیت پڑھی:

﴿ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴾

(الرحمٰن: ۵۵/ ۴۱)

''مجرموں کو ان کے چہروں کی علامت سے پہچان لیا جائے گا پھر انھیں پیشانی کے بالوں اور قدموں سے پکڑا جائے گا۔'' (بحوالہ سابقہ)

- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تم میں سے کوئی اللہ سے تمنا کرے تو کثرت کو پیش نظر رکھے (یعنی جی بھر کے مانگے) کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہوتا ہے اور اللہ رب العزت کے خزانے بڑے وسیع ہیں۔ (بحوالہ سابقہ)
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کافر پر اس کی قبر میں ایک بھنیر سانپ مسلط کر دیتا ہے وہ سر کی جانب سے اس کا گوشت کھانا شروع کرتا ہے اور اس کے پاؤں تک کھاتا چلا جاتا ہے پھر اس کے جسم پر گوشت پہنا دیا جاتا ہے تو وہ سانپ پاؤں سے کھانا شروع کرتا ہے سر تک کھاتا چلا جاتا ہے پھر اس کے جسم کو گوشت پہنا دیا جاتا ہے سانپ سر سے کھاتا ہوا پاؤں تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح قیامت تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ (بحوالہ سابقہ)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی وفات سے پہلے ملاقات کی اجازت طلب کی جب کہ وہ مرض الموت میں مغلوب دکھائی دے رہی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اسے اجازت دے دو۔ وہ اندر تشریف لائے اور پوچھا کہ آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر میں نے تقوے کو شعار بنائے رکھا تو پھر بہتر ہی بہتر ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہتر ہی بہتر ہیں۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی رفیقہ حیات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کنواری عورت کے ساتھ شادی نہیں کی۔ آپ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بریت آسمان سے نازل ہوئی۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بعد سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مدرتشریف لائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ سے پہلے میرے پاس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آئے تھے اور وہ میری تعریف کر رہے تھے لیکن میری دلی چاہت یہ ہے کہ مجھے یکسر بھلا دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی اگر آپ کسی وادی میں اتریں اور اس میں ایک ایسا درخت ہو جس کو جانوروں نے کھا کر ختم کر دیا ہو اور آپ کو وہاں ایک دوسرا درخت دکھائی دے جس کو کسی جانور منہ تک نہ لگایا ہو تو آپ اپنے اونٹ کو چرنے کے لیے کسی درخت کی طرف چھوڑیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس درخت کی طرف جس کو کسی جانور نے نہ کھایا ہو۔

مراد اس سے یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کو دیگر زوجات سے زیادہ اہمیت دیں گے۔ ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی مذکورہ دونوں احادیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مذکورہ حدیث سے ایک بات تو یہ ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام امہات المومنین کے پاس اجازت لے کر جاتے تھے۔

اس حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تواضع، انکساری کا پتہ چلتا ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ لوگ میری تعریف کرتے ہیں لیکن میری دلی چاہت یہ ہے کہ مجھے بھلا دیا جائے تو بہتر ہے۔

مذکورہ احادیث سے تیسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس اعتبار سے امتیاز حاصل تھا کہ نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات میں صرف یہی اکیلی کنواری تھی۔ باقی کوئی بیوہ تھی اور کوئی مطلقہ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام خواتین پر فضیلت:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں:

❶ بخاری: ۴۷۵۳۔ ❷ بخاری: ۵۰۷۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کی عورتوں پر فضیلت اس طرح ہے جس طرح ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہوتی ہے۔ ❶

مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری ترمذی کی شرح ''تحفۃ الاحوذی'' میں لکھتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام عورتوں پر اس طرح افضل و برتر قرار دیا گیا ہے جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر برتری حاصل ہوتی ہے۔

عربوں کے ہاں ثرید کو تمام کھانوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ کیونکہ گوشت کی آمیزش سے اس میں لذت دو چند ہو جاتی ہے کھانے میں یہ لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ قوت بخش اور ملائمت کا شاہکار ہوتا ہے۔ ثرید میں غذائیت، لذت، طاقت اور ملائمت بیک وقت موجود ہوتی ہیں جس سے اس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

جس طرح ثرید میں کئی خوبیاں بیک وقت جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں بھی بہت سی خوبیاں بیک وقت پائی جاتی تھیں وہ جلال و جمال، شریں گفتار، زود فہم، عقل و دانش اور علم و فضل کی پیکر تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اسے اپنی تمام ازواج مطہرات میں فوقیت دیتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کے ہاں اہمیت:

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے لشکر ذات السلاسل کا امیر مقرر کیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ! میں نے پوچھا مردوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا اس کا باپ۔ میں نے پوچھا اس کے بعد آپ نے فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسی طرح یکے بعد دیگرے کئی ایک کا نام لیا۔ ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب آپ کو کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ! آپ سے عرض کی گئی

❶ بخاری: ۳۷۷۰، مسلم: ۲٤٤٦.

❷ بخاری: ۳٦٦۲، مسلم: ۲۳۸٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم آپ کے اہل خانہ کے بارے میں نہیں پوچھتے ہمارا سوال باقی صحابہ سے متعلق ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا باپ (مجھے زیادہ محبوب ہے)۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ازواج مطہرات دو گروہوں میں منقسم تھیں ایک گروہ میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ رضی اللہ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواج مطہرات تھیں۔ مسلمان یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمام ازواج مطہرات میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اگر کسی صحابی نے کوئی تحفہ دینا ہوتا تو وہ اپنا تحفہ اس دن رسول اللہ ﷺ کو بھجواتے جب آپ ﷺ میرے ہاں تشریف فرما ہوتے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ کی ازواج مطہرات نے سیدہ ام سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے بات کریں کہ وہ لوگوں سے کہیں کہ جس نے کوئی تحفہ دینا ہو تو اس ام المومنین کے ہاں بھیج دیا کریں جہاں میں ہوتا ہوں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی آپ کی بیویوں کا یہ مطالبہ ہے کہ آپ کی خدمت میں صحابہ کرام کی طرف سے تحائف اس دن پیش کیے جاتے ہیں جب آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما ہوتے ہیں آپ ان سے کہیں کہ تحائف وہاں پہنچا دیے جائیں جہاں آپ تشریف فرما ہوں۔ آپ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات سن کر خاموشی اختیار کر لی۔ ازواج مطہرات نے ام سلمہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار کر لی کوئی جواب نہیں دیا ازواج مطہرات نے کہا آپ پھر بات کریں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے پھر خاموشی اختیار کی۔ ازواج مطہرات نے ام سلمہ سے پوچھا کہ اس دفعہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ آپ نے پھر خاموشی اختیار کی۔ ازواج مطہرات نے کہا کہ ایک دفعہ اور بات کر کے دیکھیں تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے تیسری مرتبہ اس موضوع پر بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دو اسے یہ امتیاز حاصل ہے کہ مجھ پر اس وقت بھی وحی نازل

❶ ترمذی: ۳۸۹۰، ابن ماجه: ۱۰۱، صحیح ابن حبان: ۷۱۰۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے جب میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں معافی مانگتی ہوں میرے رویے سے آپ کو تکلیف پہنچی آئندہ میں کبھی اس موضوع پر بات نہیں کروں گی پھر ازواج مطہرات نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے ابا جان سے بات کرو وہ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ تحائف ہمارے ہاں بھی آنے چاہئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی لاڈلی بیٹی کی بات سن کر فرمایا: بیٹی کیا تو اس سے محبت نہیں کرتی جسے میں محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں ابا جان۔ آپ نے فرمایا عائشہ کے ساتھ محبت کیا کرو۔ اس کی عظمت کا دلی اعتراف کرو۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات کے پاس گئی اور انھیں صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ ازواج مطہرات نے ان سے کہا کہ ایک مرتبہ پھر جاؤ انہوں نے کہا میں تو اب اس غرض سے ابا جان کے پاس قطعاً نہیں جاؤں گی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو تیار کیا یہ تمام ازواج مطہرات میں میرے مقابلے میں آتی تھیں۔ یہ بڑی نیک دل، سچائی کی خوگر اور صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں۔ انہوں نے آ کر نبی اکرم ﷺ سے میرے بارے میں بہت باتیں کیں میں بھی اس کی جلی کٹی سنتی رہی میں نے جب محسوس کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی چاہتے ہیں کہ میں اسے جواب دوں تو میں نے اسے خوب سنائیں۔ میری باتوں کا کوئی جواب نہ دے سکی۔

رسول اللہ ﷺ نے میرے انداز گفتگو کو سن کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا آخر یہ ابوبکر صدیق کی بیٹی ہے۔ کوئی معمولی خاتون تو نہیں۔ ❶

فوائد الحدیث:

◈ مرد اگر اپنی کسی بیوی کو تحائف میں ترجیح دیتا ہے اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں

❶ بخاری: ۲۷۸۸، مسلم: ۲۴۴۲، ابن ماجه: ۷۱۰۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیویوں کے درمیان نان ونفقہ کے اعتبار سے مساوی سلوک رکھنا چاہیے۔

② لوگ اگر اپنی محبوب شخصیت کو تحائف دیتے وقت ایسے اوقات میں تحائف پیش کریں جس وقت وہ شخصیت زیادہ خوش ہوتی ہے اور یہ تحائف اس کی مسرت و شادمانی میں دو چند اضافہ کر دیں گے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

③ سوتنوں کا باہمی طور پر ایک دوسرے سے مسابقت لے جانے کا جذبہ فطری ہوتا ہے اس میں شرعاً کوئی قدغن نہیں۔

④ بیویاں اگر اپنے خاوند سے کوئی بات کہنے کے لیے کسی کو ذریعہ بنا لیتی ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں جس طرح کہ ازواج مطہرات نے نبی کریم ﷺ پہنچانے کے لیے سیدہ ام سلمہ، سیدہ فاطمہ الزہراء اور سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن کو ذریعہ بنایا۔

⑤ ازواج مطہرات نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتخاب اس لیے کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھی۔

⑥ نبی کریم ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ فرمانا کہ یہ آخر ابوبکر کی بیٹی ہے۔ اس سے مراد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عقل ودانش، زود فہمی اور حاضر کلامی آشکار ہوتی ہے۔

⑦ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خواتین میں سب سے بڑھ کر عالم، فاضل اور فقیہ خاتون تھی۔

تیمّم کی رخصت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برکت:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم بیداء یا ذات الجیش مقام پر پہنچے میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ ہار کی تلاش کے لیے ٹھہر گئے آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے۔ وہاں پانی نہیں تھا لوگ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انھوں نے شکوے کے انداز میں کہا کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے اس نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک رکھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہاں قریب قریب پانی بھی موجود نہیں اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی ہے۔ابوبکر صدیق، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ میری ران پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک رکھا ہے نہ یہاں پانی ہے اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابا جان نے مجھے خوب ڈانٹ پلائی اور غصے سے میری بغل میں کچوکا بھی دیا لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ سوئے ہوئے تھے اس لیے میں نے ضبط کیا اور جسم کو حرکت نہ ہونے دی کہ کہیں آپ ﷺ کی نیند میں خلل نہ آ جائے۔رسول اللہ ﷺ از خود بیدار ہوئے وضوء کے لیے پانی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل کردی سب نے تیمّم کیا۔ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے آلِ ابی بکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ بلکہ اس سے پہلے بھی تمہاری وجہ سے امت بہت سی برکات میسر آئیں۔ ہم نے اونٹ کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہمیں ہار مل گیا۔ ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی کتاب ''فتح الباری'' میں مذکورہ حدیث کے ضمن میں کہتے ہیں کہ اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے والد محترم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور ان دونوں کے باعث برکت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمشیر سیدہ اُسماء رضی اللہ عنہا سے ہار مستعار لیا وہ کہیں راستے میں گم ہو گیا رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش کے صحابہ کرام کو بھیجا نماز کا وقت ہو گیا پانی میسر نہ تھا انھوں نے بغیر وضوء کے نماز پڑھ لی انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر کو ہر اس صورت حال سے آپ کو آگاہ کیا تو تیمّم کا حکم نازل ہو گیا۔ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ جب بھی کوئی امت کو مشکل پیش آئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے تمہارے ذریعے اس مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیا۔ اور تمہارا وجود مسلمانوں کے لیے باعث برکت ثابت ہوا۔ ❷

---

❶ بخاری: ۳۳٤.

❷ بخاری: ۳۷۷۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جبرائیل علیہ السلام کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام کہتے ہیں۔

فرماتی ہیں کہ میں اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور ساتھ ہی یہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ آپ دیکھتے ہیں ہم نہیں دیکھتے۔ ❶

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ اس حدیث سے دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ سلام کہنا مستحب ہے اور رسول اللہ ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک جبرئیل علیہ السلام کا سلام پہنچانا اس بات کی دلیل ہے کہ سلام کو متعلقہ شخص تک پہنچانا واجب ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ کسی اجنبی کا صالح عورت کو سلام کہنا شرعاً جائز ہے۔ بشرطیکہ کسی خرابی کا اندیشہ نہ ہو اور سلام کا فوری جواب دینا ضروری ہے۔

سلام کا جواب دیتے ہوئے وعلیک السلام یا وعلیکم السلام کہنا دونوں طرح جائز ہے۔ سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے تذکرے میں یہ بات بیان کی گئی کہ سلام کہنے والے اور سلام پہنچانے والے دونوں جواب دیتے ہوئے ''وعلیک وعلیہ السلام'' کہنا چاہیے۔

سیدہ عائشہ دنیا و آخرت میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام ریشم کے کپڑے میں اس کی تصویر لپیٹ کر لائے اور آپ کو بتایا کہ یہ آپ کی دنیا و آخرت میں رفیقہ حیات ہے۔ ❷

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فاطمہ الزہراء کا بڑے ہی اچھے انداز میں تذکرہ کیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو دنیا و آخرت میں میری رفیقہ حیات ہو''

❶ بخاری: ۳۲۱۷، مسلم: ۲۴۴۷.

❷ ترمذی: ۳۸۸۰، صحیح ابن حبان: ۷۰۹۴.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا کیوں نہیں اللہ کی قسم مجھے یہ پسند ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو میری دنیا و آخرت میں بیوی ہے۔ ❶

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات میں سے کون جنت میں جائیں گی رسول اللہ ﷺ آپ ان میں سے ہوگی جنت میں جائیں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے علاوہ کسی کنواری عورت کے ساتھ شادی نہیں کی۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم اور فصاحت:

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں (اصحاب رسول کو) کسی حدیث کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش آتی تو ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے وہ ہمیں تسلی بخش جواب دیتیں اور اپنے علم وفضل کے ذریعے ہماری مشکل حل کر دیتیں۔ ❸

موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح و بلیغ نہیں دیکھا۔ ❹

مسروق سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میراث کے علم کو اچھی طرح جانتی تھیں تو اس نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ مشائخ صحابہ کرام کو میں نے دیکھا کہ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے میراث کے مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔ ❺

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے طب، فقہ اور شعروشاعری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا۔ ❻

---

❶ بحواله صحيح ابن حبان:٧٠٩٥، مستدرك حاكم:٤/ ١٠ .

❷ صحيح ابن حبان:٧٠٩٦، مستدرك حاكم:٤/ ١٣ .

❸ بحواله ترمذی:٣٨٨٣ .

❹ ترمذی:٣٨٨٤، مستدرك حاكم:٤/ ١١ .

❺ المعجم الكبير طبرانی:٢٣/ ١٨١، مستدرك حاكم:٤/ ١١ .

❻ المعجم الكبير طبرانی:٢٣/ ١٨٢ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام زہری کہتے ہیں کہ اگر اس امت کی تمام عورتوں بشمول ازواج مطہرات کے علم کو اکٹھا کر لیا جائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے بڑھ کر عالمہ و فاضلہ ہیں۔ ❶

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سب لوگوں سے بڑھ کر فقیہ عالمہ، فاضلہ اور زیادہ عمدہ رائے والی خاتون تھی۔ ❷

مسروق جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تو کہتے کہ مجھے صدیقہ بن صدیق حبیب حبیب اللہ، جس کی براءت میں سات آسمانوں سے آیات نازل کی گئیں یہ حدیث بیان کی ہے میں اسے ہرگز جھٹلا نہیں سکتا۔ ❸

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے تمام لوگوں میں قرآن، وراثت، حلال و حرام، شعر و شاعری، تاریخ عرب اور حسب و نسب کا سب سے بڑھ کر عالم و فاضل سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔ ❹

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جن سے روایت کی:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے (۲۲۱۰) اَحادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد محترم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ عنہ، سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، سیدہ جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا اور سیدنا حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث رسول روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگرد:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کرنے

---

❶ المعجم الكبير طبراني:٢٣/ ١٨٤ ، مستدرك حاكم:٤/ ١١ .

❷ تهذيب الكمال:٣٥/ ٢٣٤ ، أسد الغابه:٥/ ٢٤٣ ، سير أعلام النبلاء: ٢/ ١٨٥ .

❸ طبقات ابن سعد:٨/ ٥٣ ، سير أعلام النبلاء:٢/ ١٨١ .

❹ حلية الأولياء:٢/ ٦٠ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا اعزاز حاصل کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

① سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
④ سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
⑤ سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ
⑥ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
⑦ سیدنا ربیعہ بن عمرو الجرشی رضی اللہ عنہ
⑧ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ
⑨ سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا
⑩ سیدنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
⑪ سیدنا عبداللہ بن الحارث بن نوفل رضی اللہ عنہ

جن کبار تابعین نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث رسول روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

① سیدنا سعید بن المسیب رحمہ اللہ
② سیدنا عمرو بن میمون رحمہ اللہ
③ سیدنا علقمہ بن قیس رحمہ اللہ
④ سیدنا مسروق رحمہ اللہ
⑤ سیدنا عبداللہ بن حکیم رحمہ اللہ
⑥ سیدنا الاسود بن یزید رحمہ اللہ
⑦ سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ
⑧ سیدنا ابووائل رحمہ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کرنے والوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے یہاں صرف چند نام دیے گئے ہیں۔

فن طب سے تعلق:

ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ سیدنا عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا امی جان مجھے آپ کے علم وفضل اور فقہ میں مہارت پر تعجب نہیں ہوتا کیونکہ اللہ کے نبی کی بیوی اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں نہ ہی مجھے آپ کے شعر و شاعری اور تاریخ میں زیادہ علم اور مہارت پر تعجب ہوتا ہے کیونکہ آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں اور وہ ان علوم میں سب لوگوں سے بڑھ کر مہارت رکھتے تھے مجھے اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ فن طب میں آپ کو اتنی مہارت کیسے حاصل ہوئی آپ نے علم طب کہاں سے سیکھا؟ طبی معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ نے کون سا طریقہ اختیار کیا؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زبیر کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اے عشریہ رسول اللہ ﷺ آخری عمر میں بیمار رہنے لگے آپ کو ملنے کے مختلف مقامات سے وفود آتے اور وہ آپ کو اپنی معلومات اور تجربے کی بنیاد پر ادویات تجویز کرتے میں ان سے آپ کا علاج کرتی اس طرح مجھے ان ادویات کے نام یاد ہو گئے اور یہ پتہ چل گیا کہ کون سی دوائی کس بیماری کے لیے استعمال ہوتی ہے اس طرح فن طب میں مجھے مہارت حاصل ہو گئی۔ ❶

متعدد صحابہ کرام اور تابعین عظام نے اس بات کا اظہار کیا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حافظہ بہت مضبوط اور حاضر باش تھا۔

سیدنا عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ساٹھ اشعار یا سو اشعار پر مشتمل قصیدہ بڑی روانی سے سنا دیا کرتی تھیں۔ ❷

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب بھی کوئی واقعہ بیان کرتیں یا بات کرتیں تو اس

---

❶ مسند امام احمد: ٦/ ٦٧، البزار: ٢٦٦٢، الطبراني: ٢٣/ ١٨٢.

❷ الطبقات الكبرىٰ، لابن سعد: ٨/ ٥٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی مناسبت سے شعر کہہ دیتیں انھیں اشعار پر بڑا عبور حاصل تھا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر پڑھا:

لَعَمْرُكَ مَا يُغْنِيْ الثَّرَاءُ عَنِ الْفَتٰى
اِذَا حَشْرَجَتْ يَوْمًا وَ ضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ شعر سنا تو فرمایا بیٹی اس طرح نہ کہو بلکہ یہ کہو۔

﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝﴾

(ق: ۱۹)❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنی اولاد کو شعر سکھلاؤ اس سے ان کی زبانوں میں مٹھاس پیدا ہوگی۔

جب عبدالرحمٰن بن ابی بکر فوت ہوئے اور انہیں مکہ کے جیش نامی پہاڑ کے پاس دفن کیا گیا تو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے غم میں وہ شعر پڑھے جو متمم بن خویرۃ نے اپنے بھائی کی وفات کے موقع پر پڑھے اور وہ شعر یہ تھے:

وَ كُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَ مَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

''ہم جزیمہ کے دو دوستوں کی طرح عرصہ دراز تک ایک ساتھ رہے یہاں تک کہ ہمارے میں یہ کہا جانے لگا کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ لیکن جب ہم یعنی میں اور مالک عرصہ دراز تک ایک ساتھ رہنے کے بعد جدا ہوئے تو یوں معلوم ہوا کہ ہم ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔''

❶ أعلام النساء: ۷/ ۱۱٤، ۱۲۰، سير أعلام النبلاء: ۲/ ۱۹۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ جلیل القدر امام عامر الشعبی پر رحم کرے وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علم وفضل، فقہ اور ادب میں مہارت پر تعجب کیا کرتے تھے وہ یہ فرمایا کرتے تھے جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ مقام ہے تو خود خیال کرو کہ ادب نبوت کا کیا عالم ہوگا۔ ❶

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سن کر بہت سے شرعی احکام زبانی یاد کر لیے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تقریباً پچاس سال زندہ رہیں بہت سے لوگوں نے ان سے شرعی علم حاصل کیا۔ اور بہت سے شرعی احکام وآداب لوگوں تک منتقل کیے یہاں تک کہ ان کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ شریعت اسلامیہ کے ایک چوتھائی احکام سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت:

عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں سے آتی وہ اللہ کی راہ میں صدقہ دے دیتیں۔ ❷

ام ذرّہ رضی اللہ عنہا وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی رہتی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دو بوریاں بھیجی گئیں ان میں میرے خیال سے اسی ہزار یا ایک لاکھ درہم ہوں گے۔ انہوں نے ایک پرات منگوائی اور خود روزہ رکھا ہوا تھا وہ بیٹھ گئیں اور لوگوں میں مال تقسیم کرنے لگیں اور ایک درہم بھی اپنے پاس نہ رکھا۔ شام ہوئی تو خادمہ سے فرمایا لڑکی میری افطاری لاؤ، وہ روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوگئی۔ ام ذرّہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا جو اتنی کثیر مقدار میں مال آج آپ نے تقسیم کیا اس میں سے ایک درہم ہی اپنے پاس رکھ لیا ہوتا ہم اس سے گوشت خرید لیتے اور اس سے روزہ افطار کرتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھ سے ناراض نہ ہوں اگر تم پہلے یہ تجویز دے دیتی تو

❶ أعلام النساء: ۳/ ۱۱٤، سير أعلام النبلا: ۳/ ۱۹۷.

❷ بخاری: ۳۵۰۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ایسا ہی کرتی۔ ❶

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم پیش کیے تو انھوں نے سورج غروب ہونے سے پہلے تمام درہم اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیز نے کہا اگر ان دراہم میں سے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں تو اچھا ہوتا عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے تقسیم کرنے سے پہلے اگر تم یہ مشورہ دیتی تو میں ضروری ایسا کرتی۔ ❷

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ستر ہزار درہم اللہ کی راہ میں تقسیم کرتے دیکھا جب کہ ان کی قمیص کے گریبان کو پیوند لگا ہوا تھا۔

(بحوالہ سابقہ)

عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں انگوروں کی ٹوکریاں بطور تحفہ پیش کی گئیں انھوں نے انگوروں کو تقسیم کر دیا خادمہ نے ایک ٹوکری اٹھا کر ایک طرف رکھ دی۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتہ نہ چلا جب رات ہوئی تو خادمہ ٹوکری اٹھا لائی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا ام المومنین یہ میں نے اٹھا کر ایک طرف رکھ دی تھی تا کہ ہم یہ انگور کھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لے جاؤ میں ایک انگور بھی نہیں کھاؤں گی۔ (حلیۃ الاولیاء:۲/۵۹)

علامہ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے میں سب سے بڑھ کر جود وسخا کرنے والی تھیں ان کی سخاوت کے کئی ایک واقعات زبان زد عام تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری اور اجتہاد:

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزے رکھا کرتی تھیں یہاں تک کہ روزوں نے اس کے جسم میں کمزوری پیدا کر دی تھی۔ ❸

❶ طبقات ابن سعد:۸/ ۵۳، حلیة الاولیاء:۲/ ۵۸.

❷ حلیة الاولیاء:۲/ ۵۸، مستدرك حاكم:٤/ ۱۳.

❸ حلیة الاولیاء:۲/ ۵۷، ۵۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ نقاب اوڑھے بیت اللہ کا طواف کر رہی ہیں۔ ❶

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میں ہر صبح ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب سے پہلے سلام عرض کرتا۔ ایک دن صبح کے وقت جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کھڑے نماز ادا کر رہی تھی اور درج ذیل آیت پڑھ رہی تھی:

﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝﴾ (الطور: ۵۲/ ۲۷)

''اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسا دینے والے عذاب سے بچا لیا۔''

اور دعا کر رہی تھیں، رو رہی تھیں اور بار بار اس آیت کو دہرا رہی تھیں میں انتظار میں کھڑا رہا تاکہ آپ فارغ ہوں تو سلام عرض کروں میں کھڑا رہ کر اکتا گیا تو اپنے کسی کام کے لیے بازار چلا گیا جب میں کام سے فارغ ہو کر واپس آیا تو وہ بدستور کھڑی نماز ادا کر رہی تھیں اور رو رہی تھیں۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نرم دلی اور عاجزی:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ماں کی طرف سے بھائی کے بیٹے عوف بن مالک بن طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تلخ کلامی کی تو کسی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بتا دیا کہ عبد اللہ بن زبیر آپ کے بارے میں ایسے لہجے میں باتیں کی ہیں۔ تو انھوں نے فرمایا اگر انہوں نے میرے بارے میں یہ انداز اختیار کیا ہے تو میں ان سے کبھی بات نہیں کروں گی۔

جب کئی دن گزر گئے تو عبد اللہ بن زبیر نے مصالحت کی کوشش کی، سیدہ عائشہ نے فرمایا بخدا میں اس سے بات نہیں کروں گی میں نے نذر مانی ہوئی ہے میں اپنی نذر کو توڑوں گی نہیں۔ جب طویل عرصہ گزر گیا تو عبد اللہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن الاسود بن عبد یغوث سے اس سلسلے میں بات کی کہ میری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مصالحت کرا

❶ طبقات ابن سعد: ۸/ ۵۶.

❷ صفة الصفوة: ۲/ ۳۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیں یہ دونوں نبی کریم ﷺ کے ننھیال میں سے تھے۔ عبداللہ بن زبیر نے ان سے کہا کہ آپ مجھے ایک دفعہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلیں وہ دونوں چادریں اوپر لے کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھ عبداللہ بن زبیر کو بھی لے لیا۔ ان دونوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر دستک دی سلام عرض کی اور اجازت طلب کی کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟

انھوں نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ انھوں نے پھر پوچھا کیا ہم سب اندر آ جائیں آپ نے فرمایا آ جاؤ، وہ اندر داخل ہوئے تو عبداللہ بن زبیر بھی ان کے ساتھ تھے وہ چونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے اس لیے اپنی خالہ جان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی رونے لگے معافی کے خواستگار ہوئے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن نے بھی عرض کی کہ اب انھیں معاف کر دیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے قطع کلامی نہیں ہونی چاہیے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن زبیر کو معاف کر دیا اور ان کے ساتھ بولنا شروع کر دیا لیکن انھیں اپنی نذر توڑنے کا بڑا قلق اور اضطراب تھا۔ اس موقع پر انھوں نے فرمایا میں نے نذر مانی ہوئی ہے اور نذر کا معاملہ بڑا سخت ہوتا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی نذر توڑنے پر چالیس غلام آزاد کیے۔ وہ زار وقطار روئیں یہاں تک کہ آنسوؤں سے ان کا دوپٹہ بھیگ گیا۔ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حیاء:

اسحاق نابینا کہتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انھوں نے مجھ سے پردہ کیا، میں نے کہا کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالانکہ آپ کو دیکھ نہیں سکتا تو انھوں نے فرمایا اگر تم مجھے نہیں دیکھ سکتے میں تو تجھے دیکھ سکتی ہوں۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شرم وحیاء کی پیکر خاتون تھی وہ اس گھر میں بغیر پردے کے داخل ہوئی جس میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دفن تھے وہ فرمایا کرتیں کہ ایک میرا خاوند

❶ بخاری: ۳۵۰۵، ۶۰۷۵۔

❷ طبقات ابن سعد ۸/ ۵۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا میرا والد ہے۔ ان دونوں سے کیسا پردہ۔ جب وہاں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو پردے کے ساتھ داخل ہوتیں اور آپ کا یہ انداز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حیاء محسوس کرنے کی بناء پر ہوتا۔ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جہاد:

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اسلام میں خواتین کے لیے جملہ احکامات ان کی جبلت، عادت، طبیعت، عقل و دانش اور جسمانی ساخت کو پیش نظر رکھ کر نازل کیے گئے ہیں تاکہ اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے ان کے لیے عمل کرنا آسان ہو۔ جہاد کے میدان میں عورت کی مشارکت اس کی صلاحیت کے پیش نظر مباح قرار دی گئی ہے۔ میدان جہاد میں خواتین کو بیماروں کی تیمارداری، زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کو کھلانے پلانے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے، اور عملی طور پر عورت کی رو برو لڑائی میں مشارکت اضطراری حالت میں ہوتی ہے، جیسا کہ سیدہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعبؓ نے غزوہ احد میں باقاعدہ لڑائی میں شرکت کی۔ ❷

اور وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس کر انھیں تہہ تیغ کرنے لگیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جہاد کے میدان میں بہت زیادہ حصہ لیا۔ غزوات رسول میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے قابل قدر کارنامے سرانجام دیے۔ غزوہ احد میں بھی انھوں نے مجاہدین کو پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی خدمات سرانجام دیں۔ ان کے ساتھ غزوہ احد میں ام سلیم بنت ملحان انصاریہ رضی اللہ عنہا بھی برابر کی شریک تھیں۔ بلکہ غزوہ احد میں لشکر اسلام میں چودہ جلیل القدر صحابیات شریک ہوئیں۔ اور ان خواتین عالم کی سردار سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ ان کے علاوہ ام ایمن حبشیہ اور نبی کریم ﷺ کی خواہر نسبتی حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی لشکر میں شامل تھیں۔ ❸

جب لڑائی نے زور پکڑا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے زخمی مجاہدین کو پانی پلانے کا فریضہ

---

❶ أعلام النساء: ۳/ ۱۲۵.

❷ نساء من عصر النبوة (۲/ ۱۵۰۵).

❸ نساء من عصر النبوة (۱/ ۶۹، ۷۷).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سرانجام دیا۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنا چشم دید منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ بنت ابی بکر اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ دونوں بڑی تندہی سے زخمی مجاہدین کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔ اپنی کمر پر مشکیزے اٹھائے ہوئے بڑی تیز رفتاری سے پانی بھر کر زخمی مجاہدین کو پلا رہی ہیں۔ میدان جہاد میں یہ عمل انھوں نے بار بار دہرایا۔ ❶

غزوہ احد میں جب معرکہ آرائی اپنے اختتام کو پہنچی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صورت حال کا جائزہ لینے کی طرف متوجہ ہوئیں۔ وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کی ہمشیر ہند بنت عمرو بن حرام رضی اللہ عنہا سے ملیں وہ ایک اونٹ کو ہانکے لے جا رہی تھیں۔ ❷

جس پر ان کے خاوند عمرو بن جموح کے بیٹے خلاد بن عمرو بن جموح اور ان کے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہما کے لاشے لدے ہوئے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کوئی نئی خبر؟ انھوں نے کہا سب بہتر ہے اور رسول اللہ ﷺ صحیح سالم ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے ہمیں بڑی سے بڑی مصیبت بھی معمولی دکھائی دیتی ہے۔ اللہ نے بہت سے اہل ایمان کو شہادت کے درجے پر فائز کر دیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یہ کون ہیں؟

سیدہ ہندؓ نے کہا: یہ میرے بھائی، بیٹے اور خاوند کی لاشیں ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سیدہ انھیں کہاں لے جا رہی ہو؟

سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: میں انھیں مدینہ منورہ لے جا رہی ہوں۔ وہاں انھیں دفن کروں گی۔

سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے اپنے اونٹ کو ہنکارا تو وہ بیٹھ گیا، پھر انھوں نے اسے ڈانٹا تو وہ اٹھ

---

❶ صحیح البخاری کتاب المغازی باب اذ ھمت طائفتان منکم رقم الحدیث (٤٠٦٤) صحیح مسلم کتاب الجھاد باب غزوۃ النساء مع الرجال رقم الحدیث (١٨١١) مسند ابی یعلی (٣٩٢١) مسند ابی عوانۃ (٤/ ٣١٩).

❷ نساء من عصر النبوۃ (٢/ ٥٧، ٦٥) رجال مبشرون بالجنۃ (٢/ ٦٥، ٩٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھڑا ہوا جب اس کا رخ مدینے کی طرف کیا تو وہ بیٹھ گیا، بار بار انھوں نے اونٹ کو مدینے کی راہ پر چلانے کی کوشش کی لیکن جونہی اس کا رخ مدینے کی طرف کرتیں وہ بیٹھ جاتا۔ تھک ہار کر جب انھوں نے اونٹ کا رخ احد پہاڑ کی طرف کیا تو اونٹ تیزی سے چلنے لگا۔ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا اسے لے کر نبی کریم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ اس پر لدی ہوئی شہداء کی لاشوں کو دیگر شہدائے احد کے ساتھ آپ دفن کر دیں۔ دفن کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ یہ سب شہداء جنت میں اکٹھے گئے ہیں۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جہاد کا سفر جاری رکھا۔ غزوۂ احزاب میں بھی مجاہد خواتین کے ساتھ شریک جہاد ہوئیں۔ قلعے سے آپ دیگر خواتین اور بچوں کے ساتھ نیچے اتریں اور لشکر اسلام کی اگلی صفوں میں شامل ہوئیں اور اس باغیچے میں جا داخل ہوئیں جہاں مسلمانوں کا جم غفیر جمع تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیگر خواتین کے ہمراہ دیکھ کر طبعی طور پر ناگواری کا اظہار کیا اور انھوں نے قدرے تلخ لہجے میں خواتین کی شمولیت کو نامناسب قرار دیا۔ یہ انداز دیکھ کر سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا:

اے عمر! تمھارے رویے پر بڑا افسوس ہے! یہ معزز خواتین تو اللہ کی رضاء حاصل کرنے کے لیے میدان جہاد میں نکلی ہیں۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تلخ کلامی کو بہت زیادہ محسوس کیا اور دوبارہ قلعہ میں تشریف لے گئیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی مدد کی اور ایسے غیبی لشکر بھیج دیے جو کسی کو دکھائی نہیں دیتے تھے۔ دشمن کی فوج بکھر گئی، اللہ نے ان کے

---

❶ نساء من عصر النبوة (۲/ ۶۳، ۶۴) السيرة الحلبية (۲/ ۲۵۸) المغازی (۱/ ۲۶۵، ۲۶۶).

❷ مسند احمد (۶/ ۱۴۲)۔ ابن حبان (۷۰۲۸)۔ طبرانی کبیر (۵۳۳۰)۔ طبقات ابن سعد (۳/ ۴۲۱، ۴۲۳)۔ البداية والنهاية (۴/ ۱۲۳) تاريخ الاسلام للذهبی (المغازی ص ۳۲۱، ۳۲۲).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلوں میں رعب ڈال دیا اور وہ گھبراتے ہوئے سر پر پاؤں رکھ کر اسی طرف بھاگ گئے جہاں سے آئے تھے۔

۶ھ میں اس لشکر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے کے لیے قرعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا جس نے مریسیع کے مقام پر قبیلہ بنو مصطلق کے ساتھ نبرد آزما ہونا تھا۔ اس غزوہ کے دوران میں وہ ہولناک واقعہ پیش آیا جس نے ہر مسلمان مرد و زن کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس سے پہلے مسلمانوں کو اس نوعیت کے اذیت ناک حادثے کا کبھی بھی سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اس میں منافقین کی طرف سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کی دسیسہ کاری کی گئی جن کے دلوں میں ایک عرصے سے حسد، بغض اور کینہ پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ اور انھیں ان یہودیوں کی پشت پناہی حاصل تھی جن کے سینے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کینے اور حسد کی آگ سے جل رہے تھے اور خاص طور پر وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کو نشانہ بنانے کے درپے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت اور آسمانی برأت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٢﴾ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ ﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾ (النور: ۲۴/ ۱۱ تا ۲۰)

''جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمہارے اندر کا ایک ٹولہ ہیں اس واقعے کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی ہے اس میں جس نے جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لیے تو عذاب عظیم ہے۔ جس وقت تم لوگوں نے اسے سنا تھا اسی وقت کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ سے نیک گمان کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے۔ وہ لوگ اپنے الزام کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ لائے؟ چونکہ وہ گواہ نہیں لائے ہیں اس لیے اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور رحم وکرم نہ ہوتا تو جن باتوں میں پڑ گئے تھے ان کی پاداش میں بڑا عذاب تمھیں پر تھا۔ ذرا غور تو کرو اس وقت تم کیسی غلطی کر رہے تھے جب کہ تمہاری ایک زبان سے دوسری زبان اس جھوٹ کو لیتی چلی جا رہی تھی اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہے جا رہے تھے جس کے متعلق تمھیں کوئی علم نہ تھا تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی بات تھی۔ چونکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی بات تھی لہٰذا کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا ہمیں ایسی بات زبان سے نکالنا زیب نہیں دیتا سبحان اللہ یہ تو ایک بہتان عظیم ہے۔ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مومن ہو۔ اللہ تمھیں صاف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاف ہدایات دیتا ہے اور وہ علیم وحکیم ہے۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والے لوگوں میں بے حیائی پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم وکرم تم پر نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی۔ اللہ بڑا شفیق ورحیم ہے۔''

بخاری اور مسلم میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے واقعہ اِفک کی تفصیلات کچھ اس طرح بیان کی گئی ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کسی سفر پر روانہ ہونا ہوتا تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کے نام قرعہ نکل آتا اسے اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک غزوے میں ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی گئی تو قرعہ میرے نام نکل آیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ مجھے ہودج میں بٹھا کر اٹھا کر لیا جاتا اور جہاں پڑاؤ کرنا ہوتا وہاں ہودج سے اتار لیا جاتا۔ جب رسول اللہ ﷺ جنگ سے فارغ ہوئے تو لشکر اسلام کے ہمراہ واپس ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو رات کو کھلے میدان میں پڑاؤ کرنے کا حکم صادر فرمایا میں قضائے حاجت کے لیے جنگل کی طرف نکل گئی۔ لشکر کو روانگی کا حکم ملا تو وہ روانہ ہو گیا۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس پہنچی میں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو میرا یمنی ہار گلے میں موجود نہ تھا۔ میں ہار کی تلاش کے لیے جنگل کی طرف واپس چلی گئی۔ مجھے ہار کی تلاش میں دیر لگ گئی۔ جو لوگ میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھنے اور اتارنے پر مامور تھے انھوں نے حسب معمول میرا ہودج اٹھایا اونٹ پر لادا اور چل دیے میں اس وقت نوعمر تھی۔ وزن بھی ہلکا پھلکا تھا۔ اس دور میں عموماً عورتیں دبلی پتلی ہوا کرتی تھیں۔ کھانا بہت کم کھایا کرتی تھیں اس لیے جسمانی طور پر فربہ نہ ہوتی تھیں ہودج اٹھانے والوں نے یہ سمجھا کہ میں ہودج کے اندر ہی ہوں جب لشکر روانہ ہو گیا تو مجھے ہار مل گیا میں پڑاؤ کی جگہ واپس آئی تو وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا میرے خیال میں آیا کہ جب مجھے ہودج میں موجود نہ پائیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گے تو مجھے لینے کے لیے واپس آئیں گے اس خیال میں وہاں بیٹھ گئی جہاں ہم خیمہ زن ہوئے تھے۔ بیٹھے ہوئے مجھ پر نیند غالب آ گئی اور میں چادر اوڑھ کر زمین پر دراز ہو گئی۔

صفوان بن معطل السلمی کی ذمے داری تھی کہ وہ لشکر روانہ ہونے کے بعد پڑاؤ والی جگہ کا جائزہ لیتا جس کسی کی کوئی چیز رہ گئی ہو اس کو محفوظ کر لیتا وہ جب جائزہ لیتا ہوا میری طرف بڑھا اسے سایہ سا دکھائی دیا مزید قریب آیا تو اس نے مجھے پہچان لیا کیونکہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے اس نے مجھے دیکھا ہوا تھا اس نے میرے قریب آ کر اونچی آواز سے اِنا للہ و اِنا الیہ راجعون کہا میں آواز سن کر بیدار ہو گئی اور اٹھ بیٹھی اس نے اپنا اونٹ میرے قریب بٹھا دیا تو میں اس پر سوار ہو گئی۔ اللہ کی قسم صفوان بن معطل نے کوئی بات نہیں کی اس نے میرا اندھیرے میں موجود ہونا دیکھ کر صرف اِنا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔

ہم دوپہر کے وقت مدینہ منورہ پہنچ گئے مجھے صفوان بن معطل کے اونٹ سے اترتا دیکھ کر منافقین نے بے پر کی اڑانا شروع کر دیں میرے بارے میں باتیں بنا کر کئی افراد نے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا افواہیں اڑانے والوں کا سرغنہ عبداللہ بن اُبی بن سلول تھا۔

مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے بخار ہو گیا۔ جو مہینہ بھر رہا بہتان تراشی کرنے والے لوگوں نے خوب مرچ مسالہ لگا کر باتیں کیں مجھے کچھ علم نہیں تھا البتہ ایک بات میرے لیے سوہانِ روح بنی ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ ہمدردانہ انداز نہ تھا جو پہلے میرے بیمار ہونے پر ہوا کرتا تھا ان دنوں رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لاتے اوپرے انداز سے سلام کرنے کے بعد کہتے کیا حال ہے؟ مجھے کچھ شک تو گزرتا لیکن اس قدر حالات خراب ہوں گے اور شریوں معاشرے میں پھیلا ہو گا اس کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی ایک رات قضائے حاجت کے لیے میں مسطح کی والدہ کے ہمراہ جنگل کی طرف گئی اس وقت گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانے کا رواج نہ تھا۔ بیماری کی وجہ سے میرے جسم میں نقاہت پیدا ہو چکی تھی جب ہم واپس ہوئیں تو راستے میں مسطح کی والدہ اپنی چادر میں الجھ کر زمین پر گر گئی اس نے اپنے بیٹے مسطح کو برا بھلا کہا میں نے کہا تیرا بیٹا اصحاب بدر میں سے ہے اس کے خلاف یہ تلخ بات کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجھے اچھی نہیں لگی۔ اس نے مجھے کہا ارے بھولی بھالی، کیا تو نے سنا نہیں وہ تیرے بارے میں کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے پوچھا وہ کیا کہتا ہے؟ اس نے مجھے ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ اپنے بارے میں بہتان تراشوں کی باتیں سن کر میرے مرض میں اضافہ ہو گیا جب میں اپنے گھر واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے انھوں نے سلام کہا اور حال پوچھا میں نے عرض کی مجھے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیں میں یہ چاہتی تھی کہ والدین کے پاس جا کر ان باتوں کے بارے میں اچھی طرح معلوم کر سکوں کہ کیا واقعی میرے خلاف افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے والدین کے ہاں جانے کی اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے ہاں پہنچی۔ میں نے امی جان سے کہا امی جان لوگ میرے بارے میں کیا باتیں کر رہے ہیں؟ میری والدہ نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا بیٹی گھبراؤ نہیں جب کوئی حسین و جمیل عورت اپنے خاوند کی محبوب نظر ہو اور اس کی سوتنیں بھی ہوں تو اس کے ساتھ اس قسم کی صورت حال اکثر و بیشتر پیش آ جاتی ہے۔ سوتنیں خاوند کے نزدیک اس کی قدر و منزلت گھٹانے کے لیے اس میں عیب اور نقص نکالتی رہتی ہیں، گھبرائیں نہیں دل برا نہ کریں، سب ٹھیک ہو جائے گا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے میرے بارے میں ایسی ویسی باتیں کر دی ہیں..... اور ساتھ ہی رونا شروع کر دیا رات بھر روتی رہیں آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: صبح کے وقت میں رو رہی تھی رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو مشورے کے لیے بلایا چونکہ وحی کا سلسلہ رکا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کو الگ کرنے کا دونوں سے مشورہ لینا چاہتے تھے۔ اسامہ بن زید نے تو رسول اللہ ﷺ کو مشورہ دیتے ہوئے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی اہلیہ کے بارے میں بہت اچھا گمان رکھتے ہیں البتہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کے لیے کیا کمی ہے اس کے علاوہ بہت سی عورتیں ہیں جس کو چاہیں وہ آپ کے حبالہ عقد میں آنے کو اپنے لیے سعادت سمجھے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا (بریرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھی) اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھا کہ تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا میں کیا کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے کا باعث بنی ہو۔

اس نے کہا اس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہیں البتہ وہ چھوٹی عمر کی ہے بعض اوقات وہ آٹا گوندھ کر رکھ دیتی ہے اور خود سو جاتی ہے اس دوران مرغی آٹے میں سے کچھ کھا جاتی ہے اس علاوہ تو مجھے اس میں کوئی عیب دکھائی نہیں دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے عبد اللہ بن ابی بن سلول کی ریشہ دوانیوں پر کبیدہ خاطر ہوئے۔ آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ برادرانِ اسلام اس شخص کو کون سبق سکھلائے جس نے میرے اہل خانہ کے حوالے سے مجھے تکلیف دی۔

اللہ کی قسم میں اپنے اہل خانہ کے بارے میں اچھا گمان کرتا ہوں۔ میری معلومات کے مطابق ان میں خیر ہی خیر ہے اور جس شخص کا انھوں نے نام لیا ہے یعنی صفوان بن معطل، میری معلومات کے مطابق وہ انتہائی شریف الطبع شخص ہے جب بھی وہ میرے گھر میں آیا ہے تو وہ میرے ساتھ آیا ہے۔ سیدنا سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہوئے اور کہا یارسول اللہ! ایسے شخص کو میں نکیل ڈالوں گا جس نے آپ کو تکلیف دی ہے۔ اگر وہ شخص اوس قبیلے کا ہوا تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے۔ اگر وہ قبیلہ خزرج میں سے ہوا تو جو آپ حکم دیں گے ہم ویسا ہی کریں گے یہ سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے کہنے لگے: تم میرے قبیلہ خزرج کے بارے میں کچھ بھی نہیں کر سکتے یہ نیک آدمی تھے دراصل قبائلی حمیت کے جوش میں آ کر یہ کہہ دیا کہ ہمارے قبیلے کے کسی شخص کو تم ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔ ہمارے جیتے جی ہمارے قبیلے کے کسی فرد کو تم قتل نہیں کر سکتے۔، یہ سن کر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے یہ سیدنا سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے۔ انھوں نے سعد بن عبادہ کو مخاطب کر کے کہا تم منافقوں کی طرف داری کر رہے ہو۔ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ بھڑک اٹھے قریب تھا کہ آپس میں گتھم گتھا ہو جاتے لیکن رسول اللہ ﷺ نے دونوں قبیلوں کے افراد کو خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا کچھ دیر بعد وہ خاموش ہو گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس دن بھی روتی رہی دن بھر میرے آنسو جاری رہے۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور رہی، میرے والدین کو یہ گمان گزرا کہ یہ رونا دھونا میرے جگر کو چھلنی کر دے گا میرے ماں باپ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے، میں رو رہی تھی انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اس کو اجازت دے دی گئی وہ بھی میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے سلام کہا اور ہمارے پاس بیٹھ گئے جب سے میرے خلاف پروپیگنڈا شروع ہوا تھا رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے اس طرح میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ ایک ماہ سے وحی کا نزول بھی بند تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھتے وقت " اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا اور پھر فرمانے لگے:

''اے عائشہ تیرے بارے میں مجھے یہ یہ باتیں معلوم ہوئی ہیں اگر آپ ان سے بری ہیں تو اللہ تعالیٰ تجھے یقیناً بری کرے گا اگر تجھ سے کسی غلطی کا ارتکاب ہو گیا ہے تو معافی مانگ لے۔ اللہ کے حضور توبہ کر لے جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر کے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری بات کر لی تو میری آنکھوں سے آنسو یک دم خشک ہو گئے مجھے یوں محسوس ہوا کہ میری آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔ میں نے اپنے ابا جان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ تو انہوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں؟ میں نے اپنی امی جان سے کہا امی آپ ہی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں انھوں نے بھی کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ اس سلسلے میں آپ ﷺ سے میں کیا کہوں؟ فرماتی ہیں کہ میں ابھی چھوٹی عمر کی لڑکی تھی، قرآن مجید ابھی زیادہ پڑھا نہیں تھا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم جو کچھ آپ نے میرے خلاف سنا ہے اس کی وجہ سے میں آپ کی نظر میں بہت بری ہوں حالانکہ میرا رب جانتا ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں آپ اسے تسلیم نہیں کرتے اگر میں ناکردہ گناہ کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اعتراف کرلوں (حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بالکل پاک ہوں) تو آپ فوراً اس کو تسلیم کرلیں گے۔ میں اس موقع پر وہی کہوں گی جو سیدنا یوسف علیہ السلام کے باپ نے کہا تھا ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ کہہ کر اپنے بستر پر دراز ہوگئی اللہ کی قسم میں جانتی تھی کہ میں بے گناہ ہوں مجھے یہ یقین تھا کہ میرا اللہ مجھے بری قرار دے گا۔ لیکن اللہ کی قسم مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی جسے قیامت تک پڑھا جائے گا۔ میں اپنے آپ کو اتنا بلند نصیب نہیں سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں آسمان سے آیات نازل کی جائیں گی جن کی لوگ تلاوت کریں گے۔ بس مجھے امید یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ خواب میں دیکھ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بری قرار دے دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی مجلس سے اٹھے نہیں تھے اور نہ ہی کوئی گھر سے باہر نکلا تھا کہ نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی آپ کی وہ کیفیت ہوگئی جو نزول وحی کے وقت ہوا کرتی تھی سردی کے موسم میں آپ کی پیشانی مبارک سے موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے گرنے لگتے۔ جب وحی نازل ہونا بند ہوتی تو آپ مسکراتے ہوئے اٹھے اور سب سے پہلے یہ بات کی کہ اے عائشہ خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تجھے بری قرار دے دیا ہے میری والدہ نے خوش ہو کر مجھے کہا کہ اٹھو اور ان کا شکر ادا کرو میں نے کہا امی جان میں تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا شکر ادا کروں گی جس نے مجھے بری قرار دیا ہے (اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر وہ آیات نازل کیں جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دس آیات اللہ تعالیٰ نے میری بریت میں نازل کیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسطح کی غربت اور قریبی رشتہ دار ہونے کی بناء پر اسے جملہ اخراجات فراہم کیا کرتے تھے جب انھیں پتہ چلا کہ اس نے بھی میری بیٹی عائشہ صدیقہ کے خلاف باتیں کی ہیں تو انھوں نے کہہ دیا کہ اب میں خرچ کے لیے کچھ نہیں دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کردیا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ لَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَ الْمَسَاكِينَ وَ الْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَ لْيَعْفُوا وَ لْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ (النور: ٢٤/ ٢٢)

''تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب قدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے انھیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کر دینا چاہیے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمھیں معاف کرے اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ غفور و رحیم ہے۔''

تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا طلبگار ہوں اور مسطح کو پھر خرچ دینا شروع کر دیا اور فرمایا کہ آئندہ کبھی بھی اس کا خرچ بند نہیں کروں گا۔ ❶

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے بارے میں پوچھا کہ تمہاری عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا معلومات ہیں؟ تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے کانوں اور آنکھوں کا بڑا خیال رکھتی ہوں۔ اللہ کی قسم میری معلومات کے مطابق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خیر و برکت کا مجسمہ ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے یہی میرے مقابلے میں آیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تقویٰ کی بناء پر محفوظ رکھا۔ ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے کھل کر بہتان تراشنے والوں کا ساتھ دے کر اپنی تباہی و بربادی کا سامان مہیا کیا۔

''الإفك'' بدترین اور سخت ترین جھوٹ کو کہتے ہیں۔ یہاں اِفک سے وہ بہتان مراد ہے جو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگایا گیا۔ اِفک کی ایک تعریف یہ بھی کی جاتی ہے۔ الإفك: اس جھوٹ کو کہتے ہیں جس کی شدت سے انسان حیران و پریشان ہو جائے۔

منافقین نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا اور اس میں سیدنا صفوان بن معطل السلمی رضی اللہ عنہ کو ملوث کیا۔ منافقین کا سرغنہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔ بخاری اور مسلم میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو بہتان تراشی کی روئیداد بیان کی گئی اس

❶ بخاري: ٤٧٥٠، مسلم: ٢٧٧٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں عبداللہ بن اُبی بن سلول کو ہی سب سے بڑا مجرم قرار دیا گیا ہے اسی نے مدینہ منورہ کی فضاء کو مکدر کیا۔ اسی نے جھوٹ کے طومار باندھے۔ وہی منافقین کو شہہ دینے کا ذمہ دار تھا۔ اکثر اہل علم کی رائے یہی ہے کہ عبداللہ بن اُبی بن سلول، حادثہ بہتان کا سب سے بڑا مجرم ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی موقوف ہے کہ بہتان تراشی میں سب سے بڑا اور گھناؤنا کردار عبداللہ بن اُبی بن سلول کا ہے۔ البتہ اس افواہ کو پھیلانے میں حسان بن ثابت، حمنہ بنت جحش اور مسطح بن اثاثہ نے بھی بھرپور حصہ لیا۔

قرآن مجید میں جو ﴿عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ کے الفاظ ذکر ہوئے ہیں تو ان سے یہی لوگ مراد ہیں۔

قرآن مجید میں ﴿لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُمْ ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ﴾ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان الفاظ کا مخاطب رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خاندان اور باقی تمام اہل ایمان ہیں۔

ان سب کو اللہ تعالیٰ نے تسلی دینے کے لیے بلکہ ان کی تکریم کے طور پر یہ فرمایا کہ اس واقعہ کو اپنے لیے شر نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لیے خیر کے بہت سے پہلو لیے ہوئے ہے۔

- اس واقعے میں خیر کا ایک پہلو یہ ہے کہ یہ واقعہ سن کر اہل ایمان کو دلی دکھ ہوا انھوں نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا جس پر انھیں اجر و ثواب سے نوازا گیا۔ کیونکہ جو مصیبت پر صبر کا مظاہرہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اجر و ثواب سے نوازتے ہیں۔

منافقین کی جانب سے بہتان کا نشانہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور صفوان بن معطل السلمی رضی اللہ عنہ کو بنایا گیا جب کہ دونوں پاک تھے۔ لہٰذا قانون قدرت کے مطابق انھیں بہتان لگانے والے لوگوں کی حسنات سے بھی نوازا جائے گا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے قیامت کے دن مظلوم ظالم کی حسنات حاصل کرے گا ایک شخص نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج کے اعمال لے کر آئے گا اس نے کسی کو گالی دی ہوئی تھی کسی کو مارا پیٹا تھا اور کسی کا ناجائز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مال کھایا تھا، ان مظلوموں کو اس کی حسنات دے دی جائیں گی۔ جب اس کی تمام نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کی برائیاں اس کے سر لاد دی جائیں گی اور بالآخر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ❶

کسی پاکباز مومن مرد یا عورت کے خلاف جب کوئی بہتان باندھا جاتا اس سے جو انھیں صدمہ پہنچتا ہے اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی جانب سے انھیں اجر وثواب کا مستحق قرار دے دیا جاتا ہے اسی طرح یہ صدمہ ان کے لیے خیر و برکت کا باعث بنتا ہے۔

- جس مومن مرد یا عورت کو رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات یا اہل ایمان کے خلاف کوئی بات سن کر صدمہ پہنچا۔ اس نے صبر کیا اس کی وجہ سے اسے اجر وثواب کا مستحق قرار دیا گیا۔
- اس میں تیسرا خیر و برکت کا پہلو یہ ہے کہ یہ آزمائش کا دور تھا اس میں کھرے اور کھوٹے دوست اور دشمن بغض رکھنے والے اور محبت کرنے والے نکھر کر سامنے گئے۔
- واقعہ افک میں خیر و برکت کا چوتھا پہلو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضل و شرف میں بے پناہ اضافہ ہوا چونکہ اس کے نتیجے میں ان کی بریت کے لیے آسمان سے آیات نازل ہوئیں جن کی قیامت تک تلاوت کی جائے گی ان آیات کو اہل ایمان اپنے سینوں میں محفوظ کریں گے اور ان سے اپنے دلوں کو آباد کریں گے۔
- اس واقعہ میں خیر و برکت کا پانچواں پہلو یہ ہے کہ اہل ایمان کو اس بات کی تعلیم دی گئی کہ جب کبھی اس نوعیت کے حالات کا انھیں سامنا ہو تو انھیں کیا انداز اختیار کرنا چاہیے بعض اوقات ہم انسان ہونے کے ناطے یہ نہیں جان سکتے کہ شر میں خیر کا پہلو کیا ہے بعض اوقات بظاہر ہمیں شر نظر آتا ہے لیکن اس کے اندر خیر کا پہلو چھپا ہوا ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

❶ مسلم: ۲۵۸۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرة: ۲/ ۲۱۶)

''ممکن ہے ایک چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے اور ممکن ہے ایک چیز کو تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے بری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا:

﴿ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴾ (النساء: ٤/ ١٩)

''پھر اگر تم انھیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ ﴾

(البقرة: ۲/ ۲۲۱)

''اور یقیناً ایک مومن لونڈی کسی بھی مشرک عورت سے بہتر ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۚ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ ﴾ (النور: ٢٤/ ١١)

''بے شک وہ لوگ جو بہتان لے کر آئے ہیں وہ تمھی سے ایک گروہ ہیں، اسے اپنے لیے برا مت سمجھو، بلکہ یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔''

ذرا دیکھیے کہ خضر علیہ السلام نے کشتی توڑی لڑکے کو قتل کیا بظاہر یہ کام برے دکھائی دیتے ہیں لیکن یہ سب کام اپنے ضمن میں خیر و برکت کا پہلو رکھتے تھے۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرا اور آپ کا علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم کے مقابلے میں اتنی بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حیثیت نہیں رکھتا جتنی حیثیت اس قطرے کی ہے جو ایک چڑیا سمندر سے اپنی چونچ میں لے لیتی ہے جتنی کمی اس ایک قطرے سے سمندر میں واقع ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی کمی بھی واقع نہیں ہوتی۔ ❶

واقعہ اِفک سے ماخوذ چند خاص نکات:

امام نووی رحمہ اللہ نے واقعہ افک کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس واقعہ پر غور وخوض کرنے سے درج ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں:

① سفر میں ساتھ لے جانے کے لیے کثیر الازواج آدمی کے لیے بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی ضروری ہے۔

② خاوند کا اپنی بیوی کو سفر میں اپنے ساتھ لے جانا شرعاً جائز ہے۔

③ عورتوں کا جنگ میں شریک ہونا شرعاً جائز ہے۔

④ عورتوں کا ہودج میں بیٹھ کر سفر کرنا شرعاً جائز ہے۔

⑤ دوران سفر عورتوں کی مدد کے لیے مردوں کی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

⑥ لشکر امیر کے حکم کے پابند ہوتا ہے۔

⑦ عورت قضائے حاجت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جا سکتی ہے۔

⑧ عورتیں دوران سفر ہار پہن سکتی ہیں۔

⑨ مرد جو کسی عورت کو ہودج سمیت سوار کرنے پر مامور ہو اگر وہ غیر محرم ہے تو اسے عورت کے ساتھ بات کرنے کی اجازت نہیں جیسے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہودج اٹھانے پر مامور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہودج کو بغیر کوئی بات کیے اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا تھا۔

⑩ عورتوں کو کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔ بسیار خوری سے جسم فربہ ہو جاتا ہے۔

⑪ لشکر کی گری ہوئی چیزوں کو اٹھانے اور محفوظ کرنے کے لیے کسی ایک فرد کو متعین کیا جا

❶ بخاری: ۲۴۰۱، مسلم: ۲۳۸۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے جیسا کہ صفوان بن معطل السلمی کو یہ فریضہ سرانجام دینے کے لیے متعین کیا گیا تھا۔

۱۲ اگر کبھی کسی مومن عورت کو مدد کی ضرورت محسوس ہو تو مرد کے لیے ضروری ہے کہ ادب واحترام کا انداز اپناتے ہوئے اس کی مدد کرے۔

۱۳ اگر ایک اونٹ ہو تو مومن مرد کو چاہئے کہ اپنی بجائے عورت کو اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے کا موقع دے اور خود پیدل چلے۔ بالخصوص جب عورت غیر محرم ہو۔

۱۴ دین و دنیا کے کاموں میں مصائب کے وقت اِنا للہ و اِنا الیہ راجعون کہنا مستحب ہے۔

۱۵ مومن عورت کو چاہیے کہ اجنبی سے پردہ کرے تا کہ اس کی نظر اس کے چہرے پر نہ پڑ سکے اجنبی مرد خواہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو اس سے پردہ ضروری ہے۔

۱۶ حلف کا مطالبہ کرنے کے علاوہ بھی کسی وقت حلف اٹھانا جائز ہے۔

۱۷ کسی انسان سے کسی بات کو چھپانا جب کہ اس کے اظہار کا کچھ فائدہ نہ ہو شرعاً جائز ہے۔ جیسا کہ مہینہ بھر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بات کو چھپایا گیا، ایک ماہ گزر جانے کے بعد ام مسطح کے ذریعے انھیں حقیقت حال کا علم ہوا۔

۱۸ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ نرم رویہ رکھنا مستحب ہے۔

۱۹ بیمار سے اس کا حال دریافت کرنا مستحب ہے۔

۲۰ کوئی مومن عورت جب گھر سے باہر کسی ضرورت کے لیے نکلے تو کسی خاتون کو اپنے ساتھ لے لینا مستحب ہے۔

۲۱ جب کسی مومن مرد یا مومن عورت کے کسی صاحب فضل و شرف کے کوئی بات کی جائے تو اسے ناپسند گردانا جائے۔ جس طرح کہ ام مسطح نے جب اپنے بدری بیٹے کو برا بھلا کہا تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس انداز کو ناپسند کیا اور یہ فرمایا اے ام مسطح آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ کا بیٹا تو اصحاب بدر میں سے ہے۔

۲۲ اس واقعے سے اہل بدر کی فضیلت آشکار ہوتی ہے کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دفاع کرتے ہوئے ام مسطح سے فرمایا کہ اصحاب بدر کو اچھے الفاظ سے یاد کرنا چاہیے۔

۳۳ بیوی اپنے والدین کے ہاں جانا چاہے تو اپنے خاوند سے اجازت لے کر جائے جس طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ میں اپنے والدین کے ہاں جانا چاہتی ہوں۔

۳۴ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا چاہیے۔

۳۵ مومن کا اپنے اہل خانہ، قریبی رشتہ داروں اور احباب کے ساتھ گھریلو امور کے بارے میں مشورہ کرنا مستحب ہے۔

۳۶ معاملے کی تحقیق کے لیے متعلقہ افراد سے سوالات کرنا مستحب ہے۔

۳۷ کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو سربراہ کے لیے ضروری ہے کہ لوگوں سے مخاطب ہو اور انھیں صورتِ حال سے آگاہ کرے اور اپنے لیے تعاون کی اپیل کرے۔

۳۸ اگر سربراہ کو کسی سے تکلیف پہنچے تو وہ اپنی مسلمان رعایا سے مدد کی اپیل کر سکتا ہے۔

۳۹ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی سیدنا صفوان بن معطل السُّلمی کے حسنِ اخلاق کی شہادت دی۔

۴۰ سیدنا سعد بن معاذ اور سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت اجاگر ہوئی۔

۴۱ توبہ کی قبولیت اور اس کے لیے ترغیب دلانا۔

۴۲ بات کرنے کی ذمے داری بڑوں کے سپرد کرنا، کیونکہ وہ چھوٹوں کی نسبت زیادہ معاملہ فہم ہوتے ہیں۔

۴۳ ذاتی یا گھریلو معاملات میں قرآنی آیات سے اِستدلال کرنا جائز ہے۔

۴۴ کسی نعمت کے میسر آنے پر فوری طور پر خوشخبری دینا مستحب ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تیری بریت کر دی ہے۔

۴۵ قرآن حکیم کی نص صریح سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بہتان سے بری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پاکباز اور کردار کے بلند مقام پر فائز تھیں وہ ہر قسم کے بہتان سے بری تھی اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو کوئی اب بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کردار پر شکوک وشبہات کا شکار ہوگا وہ کافر مرتد ہوگا۔

۲۰ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تجدید پر اس کا شکر ادا کرنے میں بھی تجدید ہونی چاہئے۔

۲۱ اس واقعے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے اور خاص طور پر ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ﴾ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فضل وشرف آشکار ہوتا ہے۔

۲۲ عفو اور درگزر کا وطیرہ بنانا مستحسن اقدام ہے۔

۲۳ صدقہ وخیرات کرنا مستحب عمل ہے۔

۲۴ اس واقعے سے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی فضیلت آشکار ہوتی ہے۔

۲۵ خطبے کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے ہونی چاہئے اس کے بعد نبی کریم ﷺ درود و سلام بھیجا جائے اس کے بعد اپنی بات کی جائے۔

۲۶ اس واقعے سے مسلمانوں کے غیظ وغضب کا پتہ چلتا ہے جب نبی کریم ﷺ کے خلاف کوئی ہرزہ سرائی کرتا ہے تو مسلمان غضبناک ہو جاتے ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوزرع کی مثال:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں انھوں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے بارے میں کوئی چیز نہیں چھپائیں گی۔

پہلی عورت نے کہا میرے خاوند کی مثال دبلے پتلے اونٹ کے گوشت کی سی ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو اس تک پہنچنا آسان ہے اور نہ وہ گوشت ایسا موٹا تازہ ہے کہ کوئی وہاں سے دوسری جگہ منتقل کرے اس عورت نے اپنے خاوند کے بخیل ہونے کا اشارہ دیا۔

دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی بات ظاہر نہیں کر سکتی مجھے اندیشہ ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں چھوڑ نہ سکوں گی اگر میں نے اس کا تذکرہ کیا تو اسی کی ساری اُچ نیچ بیان کردوں گی یعنی اس کے ظاہری باطنی سب عیب بیان کردوں گی۔ اس عورت نے یہ اشارہ دیا کہ میں خاموش رہنے میں عافیت سمجھتی ہوں میں کثیر الاولاد ہونے کی وجہ سے اسے کسی طور بھی چھوڑ نہیں سکتی۔

تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا تڑنگا ہے اگر اس کے خلاف بات کرتی ہوں تو مجھے طلاق دے دی جائیگی اور اگر خاموش رہتی ہوں تو مجھے معلق کردیا جائے گا۔ یہ عورت دراصل کہنا یہ چاہتی ہے کہ میرا خاوند بدصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بداخلاق بھی ہے۔

چوتھی عورت کہتی ہے کہ میرا خاوند تہامہ کی رات کی مانند ہے نہ گرم نہ سرد نہ اس سے کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی اکتاہٹ۔

اس عورت کی بات کا مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند معتدل مزاج ہے۔

پانچویں عورت یہ کہتی ہے کہ میرا خاوند جب گھر ہوتا ہے تو چیتے کی طرح جب باہر جاتا ہے تو شیر کی مانند ہوتا ہے۔ جو مال گھر میں چھوڑ جاتا ہے اس کے بارے میں پوچھتا نہیں۔

یہ عورت کہنا یہ چاہتی ہے کہ میرا خاوند گھریلو معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتا، گھر سے باہر اس سے ہر کوئی ڈرتا ہے یہ بڑا بہادر ہے۔ گھریلو معاملات میں یہ سخاوت کا انداز اپناتا ہے۔

چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جب کھاتا ہے تو سارا کھانا ہڑپ کر جاتا ہے اور جب پیتا ہے تو سارا پانی پی جاتا ہے جب لیٹتا ہے تو الگ تھلگ اپنے جسم کو سمیٹ کر سو جاتا ہے۔ وہ مجھے ہاتھ تک نہیں لگاتا تاکہ میرا غم معلوم کر سکے۔

یہ عورت کہنا یہ چاہتی ہے کہ میرا خاوند کھانے پینے کے حوالے سے پیٹو ہے اور رات کو سوتے وقت بالکل لاپروائی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند نامرد ہے اور شریر بھی اور وہ احمق پرلے درجے کا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس میں تمام بیماریاں پائی جاتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ ظالم ایسا ہے کہ تیرا سر پھوڑ دے گا یا بازو توڑ دے گا یا دونوں کام ایک ساتھ ہی کر دے گا۔

یہ عورت کہنا یہ چاہتی ہے کہ میرے خاوند میں دنیا بھر کی خرابیاں پائی جاتی ہیں وہ نامرد، شر پسند، لڑاکا، غصیل اور پرلے درجے کا ظالم ہے۔

آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے کے اعتبار سے خرگوش کی طرح نرم و نازک اور خوشبو کے اعتبار سے زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔

یہ عورت کہنا یہ چاہتی ہے کہ میرا خاوند ظاہر و باطن کے اعتبار سے نہایت ہی خوش خصال ہے۔

نوویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے ستونوں والا، لمبے قد کاٹھ والا، زیادہ راکھ والا اور اس کا گھر مشاورت گاہ کے قریب ہے۔

یہ عورت کہنا یہ چاہتی ہے کہ میرا خاوند محلات کا مالک، بہادر، سخی اور سردار ہے۔

دسویں عورت کہتی ہے کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے لیکن کیسا مالک؟ ایسا مالک کہ اس سے بہتر کوئی مالک نہیں اس کے اونٹ باڑے میں بیٹھتے ہیں اور چراگاہ میں چرنے کے لیے بہت کم جاتے ہیں اس کے اونٹ جب بینڈ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو وہ یقین کر لیتے ہیں کہ ان کے ذبح ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔

یہ عورت کہنا یہ چاہتی ہے کہ میرا خاوند بڑا مہمان نواز ہے مہمانوں کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور ان کی ضیافت کے لیے یہ اکثر و بیشتر اپنے اونٹ ذبح کرتا رہتا ہے۔

گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو زرع ہے اور کیا کہنے ابو زرع کے اس نے میرے دونوں بازوؤں کو زیورات سے بوجھل کر دیا ہے اور میرے دونوں بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے اس نے مجھے اتنا خوش کیا کہ میں اپنے اوپر ناز کرنے لگی وہ مجھے مفلس چرواہوں سے لے آیا تھا۔ لیکن اس نے مجھے گھوڑوں، اونٹوں اور کھیتوں کا مالک بنا دیا میں اس کے سامنے کوئی بات کرتی ہوں تو وہ مجھے بُرا نہیں کہتا۔ سوتی ہوں تو صبح تک سوئی رہتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوں پیتی ہوں تو خوب سیراب ہو جاتی ہوں۔ ابو زرع کی ماں بھی کیا خوب ہے؟ اس کے گڑھے بڑے بڑے اور گھر بڑا وسیع ہے۔ ابو زرع کا بیٹا بھی کیا خوب ہے جس کی خوابگاہ تلوار کی نیام کی مانند ہے۔ بکری کا ایک بازو کھا کر پیٹ بھر لیتا ہے ابو زرع کی بیٹی بھی کیا خوب ہے؟ اپنے ماں باپ کی فرمانبردار اور پورا لباس زیب تن کرنے والی، اور اپنی پڑوسن کے لیے قابل رشک۔

ابو زرع کی لونڈی بھی کیا خوب ہے جو ہماری باتیں راز میں رکھتی ہے اور انھیں باہر پھیلاتی نہیں نہ وہ ہماری خوراک کے ذخیرے کو کم کرتی ہے اور نہ وہ گھر کو کوڑا کرکٹ سے آلودہ کرتی ہے ام زرع بیان کرتی ہے کہ ایک دن ابو زرع گھر سے اس وقت نکلا جب دودھ سے مکھن بلویا جا رہا تھا اس کی ملاقات ایک حسین وجمیل عورت سے ہوئی جس کے دو بچے چیتوں کی طرح پھرتیلے اس کے پستانوں سے کھیل رہے تھے وہ عورت اسے پسند آئی ابو زرع نے مجھے طلاق دے کر اس کے ساتھ نکاح کر لیا تو میں نے بھی ایک شریف الطبع شخص کے ساتھ شادی کر لی جو عربی گھوڑے کا شہسوار اور ماہر نیزہ باز تھا اس نے مجھ پر طرح طرح کی نعمتیں نچھاور کیں اور ہر قسم کا سامان راحت مہیا کیا اس نے مجھے کہا کہ ام زرع تو خود بھی کھا اور اپنے عزیز واقارب کو بھی کھلا۔ لیکن ام زرع کہتی ہیں کہ اس خاوند نے مجھے جو کچھ دیا وہ ابو زرع کے ایک چھوٹے برتن کو نہیں پہنچ سکتا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں آپ کے لیے اس طرح ہوں جس طرح ابو زرع ام زرع کے لیے تھا۔

ام زرع نے جو اپنے خاوند کی تعریف کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ تعریف سن کر فرمایا اے عائشہ میں تیرے لیے اس طرح ہوں جس طرح ابو زرع ام زرع کے لیے تھا۔ البتہ اس نے تو ام زرع کو طلاق دے دی تھی میں ایسا نہیں کروں گا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا : یا رسول اللہ ﷺ آپ تو ابو زرع سے کہیں زیادہ میرے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔آپ کا حسن سلوک بے مثال ہے کوئی اس کی ہوا تک کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

آپ میرے ساتھ جس محبت، ہمدردی، اور شفقت سے پیش آتے ہیں، اس کی تو کوئی مثال ہی نہیں۔ ❶

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی دعا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بہت خوش ہیں تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے دعا کریں، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَ مَا تَأَخَّرَ مَا اَسَرَّت وَ مَا اَعْلَنَت .))

''الٰہی! عائشہ کے اگلے پچھلے خفیہ اور اعلانیہ سب گناہ معاف کردے۔''

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دعا سن کر اتنا ہنسی کہ ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہوگئیں ان کا سر گود میں آ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا آپ کو میری دعا سے اتنی خوشی ہوئی ہے انہوں نے کہا بھلا آپ کی دعا سن کر مجھے خوش کیوں نہ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے لیے ہر نماز میں یہ دعا کرتا ہوں۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ میری یہ دعا ہر اس کے لیے ہو جو "لا اله إلا الله محمد رسول الله" کہتا ہے۔ ❷

رسول اللہ ﷺ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ملاپ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مرض الموت میں یہ پوچھتے رہتے کہ میں کل کہاں ہوں گا؟ دراصل آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے تھے، بیویوں نے یہ اجازت دے دی کہ آپ ﷺ جہاں دل چاہے رہیں۔ آپ سیدہ

---

❶ بخاری: ۵۱۸۹.

❷ صحیح ابن حبان: ۷۱۱۱، مجمع الزوائد: ۹/ ۲۴۳، ۲۴۴.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل کر دیے گئے اور وہیں آپ نے وفات پائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن وفات جس دن معمول کے مطابق میرے ہاں رات بسر کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح اس وقت قبض کی جب کہ آپ ﷺ کا سر میری گود میں تھا، آپ کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے مل گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اندر آیا تو وہ مسواک کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، میں نے پوچھا: کیا آپ کے لیے مسواک اس سے لے لوں، آپ نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! میں نے بھائی سے مسواک پکڑ لی وہ قدرے سخت تھی۔ میں نے کہا اسے نرم کر دوں؟ آپ نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ میں نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ یہ مسواک میرے سپرد کر دو۔ اس نے وہ مسواک مجھے دے دی میں نے اسے تھوڑا کاٹا پھر اسے دانتوں میں لے کر چبایا پھر وہ مسواک میں نے رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے مسواک کی آپ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگا رکھی گی۔ پھر آپ کا ہاتھ نیچے زمین پر گر گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میری لعاب اور رسول اللہ ﷺ کے لعاب کو ملا دیا۔

آپ کے سامنے ایک برتن میں پانی رکھ دیا گیا تھا آپ اس پانی میں اپنے دونوں ہاتھ داخل کرتے۔ پھر انھیں اپنے چہرے پر ملتے اور یہ کلمات کہتے: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ لَسَكَرَاتٍ." اللہ کے سوا کوئی معبود حقیق نہیں بلاشبہ موت کی مدحوشیاں ہوتی ہیں۔"

پھر آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا اور یہ فرمانے لگے: "فِي الرَّفِيْقِ الاعلیٰ" یہ جملہ کہتے ہوئے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ❶

❶ بخاری: ٤٤٤٩، ٤٤٥٠، ٤٤٥١، مسلم: ٢٤٤٣، ٢٤٤٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کرنا:

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ اجازت دیں کہ مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ انھوں نے فرمایا: ٹھیک ہے ساتھ ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اصحاب رسول میں سے اگر کسی نے ان کی طرف اس نوعیت کا پیغام بھیجا تو انھوں نے صاف کہہ دیا کہ بخدا میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتی۔ ❶

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مالک سے الرشید نے سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا کہ ان دونوں کا نبی کریم ﷺ کی زندگی میں کیا مقام و مرتبہ تھا۔ فرمایا جس طرح مرنے کے بعد ان کے مقام و مرتبہ ہے کہ وہ اسی مبارک جگہ میں دفن ہیں جہاں رسول اللہ ﷺ مدفون ہیں یہ واضح دلیل ہے کہ یہ دونوں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا خواب اور مدفن عمر رضی اللہ عنہ:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں گرے ہیں، میں نے اپنا یہ خواب ابا جان سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کر دیا۔ جب نبی کریم ﷺ کو حجرے میں دفن کیا گیا تو ابا جان نے فرمایا یہ تیرا ایک چاند اور یہ سب سے بہتر ہے۔ پھر اس کے حجرے میں سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو دفن کیا گیا۔ ❷

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ مذکورہ حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سلف صالحین خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتے تھے۔

تین چاند سے مراد نبی کریم ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما ہیں۔ تینوں کو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا۔ سیدہ عائشہ

---

❶ بخاری: ۸۳۲۸۔

❷ مستدرك حاكم: ٤/ ٣٩٥۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں جو دیکھا کہ تین چاند ان کے گھر میں گرے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے حجرے میں نبی کریم ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دفن کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بستر مرگ پر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات:

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے پہلے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت سخت بیماری کی تکلیف میں مبتلا تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ وہ میری تعریف کرے گا۔ آپ سے کہا گیا یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا کا بیٹا ہے آپ کی تیمارداری کرنے کے لیے اجازت طلب کر رہا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ٹھیک ہے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ اب کیا حال ہے؟ فرمایا اگر میں نے تقوے کے ساتھ زندگی بسر کی ہے تو ٹھیک ہے تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آپ ان شاء اللہ سراپا خیر و برکت ہیں۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی رفیقہ حیات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ آپ کے علاوہ کسی کنواری عورت کے ساتھ شادی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے آپ کی بریت میں آیات نازل کیں۔ عبداللہ بن زبیر اندر آئے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میری تعریف کی لیکن میری دلی تمنا ہے کہ مجھے بالکل بھلا دیا جائے۔ ❶

ذکوان کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھیں تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے ملاقات کی اجازت طلب کرنے لگے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کا بھتیجا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر تھا۔ اس نے کہا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے اس کے

❶ بخاری: ۴۷۵۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تزکیے کی ضرورت نہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا: اماں جان یہ تیرا بڑا صالح بیٹا ہے۔ آپ کو سلام عرض کرنا چاہتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو اسے اجازت دے دو۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اندر آئے۔ بیٹھ گئے کہنے لگے اماں جان خوش ہو جاؤ، جونہی آپ کی روح آپ کے قفس عنصری سے الگ ہو گی تو آپ سیدنا محمد ﷺ اور دوسرے رشتہ داروں سے جا ملیں گی جو آپ سے پہلے اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے عبداللہ بن عباس ایسا ہی (انشاء اللہ) ہو گا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اے اماں جان آپ رسول اللہ ﷺ کی سب بیویوں سے بڑھ کر چہیتی رفیقہ حیات تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ طیب چیز کو پسند کیا۔ ابواء مقام پر آپ کے گلے کا ہار گر پڑا۔ رسول اللہ ﷺ اسے تلاش کرنے لگے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ سب لوگ وضوء کے لیے پریشان تھے نماز صبح کا وقت جا رہا تھا تو تیمم کا حکم نازل ہو گیا اور امت کو یہ رعایت آپ کی وجہ سے ملی۔ پھر آپ کی بریت کے لیے سات آسمانوں کے اوپر سے آیات نازل ہوئیں اور یہ آیات قیامت تک مساجد میں دن رات پڑھی جائیں گی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زبان سے اپنی تعریف سن کر فرمایا اے ابن عباس رہنے دیجیے میری تو دلی تمنا ہے کہ مجھے بالکل بھلا دیا جائے۔ ❶

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور نمازِ جنازہ:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے چھیاسٹھ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان ۵۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ انھوں نے یہ وصیت کی تھی کہ مجھے رات کے وقت دفن کیا جائے۔ لوگ کثیر تعداد میں جمع ہوئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بقیع

❶ مسند امام احمد: ۱/ ۲۷۶، ۳۴۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الغرقد کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ دفن کرنے سے پہلے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں پانچ افراد اترے وہ سب محرم تھے۔ عبداللہ بن عباس، عروہ بن زبیر، قاسم عبداللہ بن محمد بن ابی بکر الصدیق، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق۔

صدیقہ بنت صدیق، عتیقہ بنت عتیق، حبیبہ الحبیب ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دنیائے فانی سے راضی خوشی آخرت کے سفر پر روانہ ہوگئیں۔

اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی اور جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

4

اُمّ المومنین سیدہ

حفصہ بنت عمر

رضی اللہ عنہا

''ایک روز جبریل علیہ السلام رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ بہت روزے رکھنے والی اور عبادت گزار خاتون ہے اور یہ جنت میں بھی آپ کی بیوی ہوگی۔'' (مستدرک حاکم: ۱۵/۴)

رسُولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

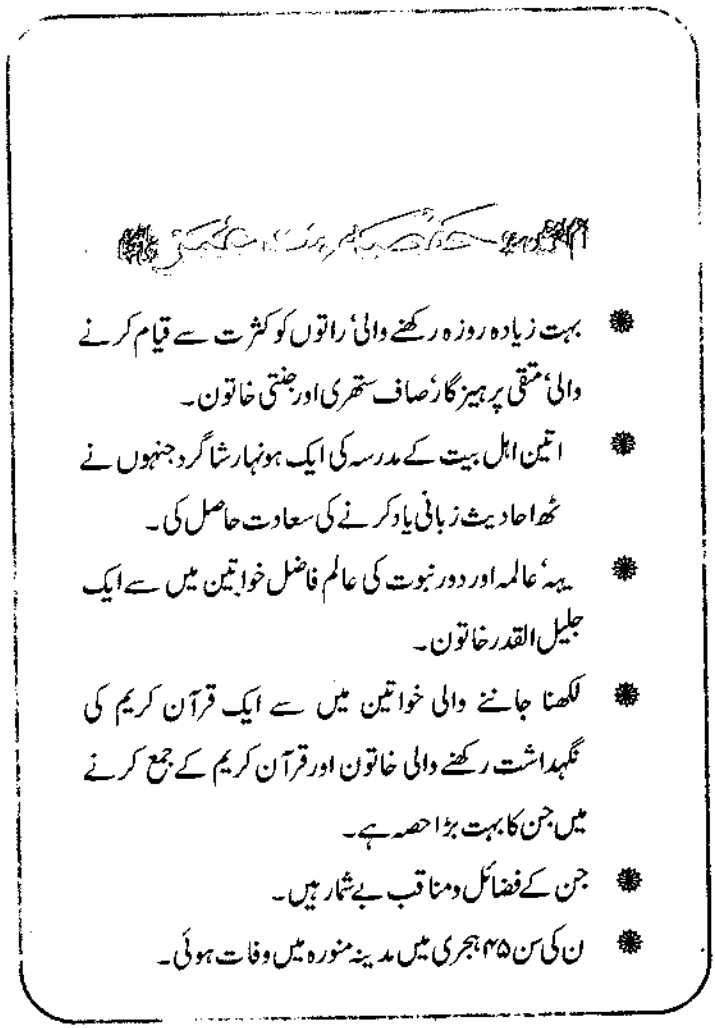

- بہت زیادہ روزہ رکھنے والی' راتوں کو کثرت سے قیام کرنے والی' متقی پرہیزگار' صاف ستھری اور جنتی خاتون۔
- اتین اہل بیت کے مدرسہ کی ایک ہونہار شاگرد جنہوں نے ٹھ احادیث زبانی یاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔
- یہ' عالمہ اور دور نبوت کی عالم فاضل خواتین میں سے ایک جلیل القدر خاتون۔
- لکھنا جاننے والی خواتین میں سے ایک قرآن کریم کی نگہداشت رکھنے والی خاتون اور قرآن کریم کے جمع کرنے میں جن کا بہت بڑا حصہ ہے۔
- جن کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔
- ان کی سن ۴۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام اور نسب:

حفصہ بنت عمر بن خطاب بن نفیل بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔

ولادت:

ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پانچ سال پہلے جب بیت اللہ کی تعمیر کی تجدید ہو رہی تھی پیدا ہوئیں۔

والد محترم:

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ جن کی کنیت ابوحفص اور لقب فاروق تھا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ثانی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سب سے پہلے انہیں امیر المومنین کے لقب سے پکارا گیا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ واقعہ فیل کے ۱۳ سال بعد اور جنگ فجار کے ۴ سال بعد ۵۸۱ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ [1]

انہیں بڑے جلیل القدر، بہادر اور محتاط صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے دورِ حکومت میں وسیع پیمانے پر فتوحات ہوئیں۔ ان کے عدل کو بطور مثال بیان کیا جاتا ہے۔ انہیں زندگی میں لسانِ رسالت سے جنت کی بشارت ملی۔ زمانہ جاہلیت میں انہیں قریش کا بڑا بہادر سردار سمجھا جاتا تھا۔ ابتداء میں آپ رضی اللہ عنہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو ہدایت ملی تو آپ رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے۔

ان کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے دعا جس کے نتیجے میں انہوں نے ہجرت سے پانچ سال پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔

---

[1] اسد الغابة: ٤/ ١٥٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعبہ میں ہم اس وقت نماز پڑھنے کا حوصلہ کر سکے جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسلام صیغۂ راز میں رہا یہاں تک کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس روز وفات پائی اسی دن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر براجمان ہوئے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شام، عراق، القدس، مدائن، مصر اور الجزیرہ فتح ہوئے۔ تاریخ ہجری کا آغاز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلطنت اسلامیہ میں دفاتر کا نظام قائم کیا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اکیلے ہی بازاروں میں گشت کیا کرتے تھے۔ معاشرے میں جہاں کہیں لڑائی جھگڑا ہوتا وہیں پہنچ کر فیصلہ صادر فرماتے۔

وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بھی لوگوں کے باہمی نزاعات میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ۲۳ ہجری نماز فجر کے دوران مغیرہ بن شعبہ کے مجوسی غلامی ابولؤلو نے خنجر مار کر شہید کیا۔

والدہ محترمہ:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون (بن حبیب بن وھب بن حذافہ) القرشیہ الجمحیۃ تھا۔ یہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور سیدنا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ہمشیر تھیں۔ انہوں نے اسلام قبول کیا، اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کے ساتھ ہجرت کی۔

یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن عمر اور حفصہ رضی اللہ عنہم کی والدہ تھی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ سیدہ زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شادیاں کیں۔ ان کا یہاں ذکر کرنا اس لیے مناسب سمجھتے ہیں کہ قارئین کو سیدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حفصہ رضی اللہ عنہا کے دیگر علاتی و اخیافی بہن بھائیوں اور سوتیلی ماؤں کا تعارف ہو جائے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب کسی بیوی کو طلاق دی یا کوئی بیوی انتقال کر گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے دوسری عورت سے شادی کر لی۔ اس طرح سے آپ رضی اللہ عنہ کم و بیش آٹھ بیویاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیک وقت چار بیویاں حبالہ عقد میں رکھیں۔

① ..... سیدہ زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا سے زمانہ جاہلیت میں شادی کی۔ ان سے ایک بیٹی (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) اور دو بیٹے (عبداللہ، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما) پیدا ہوئے۔ عبدالرحمٰن کو ''عبدالرحمٰن الاکبر'' بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔ ❶ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو عبداللہ بن عمر کے نام سے دنیا جانتی ہے۔

② ..... ملیکہ بنت جرول سے زمانہ جاہلیت میں شادی کی تھی۔ اس سے ایک بیٹا: عبیداللہ پیدا ہوا۔ اس بیوی کو آپ رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ طلاق کے بعد ملیکہ سے ابوالجہم بن حذیفہ نے شادی کر لی۔ ❷

③ ..... ام کلثوم بنت جرول رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی، ان سے دو بیٹے: زید اصغر اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ ❸

واقدی کے بقول ام کلثوم بنت جرول اور ملیکہ بنت جرول ایک ہی خاتون ہے۔ اس سے عبیداللہ اور زید اصغر پیدا ہوئے۔ ❹

④ ..... قریبہ بنت ابی امیہ سے شادی کی، جو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ لیکن جلد ہی علیحدگی ہو گئی۔ بعد میں قریبہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے شادی کر لی۔ ❺

---

❶ الاصابہ: ۷/ ۶۸۰۔ ایضاً: ۴/ ۳۳۹۔ طبقات ابن سعد: ۳/ ۲۶۵۔

❷ البدایۃ والنہایۃ: ۷/ ۱۳۹۔ تاریخ طبری: ۲/ ۵۶۴۔

❸ الاصابہ: ۲/ ۶۲۸۔ تاریخ طبری: ۲/ ۵۶۴۔

❹ البدایۃ والنہایۃ: ۷/ ۱۳۹۔

❺ البدایۃ والنہایۃ: ۷/ ۱۳۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑤ ..... ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے شادی کی، ان سے ایک بیٹا: زید الاکبر اور ایک بیٹی: رقیہ پیدا ہوئی۔ ان کا حق مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی تھی۔ ❶

علامہ ابن سعد نے بیان کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے عون بن جعفر رضی اللہ عنہما نے شادی کر لی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بھائی محمد بن جعفر رضی اللہ عنہما نے ان سے شادی کر لی۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کے بھائی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے (ان کی بہن زینب بنت علی رضی اللہ عنہا کے بعد) ان سے شادی کر لی۔ یہ تینوں بھائی سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے جنہوں نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی کوکھ سے جنم لیا تھا۔ ان میں سے کسی کی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ❷

⑥ ..... جمیلہ بنت ثابت سے شادی ہوئی، اس سے ایک بیٹا عاصم پیدا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بیوی کو طلاق دے دی۔ اس بیوی کا نام عاصیہ تھا، نبی کریم ﷺ نے بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ ❸

⑦ ..... ام حکیم بنت حارث سے شادی کی، یہ بیوہ تھیں۔ ان کا خاوند شام میں قتل کر دیا گیا تھا۔ ان سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی: فاطمہ نے جنم لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بیوی کو بھی طلاق دے دی۔ ❹

⑧ ..... عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو اس سے ایک بیٹا: عیاض پیدا ہوا۔ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے چچازاد کی بیٹی تھی۔ عاتکہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے قبل سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں۔ عبداللہ کی طائف میں شہادت کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بھائی

---

❶ الاصابه: ۸/ ۲۹۳، ایضاً: ٦/ ۸۔ الاستیعاب: ۳/ ۱۳٦۷.

❷ طبقات ابن سعد: ۸/ ٤٦۳.

❸ تاریخ طبری: ۲/ ۱۲٦۔ الاستیعاب: ۲/ ۷۸۲۔ البدایة والنهایة: ۷/ ۱۳۹.

❹ البدایة والنهایة: ۷/ ۱۳۹۔ تهذیب الکمال: ۵/ ۲۹۹۔ تاریخ اسلام، للذهبی: ۱/ ٤۱۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کرلی۔ (یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زید رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی نہیں کی تھی) زید رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوگئے۔ ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کرلیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کرلی۔ ❶

⑨..... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دو لونڈیاں تھیں: ایک کا نام فکیھہ اور دوسری کا نام لہیہ تھا۔ ان سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد تھی۔ فکیھہ سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام زینب بنت عمر تھا۔ لیکن لہیہ کے بارے اختلاف ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ ام ولد (لونڈی) تھی اور بعض کا کہنا ہے کہ اس کا یمن سے تعلق تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی کی تھی۔ (یعنی یہ لونڈی نہیں بلکہ بیوی تھی) اور اس سے عبدالرحمٰن الاصغر (المعروف ابوشحمہ) پیدا ہوئے تھے۔ لہیہ کا نام "وہیبہ" بھی بیان کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم ❷

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے لیے بھی منگنی کا پیغام بھیجا تھا۔ لیکن انہوں نے انکار کردیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے انکار پر تعجب کیا اور فرمایا کہ تم امیر المومنین کو انکار کر رہی ہو؟ ❸

بھائی:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی دو تھے۔ ایک کا نام عبداللہ بن عمر اور ایک کا نام عبدالرحمٰن بن عمر تھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی تھے۔ یہ بہت بہادر اور دانا انسان تھے۔ انہوں نے اسلامی ماحول میں پرورش پائی۔ یہ ہجرت سے دس سال پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوا اور اپنے والدین کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خندق اور اس کے بعد تمام جنگوں میں حصہ لیا یہ بہت

---

❶ البداية والنهاية : ٦/ ٣٥٣، ايضاً: ٧/ ١٣٩۔ طبقات ابن سعد :٣/ ٢٦٦۔ الاصابه : ٨/ ١١، ١٢۔ اسدالغابه:٧/ ١٩٩، ٢٠٠.

❷ البداية والنهاية:٧/ ١٣٩۔ الاكمال، لابن ماكولا:١/ ٣٧٧.

❸ البداية والنهاية:٧/ ١٣٩.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بڑے عالم، فاضل، مجتہد، متبع سنت اور بدعت سے نفرت کرنے والے اور امت کے خیر خواہ جلیل القدر صحابی تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صالح ہونے کی تعریف کی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ جو چیز اپنے مال سے اچھی لگتی اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلاموں کو ان کی اس عادت کا پتہ تھا، کوئی غلام کمربستہ ہو جاتا، مسجد میں زیادہ وقت گزارنے لگتا۔ اطاعت گزاری کی طرف پوری توجہ دیتا، جب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کی یہ حالت دیکھتے تو اسے آزاد کر دیتے۔ ان سے کسی نے کہا یہ لوگ آپ کو دھوکہ دیتے ہیں وہ فرمانے جو اللہ کے حوالے سے دھوکا دیتا ہے ہمیں بھی ایسا دھوکا کھانے میں مزہ آتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ساٹھ سال تک فتویٰ دینے کا اعزاز حاصل کیا۔

جب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو لوگ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے آئے لیکن انھوں نے بیعت لینے سے انکار کر دیا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے افریقا میں دو دفعہ جنگ لڑی۔ پہلی دفعہ ابن ابی سرح کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا اور دوسری دفعہ ۳۴ ہجری میں معاویہ بن خدیج کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا۔ زندگی کے آخری دنوں میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہو گئی تھی۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ معظمہ میں فوت ہونے والے آخری صحابی تھے۔ یہ ۷۳ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ جب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فوت ہوئے وہ ہو بہو اپنے باپ کی مانند تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج سے پیدا ہونے والی اولاد کی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے علاتی نسبت ہے۔ یعنی: عبیداللہ، زید اصغر، عبداللہ، زید اکبر، عاصم، عیاض اور عبدالرحمٰن الاصغر (المعروف ابوشحمہ) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے علاتی بھائی اور رقیہ، فاطمہ اور زینب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہنیں ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کا نسب

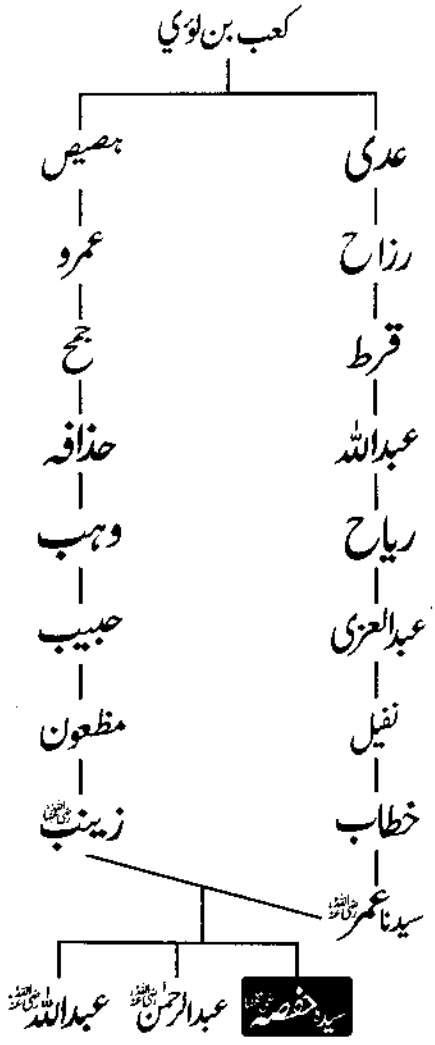

عبدالرحمن اور عبداللہ رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی تھے۔ ان کے علاوہ بھی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بہن بھائی تھے۔ لیکن وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج سے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں: عبیداللہ، عبداللہ، زید اکبر، زید اصغر، عاصم، عیاض، عبدالرحمن الاصغر (المعروف ابوشحمہ)، رقیہ، فاطمہ اور زینب رضی اللہ عنہم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے دادا اور دادی:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے دادا جان کا نام خطاب بن نفیل تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہا کی دادی (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا نام حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ تھا۔ وہ مشہور دشمن اسلام ابوجہل کی بہن تھی۔ ❶

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور پھوپھیاں:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا ایک چچا تھا۔ جن کا نام زید بن خطاب رضی اللہ عنہ تھا۔ زید رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔ اور وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علاتی بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت وہب بن حبیب تھا۔ جو بنواسد سے تعلق رکھتی تھیں۔ جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ تھا۔ زید رضی اللہ عنہ بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرح مہاجر اور بدری تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تقریباً تمام جنگوں اور خاص موقعوں (بدر، احد، خندق اور حدیبیہ وغیرہ) میں شریک رہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ ❷

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی دو پھوپھیاں تھیں۔ ایک کا نام امیمہ اور دوسری کا نام صفیہ تھا۔

امیمہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن تھیں۔ ان کا نام فاطمہ اور کنیت ام جمیل تھی۔ امیمہ ان کا لقب تھا۔ ابن سعد نے ان کا نام رملہ بیان کیا ہے۔ ❸

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی یہی پھوپھی ہیں جن کے متعلق معروف ہے کہ انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں سزا دیا کرتے تھے۔ اور پھر انہی کی باتیں آپ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا سبب بنیں۔ ان کی شادی معروف صحابی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ جو ان کے چچازاد (زید بن عمرو بن نفیل) کے بیٹے تھے۔

دوسری پھوپھی (صفیہ رضی اللہ عنہا) کی شادی سفیان بن عبدالاسد مخزومی سے ہوئی۔ جس سے

---

❶ الاصابة: ٤/ ٥٨٨.

❷ جمهرة انساب العرب، لابن حزم۔ اسدالغابة: ٢/ ٣٤١۔ طبقات ابن خياط: ٢٢.

❸ الاصابة: ٨/ ٦٢۔ طبقات ابن سعد: ٨/ ٢٦٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسود، ہبار، عمر، عبیداللہ اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ اسود کا مسلمان ہونا محل نظر ہے۔ ہبار رضی اللہ عنہ جنگ مؤتہ میں شہید ہوئے۔ ہبار، عمر اور عبداللہ رضی اللہ عنہم نے ہجرت حبشہ کی سعادت حاصل کی۔ عبداللہ اور عبیداللہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی پھوپھی صفیہ کے دیور تھے ابوسلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد تھا۔ اور دشمن اسلام، نبی کریم ﷺ کا مذاق اڑانے والا اسود بن عبدالاسد بھی ان کا دیور تھا۔ وہ بدر میں مارا گیا۔ فاطمہ مخزومی اسی اسود بن عبدالاسد کی بیٹی تھی، جس کے ہاتھ (چوری کی سزا میں) کاٹنے کا قصہ مشہور ہے۔ ❶

دیگر معروف صحابہ رضی اللہ عنہم سے رشتہ داری:

معروف صحابی سیدنا عثمان بن مظعون، عبداللہ بن مظعون اور قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہم سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے سگے ماموں تھے۔ اور معروف صحابیہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے سیدہ عائشہ اور سیدہ سودہ رضی اللہ عنہما کے رشتے کی بات کی تھی، سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ممانی (یعنی ان کے ماموں سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی) تھیں۔

معروف صحابی سعید بن زید رضی اللہ عنہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی ماں عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا کے بھائی ہونے کے ناطے آپ رضی اللہ عنہا کے ماموں تھے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پھوپھا جان بھی لگتے تھے۔ کیونکہ ان کی شادی آپ رضی اللہ عنہا کی پھوپھی سیدہ ام جمیل امیمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی۔

معروف صحابی سیدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے دیور تھے۔ یعنی آپ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی:

سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کی دو شادیاں ہوئیں یعنی نبی کریم ﷺ کے عقد نکاح میں آنے سے قبل بدری صحابی خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ سیدنا خنیس کو دو ہجرتیں کرنے کا اعزاز حاصل تھا۔

❶ جمهرة انساب العرب، لابن حزم۔اسدالغابة:۳/ ۲٦۷، ایضاً:٤/ ۱۹٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلی دفعہ مہاجرین کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اس ہجرت میں بیوی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سسر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر افراد بھی ساتھ تھے۔

سیدنا خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔

ایک رائے تو یہ ہے کہ ان کی وفات غزوۂ بدر کے بعد ہوئی۔ دوسری رائے یہ ہے کہ ان کی وفات غزوہ اُحد کے بعد اس زخم کی وجہ سے ہوئی جو جنگ کے دوران لگا۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ سیدہ خنیس بن حذافہ نے غزوہ بدر کے بعد وفات پائی۔ اور سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مؤرخین کی رائے ہے کہ خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد کے اس زخم کی وجہ سے وفات پائی جو انھیں جنگ کے دوران لگا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک رائے یہ بھی کہ ان کی وفات غزوہ بدر کے بعد ہوئی۔

علامہ ابن سعد بڑے یقین اور اعتماد سے کہتے ہیں کہ سیدنا خنیس رضی اللہ عنہ اس وقت فوت ہوئے جب کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ بدر سے فاتح کی حیثیت واپس مدینہ منورہ تشریف لائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انکی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کی وفات کے بعد بڑی غمزدہ رہتی ہے وہ اپنے عمر کے انیسویں سال میں بیوہ ہوگئی ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب گھر تشریف لاتے تو وہ بڑے دردناک انقباض میں مبتلا ہو جاتے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب اپنی بیٹی کو غمزدہ دیکھا تو اس کے لیے کسی صالح خاوند کی تلاش شروع کردی تاکہ اس کی زندگی سے غم واندوہ ختم ہو جائے۔

ماں باپ اپنی بیٹی کے غمزدہ ہونے کی بناء پر بڑے کبیدہ خاطر تھے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی شادی کے لیے کسی صالح مرد کی تلاش شروع کردی۔ سب سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلے ان کی نظر انتخاب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر پڑی کیونکہ اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئی تھی۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بات کی اور اپنی بیٹی کی شادی کی پیشکش کی۔ وہ اپنی بیٹی کے بیوہ ہونے پر بڑے غمزدہ تھے۔ ان کا خیال تھا کہ عثمان بن عفان اس رشتے کو قبول کر لیں گے۔ اس طرح بیٹی کی زندگی میں خوشحالی وخوشگواری آ جائے گی لیکن سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے سوچنے کے لیے چند دن کی مہلت دیں میں اچھی طرح غور وخوض کے بعد آپ کو جواب دوں گا۔

چند دن بیت گئے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ انھیں دیکھ کر خوش ہو گئے لیکن سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابھی شادی نہیں کروں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔ ❶

شاید سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے سے انکار اس لیے کیا ہو کہ انھیں معلوم ہو گیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حبالہ عقد میں آنے والی ہیں۔ اس طرح اسے ام المومنین کا اعلیٰ مقام ملنے والا ہے۔

بعض کی رائے یہ ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یہ چاہتے تھے کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی ہو جائے اس لیے انھوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بڑے ہی احسن انداز میں جواب دے دیا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کسی صالح مرد کی تلاش میں رہے یہاں تک کہ ان کی نظر انتخاب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پڑی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے بڑے مخلص، جاں نثار، وفادار اور جلیل القدر صحابی تھے۔ انھیں رسول اللہ ﷺ کا سسر ہونے کا بھی اعزاز حاصل تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر سب سے ایمان لانے اور ان کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ اور بھی ان کے ایسے فضائل ومناقب تھے جن کی مثال انسانی معاشرے میں نہیں ملتی۔

---

❶ طبقات ابن سعد: ۸/ ٦٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ سوچ کر بڑے خوش ہوئے کہ سیدنا ابوبکر صدیق اپنی طبعی شرافت اور حسن اخلاق کی بناء پر بیٹی حفصہ کے لیے بڑے ہی مناسب رہیں گے۔ بیٹی میں جو طبعی غیرت، حسن اخلاق کی دولت ورثے میں ملی ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کی خوب حفاظت کریں گے اور جوانی میں جو اسے بیوہ ہونے کا غم لاحق ہوا ہے اس کا بھی بڑے احسن انداز میں مداوا ہو سکے گا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ میرے لیے یہ بڑی خوشی ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ترین صحابی میرا داماد ہوگا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی پس و پیش کے فوی طور پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملاقات کی اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کے بارے میں بات کی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے واضح الفاظ میں پیش کش کی کہ وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرلیں۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یقین تھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس رشتے کو بخوشی قبول کر لیں گے۔ وہ ایک صالح دوشیزہ کے ساتھ شادی کرنے کو برضاء و رغبت ترجیح دیں گے جو کہ ایک ایسے شخص کی بیٹی ہے جس کے مسلمان ہونے سے اسلام کو غلبہ حاصل ہوا۔

جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یاد آیا کہ نبی کریم ﷺ نے رازدارانہ طور پر انہیں بتایا تھا کہ آپ ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حبالہ عقد میں لانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انھوں نے سوچا کہ عمر بن خطاب کو کیا جواب دیں انھوں نے غور و فکر کے بعد طویل خاموشی کو ہی مناسب سمجھا اور یہی فیصلہ کیا کہ اس سلسلے میں کوئی جواب نہ دیا جائے۔ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بالکل خاموشی دیکھی تو سمجھ گئے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بیٹی کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بڑے ہی رنجیدہ خاطر ہو کر چل دیے انھوں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ سے شکایت کریں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی رغبت کا اظہار نہیں کیا حالانکہ اس کی بیوی رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہو چکی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے شکایت سن کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بڑا ہی تسلی بخش جواب دیا کہ تیری بیٹی کی شادی عثمان سے افضل شخصیت کے ساتھ ہوگی اور عثمان کی شادی تیری بیٹی سے افضل خاتون کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہوگی یہ جواب سن کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے اور ان کا سارا غم جاتا رہا اور رسول اللہ ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ سے ہوگئی۔ ❶

والدین کے لیے اہم معاملہ:

والدین کے لیے اہم ترین معاملہ اپنی اولاد کی شادیوں کی ذمہ داری نبھانا ہے۔ والدین کی نظر میں اگر کوئی نیک اور اچھا انسان ہو تو اپنی بیٹی کا رشتہ اس کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ اسلام میں اس کی مذمت نہیں بلکہ اس کی اجازت موجود ہے۔

امام بخاری نے اس باب کے تحت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا ہے جس میں انھوں نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی پیش کش کی۔ بخاری شریف میں روایت کچھ اس طرح مذکور ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئیں تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا اور اسے اپنی بیٹی حفصہ سے شادی کی پیش کش کی۔ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں۔

تو انہوں نے کہا میں ذرا سوچ لوں میں نے چند دن انتظار کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں ابھی شادی نہیں کروں گا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کردوں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا مجھے اس پر بہت غصہ آیا میں نے چند دن اور انتظار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب کیا تو میں نے آپ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔

اس کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور کہنے لگے کہ آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی پیش کش کی میں نے کوئی جواب نہ دیا تو آپ مجھ پر ناراض ہوگئے تھے میں نے کہا ہاں

❶ بحوالہ طبقات ابن سعد: ۸/ ٦٦ ، مستدرك حاكم: ٤/ ١٤ ، فتح الباری: ٩/ ٨٢ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ناراض تو ہوا تھا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا آپ نے پیش کش کی میں نے کوئی جواب نہ دیا اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ کو اپنے حبالہ عقد میں لانے کا تذکرہ کیا تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء ہو۔ ہاں اگر نبی کریم ﷺ نکاح نہ کرتے تو میں یہ رشتہ قبول کر لیتا۔ ❶

فوائد الحدیث:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں مذکورہ حدیث کے درج ذیل فوائد بیان کرتے ہیں:

❶ انسان اپنی بیٹی کے رشتے کی کسی ایسے شخص کو پیش کش کر سکتا ہے جسے وہ نیک اور مناسب سمجھتا ہو۔ ایسا کرنا اس کے لیے شرعاً جائز ہے یہ کوئی شرم کی بات نہیں۔

❷ اس میں بھی شرعاً کوئی مضائقہ نہیں کہ انسان اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کے رشتے کی کسی شادی شدہ مرد کو پیش کش کرے جس طرح سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ کے رشتے کی پیش کش کی اور وہ اس وقت شادی شدہ تھے۔

❸ باپ اپنی بیوہ یا کنواری بیٹی کے رشتے کی کسی مناسب جگہ بات کرنے کا شرعاً حق رکھتا ہے۔

❹ باپ اپنی بیوہ، بیٹی کی شادی کی بات اس کے ساتھ مشورہ کیے بغیر کر سکتا ہے بشرطیکہ باپ کو پتہ ہو کہ بیٹی اس رشتے کو ناپسند نہیں کرے گی۔

❺ رشتہ قبول نہ کرنے پر غصہ آ جانا طبعی معاملہ ہے جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاں میں جواب نہ دینے پر غصہ آیا۔ لیکن چونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا ایک راز تھا جسے وہ کسی صورت بھی افشا نہیں کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے خاموشی کو ہی مناسب سمجھا، لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا تاکہ ان کے دل پر آنے والا غبار چھٹ جائے۔

❶ بخاری: ۴۰۰۵، ۵۱۲۲، ۵۱۲۹، ۵۱۴۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❻ اگر کوئی بڑا آدمی کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو چھوٹے کو وہاں رشتہ نہیں کرنا چاہیے یہ ادب کے خلاف ہے اگرچہ شرعاً اس کی ممانعت نہیں۔

❼ اگر بڑا آدمی رشتہ نہ کرے تو چھوٹا آدمی وہاں رشتہ کر سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر نبی کریم ﷺ یہ رشتہ نہ کرتے تو میں یہ رشتہ قبول کر لیتا۔

❽ کسی کے راز کو چھپانا بڑا مستحسن اقدام ہے ہاں اگر صاحب معاملہ راز کو خود منکشف کر دے تو سننے والے کے لیے اس کا تذکرہ کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

❾ اگر کوئی یہ قسم کھالے کہ میں کسی کا راز افشاء نہیں کروں گا مگر صاحبِ راز خود اپنے راز کو افشاء کر دے تو قسم کھانے والا اس راز کا تذکرہ کرنے پر اپنی قسم کو توڑنے والا متصور نہیں ہوگا۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے شادی:

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ۳ ہجری کو شادی کی جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے گھر آباد کیا اس وقت ان کی عمر بیس سال تھی۔ نبی کریم ﷺ نے چار سو درہم حق مہر ادا کیا اس طرح رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر احسانِ عظیم کیا۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا خانہ نبوت میں:

دلہن نے خانہ نبوت میں قدم رکھا جب کہ اس سے پہلے سیدہ سودہ بنت زمعہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی رفیقہ حیات موجود تھیں۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو خوش آمدید کہا لیکن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نا گوار گزرا۔

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں کسی دوسری عورت کے ساتھ شادی نہیں کی تھی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر فخر تھا کہ سیدہ سودہ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مقابلے میں وہ نوجوان تھیں اور ان کے والد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ عزیز تھے اور وہ ان دس صحابہ کرام میں بھی سرفہرست تھے جنھیں لسانِ رسالت سے زندگی میں جنت کی بشارت ملی تھی لیکن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بھی نوجوان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھی اور نیک دل اور معزز خاندان کی تھی۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تفویض کر دی تھی۔

لیکن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا سوتن بن کر آنا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو قدرے ناگوار محسوس ہوا لیکن اس شادی سے مسلمان اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خوش تھے۔ لہٰذا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی صبر کا دامن تھامے رکھا اور پھر اس کے بعد نئی ازواج مطہرات یکے بعد دیگرے خانہ نبوت میں آئیں تو تمام ازواج مطہرات دو گروہوں میں بٹ گئیں۔ ایک گروہ سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدہ حفصہ، سیدہ سودہ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہن پر مشتمل تھا اور دوسرا گروہ دیگر ازواج مطہرات پر مشتمل تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیز کو پسند کرتے تھے جب آپ ﷺ نماز عصر سے فارغ ہوتے تو یکے بعد دیگرے اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے جاتے ان کے حال احوال سے آگاہی حاصل کرتے، آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس قدرے زیادہ دیر ٹھہرتے مجھے اس پر غصہ آیا میں نے اس کا سبب پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ اس کی قوم میں سے کسی خاتون نے شہد کی کپی بطور تحفہ اسے دی ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کو پینے کے لیے شہد پیش کرتی ہیں اس کے پینے میں رسول اللہ ﷺ اس کے قدرے زیادہ ٹھہرنا پڑتا ہے میں نے اپنے دل میں سوچا کہ بخدا میں اس سلسلے میں ضرور کوئی منصوبہ بناؤں گی۔ میں نے سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان سے یہ کہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آج آپ نے گگل کھائی ہے؟ آپ ﷺ فرمائیں گے نہیں تو تم یہ کہنا کہ یہ آپ سے بو کیسی آ رہی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کہیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد پلایا ہے تو تم یہ کہنا کہ شاید شہد کی مکھی گگل کے پودے پر بیٹھی اور اس کا رس چوسا ہو جس کا اثر شہد میں آ گیا ہو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئیں گے میں بھی یہی کہوں گی اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس تشریف لائیں تو تم بھی یہی کہنا، جب رسول اللہ ﷺ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو پہلے ان کے دل میں خیال آیا کہ وہ آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کا ازدواجی خاکہ

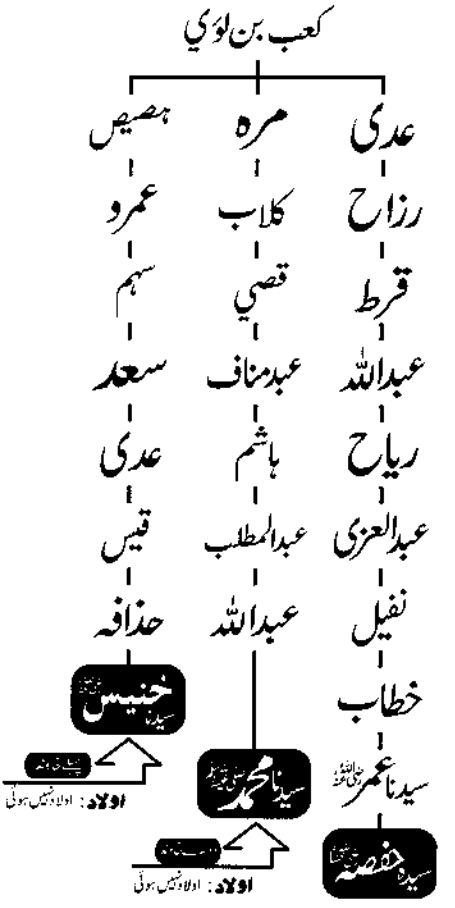

سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند سیدنا خنیس رضی اللہ عنہ بدری مہاجر صحابی تھے۔ غزوہ بدر میں زخمی ہوئے، صحت یاب نہ ہو سکے۔ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ بعد ازاں سیدہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو اس منصوبے کے بارے میں بتا دیں۔ لیکن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی سے ڈرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے آج گگل کھائی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا یہ آپ سے ناگوار سی بو کیسی محسوس ہو رہی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا حفصہ نے مجھے شہد پلایا تو انہوں نے کہا شاید شہد کی مکھی گگل کے پودے پر بیٹھی اور اس کا رس چوسا ہو اور رس کا اثر شہد میں آیا ہو۔ اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے بھی یہی کہا اور جب رسول اللہ ﷺ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ سیدہ حفصہ کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ شہد پیش کروں؟ تو آپ نے شہد پینے سے انکار کر دیا تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی پسندیدہ چیز سے روک دیا ہے میں نے سیدہ سودہ سے کہا کہ خاموش رہو نہیں تو راز کی بات افشا ہو جائے گی۔
(بخاری: ۵۲۶۸)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہنا کہ خاموش رہو۔ وہ اس لیے تھا کہ انھیں خدشہ تھا کہ جو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خلاف منصوبہ بندی کی گئی وہ راز افشاء ہو جائے گا اس حدیث میں اور بھی بہت سے فوائد ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ سوتنوں میں اس نوعیت کی باتیں فطری ہوا کرتی ہیں اور اس کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما ہوتا ہے کہ خاوند کی زیادہ توجہ حاصل کی جائے۔

شادی کے اہم اسباب:

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا اس لیے تھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصاہرتی رشتہ قائم کر کے انہیں عزت بخشی جائے اور ان کے دل کو مطمئن کیا جائے کیونکہ وہ اپنی بیٹی کے بیوہ ہو جانے کے بعد بہت زیادہ فکر مند رہنے لگے تھے ان کی ہر ممکن کوشش تھی کہ بیٹی کا کسی مناسب جگہ پر رشتہ ہو جائے تاکہ اس کی زندگی میں امن کی بہار آ سکے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر کے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے دل کو خوش کیا اس طرح رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں قریبی اور جاں نثار صحابیوں کے درمیان مساوات پیدا کی اور ان دونوں کو رشتہ داری کے اعتبار سے برابر سطح پر لے آئے۔ انسانی معاشرے میں مصاہرت کی عزت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اپنا داماد بنا کر انھیں عزت بخشی۔

یہ چاروں صحابہ کرام یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ مصاہرت کا رشتہ تھا۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے سسر تھے جب کہ عثمان و علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے داماد تھے۔ یہ چاروں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بھی تمام صحابہ کرام میں سب سے بلند درجے پر فائز تھے اور رسول اللہ ﷺ وفات کے بعد یہ چاروں یکے بعد دیگرے مسند خلافت پر فائز ہوئے۔

نبی کریم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی پھر رجوع کر لیا:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی پھر رجوع کر لیا ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی جب یہ خبر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملی تو انھوں نے اپنے سر پر مٹی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد اب عمر کے پلے کیا رہ گیا ہے۔ تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ عمر بن خطاب پر شفقت کرتے ہوئے حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کر لیں۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا کہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا روزے دار، شب زندہ دار ہے اور وہ جنت میں آپ کی بیوی ہوگی۔ ❶

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ رو رہی تھی۔ انھوں نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ تجھے رسول اللہ ﷺ نے

❶ ابو داؤد: ۲۲۸۳، نسائی: ۶/ ۲۱۳، ابن ماجہ: ۲۰۱۶، مسند امام احمد: ۳/ ۴۷۸، مسند ابو یعلی: ۱۷۳، صحیح ابن حبان: ۴۲۷۵، مستدرک حاکم: ۲/ ۱۹۷، المعجم الکبیر طبرانی: ۱۷/ ۸۰۴، مجمع الزوائد: ۹/ ۲۴۴.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ طلاق دی اور میری وجہ سے رجوع کر لیا اگر دوسری مرتبہ تجھے طلاق دی تو میں کبھی تیرے ساتھ بات نہیں کروں گا۔ ❶

فوائد الحدیث:

مذکورہ حدیث میں بہت سے فوائد کا پتہ چلتا ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

① عورت کو گھریلو زندگی میں ایسا طرز عمل اختیار نہیں کرنا چاہیے جس کی وجہ سے خاوند اس کو طلاق دینے پر مجبور ہو جائے۔

② عورت کی طلاق سے اس کے والدین غم واندوہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

③ والد کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی بیٹی کو سمجھائے اسے نصیحت کرے کہ وہ کوئی ایسا طرز عمل اختیار نہ کرے کہ اس کا خاوند اسے طلاق دینے پر مجبور ہو جائے۔

④ اس حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کثرت سے روزے رکھنے والی، اور رات کو دیر تک عبادت میں مصروف رہنے والی خاتون تھیں۔

⑤ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا جنت میں نبی کریم ﷺ کی بیوی ہوں گی۔

⑥ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بڑا بلند مرتبہ تھا اور اللہ تعالیٰ ان پر بڑے مہربان تھے۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا منصوبہ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کروں، میں نے کہا اے امیر المومنین وہ دو عورتیں کون ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں منصوبہ بنایا تھا؟ میں نے ابھی اپنی بات مکمل نہ کی تھی کہ انھوں نے فرمایا وہ دونوں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ ❷

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

❶ مسند ابو یعلی: ۱۷۲، صحیح ابن حبان: ٤٢٧٦، المعجم الکبیر طبرانی: ۲۳/ ۳۰۵.

❷ بخاری: ٤٩١٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝ ﴾ (التحریم: ٦٦/ ١ ـ ٣)

''اور یہ معاملہ بھی قابل توجہ ہے کہ نبی نے ایک بات اپنی ایک بیوی سے راز میں کہی تھی پھر جب اس بیوی نے وہ راز کسی اور پر ظاہر کر دیا اور اللہ نے نبی کو اس افشائے راز کی اطلاع دے دی تو نبی نے اس پر اس بیوی کو کسی حد تک خبردار کیا۔ اور کسی حد تک درگزر کیا پھر جب نبی نے اسے افشائے راز کی بات بتائی تو اس نے پوچھا کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دی نبی نے کہا مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں اور اگر نبی کے مقابلے میں تم نے جتھہ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ اس کا مولیٰ ہے اور اس کے بعد جبرائیل اور تمام صالح اہل ایمان اور سب ملائکہ اس کے ساتھی اور مددگار ہیں۔''

﴿ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ ﴾ سے اکثر مفسرین نے سیدہ حفصہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مراد لی ہیں۔ سیدہ حفصہ سے نبی کریم ﷺ نے شہد کو اپنے لیے حرام قرار دینے کی بات کی تھی، اور ساتھ ہی اسے یہ فرمایا تھا کہ کسی کو نہ بتائے لیکن اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بات بتا دی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کر دیا نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا آپ کو کس نے بتایا آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ علیم وخبیر نے بتا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں وہ چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾ اس میں رسول اللہ ﷺ کی دو معزز بیویاں سیدہ حفصہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کو مخاطب کیا گیا ہے۔ وہ دونوں اس بات کا سبب بنی کہ نبی کریم ﷺ نے شہد پینے کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا جب کہ شہد آپ کا مرغوب ترین مشروب تھا۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ان دونوں کو تنبیہ کی کہ تمھیں ہمارے پیارے نبی علیہ السلام کے ساتھ یہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا۔ یہ تقویٰ ، ادب اور رسول مقبول علیہ السلام کے احترام کے منافی ہے تمھیں اس پر توبہ کرنی چاہئے۔ اور آئندہ اس بات کا عزم کریں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کوئی دشواری پیدا نہیں کریں گی۔

اس مقام پر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تم ہمارے نبی علیہ السلام کے خلاف کوئی باہمی منصوبہ بناؤ گی تو یاد رکھنا اللہ، جبرئیل علیہ السلام اور تمام اہل ایمان رسول اللہ ﷺ کے معاون ہوں گے۔

یہ سید المرسلین ﷺ کی بہت بڑی فضیلت ہے جو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو اور اپنی مخلوق کے خواص کو اپنے پیارے نبی علیہ السلام کا مددگار قرار دیا پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بھی سرزنش کی کہ اگر ہمارے پیارے نبی علیہ السلام کے لیے کوئی دشواری پیدا کرو گی تو انھیں یہ اختیار ہو گا کہ وہ تمھیں طلاق دے تم سے بہتر بیویاں اپنے لیے منتخب کر لیں۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو والد محترم کی نصیحت:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک آیت کے بارے میں سوال کرنے سے ان کی ہیبت اور رعب و دبدبے کی وجہ سے رکا رہا، یہاں تک کہ وہ حج کے لیے روانہ ہوئے میں بھی ان کے ہمراہ ہو لیا۔ آپ راستے پہ چلتے ہوئے پیلو کے درخت کی طرف مڑ گئے۔ اور میں وہاں ٹھہر گیا آپ حاجت سے فارغ ہو کر چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قریب ہو کر عرض کی امیر المومنین نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو عورتیں کون ہیں جنھوں نے نبی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ سے بحث و تکرار کا مظاہرہ کیا؟

فرمایا وہ دونوں عائشہ بنت ابی بکر صدیق اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔

میں نے کہا اللہ کی قسم میں ایک سال سے یہ بات آپ سے پوچھنے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کی ہیبت اور رعب و دبدبے کی وجہ سے پوچھنے کی جراءت نہ کر سکا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے نہ کیا کریں آپ نے جو پوچھنا ہو بخوشی پوچھ لیا کریں مجھے اگر اس بات کے بارے میں علم ہو گا تو میں بلا تکلف آپ کو بتا دیا کروں گا پھر فرمایا کہ ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کوئی اہمیت نہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل کیا جو بھی نازل کی اور ان کے لیے اختیارات کو تقسیم کیا جس طرح بھی کیا۔

ایک مرتبہ ایسے ہوا کہ میں نے ایک کام سرانجام دیا تو میری بیوی نے اعتراض کیا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ تمھیں اس طرح یہ کرنا چاہیے تھا میں نے غصے سے اپنی بیوی سے کہا تجھے کیا پڑی جس طرح میری مرضی میں کام کروں خبردار اگر آئندہ میرے کسی کام میں مداخلت کی۔ اس نے مجھے جواب میں کہا اے عمر بڑے تعجب کی بات ہے آپ کی بیٹی نے تو رسول اللہ ﷺ سے تکرار کی جس کی وجہ سے آپ ﷺ پورا دن غصے میں رہے۔ (اگر میں نے آپ سے تکرار کر لی تو کیا حرج ہے) یہ سنتے ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی چادر پکڑ کر اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور اپنی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گئے اس سے کہا بیٹی میں نے سنا ہے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے تکرار کی ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ سارا دن غضبناک رہے۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابا جان ہم تو رسول اللہ ﷺ سے بحث و تکرار کر لیتی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بیٹی میں تجھے اللہ کی پکڑ اور رسول اللہ ﷺ کے غضب سے ڈراتا ہوں۔ احتیاط سے کام لیا کریں۔ سیدہ عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نقل نہ کیا کریں۔ یاد رکھو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چہیتی بیوی ہے تو اس کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے اٹھا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں چلا گیا ان کے ساتھ میری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرابت داری بھی تھی۔ ❶ میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس معاملے میں گفتگو کی تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات کے معاملات میں بھی دخل اندازی کرتے ہو۔ انہوں نے مجھے پکڑ کر زور سے جھنجوڑا میں وہاں سے روانہ ہوا اور گھر آ گیا۔

ایک انصاری نے مجھے بتایا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تیری غیر حاضری میں ایک واقعہ رونما ہوا ہے مجھے اس کی بات سن کر یہ خیال آیا کہ شاید غسان کے بادشاہ نے ہم پر حملہ کرنے کے لیے پیش قدمی کی ہے۔ کیونکہ اکثر و بیشتر اسی نوعیت کی خبریں ہم سنا کرتے تھے ہمارے دلوں میں یہ اندیشہ جاگزیں ہو چکا تھا کہ اچانک کسی وقت بھی ہنگامی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے اتنے میں ایک انصاری بھائی نے میرے دروازے پر دستک دی اور بار بار کہنے لگا کہ دروازہ کھولو۔ میں نے کہا کہ غسانی بادشاہ نے حملہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا اس سے بھی زیادہ ہولناک خبر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے میں نے لمبی سانس لی اور کہا کہ صورت حال عائشہ اور حفصہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی نبی کریم ﷺ نماز فجر سے فارغ ہوتے ہی بالاخانہ پہ تشریف لے گئے۔ آپ نے کسی سے کوئی بات نہیں کی۔ میں اپنی بیٹی حفصہ کے ہاں گیا تو وہ تو رو رہی تھی میں نے کہا بیٹی روتی کیوں ہو کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ اس نے روتے ہوئے کہا مجھے معلوم نہیں میں نے اپنا کپڑا پکڑا اور اس طرف روانہ ہو گیا جہاں سے آیا تھا رسول اللہ ﷺ کے بالا خانے کے دروازے پر ایک حبشی غلام کا پہرہ تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کریں کہ عمر بن خطاب ملاقات کی اجازت طلب کرتے ہیں آپ نے مجھے اجازت عطا کر دی تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور جو میرے ساتھ پیش آیا پوری داستان رسول اللہ ﷺ کو بیان

❶ سیدہ اُمّ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چچا کی بیٹی تھیں۔ (العاصم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کردی۔ جب میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے اندازِ گفتگو کے بارے میں بیان کیا تو آپ مسکرا پڑے رسول اللہ ﷺ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ چٹائی پر کوئی چادر وغیرہ بچھی ہوئی نہیں تھی۔ میں نے چٹائی کے نشانات کو آپ ﷺ کے جسم پر دیکھا تو رو پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ روتے کیوں ہیں؟

میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کسریٰ اور قیصر کس ٹھاٹھ باٹھ سے رہتے ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور زندگی بسر کرنے کا یہ انداز۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ان کے لیے دنیا میں ٹھاٹھ باٹھ ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شان وشوکت کا سامان تیار کر رکھا ہے۔ کیا آپ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ آخرت میں ہماری ٹھاٹھ باٹھ ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ ان لوگوں نے اپنی مرغوبات کو اپنی دنیاوی زندگی میں ہی حاصل کر لیا ہے اب ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعا کریں نبی کریم ﷺ نے اس راز کے افشا ہونے کی بناء پر اپنی بیویوں سے انتیس دن کے لیے علیحدگی اختیار کی اور اس راز کو سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما نے افشا کیا تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جو یہ فرمایا کہ "خَابَتْ حَفْصَةُ وَ خَسِرَتْ" حفصہ نے اپنا نقصان کیا اور گھاٹے میں رہی یہ اس لیے تھا کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ان کی بیٹی تھی اور تھوڑی دیر پہلے انھوں نے بیٹی کو احتیاط برتنے کی تلقین کی تھی۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حدیث کے بہت سے فوائد بھی بیان کیے ہیں:

- بیوی سے اگر کوئی کمی کوتاہی ہو جائے تو خاوند کو چاہیے کہ وہ صبر وتحمل کا مظاہرہ کرے اور درگزر کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر لے۔ ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے تنہائی اختیار کر لینا کہیں بہتر ہوتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❖ باپ اپنی بیٹی کے گھر اس کے خاوند کی اجازت کے بغیر حالات معلوم کرنے کے لیے جا سکتا ہے۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور قرآن مجید کا محفوظ نسخہ:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو ایک جلد میں جمع کرنے کا حکم دیا تو میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ پہلے میں نے قرآن مجید کو چمڑے، چوڑی ہڈیوں اور کھجور کے چھلکے پر لکھا ہوا تھا۔ جب وہ وفات پا گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایک صحیفے میں لکھا اور وہ صحیفہ ان کے پاس موجود رہا جب وہ وفات پا گئے تو یہ صحیفہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی تحویل میں آ گیا۔

امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے قرآن مجید کا وہ نسخہ طلب کرنے کے لیے انھیں پیغام بھیجا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ میں حلفاً یہ کہتا ہوں کہ یہ نسخہ آپ کو واپس کر دیا جائے گا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ نسخہ امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس نسخے کو نقل کر لو اور بعد میں یہ نسخہ وعدے کے مطابق ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس کر دیا گیا۔ نقل کیے گئے قرآن مجید کے نسخے مختلف علاقوں میں بھیجے گئے۔ ❶

سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ مران بن حَکَم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ مجھے قرآن مجید کا وہ نسخہ عنایت کیجیے جس سے نقل کر کے دیگر نسخے تیار کیے گئے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مروان کو وہ نسخہ دینے سے انکار کر دیا۔ جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں اور انھیں دفن کر دیا گیا تو مروان نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ قرآن مجید کا اصل نسخہ آپ کی تحویل میں ہے مجھے عنایت کیجیے تو انھوں نے وہ نسخہ مروان بن الحکم کو دے دیا۔ ❷

قیامت کے دن تک ہر مسلمان ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا ممنون احسان ہے کہ

❶ حلية الاولياء:٢/ ٦٢ .

❷ المعجم الكبير طبراني:٢٣/ ١٨٩ ، مجمع الزوائد:٧/ ١٥٦ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنھوں نے اپنے گھر میں قرآن مجید کے اصل نسخے کو محفوظ رکھا جب بھی ہم قرآن مجید کی کوئی آیت تلاوت کرتے ہیں تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے فضل و شرف اور ان کے اس عظیم احسان کو یاد کرتے ہیں اسی طرح ہم سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی کے فضل و شرف کو بھی بھول نہیں سکتے جنھوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کو ایک جلد میں جمع کرنے کا مشورہ دیا خاص طور پر جب کہ قرآن مجید کے بیشتر حفاظ مرتدین کے خلاف جنگ کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے تھے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق کیا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ آپ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کرنے کا کارنامہ سرانجام دیں آپ پر ہمیں مکمل اعتماد ہے۔ آپ کاتب وحی بھی ہیں۔ یہ کام آپ ہی بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ مجھے قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کرنے کی نسبت آسان محسوس ہوتا ہے لیکن خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حکم تھا۔ اس کی تعمیل کے لیے کام کا آغاز کر دیا گیا الحمد للہ قرآن مجید کو جمع کرنے کا کام سرانجام پا گیا۔ ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے اِستفسار:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کو حسب معمول گشت پر نکلے ایک گھر سے عورت کی آواز سنائی دی وہ اپنے خاوند کی یاد میں شعر کہہ رہی تھی۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ ایک شادی شدہ عورت زیادہ سے زیادہ کتنا عرصہ اپنے خاوند کی جدائی پر صبر کر سکتی ہے انھوں نے بتایا چار یا چھ مہینے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ حکم جاری کر دیا کہ اس مدت سے زیادہ لشکر اسلام میں شامل کسی شادی شدہ فرد کو نہ روکا جائے۔ ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ایک سچائی کے خوگر ساتھی نے بتایا کہ سیدنا عمر بن

---

❶ دلائل النبوة: بیهقی: ۷/ ۱۴۸.

❷ بحواله السنن الکبریٰ للبیهقی: ۹/ ۲۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطاب رضی اللہ عنہ نے رات کو گشت کے دوران ایک عورت کو اپنے خاوند کی جدائی میں محبت بھرے اشعار کی صورت میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے سنا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کو اپنی عدالت میں اس عورت کو طلب کر لیا جب وہ حاضر ہوئی تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سخت لہجے میں ارشاد فرمایا تم گزشتہ رات کچھ اچھے جذبات کا اظہار نہیں کر رہی تھی۔ کیا بات ہے ایسا کیوں ہے؟

اس نے کہا آپ نے میرے خاوند کو چار ماہ سے پردیس بھیج رکھا ہے میں اس کو یاد کر رہی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کوئی اچھا طرزِ عمل نہیں اس عورت نے کہا۔ ہر شادی شدہ عورت کا یہ حق ہے کہ اپنے خاوند کی محبت میں سرشار ہو کر اسے یاد کرے۔

معاذ اللہ میں نے کوئی خلاف شریعت حرکت نہیں کی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ذرا صبر و تحمل سے کام لیں میں خط لکھ دیتا ہوں تیرا خاوند چھٹی لے کر گھر آ جائے گا۔ پھر اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا بیٹی مجھے ایک معاملے نے پریشان کر رکھا میں آپ سے استفسار کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں صحیح فیصلہ کر سکوں۔ بیٹی! ایک شادی شدہ عورت اپنے خاوند کے بغیر باسانی کتنا عرصہ گزار سکتی ہے سیدہ حفصہ نے یہ سوال سن کر شرماتے ہوئے اپنا سر جھکا دیا۔ فرمایا بیٹی یہ شرعی مسئلہ ہے میں اس حوالے سے ایک بڑا اہم فیصلہ کرنا چاہتا ہوں حق بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نہیں شرماتے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اشارے سے تین یا چار مہینے کا عرصہ بتایا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نافذ کر دیا کہ ہر شادی شدہ فوجی کو چار ماہ کے بعد لازماً رخصت دی جائے۔ ❶

شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک شادی شدہ مرد اپنی بیوی سے کتنی مدت کے لیے علیحدہ رہ سکتا ہے شریعت اسلامیہ میں اس سلسلے میں کیا حد مقرر کی ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ روزی کمانے کے لیے ایک شادی شدہ مرد دو سال یا اس سے زیادہ عرصہ کسی دوسرے ملک میں اپنی بیوی بچوں سے دور رہتا ہے کیا ایسا کرنا اس کے لیے شرعاً جائز ہے۔ شیخ نے جواب میں فرمایا کہ شرعی طور پر ہر شادی شدہ مرد پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی

❶ بحوالہ مصنف عبد الرزاق: ۷/ ۱۵۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرے جیسا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء: ٤/ ١٩)

''اور تم ان کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرو۔''

یہ خاوند اور بیوی دونوں پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔ شادی شدہ مرد کو اپنی بیوی سے طویل عرصے تک جدا نہیں رہنا چاہیے کیونکہ یہ بیوی کا شرعی حق ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ خوشگوار زندگی بسر کرے اور اسی طرح خاوند کا یہ شرعی حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوشگوار زندگی بسر کرے۔

البتہ اگر بیوی اپنے خاوند کو روزی کمانے کی خاطر کسی دوسرے ملک میں جانے کی بخوشی اجازت دے اور اسے دوسرے ملک میں وہاں کے قانون کے مطابق دو سال یا اس سے زیادہ عرصہ مجبوراً رہنا پڑے تو اس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ بیوی نے خود برضا ورغبت اپنے خاوند کو گھریلو مسائل کو سلجھانے کے لیے دوسرے ملک بھیجا ہے۔ اب وہ وہاں بیوی بچوں کی آسودگی کی خاطر ہی عرصہ دراز تک ان سے جدا رہنے پر مجبور ہے البتہ اس کے لیے ضروری ہے کہ بیوی کو پرامن اور محفوظ ماحول میں رکھے۔ ہاں اگر بیوی اپنے خاوند کے واپس گھر آنے کا مطالبہ کردے تو اس معاملے کو شرعی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ عدالت جو فیصلہ کرے۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔ ❶

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری اور زہد:

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا عبادت گزار، روزے دار، رات کو قیام کرنے والی، دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والی، تقویٰ شعار، پاکیزہ طبیعت، نیک دل اور سخاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ وہ رات کو بہت زیادہ عبادت میں مصروف رہتیں اور دن کو کثرت سے روزے رکھتیں۔ انہوں اس نے اپنے رب کی عبادت گزاری میں اِخلاص نیت کا رویہ اختیار کیا۔

سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

❶ فتاویٰ المراءۃ المسلمۃ: ٢/ ٦٧٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّهَا الصَّوَّامَة، القَوَّامَةُ، الصَّالِحَةُ، وَ هِيَ زَوجَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ .))

''وہ کثرت سے روزے رکھنے والی، کثرت سے عبادت کرنے والی، نیک دل خاتون ہے اور وہ جنت میں نبی کریم ﷺ کی بیوی ہوگی۔''

سیدنا نافع کہتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ساری زندگی کثرت سے روزے رکھتی رہی۔

شام کی طرف جانے والے راستے پر واقع مدینہ منورہ کے قریب وقف زمین کے بارے میں امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد اس زمین کی آمدن کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہنا اس سے صدقہ و خیرات کرتے رہنا یہی وصیت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کی کہ اس زمین سے حاصل ہونے والی آمدن سے صدقہ و خیرا کرتے رہنا۔ ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ٹھنڈا شوربا پیش کیا اور اس میں زیتون ڈال دیا اسے دیکھ کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک برتن میں دو سالن؟ میں تو اسے مرتے دم تک نہیں کھاؤں گا۔ ❷

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھر سے شادی کے بعد خانہ نبوت میں منتقل ہوگئیں۔ خانہ نبوت کی عظمتوں اور رفعتوں کے بارے میں بھلا آپ کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت حدیث اور فصاحت و بلاغت:

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ اور اپنے والد گرامی امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ساٹھ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی ان میں سے چار

❶ بحواله الاستيعاب لابن عبد البر:٤/ ١٨١٢ .

❷ بحواله طبقات ابن سعد:٣/ ٢٤٣ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احادیث ایسی ہیں جن پر امام بخاری اور امام مسلم کا اتفاق ہے۔ اور چھ اَحادیث امام مسلم نے نقل کی ہیں۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تلامذہ:

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے صحابہ کرام اور تابعین عظام کی جماعت نے احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

ان سے احادیث روایت کرنے والوں کے نام یہ ہیں:

1. سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
2. سیدنا حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
3. سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی سیدہ صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا
4. سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ
5. سیدنا المطلب بن اَبی وداعہ رضی اللہ عنہ
6. سیدہ امّ مبشر الأنصاریہ رضی اللہ عنہا
7. سیدنا عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام رضی اللہ عنہ
8. سیدنا عبداللہ بن صفوان بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ
9. سیدنا المسیّب بن رافع رحمہ اللہ

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا لکھنا بھی جانتی تھیں اور وہ بڑی فصیح و بلیغ بھی تھیں۔ انہوں نے اپنے والد گرامی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیماری کے وقت بڑے فصیحانہ انداز میں تیمار داری کا فریضہ سرانجام دیا۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نمایاں اوصاف:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا خانہ نبوی میں اپنے فرائض پوری تندہی سے سرانجام دیا کرتی تھیں۔ دن کو روزہ رکھتیں اور رات کو قیام کیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے بارے میں آسمان سے ایک پاکیزہ پیغام لے کر سیدنا جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ یہ پیغام بڑا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی عزت افزا تھا۔ جبریل علیہ السلام نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا:

((اِنَّهَا صَوَّامَةٌ، قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجُكَ فِي الْجَنَّةِ)) ❶

''بلا شبہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی، بہت زیادہ رات کو قیام کرنے والی ہے، اور وہ جنت میں بھی آپ ﷺ کی بیوی ہوگی۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:

((اِنَّهَا صَوُّوْمٌ، قَوُّوْمٌ وَاِنَّهَا مِنْ نِسَاءِكَ فِي الْجَنَّةِ))

''بے شک وہ بہت روزے رکھنے والی، بہت قیام کرنے والی ہے اور وہ جنت میں بھی آپ ﷺ کی بیویوں میں سے ہوگی۔''

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اہل خانہ میں سے ایک شخص نے بتایا کہ ان کا اپنے اللہ سے بہت گہرا رابطہ تھا۔ یہ کثرت سے روزے رکھتیں یہاں تک کہ روزے ہی کی حالت میں وفات پائی۔ ❷

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا جب اپنے والد گرامی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں پروان چڑھنے لگیں تو اپنی ہمجولیوں اور سہیلیوں میں ذہین و فطین مشہور ہوئیں۔ جب نور اسلام مکہ معظمہ پر ضوء فگن ہوا تو یہ چھوٹی عمر ہی میں ایمان لا کر سبقت لے جانے والی خوش نصیب خواتین کی فہرست میں شامل ہو گئیں۔ ان کی صلاحیتیں دن بدن آشکار ہونے لگیں۔ یہ بڑی ذہین تھیں، فوراً بات کی گہرائی تک پہنچ جاتیں۔ حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر جتنا قرآن نازل ہوتا اسے سن کر اسی وقت زبانی یاد کر لیتیں۔

انھیں لکھائی سیکھنے کا شوق پیدا ہوا تو ایک عالمہ، فاضلہ لکھائی کی ماہر صحابیہ شفا بنت عبداللہ العدویہ رضی اللہ عنہا نے انھیں لکھنا سکھلا کر ان کی تمنا کو پورا کر دیا۔ یہ قریشی خواتین میں عالمہ فاضلہ مشہور و معروف تھیں اور فن کتابت میں انھیں مہارت حاصل تھی۔ یہ پرانی مسلمان

---

❶ تهذيب الاسماء واللغات للنووي (٢/ ٣٣٨) فتوحات الربانية للصديقي الشافعي (١/ ٣٢٣).

❷ الاصابة (٤/ ٢٦٥).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خواتین میں سے تھیں اور یہ ان خواتین میں سے تھیں جنھوں نے بہت پہلے ہجرت کرنے کا شرف حاصل کر لیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا اعزاز بھی پایا تھا۔ ان کا شمار دانشمند اور فاضل خواتین میں ہوتا تھا۔ نبی کریم ﷺ بسا اوقات ان کے گھر تشریف لے جاتے اور وہاں دوپہر کو آرام بھی کر لیا کرتے تھے۔ انھوں نے آپ ﷺ کے لیے بستر اور چادر بھی تیار کر رکھی تھی جس میں آپ ﷺ محو استراحت ہوتے۔

جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوگئی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر منتقل ہوگئیں تو سیدہ شفا رضی اللہ عنہا اکثر و بیشتر ملنے کے لیے ان کے گھر تشریف لے جاتیں۔ ایک دن یہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے انھیں دیکھ کر ارشاد فرمایا:

((عَلِّمِيهَا رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ)) ❶

''اسے چیونٹی کا دم بھی سکھلا دو جس طرح تم نے اسے لکھنا سکھلایا ہے۔''

اس واقعے سے یہ جواز ملتا ہے کہ عورت کو لکھائی کی تعلیم دینی چاہیے اور اسے علم و عرفان سے آراستہ کرنا چاہیے۔ اس واقعے سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات پڑھنا لکھنا جانتی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پڑھنا جانتی تھیں لیکن لکھنا نہیں جانتی تھیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی پڑھ لیتی تھیں لیکن لکھتی نہیں تھیں۔ لکھنا جاننے والی عالم فاضل صحابیات میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ الامویہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ❷

اور تابعیات میں سے سیدہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے میرے ابا جان نے لکھنا سکھلایا تھا۔ اسی طرح سیدہ کریمہ بنت مقداد

---

❶ نساء من عصر النبوة (١/ ٢٣١، ٤٢٠).

❷ ابوداؤد كتاب الطب باب ماجاء فى الدقى رقم الحديث (٣٨٨٧) ابن ابى شيبة (٨/ ٣٨) نسائى فى اكبرى رقم الحديث (٧٥٤٣) طبرانى فى الكبير (٢٤ / ٧٩٠) سنن البيهقى (٩/ ٣٤٩)۔نساء من عصر النبوة (٢/ ١٩٧، ٢٠٨).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کا نام بھی لکھنے والی خواتین میں لیا جاتا ہے۔ یہ وہ معزز خواتین ہیں جنھوں نے عورتوں کی تاریخ میں سنہری باب رقم کیے۔

خلفائے راشدین کے دور میں ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا خواتین کے مسائل کے حوالے سے مرجع کی حیثیت رکھتی تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی عورتوں کے حوالے سے مسئلہ درپیش ہوتا تو آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ ❶

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فقہ، عبادت، معاشرتی اصلاح اور علم و ادب میں بڑی مہارت رکھتی تھیں۔ جب وہ قرآن و حدیث کے مسائل بیان کرتیں تو فصاحت و بلاغت کا دل نشیں اسلوب بیان اختیار کرتیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بہت بڑی فصیح و بلیغ خاتون تھیں۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خنجر مار کر زخمی کر دیا گیا تو اس نازک ترین موقع پر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ادیبانہ انداز میں اپنے تاثرات بیان کیے۔ آپ نے اس غم واندوہ کے موقع پر فرمایا:

((يَا أَبَتَاهُ مَايَحْزُنُكَ وِفَادَتُكَ عَلٰى رَبٍّ رَّحِيْمٍ وَلَا تَبِعَةَ لِأَحَدٍ عِنْدَكَ، وَمَعِيَ لَكَ بُشَارَةٌ لَا أُذِيْعُ السِّرَّ مَرَّتَيْنِ، وَنِعْمَ الشَّفِيْعُ لَكَ الْعَدْلُ لَمْ تَخَفْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَشِنَةً عِيْشَتِكَ وَعَفَافُ نِهْمَتِكَ، وَأَخْذُكَ بِاكْظَامِ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُفْسِدِيْنَ فِي الْأَرْضِ.)) ❷

''اے میرے ابا جان! مہربان پروردگار کے پاس آمد پر غم نہ کھائیے گا، کسی کا آپ پر بوجھ نہ ہو اور میرے پاس آپ کے لیے ایک بشارت ہے جو ایک راز ہے اور میں اسے دوبارہ بیان نہ کروں گی۔ انصاف پرور ہستی آپ کی سفارشی بنے گی۔ آپ کی یہ پرمشقت زندگی، پاکیزہ حاجت، آپ کا بہترین اور زمین میں فساد پھیلانے والوں کو گرفتار کرنا اللہ پر مخفی نہیں ہے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جو خطاب کیا وہ بھی فصاحت و

❶ نساء مبشرات بالجنة (۲/ ۲۷۳).

❷ سير اعلام النساء (۱/ ۲۷۶).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بلاغت ۔کے اعتبار سے ایک شاہکار تھا۔فرماتی ہیں:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَانَظِیْرَلَهٗ، وَالْفَرْدِ الَّذِیْ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، اَمَّابَعْدُ، فَكُلُّ الْعَجَبِ مِنْ قَوْمٍ زَیَّنَ الشَّیْطَانُ اَفْعَالَهُمْ، وَنَصَبَ حَبَائِلَهٗ لِخَتْلِهِمْ، حَتّٰی هَمَّ عَدُوُّ اللّٰهِ بِاِحْیَاءِ الْبِدْعَةِ وَنَبْشِ الْفِتْنَةِ، وَتَجْدِیْدِ الْجَوْرِ بَعْدَ دُرُوْسِهٖ، وَاِظْهَارِهٖ بَعْدَ دُثُوْرِهٖ، وَاِرَاقَةِ الدِّمَاءِ وَاِبَاحَةِ الْحِمٰی، وَانْتِهَاكِ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَعْدَ تَحْصِیْنِهَا، فَأَضْرٰی وَهَاجَ وَتَوَغَّرَوَثَارَ غَضَبًا لِلّٰهِ وَنَصَرَهٗ لِدِیْنِ اللّٰهِ، فَأَخْسَأَ الشَّیْطَانَ، وَكَفَّ اِرَادَتَهٗ، وَأَصْعَرَ خَدَّهٗ لِسَبْقِهٖ اِلٰی مُشَایَعَةِ أَوْلَی النَّاسِ بِخِلَافَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاضِیْ عَلٰی سُنَنِهِ الْمُقْتَدِیْ بِدِیْنِهٖ، الْمُقْتَصِّ لِأَثَرِهٖ، فَلَمْ یَزَلْ سِرَاجُهٗ زَاهِرًا وَضَوْئُهٗ لَامِعًا وَنُوْرُهٗ سَاطِعًالَهٗ مِنَ الْاَفْعَالِ الْغُرُرُ وَمِنَ التَّقَدُّمِ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ اِلٰی اَنْ قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ قَالِیًا لِمَا خَرَجَ مِنْهُ.))

''سب تعریف اس اللہ کے لیے جس کی کوئی نظیر نہیں، جو منفرد ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔حمد وثنا کے بعد! اس قوم پر بہت تعجب ہے جن کے لیے شیطان نے ان کے کام مزین کر رکھے ہیں، ان کو شکار کرنے کے لیے پھندے اور جال لگا رکھے ہیں۔اس رب کے دشمن نے بدعت کو زندہ کرنے کا ارادہ کیا۔ فتنے کو ابھارنے، ظلم مٹنے کے بعد اسے پھر ایجاد کرنے، ظلم وستم کے خاتمے کے بعد اسے از سر نو جلا بخشنے، خون بہانے، ممنوع کو جائز سمجھنے، اللہ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرنے، محرمات الٰہیہ کے تحفظ کے بعد پھر ان کو پامال کرنے کا ارادہ کیا.....تو اس کے مقابلہ میں یہ اللہ کا بندہ جوش میں آ کر غضبناک ہو کر اٹھ کھڑا ہوا، دین الٰہی کی حدود کے لیے مستعد ہو گیا، شیطان کو رسوا کر دیا، اس کے ارادے کو خاک میں ملا دیا، اس کا رخ موڑ دیا کیونکہ اب وہ اس خلیفہ اول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی الوداعی کے بعد مسند خلافت کو سنبھال رہا تھا، سنن پیغمبر ﷺ پر گامزن، ان کے دین کی اقتدا میں اور انہی کے نقش قدم پر چل رہا تھا۔ ان کا چراغ جلتا رہا، روشنی ہر سو پھیلتی رہی اور نورانی کرنیں جگمگاتی رہیں۔ ان کے افعال روشن سنہری چہرے لیے ہوئے تھے اور وہ اطاعت ربانیہ میں پیش قدمی ہی کرتا رہا تا آنکہ دائمی اجل کے ذریعے باری تعالیٰ نے ان کو دار فانی سے وصول کر لیا اور وہ فوت ہونے والا بھی جس دنیا کو الوداع کہہ رہا تھا اس سے بے زار ہی تھا۔''

اگر ہم ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تمام اوصاف حمیدہ شمار کرنے لگیں تو ان صفحات کا دامن کم پڑ جائے۔ ہم نے یہاں ان صفحات میں ان کے چیدہ چیدہ اوصاف بیان کیے ہیں تا کہ ان سے اس حیات مستعار میں روشنی حاصل کی جا سکے اور مؤمن خواتین کے لیے آپ کے یہ اوصاف نمونہ اور مشعل راہ بن سکیں۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی وفات:

ابو معشر المدنی کہتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ۴۱ ہجری میں وفات پائی۔ ابو بکر بن ابی خیثمہ کہتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دنوں میں وفات پائی اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت جمادی الاولی، سن ۴۱ ہجری میں ہوئی۔

نماز جنازہ:

علامہ واقدی کہتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ۴۵ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی نماز جنازہ مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن الحکم نے پڑھائی اور اس نے جنازے کو کندھا بھی دیا وفات کے وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر ساٹھ سال تھی۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ اور عاصم اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے سالم، عبد اللہ اور حمزہ اترے۔

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا روزے دار، شب زندہ دار، قرآن کریم کے اس نسخے کی وارث تھیں جس سے قرآن حکیم کو نقل کیا گیا۔ وہ اللہ سے راضی اور اللہ اس سے راضی اور جنت الفردوس میں مقیم ہوئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

5

ام المومنین سیدہ

زینب بنت خزیمہ

رضی اللہ عنہا

''اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔'' (فرمانِ نبوی ﷺ)

''یہ وہ خاتون ہے جسے اُمّ المساکین کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ وہ مساکین پر کثرت سے صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔''

(حافظ ابن کثیر)

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المساکین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

- ان خواتین میں سے ایک جنہوں نے نیکی اور احسان میں شہرت حاصل کی۔
- مساکین، غرباء اور فقراء کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے اور ان پر صدقہ وخیرات کرنے کی وجہ سے یہ ام المساکین کے نام سے مشہور ومعروف ہوئیں۔
- جن سے نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد کے بعد شادی کی۔
- جنہوں نے اپنے رب کی طرف نیکوں کی طرح بڑے سکون سے کوچ کیا اور عبادت گزاروں کی سی خاموشی سے اپنے رب سے جاملیں۔
- جنہوں نے ۴ ہجری میں وفات پائی اور ازواج مطہرات میں مدینے کے اندر سب سے پہلے فوت ہوئیں اور جنت البقیع کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب:

زینب بنت خزیمہ بن الحارث بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ الہلالیۃ۔

ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں مساکین اور غرباء کو کھانا کھلانے اور انھیں صدقہ و خیرات دینے کی وجہ سے ام المساکین کے نام سے مشہور ومعروف تھی۔

والدہ محترمہ:

ان کی والدہ کا نام ہند بنت عوف بن زہیر بن الحارث بن حماطہ تھا یہ بنو حِمیَر قبیلے سے تھی۔

نبی کریم ﷺ سے قبل از دواجی زندگی:

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک رائے یہ ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی طفیل بن الحارث بن عبد المطلب کے ساتھ ہوئی۔ اس نے طلاق دے دی تو اس کے بھائی عبیدہ بن الحارث نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی اور وہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گیا۔

دوسری رائے یہ ہے کہ عبیدہ بن الحارث کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے سے پہلے سیدہ زینب جہم بن عمرو بن حارث الہلالی کے نکاح میں تھی اور یہ ان کے چچا کا بیٹا تھا۔

تیسری رائے یہ ہے کہ سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی سیدنا عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی اور غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تو نبی کریم ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئی۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ شادی:

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا شہید کی بیوہ تھیں۔ ان کا پہلا خاوند غزوہ بدر میں جام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شہادت نوش کر کے اپنے رب تعالیٰ سے جا ملا تھا۔ اب وہ اس چیز کی شدید ضرورت مند ہو چکی تھیں کہ ان کا کوئی سہارا بنے اور انہیں ہمہ جہتی تحفظ حاصل ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اسے تحفظ فراہم کرنے کے لیے شادی کا پیغام دیا جو انہوں نے برضا و رغبت قبول کر لیا۔

حق مہر:

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حبالہ عقد میں لے لیا اور انہیں ساڑھے چار اوقیے مہر ادا کیا۔

بعض مؤرخین کی یہ رائے ہے کہ سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا اہتمام ان کے چچا قبیصہ بن عمرو الہلالی نے کیا اور انہیں چار سو درہم حق مہر ادا کیا گیا۔

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے ایک ماہ بعد ہوئی اور یہ رخصتی ماہِ رمضان میں غزوۂ اُحد کے ایک ماہ پہلے عمل میں آئی۔ یہ ۳ ہجری کا واقعہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی انہیں تحفظ فراہم کرنے کے لیے کی تاکہ ان کے بہادر رفیق حیات کے غزوۂ بدر میں شہید ہونے کی بناء پر جو ان کی زندگی میں ایک خلا پیدا ہو چکا اس کا مداوی کیا جا سکے اور انہیں سہارا دیا جائے۔ ان کا پہلا خاوند ان کے چچا کا بیٹا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا دوسرا سبب یہ تھا کہ ان کے قبیلے کے ساتھ رابطہ اور تعلق مزید گہرا ہو جائے۔

فضائل و مناقب:

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے فضل و شرف کے بیان کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ام المساکین کے لقب سے مشہور و معروف ہوئیں وہ جود و سخا میں بحر بے کنار تھیں۔

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے فضل و شرف کے لیے یہ عظمت شان کیا کم ہے کہ ان کا شمار قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کی بیویوں میں ہوگا۔

وفات، نمازِ جنازہ اور تدفین:

ام المساکین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا بہت تھوڑی مدت خانہ نبوت میں رہیں کہ ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نسب اور ازدواجی خاکہ

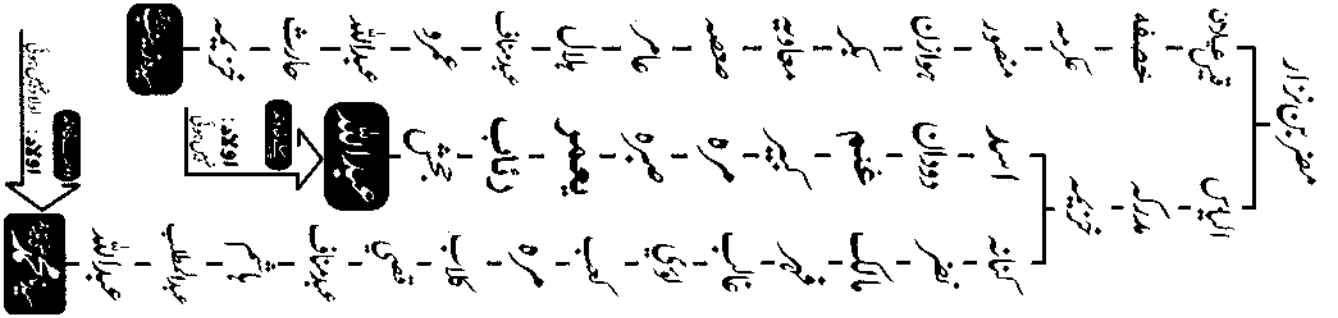

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی سابقہ ازدواجی زندگی کے بارے مؤرخین کا اختلاف ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل آپ رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے۔ ان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہوئی۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی شادی طفیل بن حارث سے ہوئی انہوں نے طلاق دیدی تو ان کے بھائی عبیدہ بن حارث نے آپ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔ وہ بدر میں شہید ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔ اگر ان تمام روایات کو جمع کیا جائے تو ممکن ہے کہ پہلی شادی طفیل بن حارث سے ہوئی ہو۔ انہوں نے طلاق دی تو ان کے بھائی عبیدہ بن حارث نے نکاح کیا، وہ بدر میں شہید ہوئے تو عبداللہ بن جحش نے شادی کر لی۔ وہ احد میں شہید ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کر لی۔ واللہ اعلم بالصواب

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لیے پیغام اجل آ گیا اور ان کا پیمانہ حیات لبریز ہو گیا۔ خانہ نبوت میں روشن شمع بجھ گئی۔ خانہ نبوت کے روزنِ دیوار سے نمودار ہونے والی چمکیلی کرن کی روشنی مانند پڑ گئی۔ بساط حیات جلد ہی لپیٹ لی گئی وہ اکرم الاکرمین رب العالمین کے جوار رحمت میں پہنچ گئیں۔

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے خانہ نبوت میں قیام کے دورانیہ اور ان کی تاریخ وفات کے بارے میں مؤرخین کی مختلف ہیں۔

1. سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی رفیقہ حیات کے طور پر دو یا تین ماہ رہیں۔
2. شادی کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رفاقت کا دورانیہ آٹھ ماہ ہے اور یہ رائے راجح معلوم ہوتی ہے۔
3. علامہ ذہبی رحمہ اللہ ''تاریخ اسلام'' میں رقمطراز ہیں کہ ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا نے ،سن ۴ ہجری کو وفات پائی۔

نبی کریم ﷺ نے سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں بقیع الغرقد کے قبرستان میں دفن کیا گیا وفات کے وقت ان کی عمر تیس سال تھی۔

بعض کا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سال اور بعض کا خیال ہے کہ دو سال رہی۔ اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے آپ ﷺ کی زندگی میں سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔ سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کو دفن کرنے سے پہلے ان کے تین بھائی ان کی قبر میں اترے اور اس کا جائزہ لیا۔

ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا پر اللہ راضی ہوا۔ اور وہ اپنے اللہ سے راضی ہوئی۔ انہیں ام المساکین کے لقب سے مشہور و معروف ہونا نصیب ہوا۔ انہیں بہت کم مدت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہ بہت جلد اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں اور جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

6

اُمّ المومنین سیدہ

اُمّ سلمہ ھند بنت ابی اُمیّہ

رضی اللہ عنہا

''سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ بیعت رضوان میں شامل تھیں، اس لیے جنت کی مستحق ٹھہریں۔''

''اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔'' (فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

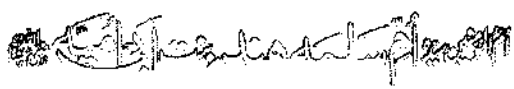

❁ دنیا جہان کی عورتوں کی ایک سردار' عمدہ رائے سے آراستہ اور ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول کی رضاء کے حصول کے لیے کوشاں۔

❁ نبی کریم ﷺ کے نزدیک ان کا مقام و مرتبہ بڑا بلند تھا۔ آپ ان کے گھر میں ایک دفعہ نماز پڑھ رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ☆﴾

(الاحزاب:۳۳/۳۳)

''اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے آلودگی کو ختم کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔''

❁ یہ فقیہ صحابیات میں سے تھیں اور انہوں نے ''۳۷۸'' احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ یہ عالم' فاضل' قاریہ' فصاحت و بلاغت سے آراستہ ادیبہ تھیں۔ ان سے بہت سے اقوال زریں منقول ہیں۔

❁ اسی سال سے زیادہ عمر پائی اور امہات المومنین میں سے سب کے بعد وفات پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب:

ہند بنت ابی امیہ حذیفہ بن المغیرۃ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مُرّۃ بن کعب بن لوئی بن غالب القرشیہ المخزومیۃ۔

آپ رضی اللہ عنہا کا اصل نام تو ''ہند'' تھا۔ لیکن اپنی کنیت ''ام سلمہ'' کے ساتھ معروف تھیں۔ ''سلمہ'' آپ کے بیٹے کا نام تھا، اس کے نام کی نسبت سے کنیت رکھی تھی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم:

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم کا نام حذیفہ بن المغیرۃ جبکہ ابوامیہ ان کی کنیت تھی۔ ''زادالراکب'' (مسافروں سے تعاون کرنے والا) کے لقب سے مشہور ومعروف تھے۔ کیونکہ وہ اس قدر سخی تھے کہ جو قافلہ بھی ان کے ساتھ سفر کرتا اس قافلے کے جملہ افراد کی تمام ضروریات ان کی طرف سے پوری کی جاتی تھیں ان کے ساتھ سفر کرنے والا کوئی شخص بھی زادراہ اپنے ساتھ نہ لیتا۔ اسی وجہ سے وہ زادالراکب کے لقب سے مشہور ومعروف تھے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ:

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ کا نام عاتکہ بنت عامر (جذل الطعان) تھا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن اور بھائی:

آپ رضی اللہ عنہا کے آٹھ بھائی (زہیر، مسعود، مہاجر، ابوربیعہ، ہشام، عبداللہ، اسلم اور ابوعبیدہ) اور ایک بہن (قریبہ) تھی۔

زہیر اور عبداللہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاتی بھائی اور قریبہ علاتی بہن تھیں۔ ان کی ماں کا نام عاتکہ بنت عبدالمطلب تھا۔ جو نبی کریم ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ وہ مسلمان ہوئیں اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ [1]

---

[1] طبقات ابن سعد: ۸/ ۴۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسعود، جنگ بدر میں کفر کی حالت میں مارا گیا۔ مہاجر کا نام نبی کریم ﷺ نے ولید رکھ دیا۔ ہشام جنگ احد میں کفار کی طرف سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ قریبہ رضی اللہ عنہا سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی۔ اس سے ایک بیٹا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم پیدا ہوا۔ ❶

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پھوپھی اور چچاؤں کا بیان:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دس چچا تھے۔ جن کے نام: ہشام، ولید، ابوحذیفہ (اصل نام مہشم)، ہاشم، نوفل، ابوربیعہ (اصل نام عمرو)، عبداللہ، ابوزہیر (اصل نام تمیم)، عبدشمس اور حفص تھے۔

ہاشم، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا تھے۔ ان کی بیٹی حنتمہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ مشہور زمانہ دشمن اسلام ابوجہل، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سگے چچا ہشام بن مغیرہ کا بیٹا تھا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک پھوپھی تھی۔ جس کا نام فاکہہ تھا۔ اس کا ایک بیٹا ہوا۔ جس کا نام ابوقیس تھا۔ وہ غزوہ بدر میں کافروں کی طرف سے اسلام کے خلاف لڑتا ہوا مارا گیا۔ ❷

دیگر معروف صحابہ سے رشتہ داری:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا معروف صحابی سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چچا کی بیٹی تھیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چچا ہاشم کی بیٹی حنتمہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ اس اعتبار سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا کی چچازاد بہن کے بیٹے ہونے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے بھانجے بھی لگتے تھے۔

یہاں ہم قارئین کے سامنے ایک اضافی بات پیش کرنا چاہتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند عتیق بن عائذ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دادا کے بھتیجے (یعنی ان کے سگے بھائی عائذ کے بیٹے) تھے۔ ❸

---

❶ جمهرة انساب العرب، لابن حزم.

❷ جمهرة انساب العرب، لابن حزم.

❸ جمهرة انساب العرب، لابن حزم.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلی شادی:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ ان کی ازدواجی زندگی بہت حسین، خوشگوار اور قابلِ رشک تھی۔ اور میاں بیوی کا آپس میں پیار مثالی تھا۔ دونوں میاں بیوی قدیم الاسلام تھے۔ مہاجرینِ حبشہ میں سے تھے۔ اس خاوند سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹے (سلمہ، عمر) اور دو بیٹیاں (زینب، درّہ) تھیں۔ جن کی کفالت وتربیت نبی کریم ﷺ نے کی۔

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا تعارف:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عبدالأسد بن (ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی) تھا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی برۃ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی کے خاندان سے تھے۔ ان کے اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پردادا ایک ہی تھے۔ یعنی: عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے چھ (۶) بیٹے (عائذ، عثمان، ہلال، مغیرہ، اسد، خالد) تھے۔ ان میں ہلال، سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا دادا اور مغیرہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا دادا تھا۔ ❶

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے رضائی بھائی بھی تھے۔ کیونکہ آپ ﷺ، سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ابولہب کی کنیز ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ان دس صحابہ کرام میں سے ہیں جنھوں نے اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے کا اعزاز حاصل کیا۔

اسلام اور ہجرت:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند ابوسلمہ کے ساتھ مکہ معظمہ میں ابتدائی دنوں میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔ جب مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی تو ان پر مشرکین کی طرف سے طرح طرح کی سختیاں کی گئیں اور انھیں مختلف نوعیت کی سزاؤں کا نشانہ بنایا جانے لگا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمانوں کو سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرجانے کی اجازت دے دی۔

---

❶ جمهرة انساب العرب، لابن حزم.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حبشہ مکہ معظّمہ کی مغربی جانب واقع ہے مکہ اور اس کے درمیان سوڈان صحرائی علاقہ اور بحر قلزم واقع ہے۔ اپنے دین کی حفاظت کی خاطر سب سے پہلے جس نے حبشہ کی طرف ہجرت اختیار کی وہ سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی تھی اور حبشہ میں قیام کے دوران ان کے ہاں زینب، سلمہ، عمر اور دُرّۃ نے جنم لیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا حبشہ کی جانب ہجرت کی داستان بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ ہم حبشہ میں فروکش ہوئے اور وہاں ہمیں ایک بہترین ہمدرد اور غمگسار شخص حبشہ کے حکمران نجاشی کی ہمسائیگی کا شرف حاصل ہوا۔ ہمیں اپنے دین کے حوالے سے امن و سکون میسر آیا۔ اور ہم اطمینان کے ساتھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ نہ ہمیں کوئی ایذا دی جاتی اور نہ ہی ہم کسی ناخوشگوار صورت حال سے دو چار ہوتے۔ جب ہمارے اطمینان و سکون کے بارے میں قریش کو پتہ چلا تو انھوں نے باہمی مشورے سے دو سرکردہ اشخاص کو قیمتی تحائف دے کر بھیجا تاکہ وہ نجاشی کی خدمت میں تحائف پیش کر کے ہمیں اپنی تحویل میں لے سکیں۔ ان قیمتی تحائف میں اعلیٰ قسم کا چمڑا وافر مقدار میں تھا۔

یہ دو اشخاص عبد اللہ بن ابی ربیعہ المخزومی اور عمرو بن العاص بن وائل السہمی تھے۔ انھوں نے حبشہ پہنچتے ہی تمام مذہبی راہنماؤں کے ساتھ فرداً فرداً ملاقات کی اور ہر ایک کی خدمت میں تحفہ پیش کیا تاکہ انھیں اپنا ہمنوا بنایا جا سکے۔ سرداران قریش نے اپنے ان دونوں نمائندوں کو یہ تلقین کی تھی کہ پہلے تمام مذہبی پیشواؤں کو تحائف دے کر اپنا ہمنوا بنائیں اور اس کے بعد حبشہ کے حکمران نجاشی سے ملاقات کریں ان کی خدمت میں تحائف پیش کر کے یہ مطالبہ کریں کہ مکہ سے آنے والے تمام اشخاص کو ان کے سپرد کر دیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کے یہ دونوں نمائندے اپنے مشن پر روانہ ہوئے وہ مذہبی پیشواؤں سے فرداً فرداً ملاقات کرنے لگے انھیں تحائف پیش کرنے لگے اور ہم اس دوران حبشہ کے حکمران نجاشی کے دربار میں پہنچ گئے۔ قریش کے نمائندوں نے حبشہ کے مذہبی پیشواؤں کو بتایا کہ ہمارے چند احمق لوگ تمہارے ملک میں وارد ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیا ہے اور وہ تمہارے دین میں بھی داخل نہیں۔ انھوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے ایک نئے دین کو اپنا رکھا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ تم۔ یہ انوکھی وضع کے لوگ ہیں ہمیں سرداران قریش نے حبشہ کے حکمران نجاشی کی خدمت میں اس لیے بھیجا ہے کہ ہم انھیں یہاں سے واپس ان کی قوم کے سرداروں کے پاس مکہ معظّمہ لیجائیں۔ جب ہم بادشاہ کے دربار میں ان کے بارے میں گفتگو کریں تو تم بادشاہ سلامت کو یہ مشورہ دینا کہ وہ ان لوگوں کو ہمارے سپرد کردے اور ان سے اس بارے میں کوئی بات بھی نہ کرے۔ اور نہ ہی ان کو اپنے بارے میں کچھ بات کرنے کا موقع دیا جائے کیونکہ ان کی قوم ان پر گہری نگاہ رکھے ہوئے ہے وہ ان کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کی ریشہ دیوانیوں سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ تمام مذہبی پیشواؤں نے انھیں تسلی دی کہ ہماری طرف سے تمہاری بھرپور تائید کی جائے گی پھر دونوں قریشی نمائندوں نے نجاشی کی خدمت میں تحائف پیش کیے اور اس نے وہ تحائف قبول کر لیے۔

پھر ان دونوں نے نجاشی سے کہا: بادشاہ سلامت چند سر پھرے لوگ آپ کے ملک میں وارد ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیا ہے اور آپ کے دین کو بھی انھوں نے ابھی تک تسلیم نہیں کیا۔ انھوں نے ایک نئے دین کو اختیار کیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ ہمیں ان کی قوم کے سرداروں، آباء واجداد، چچوں اور قبیلے کے دیگر سرکردہ افراد نے آپ کی خدمت میں اس لیے بھیجا ہے تاکہ ہم انھیں یہاں سے لے جا کر ان کے سپرد کردیں کیونکہ وہ خوب ان کے بارے میں جانتے ہیں۔ انھوں نے ان پر بڑی کڑی نگاہ رکھی ہوئی ہے وہ ان کو خود ہی راہ راست پر لے آئیں گے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش کے دونوں نمائندوں عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص کی پوری کوشش یہ تھی کہ حبشہ کا حکمران نجاشی، حبشہ میں فروکش ہونے والے مسلمانوں کی بات نہ سنے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دربار میں جو مذہبی پیشوا نجاشی کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بیک زباں ہو کر بولے بادشاہ سلامت یہ دونوں ٹھیک کہتے ہیں ان لوگوں کی قوم کے ارباب حل وعقد ان کے بارے میں خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ان سب کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں نمائندوں کے سپرد کر دیں تا کہ یہ انھیں واپس لے جائیں اور ان کی قوم کے ذمہ داروں کے سپرد کر دیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مذہبی پیشواؤں کی یہ تجویز سن کر حبشہ کا حکمران نجاشی غضبناک ہو گیا اس نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا میں یوں ہی ان کو ان نمائندوں کے سپرد نہیں کروں گا۔ جن لوگوں نے میرے ملک میں آ کر پناہ لی ہے دوسروں کی نسبت انھوں نے میرا انتخاب کیا ہے ان کی بات سنے بغیر میں انھیں کیسے ان کے سپرد کر سکتا ہوں۔ میں ان لوگوں سے دریافت کروں گا کہ قریش کے نمائندے جو کچھ کہہ رہے ہیں کیا واقعی یہ درست ہے اگر ان کی بات درست ہوئی تو ان سب کو ان کے ہمراہ واپس بھیج دوں گا۔ اگر ان کی بات درست نہ ہوئی تو میں ان تمام لوگوں کو اپنے ملک میں پورا تحفظ دوں گا اور انھیں یہاں رہنے کی تمام سہولتیں مہیا کروں گا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حبشہ کے حکمران نجاشی نے صحابہ کرام کو اپنے پاس بلایا جب نجاشی کا قاصد ان کے پاس پہنچا تو حبشہ میں موجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باہمی مشورے کے لیے اکٹھے ہوئے سب نے یہ طے کیا کہ نجاشی کو ہم اپنی معلومات کے مطابق بالکل سچ بتائیں گے اسے وہی کچھ بتائیں جس کا ہمارے پیارے نبی علیہ السلام نے ہمیں حکم دیا۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا ہم سچ کہیں گے اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہیں گے۔

جب صحابہ کرام نجاشی کے دربار میں پہنچے تو نجاشی نے پادریوں کو بھی بلا لیا، وہ دربار میں آسمانی صحیفے کھول کر بیٹھ گئے۔ نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا کہ وہ دین کیا ہے جس کی بناء پر تم نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا ہے اور تم نے ہمارے دین کو بھی اختیار نہیں کیا؟ اور نہ ہی اقوام عالم میں رائج کسی دین کو تم نے اختیا کیا ہے؟ مجھے بتاؤ یہ ماجرا کیا ہے؟ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے کہا:

بادشاہ سلامت! ہم ایک جاہل قوم تھے ہم بتوں کے پجاری تھے۔ مردار کھایا کرتے تھے، بے حیائی کا ارتکاب کیا کرتے تھے۔ قطع رحمی کرتے تھے ہم پڑوسی کے حقوق کو فراموش

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر بیٹھے تھے۔ ہمارا طاقت ور کمزور کو کھا جاتا تھا۔ ہمارا لچھن یہی تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہماری طرف ہم میں سے ایک رسول بھیجا جس کے حسب ونسب صداقت، امانت اور اس کی پاکدامنی کو ہم خوب اچھی طرح جانتے پہچانتے تھے۔ اس نے ہمیں ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور اس نے ہمیں اور ہمارے آباؤ اجداد کو پتھروں اور بتوں کی پوجا پاٹ چھوڑنے کا حکم دیا۔ اور اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی اختیار کرنے، پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، حرام سے رکنے، اور خون ریزی سے اجتناب کرنے کا حکم دیا۔ اور اس نے ہمیں بے حیائی کا ارتکاب کرنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال کھانے اور پاکدامن خواتین پر تہمت لگانے سے منع کیا۔ اس نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس نے ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور روزے رکھنے کا حکم دیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حبشہ کے حکمران نجاشی کو اس جیسے متعدد اسلامی احکامات سے روشناس کرایا اور پھر اس سے یہ کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی ہم آپ پر ایمان لے آئے اور ہم نے اس شریعت کی پیروی کی جو آپ ﷺ لے کر آئے تھے، ہم نے ایک اللہ کی عبادت کی اور ہم اسی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

ہم ہر اس چیز کو حرام سمجھتے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے حرام قرار دے دیا۔ اور اس چیز کو اپنے لیے حلال سمجھتے جسے آپ ﷺ نے ہمارے لیے حلال قرار دے دیا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر ہماری قوم ہم پر چڑھ دوڑی اور انہوں نے ہمیں طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا کیا اور انھوں نے ہمیں اپنے اس دین سے برگشتہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کی انھوں نے ہر ممکن طریقے سے ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت سے بتوں کی پوجا پاٹ کی طرف پلٹانے کی جدو جہد کی اور انھوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ ہم پھر سے بدکرداری پر آمادہ ہو جائیں۔ جب انھوں نے ہم پر ظلم وستم کی انتہاء کردی اور وہ ہمارے اور دین کے درمیان حائل ہوئے تو ہم آپ کے ملک کی طرف نکل آئے ہم نے سب ملکوں سے منہ موڑ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر صرف آپ کی رفاقت کو مناسب سمجھا۔ ہمارے دلوں میں یہ رغبت پیدا ہوئی کہ ہم آپ کی ہمسائیگی سے شاد کام ہوں۔ بادشاہ سلامت ہمیں امید واثق ہے کہ آپ کے پاس رہتے ہوئے ہم پر کسی قسم کا ظلم روا نہیں رکھا جائے گا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نجاشی نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا اثر انگیز بیان سن کر کہا کیا تمہارے پاس اس آسمانی پیغام کا کچھ حصہ ہے جو رسول اللہ ﷺ لے کر تشریف لائے۔ تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں: نجاشی نے کہا مجھے پڑھ کر سنائیں تو انہوں نے سورہ مریم کی پہلی آیات وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سنائیں، وہ آیات قرآنی سنتے ہی رونے لگا۔ وہ اتنا رویا کہ اس کی داڑھی تر ہوگئی۔ تمام پادری بھی آیات قرآنی سن کر زارو قطار رونے لگے جس سے ان کے سامنے پڑے ہوئے صحیفے آنسوؤں سے تر ہوگئے اس کے بعد نجاشی نے کہا یہ کلام اور وہ کلام جو عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے ایک ہی طاقچے سے نکلے ہیں ان کا منبع ایک ہے پھر نجاشی نے ولولہ انگیز انداز میں کہا اللہ کی قسم! میں ان لوگوں کو قریشی نمائندوں کے سپرد نہیں کروں گا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم نجاشی کے دربار سے باہر نکلے تو قریشی نمائندے بھی کھسیانے ہو کر ہمارے ساتھ دربار سے باہر آئے تو عمرو بن العاص نے اپنی خفت کو مٹانے کے لیے یہ کہا کہ کوئی بات نہیں کل میں ان کے بارے میں نجاشی کو ایک ایسی بات بتاؤں گا جس سے ان کی جڑ کٹ جائے گی۔ عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اسے کہا کہ نہ نہ ایسا نہ کرنا آخر یہ لوگ ہمارے رشتہ دار ہیں۔ عمرو بن العاص نے کہا کہ کل میں نجاشی سے یہ کہوں گا کہ یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ سمجھتے ہیں یہ تو اس قابل ہی نہیں کہ ان کو منہ لگایا جائے۔ آپ کے حق میں یہی بہتر ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو ان کو اپنے ملک سے باہر نکال دیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگلے دن دونوں قریشی نمائندے حبشہ کے حکمران نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے اور اسے کہنے لگے بادشاہ سلامت لو دیکھیں حد ہوگئی یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کہتے ہیں ان کو بلا کر پوچھیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کا کیا نظریہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نجاشی نے اپنا قاصد مسلمانوں کی طرف بھیجا کہ ان کو دربار میں بلا کر لائیں۔ جب قاصد نے انھیں اطلاع دی تو وہ باہمی مشورے کے لیے ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔اور کہنے لگے کہ اگر نجاشی نے ہم سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پوچھ لیا تو ہم کیا جواب دیں گے مسلمانوں نے باہمی مشورے سے یہ طے کیا کہ اس سوال کا جواب دیا جائے جو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔

جب مسلمان نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے تو اس نے مسلمانوں سے دریافت کیا کہ تمہارا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا نظریہ ہے تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے دوٹوک انداز میں یہ جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اس کے رسول اور اس کی روح تھے اور وہ کلمہ تھے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سیدہ مریم علیہا السلام کو القاء کیا یہ جواب سن کر نجاشی نے زمین پر ہاتھ مارتے ہوئے ایک تنکا اٹھایا اور کہا اللہ کی قسم! عیسیٰ علیہ السلام بالکل یہی تھے جو تم نے بیان کیا اس میں ذرا برابر بھی کمی بیشی نہ تھی۔

حبشہ کے حکمران نجاشی کا یہ انداز دیکھ کر تمام پادری ایک قدم پیچھے ہٹ گئے اور سہم کر کھڑے ہو گئے۔ نجاشی نے ولولہ انگیز انداز میں مسلمانوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ تم میرے ملک میں معزز مہمانوں کی طرح رہو گے تمھیں ہر طرح کا امن میسر ہو گا۔تمھیں ہماری طرف سے ہر طرح کی سہولت مہیا کی جائے گی جو تمھیں برا بھلا کہے گا اس سے ہم آہنی پنجوں سے نپٹ لیں گے۔کاش کہ میرے پاس سونے کا پہاڑ ہوتا وہ بھی تم پر وار دیتا۔

نجاشی نے اپنے کارندوں سے کہا کہ ان قریشی نمائندوں کے تحائف واپس لوٹا دو ہمیں ان تحائف کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ ملک مجھے اپنے فضل وکرم سے واپس لوٹایا اسے واپس لینے میں مجھے کسی نوعیت کی رشوت ادا نہیں کرنا پڑی تو میں اللہ والوں کو دین کے ساتھ وابستگی کی بناء پر کسی نوعیت کی تکلیف کا نشانہ کیوں بناؤں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کے دونوں نمائندے نجاشی کے دربار سے بڑے بے آبرو ہو کر باہر نکلے۔ ان کے پیش کردہ تحائف واپس لوٹا دیے گئے وہ بھیگی بلی بنے ہوئے تھے اور مسلمانوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے نجاشی کی صورت میں ایک بہترین ہمسایہ میسر آ گیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے حبشہ میں قیام کے دوران ایک ایسا نازک وقت آیا کہ ہمیں شدید صدمہ پہنچا کہ حبشہ میں نجاشی کے خلاف کچھ لوگوں نے تحریک چلا دی کہ یہ ہمارے ملک کی حکمرانی کے لیے کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ نجاشی دلبرداشتہ ہو کر حبشہ سے نکل کر دریائے نیل کے دوسری طرف چلے گئے، ہم اس صورت حال سے بہت پریشان ہوئے ہمیں اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں حبشہ پر کوئی ایسا حکمران مسلط نہ ہو جائے جو ہمارے لیے نقصان کا باعث بن جائے ہم دن رات یہی دعا کرتے تھے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ حبشہ کا حکمران اسی کو بنا دے تا کہ ہم امن وسکون کے ساتھ یہاں زندگی بسر کر سکیں۔ اس کا حکمران بننا ہی ہمارے لیے سود مند ہو سکتا تھا لیکن وہ ہم سے دور فاصلے پر پہنچ چکا تھا۔

دریائے نیل ہمارے درمیان حائل تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ کسی طرح اس کے ساتھ رابطہ کیا جائے اور اپنے جذبات سے اسے آگاہ کیا جائے لیکن اس تک پیغام پہنچانے کی کیا صورت اختیار کی جائے۔ اور کون یہ ذمہ داری نبھا سکتا ہے۔ سیدنا زبیر بن العوام فرمانے لگے کہ یہ کام میں سرانجام دے سکتا ہوں دریائے نیل کو عبور کرنا سب سے بڑا مسئلہ تھا سیدنا زبیر بن العوام نے چمڑے کے مشکیزے میں ہوا بھری اور اسے اپنے سینے کے ساتھ باندھ لیا اور تیر کر دریائے نیل کے دوسرے کنارے پہنچ گئے۔ اور نجاشی سے ملاقات کر کے اسے صحابہ کرام کے جذبات سے آگاہ کیا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا کرنا یہ ہوا کہ کچھ عرصے کے بعد حبشہ کے حالات نے پلٹا کھایا اور لوگوں نے اسی کو اپنا حکمران بنا لیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل وکرم کیا اور ہمیں پھر سے ہر طرح کی آسودگی خوشحالی اور امن وسکون میسر آ گیا۔ ہمیں حبشہ میں یہ پتہ چلا کہ مکہ معظمہ کے حالات قدرے بہتر ہو گئے ہیں تو ہم مکہ معظمہ پہنچے جب کہ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ اطلاع غلط ہے مکہ کے باشندے تو پہلے سے زیادہ بپھرے ہوئے تھے۔ ❶

❶ بحواله مسند امام احمد: ۱۰/ ۲۰۱، ۲۰۲، سيرة ابن هشام: ۱/ ۳۳٤، تاريخ اسلام ذهبي: ۱/ ۱۲۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی داستان کچھ یوں ہے:

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے قریش کی شاخ بنومخزوم میں سے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد اور اس کی بیوی ام سلمہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور یہ اصحاب عقبہ کی بیعت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ معظمہ حاضر ہوئے۔ قریش کو جب ان کی آمد کا پتہ چلا تو انھوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ظلم وستم کا نشانہ بنانا شروع کر دیا انہیں پتہ چلا کہ مدینہ منورہ میں کچھ لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی ہے تو یہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کی داستان ان کی بیوی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کچھ اس طرح بیان کرتی ہے:

جب میرے سرتاج ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر لیا تو اس نے مجھے اونٹ پر سوار کیا۔ میرا بیٹا سلمہ میری گود میں تھا۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اونٹ کی نکیل پکڑ کر مکہ سے روانہ ہوا ہی تھا کہ میری قوم بنومغیرہ کے لوگ سامنے آ گئے وہ کہنے لگے کہ اے ابوسلمہ تو نے یہ کیا تماشا بنا رکھا ہے کبھی حبشہ چلے جاتے ہو اور کبھی کسی دوسرے ملک ہم اس صورت حال سے تنگ آ چکے ہیں ہم اپنی بیٹی کو تیرے ساتھ کہیں نہیں جانے دیں گے۔ تم جہاں جانا چاہتے ہو اکیلے ہی جاؤ۔ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی برادری نے دیکھا تو وہ بھی جوش و جذبے سے کھل کر سامنے آ گئے کہنے لگے سلمہ ہمارا بیٹا ہے یہ ہمارے پاس رہے گا تم اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو، لیکن ہمارے بیٹے کو تم ساتھ نہیں لے جا سکتے انھوں نے آگے بڑھ کر میری گود سے میرے ننھے راج دلارے کو چھین لیا۔ مجھے میری قوم کے لوگ اپنے ساتھ گھر لے گئے میرے بیٹے کو میرے خاوند کی برادری کے لوگ اپنے ساتھ لے گئے۔

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اکیلے ہی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اس طرح پل بھر میں ہم تینوں میں جدائی ڈال دی گئی اس کے بعد میرا یہ معمول بن گیا کہ میں صبح کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گھر سے نکلتی اور اس جگہ پر آ کر بیٹھ کر آنسو بہانے لگتی جہاں سے ہمیں ایک دوسرے سے جدا کیا گیا تھا۔ تقریباً ایک سال تک میں ہر روز وہاں جا کر آنسو بہاتی رہی۔ ایک دن ایسے ہوا کہ بنو مغیرہ کا ایک شخص میرے پاس سے گزرا اسے میری حالت دیکھ کر ترس آ گیا اس نے میری قوم کے ذمہ داروں سے کہا کہ تم اس بیچاری کو جانے دو تم کیوں اتنا ظلم کر رہے ہو۔ وہ اپنے خاوند اور بیٹے کی جدائی سے نڈھال ہو چکی ہے تم کیوں اس کی جان لینا چاہتے ہو۔ کچھ خیال کرو۔ کیا تمہارے دل پتھر ہو چکے ہیں۔ اس کے جھنجھوڑنے سے ان کے دل میں کچھ ترس آیا اور انھوں نے مجھے کہا کہ ٹھیک ہے تم جا سکتی ہو ہماری طرف سے اجازت ہے۔ مجھے میرا بیٹا بھی لوٹا دیا گیا میں اپنے بیٹے کو لے کر اونٹ پر سوار ہوئی اور اکیل ہی مدینہ منورہ کی طرف چل پڑی جب مقام تنعیم پر پہنچی تو بنو عبد الدار کے چشم و چراغ عثمان بن ابی طلحہ میرے پاس آئے کہنے لگے ابو امیہ کی بیٹی کہاں جا رہی ہے؟ میں نے کہا اپنے خاوند کے پاس مدینہ منورہ جا رہی ہوں۔ اس نے پوچھا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ میں نے کہا یہ میرا بیٹا، میرا اللہ ہے اور میں ہوں۔ اس نے آگے بڑھ کر میرے اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔

کہنے لگا میں آپ کو مدینہ منورہ پہنچا کر آؤں گا۔ اللہ کی قسم! سرزمین عرب میں سے وہ انتہائی باوقار اور شریف الطبع ثابت ہوا۔ راستے میں جہاں کہیں پڑاؤ کرنا ہوتا تو وہ اونٹ کو بٹھا کر خود پیچھے ہو جاتا۔ ہمیں کسی درخت کے سائے میں بیٹھنے کو کہہ کر خود کسی دوسرے درخت کے سائے میں ستانے کے لیے بیٹھ جاتا اور جب روانگی کا وقت ہوتا تو وہ اونٹ میرے پاس لا کر بٹھا دیتا جب میں اپنے بیٹے کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہو جاتی تو وہ اس کی نکیل پکڑ کر سفر پر روانہ ہو جاتا جب ہم مدینہ منورہ سے ملحق قباء بستی میں پہنچے تو عثمان بن ابی طلحہ نے مجھ سے کہا کہ تیرا خاوند ابو سلمہ اس بستی میں رہائش پذیر ہے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے پاس جائیں۔ اللہ آپ کے لیے برکت عطا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ اب میں واپس جاتا ہوں اس طرح وہ ہمیں وہاں پہنچا کر واپس مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ میں نے عثمان بن ابی طلحہ جیسا معزز، شریف الطبع اور باوقار شخص کوئی نہ دیکھا۔ اس نے دوران سفر انتہائی شرافت کا ثبوت دیا۔ ❶

یاد رہے کہ عثمان بن طلحہ اس سفر میں کافر تھے انہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ اور فتح مکہ سے پہلے سیدنا خالد بن ولید کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، جنگ احد میں ان کے بھائی منافع کلاب اور حارث اور ان کا باپ قتل ہو گئے تھے۔ ان کا چچا بھی جنگ اُحد میں حالت کفر میں قتل ہو گیا تھا۔ وہ کعبہ کے چابی بردار تھے۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی چابی عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو دی، ان کے دادا کا نام عبد اللہ بن عبد العزی تھا۔ عثمان بن طلحہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

ابو سلمہ کی وفات:

سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر اور جنگ اُحد میں حصہ لیا جنگ اُحد میں انہیں ابو اُسامہ الجشمی نے زخمی کر دیا جنگ اُحد کے بعد وہ ایک مہینہ زیر علاج رہے۔ بظاہر زخم مندمل ہو گیا۔ لیکن اندرونی طور پر زخم ابھی درست نہیں ہوا تھا۔ ہجرت کے تقریباً اڑھائی سال بعد رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سالار مقرر کر کے مقام قُطن میں آباد بنو اُسد کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اس مہم میں وہ تقریباً دس روز مصروف رہے۔ جب واپس مدینہ منورہ پہنچے تو زخم کھل گیا اور وہ بیمار پڑ گئے وہ اس زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے جمادی الآخرہ ۴ ہجری کو وفات پا گئے۔ إنا للّٰه و إنا إليه راجعون. ❷

سیدہ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا

❶ بحواله سيرة ابن هشام:۱/ ٤٦٨، ٤٦٩، اسد الغابه:٥/ ٤٥٣.

❷ بحواله طبقات ابن سعد:٣/ ١٨٢، سير أعلام النبلا:١/ ١٥٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا .))

''کسی مسلمان کو اگر کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انا للہ و انا الیہ راجعون کہے اور پھر یہ کہے: الٰہی! مجھے اس پریشانی میں (صبر کی توفیق دے کر) اجر عطا فرما، اور مجھے (گم شدہ سے) بہتر بدلہ عطا فرما''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے دل میں کہا کہ ابوسلمہ سے بہتر کون ہو گا؟ یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ بہرحال میں نے وہ دعا پڑھی جو رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کے وقت پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے حبالہ عقد میں بقیہ زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرما دی۔ ❶

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ نے اس کی آنکھوں کو ملا دیا اور پھر یہ ارشاد فرمایا کہ انسان کی روح جب قبض کی جاتی ہے تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے یہ الفاظ کہے تھے کہ اہل خانہ دھاڑیں مار کر رونے لگے۔

آپ نے اہل خانہ سے ارشاد فرمایا خیر و بھلائی کی دعا مانگو، جو تم کہو گے فرشتے اس پر آمین کہیں گے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلْمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ .))

''الٰہی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند کر دے اور پیچھے رہنے والوں کے لیے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ اے رب العالمین ہمیں اور اسے بخش دے اس کی قبر میں فراخی پیدا کر دے اور اس کی قبر

❶ بحوالہ مسلم:۹۱۸ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو اس کے لیے منور کر دے۔'' ❶

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی:

ایک دن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سرتاج سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر کسی خاتون کا جنتی خاوند فوت ہو جائے یا کسی مرد کی جنتی بیوی فوت ہو جائے دونوں میں سے زندہ رہنے والا بعد میں شادی نہ کرے تو وہ بھی جنت میں جائے تو وہ دونوں وہاں مل جائیں گے۔ آیئے آج ہم یہ معاہدہ کریں کہ ہم میں سے جو بھی پہلے فوت ہو گیا زندہ رہنے والا بعد میں شادی نہیں کرے گا۔ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کیا تم میری بات مانو گی میں نے کہا آپ سے میں نے مشورہ اسی لیے کیا ہے کہ تمہاری بات کو تسلیم کروں تو اس نے کہا کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو تم میرے بعد شادی کر لینا۔ اس کے بعد اس نے میرے حق میں یہ دعا کی۔

''الٰہی ام سلمہ کو میرے بعد ایسا نعم البدل عطا کرنا جو اس کا ہر طرح سے خیال رکھے اسے کوئی تکلیف نہ دے جو اسے کسی قسم کے غم میں مبتلا نہ کرے بلکہ ہر حال میں خوش رکھے۔''

میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر میرے لیے کوئی رفیق حیات نہیں ہو سکتا۔ چند دن کے بعد میں کیا دیکھتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر کے دروازے پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے میرے ولی سے شادی کے حوالے سے بات کی اور واپس تشریف لے گئے دوسرے اور تیسرے دن بھی آپ ﷺ تشریف لائے میں اس دوران سوچتی رہی کہ میں کیا فیصلہ کروں؟ تیسرے دن جب آپ نے میرے ولی سے شادی کے حوالے سے بات کی اور واپس تشریف لے گئے میں نے اپنے ولی سے کہہ دیا کہ میں راضی ہوں۔ اگر رسول اللہ ﷺ اب تشریف لائیں تو آپ میری طرف سے ہاں کر دیں۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور میں آپ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئی۔ ❷

---

❶ بحوالہ مسلم: ۹۲۰، ابو داؤد: ۳۱۱۸، ابن ماجہ: ۱٤٥٤.

❷ بحوالہ طبقات ابن سعد: ۸/ ۷۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ مجھ سے شادی کے حوالے سے بات کرے۔ اس نے جب مجھ سے بات کی تو میں نے کہا میری ایک بیٹی ہے اور میں ایک غصیل عورت ہوں۔ جب میرے بارے میں یہ پیغام رسول اللہ ﷺ کو ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹی کے بارے میں ہم دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اسے بیٹی کے حوالے سے مستغنی کر دے گا اور میں دعا کروں گا اس کا غصہ بھی ختم ہو جائے گا۔ ❶

سیدنا عمر بن اَبی سلمہ اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہتے ہیں کہ جب میری والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت ختم ہوگئی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح کے لیے پیغام بھیجا میری والدہ نے انکار کر دیا ان کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میری والدہ کے پاس نکاح کا پیغام دے کر بھیجا تو میری والدہ نے کہا کہ میں ایک غصیل عورت ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور تیسری بات یہ ہے کہ میرے ورثاء میں سے میرا کوئی گواہ بھی نہیں ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر آپ کو ان باتوں سے آگاہ کر دیا تو آپ ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ ام سلمہ کے پاس جائیں اور اس سے کہیں جہاں تک تیری طبیعت میں غصے کے عنصر کے غالب ہونے کا تعلق ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تیرا غصہ ختم ہو جائے گا جہاں تک تیرے چھوٹے چھوٹے بچوں کا تعلق ہے آپ اس حوالے سے پریشان نہ ہوں ان کی کفالت میرے ذمے ہوگی اور جہاں تک ورثاء میں سے کسی گواہ کے موجود نہ ہونے کا تعلق ہے آپ اس حوالے سے بے فکر ہو جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بھی اس رشتے کو ناپسند نہیں کرے گا جب رسول اللہ ﷺ کی جانب سے یہ پیغام میری والدہ کو ملا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری شادی کا اہتمام کریں تو اس نے حکم کی تعمیل کی اس طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئیں۔

---

❶ بحوالہ مسلم: ۹۱۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک روز سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی بیٹی زینب کو دودھ پلا رہی تھیں۔ ان کا رضاعی بھائی عمار بن یاسر گھر آیا اور وہ زینب کو گود میں لے کر باہر چلا گیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے گھر میں چاروں طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا کیا بات ہے ننھی زینب دکھائی نہیں دے رہی تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ عمار بن یاسر آئے تھے وہ اسے اٹھا کر باہر لے گئے ہیں۔ ❶

حق مہر:

نبی کریم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی سیدہ زینب بنت خزیمہ کے ایک سال بعد کی، یہ شادی شوال ۴ ہجری کو ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں ایک بچھونا ایک پیالہ، ایک پلیٹ اور ایک چکی عنایت کی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر میرے ہاں تین دن قیام پذیر رہے اور پھر آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہاں سات دن قیام کروں اور پھر تمام بیویوں کے ہاں اس کے برابر قیام کروں اور اگر تم چاہو تو تین دن کا قیام کروں تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تین دن کی تجویز کو قبول کیا۔ ❷

ابوبکر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد اس کے ہاں تین دن قیام کیا جب آپ گھر سے باہر جانے لگے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا دامن پکڑ لیا یہ صورت حال دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر آپ کا ارادہ ہو تو میں سات دن تک یہاں قیام پذیر رہوں لیکن اس صورت مجھے دوسری بیویوں کے ساتھ بھی اس کے مطابق قیام کرنا ہوگا عدل و انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے، میں کسی اکتاہٹ کی بناء پر یہاں سے نہیں جا رہا۔

کنواری بیوی کے پاس شادی کے بعد سات دن اور بیوہ سے شادی کے بعد تین دن

---

❶ بحوالہ نسائی: ۶/ ۸۱، ۸۲، مسند امام احمد: ۶/ ۳۱۴، مسند ابو یعلی: ۶۹۰۷، ۶۹۰۸.

❷ بحوالہ مسلم: ۱۴۶۰، ابوداؤد: ۲۱۲۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قیام کا حکم ہے لیکن آپ کے لیے اختیار ہے سات دن یا تین دن میں سے جتنی مدت چاہیں پسند کرلیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تین دن کی تجویز کو قبول کیا تاکہ گھر میں آپ ﷺ کی تشریف آوری جلد ہو۔ ❶

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے پہلے خاوند سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے وفات پا جانے کی وجہ سے غمزدہ رہنے لگی تھیں۔ بچے یتیم ہو گئے ان کی حالت زار دیکھ کر اور زیادہ افسردہ ہوگئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے حبالہ عقد میں لے کر اس کے دامن کو خوشیوں سے بھر دیا، اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی کفالت رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذمے لے کر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بچوں کی طرف سے بے فکر کردیا۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوگئیں جب کہ انہیں ایک اعلیٰ اور معزز خاندان کا فرد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اس کے علاوہ انہیں اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری شادی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوگئی تو آپ ﷺ نے مجھے ام المساکین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ٹھہرایا وہ وفات پا چکی تھی میں نے ایک یمنی چادر میں دیکھا کہ اس میں جو پڑے ہوئے ہیں وہاں گھر میں ایک چکی، ایک پتھر کی کونڈی اور ایک مٹی کی ہنڈیا پڑی ہوئی تھی۔ ہنڈیا میں مجھے گھی دکھائی دیا، میں نے جو کی پسائی کی پھر اسے ہنڈیا میں پکایا گھی لے کر سالن تیار کیا اور یہ کھانا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا۔ ❷

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر اپنی رحمت اور فضل وکرم کی برکھا برسائے۔ وہ رات کے پہلے حصے میں دلہن بنی اور رات کے پچھلے پہر چکی پر آٹا پیسنے لگی۔

---

❶ بحوالہ مسلم: ١٤٦٠.

❷ بحوالہ طبقات ابن سعد: ٨/ ٧٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

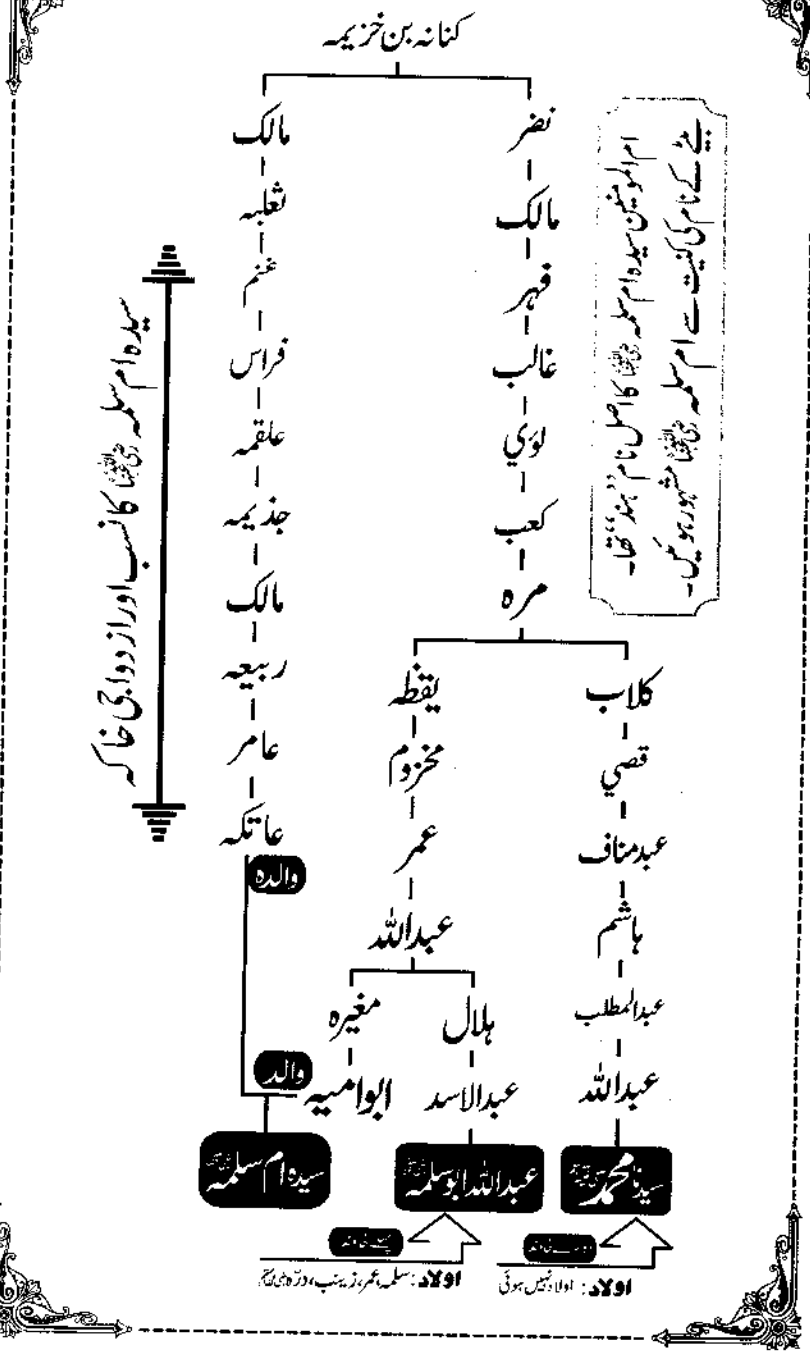

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے دو گروہ:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں دو گروہوں پر مشتمل تھیں۔ ایک گروہ سیدہ عائشہ، سیدہ حفصہ، سیدہ صفیہ، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہن پر مشتمل تھا اور دوسرا گروہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کی باقی بیویوں پر مشتمل تھا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیگر امہات المومنین کی نسبت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اس لیے اگر کسی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کوئی تحفہ پیش کرنا ہوتا، تو وہ اس دن پیش کرتا جس دن رسول اللہ ﷺ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما ہوتے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ کی امہات المومنین نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔

امہات المومنین نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے تحائف کی وصولی کے بارے میں بات کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں میں نے بات کی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے میری بات سن کر خاموشی اختیار مجھے اس کے بارے میں کوئی جواب نہ دیا۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے کہا کہ آپ دوبارہ رسول اللہ ﷺ سے بات کریں، یہ بڑی اہم بات ہے آخر ہمارے بھی حقوق ہیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس موضوع پر بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ مجھے عائشہ صدیقہ کے حوالے سے تکلیف نہ دیں وہ ایک ایسی عظیم المرتبت خاتون ہے کہ میں جب اس کے پاس ہوتا ہوں تو میرے پاس وحی نازل ہوتی ہے یہ شرف میری کسی دوسری بیوی کو حاصل نہیں ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا افسردہ چہرہ دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں معافی چاہتی ہوں میں آئندہ کبھی آپ سے اس نوعیت کی ناگوار بات نہیں کروں گی جس سے آپ کی دل آزاری ہو۔ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور بھی توبہ کرتی ہوں۔ ❶

❶ بحوالہ بخاری: ۲۵۸۱، ابن حبان: ۷۱۰۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی زود فہم تھی، فوری طور پر صورتِ حال کی نزاکت کا احساس ہوگیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے معذرت کر لی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اہل بیت سے ہے:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے گھر میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ ﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۳۳)

''اے اہل بیت بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم سے پلیدگی کو ختم کر دینا چاہتا ہے۔''

فرماتی ہیں کہ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا، علی، حسن، اور حسین رضی اللہ عنہم کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ سیدہ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اہل بیت سے نہیں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں آپ بھی اللہ کے فضل وکرم سے اہل بیت سے ہیں۔ ❶

نبی کریم ﷺ کے پروردہ سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر نازل ہوئی:

﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۳۳)

''اے اہل بیت بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم سے پلیدگی کو ختم کر دینا چاہتا ہے۔ اور تمھیں خوب اچھی طرح پاک کر دینا چاہتا ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس بلایا اور انھیں چادر میں ڈھانپ لیا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے کھڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں بھی اپنی چادر میں ڈھانپ لیا اور پھر ان سب کے بارے میں ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا.))

❶ بحواله بخاری: ۲۵۸۱، مسلم: ۲۴۴۲، ابن حبان: ۷۱۰۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''الٰہی یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے پلیدگی کو ختم کر دے اور انھیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بھی تو ان کے ساتھ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تیرا اپنا مقام و مرتبہ ہے اور تو بڑے بہتر مقام پر فائز ہے۔ ❶

﴿الرِّجْسَ﴾ سے مراد گناہ، عذاب یا برائی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے اسباب:

❶ شادی کا پہلا سبب تو یہ تھا کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور اس کا خاوند سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہا ابتدائی مرحلے میں مسلمان ہو گئے تھے اور دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی جب سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ افسردہ ہوئی ان کی تالیف قلبی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی کر کے انہیں ام المومنین کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا۔

❷ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا دوسرا سبب یہ تھا کہ ان کا پہلا خاوند ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا تھا اور آپ ﷺ کا رضاعی بھائی بھی تھا ان کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے ان کی کفالت اور تربیت کے لیے رسول اللہ ﷺ نے بچوں کی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حبالہ عقد میں لے لیا۔

❸ شادی کا تیسرا سبب یہ تھا کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی قوم بنو مخزوم کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے یہ رشتہ نہایت کارآمد تھا۔

❹ شادی کا چوتھا سبب یہ تھا کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی عقلمند، زود فہم اور درست رائے رکھنے والی خاتون تھی۔

یہ شادی مسلمانوں کے لیے اس حوالے سے بڑی سود مند ثابت ہوئی کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے بہت سی احادیث کو روایت کرنے کا شرف حاصل کی۔ اس طرح اسلام کے بیشتر احکام کو امت تک پہنچانے کا باعث بنیں۔

---

❶ بحوالہ ترمذی: ۳۲۰۵، ۳۷۸۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور نزولِ قرآن:

ایک دن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مرد جنگ کرتے ہیں اور ہم عورتیں جنگ نہیں کرتیں ہم عورتوں کا میراث میں مردوں کی نسبت آدھا حصہ رکھا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ﴾

(النساء: ٤/ ٣٤)

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں بسبب اس کے جو اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔''

مفسر قرآن سیدنا مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ﴾

(الاحزاب: ٣٣/ ٣٥)

''بلاشبہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ہجرت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کا ذکر نہیں کیا۔ کم از کم میں نے یہ تذکرہ نہیں سنا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

﴿ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ﴾ (آل عمران: ٣/ ١٩٥)

''تو جواب میں ان کے رب نے فرمایا میں تم کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع کرنے والا نہیں، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میرا خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گیا تو میں نے کہا بیچارہ پردیسی پردیس میں داغ مفارقت دے گیا، میں اس پر اتنا روؤں گی کہ لوگ اس کا تذکرہ کیا کریں گے۔ میں نے رونے کی تیاری کرلی، اتنے میں ایک عورت مدینہ منورہ کی بالائی جانب سے رونے میں میرا ساتھ دینے کے لیے آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو دو مرتبہ یہ کہا کہ کیا تو شیطان کو اس گھر میں داخل کرنا چاہتی جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے اسے نکال دیا ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سن کر میں رونے سے باز آ گئی۔ ❶

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ میرے گھر میں ایک خُسرہ (ہیجڑہ۔ مخنث) میرے بھائی عبد اللہ بن ابی امیہ سے باتیں کر رہا تھا۔ اس نے میرے بھائی سے کہا کہ اگر تمھیں کل طائف میں فتح حاصل ہوگئی تو میں تجھے غیلان قبیلے کی ایک دوشیزہ بتاؤں گا اس کی جسمانی ساخت نہایت خوبصورت ہے، وہ چلتی ہے کہ تو دیکھنے والوں کے دل موہ لیتی ہے چلتے وقت اس کا جسم یوں بل کھاتا ہے کہ دیکھنے والا انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ جب وہ چلتی ہے تو اگلے حصے میں چار بل اور پچھلے حصے میں آٹھ بل کھاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جب یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا کہ آئندہ کسی ہیجڑے کو گھر میں داخل نہ ہونے دینا۔ تو اہل خانہ نے اس سے پردہ کر لیا۔ ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں رقم طراز ہیں کہ مخنث یعنی خسرہ ایک ایسی مخلوق ہے جو حقیقت میں عورت تو نہیں ہوتی البتہ اس کی حرکات و سکنات اور انداز گفتگو عورتوں کی مانند ہوتا ہے۔

❁ خُسرے کا قبیلہ غیلان کی ایک دوشیزہ کے بارے میں یہ کہنا کہ جب وہ چلتی ہے تو جسم کے اگلے حصے میں چار بل اور پچھلے حصے میں آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں۔
اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دوشیزہ بھرے ہوئے جسم کی ہے اور اس کی چال بڑی مستانی ہے چلتے ہوئے دیکھنے میں وہ بھلی معلوم ہوتی ہے۔

❁ خسرے سے پردے کا حکم اس لیے ہے کہ وہ گھریلو عورتوں کے اوصاف دوسرے مردوں کو جا کر بتائیں گے جس سے پردے کی اہمیت ختم ہو جائے۔ وہ مخنث بے ہودہ

❶ بحوالہ مسلم: ۹۲۲، مسند امام احمد: ۱/ ۲۸۹، مسند ابو یعلی: ٦٩٤٨.
❷ بحوالہ بخاری: ۳۱۲٤، ٥۲۳٥، مسلم: ۲۱۸۰، ۲۱۸۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بات کر رہا تھا۔

❁ عورتوں کو مردوں کا روپ اختیار کرنا، اور مردوں کو عورتوں کا روپ اختیار کرنا شرعاً حرام ہے۔

صلح حدیبیہ میں آپ ﷺ کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ:

جب نبی کریم ﷺ صلح حدیبیہ کی تمام شرائط طے کرنے کے بعد فارغ ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف سے پیش کردہ شرائط کو تسلیم کر لیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس صورتِ حال سے بڑے کبیدہ خاطر ہوئے وہ بڑے ہی غمگین اور افسردہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ سے فرمایا اٹھو، اپنے جانور قربان کر دو اور اپنے سر منڈا دو۔ تو غم زدہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی اپنی جگہ سے نہ اٹھا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ حکم ارشاد فرمایا، لیکن تمام صحابہ کرام غم کی تصویر بن کر حیران و پریشان اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، نبی کریم ﷺ نے جب یہ منظر دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی اپنی جگہ سے نہیں اٹھا تو آپ ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں کو لوگوں کی صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے مشورہ لیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ اگر چاہتے ہیں کہ صحابہ کرام آپ کی منشا کے مطابق عمل کریں تو آپ ان کو کوئی حکم نہ دیں آپ سب کے سامنے اپنا اونٹ قربان کریں اور حجام سے کہیں کہ آپ کا سر مونڈ دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب رسول اللہ ﷺ کو قربانی کرتے ہوئے اور سر منڈاتے ہوئے دیکھا تو تمام صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے جانور ذبح کر دیے اور وہ فوری طور پر ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے۔ اس سے پہلے وہ اتنے غم زدہ تھے یوں دکھائی دیتا ہے کہ انتہائی مایوسی کے عالم میں کہیں وہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہی نہ ہو جائیں۔ [1]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اس سے مشورے کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اور دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعض اوقات قول کی نسبت عمل

[1] بحوالہ بخاری: ۲۷۳۱، ۲۷۳۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے اس حدیث سے تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی خاتون، عالم، فاضل ہو تو اس سے مشورہ لینا، مفید ثابت ہوتا ہے۔

اس سے چوتھی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی دانشور خاتون تھی۔ انھوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو جو مشورہ دیا اس کے بڑے مفید نتائج سامنے آئے۔

علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اس واقعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے مشورے پر عمل کرنا جائز ہے اور اگر کوئی خاتون صائب الرائے ہو تو اس کی بات کو قبول کر لینا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کو قبول کیا اور ایک بہت بڑی پریشانی سے نجات مل گئی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سفارش کی:

ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور اپنے بھائی عبد اللہ بن ابی امیہ مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان نبق العقاب نامی جگہ پر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہتے تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ایک آپ کے چچا کا بیٹا ہے اور دوسرا آپ کا نسبتی برادر ہے دونوں آپ سے ملاقات کے متمنی ہیں۔ آپ ان کو اجازت دے دیں کہ یہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان سے نہیں ملنا چاہتا ہے۔

میرے چچا کے بیٹے ابوسفیان بن الحارث نے میری عزت کو پامال کیا ہے اور میرے نسبتی برادر نے بھی میرے خلاف زبان درازی کی ہے۔ ابوسفیان بن الحارث کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بیٹا بھی تھا۔ اسے جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ملاقات سے انکار کر دیا ہے تو اس نے کہا اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت نہ ملی تو میں اپنے اس بیٹے کے ہاتھ پکڑ کر بطور احتجاج جنگل کی طرف نکل جاؤں گا اور وہاں ہم بھوکے پیاسے مر جائیں گے جب رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا کہ ابوسفیان نے کبیدہ خاطر ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے تو آپ کو ترس آ گیا۔ آپ ﷺ نے دونوں کو ملاقات کی اجازت دے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دی۔ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دونوں نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی، دونوں فتح مکہ، غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں شریک ہوئے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا:

معتمر بن سلیمان ابوعثمان النھدی کہتے ہیں کہ مجھے یہ اطلاع دی گئی کہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے ہیں جب کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔ پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ دحیہ کلبی ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے یہی سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے محو گفتگو ہیں لیکن جب میں نبی کریم ﷺ کا خطبہ سنا اس میں آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ باتیں جبرئیل علیہ السلام نے بتائی ہیں تو میں سن کر حیران رہ گئی جسے میں نے دحیہ کلبی سمجھا وہ دراصل جبرئیل علیہ السلام تھے۔ ❶

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آدمی کے روپ میں تشریف لاتے تھے کیونکہ عام لوگ فرشتوں کو ان کی اصل صورت میں دیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو صرف دو مرتبہ اس کی اصلی صورت میں دیکھا۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا دحیہ کلبی بڑے خوبصورت تھے۔ اسی لیے سیدنا جبرئیل علیہ السلام اس کا روپ دھار کر نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لاتے، یہ دحیہ کلبی کبار صحابہ کرام میں سے تھے، یہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ۶ ہجری میں سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر قیصر روم کی طرف بھیجا تھا۔ قیصر روم ان سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا لیکن پادریوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا جب سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو قیصر روم کے اسلام قبول کرنے کی

❶ بحوالہ بخاری: ۳۶۳۴، مسلم: ۲۴۵۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اس کے حق میں یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی حکمرانی کو قائم و دائم رکھے۔ ❶

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دین کو سمجھنے میں دلچسپی:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، عبد الرحمٰن بن ابی ازہر رضی اللہ عنہ اور المسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا اور کہا ہم سب کی طرف سے ام المومنین رضی اللہ عنہا کو سلام عرض کرنا اور ان سے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں دریافت کرنا اور ان سے یہ کہنا کہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ نماز عصر کے بعد دو رکعت پڑھتی ہیں جب کہ ہماری معلومات کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع کیا ہے۔

کریب کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان تک وہ پیغام پہنچایا جو مجھے مشائخ نے ان تک پہنچانے کے لیے بھیجا تھا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ مسئلہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کریں۔ میں وہاں سے واپس ہوا اور مشائخ کو آ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے آگاہ کیا۔

تو انھوں نے مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا، میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نماز عصر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے سے منع کیا کرتے تھے پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ دو رکعت پڑھتے بچشم خود دیکھا جب کہ آپ نے اس سے پہلے عصر کی نماز پڑھ لی تھی۔ پھر آپ تشریف لائے میرے پاس بنو حرام قبیلے کی چند خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ گھر کے ایک کونے میں نماز پڑھنے لگے میں نے اپنی کنیز کو آپ ﷺ کی طرف بھیجا اور اسے یہ کہا کہ تم باادب انداز میں رسول اللہ ﷺ سے کہنا کہ ام سلمہ کہتی ہے کہ آپ نماز عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع کرتے تھے اور اب آپ خود پڑھ رہے ہیں، اگر آپ

❶ بحوالہ بخاری، ۷، مسند امام احمد: ۳/ ۴۴۱، ۴۴۲۔ ۴/ ۷۴، ۷۵، مجمع الزوائد: ۱۳/ ۳۱۰، مسند ابی یعلی: ۱۵۹۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھ رہے ہوں تو ادب و احترام سے پیچھے ہو کر کھڑی رہنا تو اس نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا آپ چونکہ نماز پڑھ رہے تھے اس لیے آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ نماز ظہر کے بعد اسلام قبول کرنے کی غرض سے آئے تھے میں ان کے ساتھ مشغول ہو گیا اور ظہر کے بعد دو رکعت ادا نہ کر سکا یہ دو رکعت وہی ہیں جو ظہر کی نماز کے بعد میں باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتا ہوں۔ ❶

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں:

1. اس حدیث سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت، فطانت، متانت، اور سنجیدگی کا پتہ چلتا ہے۔
2. اس حدیث سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حسن اَدب اور نرم خوئی کا پتہ چلتا ہے۔
3. اس حدیث سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کو مہمانوں کی عزت اور احترام کا کس قدر خیال تھا چونکہ آپ کے پاس چند خواتین بیٹھی ہوئی تھیں اس لیے آپ ان کی خاطر مدارات میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے اپنی کنیز کو آپ کی خدمت میں بھیجا۔
4. اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی خاتون سے ملنے کے لیے خواتین اس کے گھر جا سکتی ہیں اگرچہ اس کا خاوند گھر میں موجود ہی کیوں نہ ہو جس طرح بنو حرام قبیلے کی خواتین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لیے ان کے گھر آئیں جب کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما تھے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں اپنے سر کی مینڈھیوں کو کس کے باندھتی ہوں کیا غسل جنابت کے وقت ان کو کھول لیا کروں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے لیے یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لیا

❶ بحوالہ بخاری: ۱۲۳۳، مسلم: ۸۳٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر، پھر غسل کے لیے اپنے پورے بدن پر پانی ڈال تو اس سے پاک ہو جائے گی۔ ❶

علامہ نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جمہور محدثین کا مسلک یہ ہے کہ غسل کرنے والی خاتون کے سر کی مینڈھیاں بندھی ہوں اور سر پر پانی ڈالن لیے وہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے تو مینڈھوں کو کھولنے کی ضرورت نہیں اگر پانی سر کے بالوں کی جڑوں تک نہ پہنچے تو مینڈھیوں کو کھولنا ہوگا۔ کیونکہ طہارت کے لیے پانی کا بالوں کی جڑوں تک پہنچنا ضروری ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مردوں کو تہبند کے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے منع کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عورتوں کے لیے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ عورتیں اپنی پہناوے کو ٹخنوں سے ایک بالشت نیچے رکھا کریں میں نے کہا اس سے تو عورتوں کے پاؤں کی ایڑیاں دکھائی دیں گی آپ نے فرمایا پھر ایک ہاتھ تک اپنا پہناوا نیچے کر لیا کریں اس سے زیادہ نہیں۔ ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں لکھتے ہیں کہ مردوں کے لیے دو حالتیں ہیں ایک مستحب ہے وہ یہ ہے کہ مرد اپنا پہناوا نصف پنڈلی تک رکھیں اور دوسری حالت جو ان کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد اپنا پہناوا ٹخنوں تک رکھیں اور ٹخنوں کے نیچے کپڑے کو لٹکانا مردوں کے لیے جائز نہیں اسی طرح عورتوں کے لیے دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ عورت اپنا پہناوا ٹخنوں سے ایک بالشت نیچے رکھے یہ مستحب ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ عورت اپنا پہناوا ٹخنوں سے ایک ہاتھ نیچے رکھے یہ جائز ہے اسے طبرانی نے نقل کیا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے یہ حکم اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو دیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے طواف وداع نہیں کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں تو تم اپنے

❶ بحوالہ مسلم:۳۳۰، ابوداؤد:۲۵۱، النسائی:۱/ ۱۳۱، ابن ماجہ:۱۰۳۔

❷ بحوالہ ابوداد:۴۱۱۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کر لینا، پھر روانہ ہو جانا۔ ❶

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں بیمار ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں سے پرے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کر لینا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا جب میں طواف کر رہی تھی تو نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نماز میں سورۃ الطّور کی تلاوت کر رہے تھے۔ ❷

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں سے قدرے فاصلہ رکھ کر طواف کرنا کا جو حکم دیا اس میں دو باتوں کو پیش نظر رکھا گیا۔

ایک بات یہ ہے کہ عورتوں کے لیے سنت یہی ہے کہ وہ مردوں سے فاصلہ رکھ کر طواف کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا تھا، فاصلہ رکھنا کا اس لیے حکم دیا گیا کہ اونٹ سے لوگوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ یہ حکم مردوں کے لیے بھی ہے کہ اگر وہ سوار ہو کر طواف کریں تو لوگوں سے فاصلہ رکھیں تا کہ سواری سے دوسرے لوگوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

جب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے طواف کیا اس وقت نبی کریم ﷺ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔

علامہ ابن بطال فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہو وہ مسجد میں داخل ہو سکتا ہے کیونکہ حلال جانور کا پیشاب پلید نہیں ہوتا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے آپ ﷺ نے مکہ معظمہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ عورتوں کا جہاد یہ ہے۔ یعنی حج کرنا، عورتوں کا جہاد ہے۔ ❸

یہاں جہاد سے مراد حج ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں آیا ہے۔

---

❶ بحوالہ :المعجم الکبیر طبرانی:۲۳/ ۲۶۹ .

❷ بحوالہ بخاری:٤٦٤ ، مسلم:١٢٧٦ .

❸ بحوالہ المعجم الکبیر طبرانی:۲۳/ ۲۵۱ ، ۳۱۳ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟

آپ نے فرمایا تمہارا افضل جہاد حج مبرور ہے۔ ❶

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں عورتوں کے لیے حج کو جہاد قرار دیا اس لیے دیا گیا ہے کہ اس میں جسمانی اور مالی مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔ حج دراصل جہاد بالنفس ہوتا ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب تم میت کے ہاں جاؤ تو اچھی باتیں کیا کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وفات پا گیا تو میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اب میں کیا دعا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو: ''الٰہی مجھے بخش دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا کرنا۔''

فرماتی ہیں میں نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سیدنا محمد ﷺ کو نعم البدل کے طور پر عطا کر دیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم یہ دعا کیا کرو: ''الٰہی مجھے اور ابوسلمہ کو بخش دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا کرنا۔'' تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو نعم البدل کے طور پر مجھے عطا کر دیا۔ ❷

عبید اللہ بن القبطیہ کہتے ہیں کہ حارث بن اَبی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان دونوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اُس لشکر کے بارے میں دریافت کیا جسے زمین میں دھنسا دیا گیا تھا یہ واقعہ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بیت اللہ میں ایک شخص پناہ لیے ہوئے تھا اس کی ملاقات کے لیے ایک لشکر جنگل میں آ رہا تھا اسے زمین میں دھنسا دیا

❶ بحوالہ بخاری: ۱۵۲۰ .

❷ بحوالہ مسلم: ۹۱۹، ابوداؤد: ۳۱۱۵، ترمذی: ۹۷۷، النسائی: ۴/ ۴، ابن ماجہ: ۱۴۴۷ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جو لوگ اس شخص کو پسند نہیں کرتے تھے ان کا کیا ہوا آپ ﷺ نے فرمایا انھیں بھی زمین میں دوسروں کے ساتھ ہی دھنسا دیا گیا البتہ قیامت کے دن جب وہ اٹھائے جائیں گے تو ان کے ساتھ ان کی نیتوں کے مطابق سلوک روا رکھا جائے گا۔ ❶

علامہ نووی رحمہ اللہ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ ظالموں اور گناہگاروں کے ٹولے سے الگ تھلگ رہنا چاہیے تاکہ کہیں ان کے ساتھ ہی اللہ کی گرفت میں آنا پڑے۔ اللہ کے باغیوں کی مجلس میں بیٹھنے سے اجتناب کیا جائے اس طرح باطل نظریات رکھنے والوں سے میل ملاپ بھی نہ رکھا جائے کہ کہیں کسی وقت ان کے ساتھ ہی عذاب کی لپیٹ میں نہ آجائے اس لیے ایسے لوگوں سے کنارہ از بس ضروری ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لوگوں کو نصیحت و رہنمائی:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے بیٹے کو اپنے گھر میں نماز پڑھتے دیکھا جب وہ سجدہ کرنے لگا تو اس نے زمین پر پھونک ماری تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے بیٹے سے کہا کہ آپ سجدہ کرتے وقت زمین پہ پھونک نہ مارا کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ اپنے غلام رباح، یسار یا افلح سے فرمایا تھا کہ سجدہ کرتے وقت اپنی پیشانی کو خاک آلود کر لیا کرو۔ ❷

سجدہ کرتے وقت زمین پر پھونک مارنے سے اس لیے روکا گیا ہے کہ اگر سجدے کی حالت میں پیشانی پر غبار لگ جائے تو اس سے تواضع اور انکساری میں زیادہ اضافہ ہوگا اور یہ ادا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو زیادہ پسند آتی ہے۔

عمر بن سعید بن أبی الحسین کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے میرے باپ کے حوالے سے بتایا وہ فرماتے ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا (عمر بن سعید کہتے

---

❶ بحوالہ مسلم: ۲۸۸۲، ابوداؤد: ۴۲۸۹.

❷ بحوالہ مسند امام احمد: ۶/ ۳۰۱، ترمذی: ۳۸۱، ۳۸۲، مسند ابو یعلی: ۶۹۵۴، مستدرك حاكم ۱/ ۲۷۱، السنن بیهقی: ۲/ ۲۵۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں) میں اس وقت چھوٹا تھا میں نے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی اتار لیں اور اسے اس کے گھر والوں کے پاس لے جائیں اور انھیں یہ کہیں کہ اس کی جگہ چاندی کی انگوٹھی بنا کر پہنائیں۔ کنیز نے کہا کہ گھر والوں کو تو اس انگوٹھی کی کوئی ضرورت نہیں تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر یہ انگوٹھی صدقہ میں دے دیں اور اس کے لیے چاندی کی انگوٹھی بنوائیں کیونکہ مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا شرعاً ممنوع ہے۔ ❶

ام الحسن بصری کہتی ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہاں کچھ مساکین آ کر سوال کرنے لگے، ان میں عورتیں بھی تھیں، میں نے ان سے کہا کہ گھر سے نکل جاؤ۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیٹی ہمیں مساکین کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا آپ ان کو کچھ نہ کچھ دے کر واپس کریں خواہ ان کے ہاتھ پر کھجور کا ایک ایک دانہ ہی کیوں نہ دیں۔ ❷

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے چچا ہشام بن مغیرہ کا انجام دریافت کیا:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میرا چچا ہشام بن مغیرہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا، صلہ رحمی کرتا، مہمان نوازی کرتا اور مشکلات کو وقت لوگوں کے کام آیا کرتا تھا اگر وہ آپ کو دیکھ لیتا تو اسلام قبول کر لیتا کیا یہ کام قیامت کے دن اسے فائدہ دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کیونکہ وہ یہ کام دنیا میں شہرت کے لیے کیا کرتا تھا اور اس نے اپنی پوری زندگی میں کسی دن بھی اپنے لیے یہ دعا نہیں کی۔ الٰہی قیامت کے دن مجھے بخش دینا۔ ❸

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا چچا ہشام بن مغیرہ سرزمین عرب کا سردار تھا۔ وہ مکہ معظمہ میں

---

❶ بحواله المصنف ابن أبی شیبة:٥/ ١٩٤ .

❷ بحواله الاستیعاب لابن عبد البر:٤/ ١٩٣٩، ١٩٤٠ .

❸ بحواله مسند ابو یعلی:٦٩٦٥، المعجم الکبیر طبرانی: ٢٣/ ٢٧٩، ٣٩١، مجمع الزوائد الهیثمی:١/ ١١٨ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہائش پذیر قریش، کنانہ اور دیگر قبائل تین چیزوں کے حوالے سے اپنی تاریخ کا تذکرہ کیا کرتے تھے:

① کعبہ کی تعمیر

② عام الفیل

③ ہشام بن مغیرہ کی وفات۔

وہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے تھوڑی دیر پہلے فوت ہوا۔ اس کی بیوی بضاعہ بنت عامر نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس کا بیٹا حارث بن ہشام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھا۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ قیامت کے دن اسی کو فائدہ دیں گے جس نے دنیا میں توحید کو حرزِ جاں بنائے رکھا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا علمی اور فقہی مقام و مرتبہ:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ روایت احادیث کے اعتبار سے امہات المومنین میں صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے آگے نظر آتی ہیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے احادیث کو زبانی یاد کیا، دینی مسائل اور شرعی امور میں انھیں درجہ کمال حاصل ہوا بلکہ ان کا شمار فقیہ صحابیات میں ہوتا تھا۔ ❶

بعض شرعی احکام، دینی معاملات اور فتاویٰ میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا اور خاص طور پر جن مسائل کا تعلق مسلم خواتین کے ساتھ ہوتا، مثلاً: رضاعت اور طلاق کے مسائل وغیرہ، وہ ان سے دریافت کیے جاتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی بعض مسائل سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے تھے۔ ❷

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا عہد نبوت کے مفتی صحابہ رضی اللہ عنہم میں سرفہرست:

نبی کریم ﷺ کے مبارک دور میں جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فتویٰ حاصل کیا جاتا تھا ان

❶ سیر اعلام النبلاء (۲/ ۲۰۳).

❷ زاد المعاد (۲/ ۷۸).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سرفہرست تھیں۔ جن کا فتویٰ عہد نبوت میں بھی چلتا تھا، وہ عظیم المرتبت ۱۳ صحابہ کرام تھے اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان میں سرفہرست شمار کی جاتی تھیں۔ اُن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔
۲ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
۳ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔
۴ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔
۵ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔
۶ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔
۷ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ۔
۸ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ۔
۹ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔
۱۰ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔
۱۱ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔
۱۲ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔
۱۳ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ [1]

ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ درج ذیل صحابہ کرام بھی اس فہرست میں شامل ہیں:

① سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ۔
② سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ۔
③ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔
④ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ۔
⑤ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ۔

---

[1] الاحکام فی اصول الاحکام (۲/ ۸۹).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑥ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

⑦ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ❶

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت حدیث:

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ۳۷۸ احادیث مروی ہیں جو ان کو زبانی یاد تھیں۔

بخاری اور مسلم میں ان سے ۲۹ روایات مروی ہیں۔

تیرہ احادیث متفق علیہ ہیں۔

صرف بخاری میں تین اور صرف مسلم میں تیرہ مروی ہیں۔ ❷

سنن اربعہ اور مسانید میں بھی ان سے مروی احادیث مذکور ہیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ، سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ❸

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے تلامذہ:

جن لوگوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کی ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ صحابہ کرام میں سے سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا ابوسعید خدری اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہم ہیں اور صحابیات میں سے ام المومنین سیدہ عائشہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی سیدہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام آتا ہے اور اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کبار تابعین نے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے جن میں سے سعید بن مسیّب، مجاہد، عطا بن ابی رباح، سلیمان بن یسار اور عروہ بن زبیر رحمہم اللہ ہیں اور تابعیات میں سے بہت سی خواتین نے بھی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ان میں خیرہ ام الحسن بصری، ہند بنت حارث فراسیہ، صفیہ بنت شیبہ اور صفیہ بنت محصن وغیرہ ہیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے درج ذیل حدیث مروی ہے جسے روایت کرنے کا ہند بنت

---

❶ الاحکام فی اصول الاحکام (۲/ ۸۹).

❷ المجتبی من المجتنی لابن الجوزی (ص۹۳).

❸ تهذیب التهذیب (۱۲/ ٤٥٦)، نساء من عصر التابعین (۱/ ۱۵۹، ۱٦۷).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حارث الفراسیہ کو شرف حاصل ہوا جو کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں میں سے تھی کہتی ہیں:

((كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوْتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّنْصَرِفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے تو عورتیں پلٹ کر اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں، اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا رخ پھیرتے۔''

شیخین نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے درج ذیل حدیث روایت کی ہے:

((عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ اَجْرٌ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ ﷺ نَعَمْ لَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ)) ❷

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ کے بچوں پر خرچ کرتی ہوں، کیا مجھے اس کا اجر وثواب ملے گا جبکہ وہ میرے بچے بھی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جو تو نے ان پر خرچ کیا تجھے اس کا اجر ملے گا۔''

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے درج ذیل روایت بھی مروی ہے جسے آپ کی بیٹی زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث کتب صحاح، سنن اور مسانید میں مذکور ہے:

((عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاَنْتُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ نَحْوَمَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ))

---

❶ صحيح البخاري كتاب الاذان باب مكث الامام في مصلاة رقم الحديث (٨٥٠).

❷ صحيح البخاري كتاب الزكاة باب الزكاة على الزوج رقم الحديث (١٤٦٧)، صحيح مسلم كتاب الزكاة رقم الحديث (١٠٠١)، مسند ابويعلى رقم الحديث (٧٠٠٨)، مسند احمد (٦/ ٢٩٢)، سنن البيهقي (٧/ ٤٧٨)، طبراني كبير (٢٣/ ٧٩٦).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں ایک انسان ہوں، تم میرے پاس اپنے جھگڑے لاتے ہو۔ شاید تم میں سے کوئی دلائل بیان کرنے میں زیادہ چرب زبانی سے کام لے اور میں سن کر اس کے حق میں فیصلہ دے دوں۔ جس کے لیے اس کے بھائی کے حق سے کسی چیز کا فیصلہ دے دوں تو گویا جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر اس کو دیتا ہوں۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی ایک دعا منقول ہے جسے حافظ ابویعلی نے شہر بن حوشب کے حوالے سے روایت کیا ہے:

((قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَكْثَرَ دُعَاءَكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَقَامَ وَمَاشَاءَ أَزَاغَ)) [1]

''میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین! جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ہوتے تو اکثر کون سی دعا پڑھتے؟ انھوں نے کہا کہ آپ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر مضبوط کر دے۔'' کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی اکثر دعا يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ہوتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔

[1] ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء یا مقلب القلوب رقم الحدیث (۳۵۲۲)، مسند ابویعلی رقم الحدیث (۶۹۵۰)، مسند احمد (۶/ ۳۱۵)، ابن ابی شیبة (۱۰/ ۲۰۹)، طبرانی کبیر (۷۷۲، ۷۸۵)، تحفة الاشراف (۱۳/ ۱۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جسے (جب) اللہ چاہتا ہے اسے سیدھا رکھتا ہے اور جسے (جب) چاہتا ہے اسے ٹیڑھا رکھتا ہے۔''

اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حبیب مصطفیٰ ﷺ کی سفر کی دعا بھی منقول ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ سفر کے لیے روانہ ہونے لگتے تو یہ کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ اَنْ أَزِلَّ أَوْاَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ))❶

''الٰہی! میں تیرے حضور پناہ چاہتا ہوں کہ رسوا ہوں، یا گمراہ ہوں، یا ظلم کروں، یا ظلم کیا جاؤں، یا نادان ہوں، یا مجھے نادان سمجھا جائے۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت بیان کی ہے جس کا تعلق اہل بیت سے ہے:

((قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ أَهِلُّوْ يَا آلَ مُحَمَّدٍ بِعُمْرَةٍ فِيْ حَجٍّ))❷

''اے آل محمد! حج میں عمرے کا احرام باندھا کرو۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بہت سی احادیث، احادیث کے ذخیرے میں ملتی ہیں۔ ان سب کا یہاں احاطہ ممکن نہیں۔ سیدہ ام سلمہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علمی فضل و شرف کو اجاگر کرنے کے لیے اتنا ہی ذکر کر دینا کافی ہے جو علامہ بلاذری رحمہ اللہ نے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

((كَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَحْفَظْنَ مِنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ كَثِيْرًا وَلَا بِمِثْلِ عَائِشَةَ وَ أُمِّ سَلَمَةَ))❸

---

❶ ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا خرج من بیته رقم الحدیث (٥٠٩٤)، سنن النسائی کتاب الاستعاذة، ح: (٥٤٨٨)، سنن ابن ماجة رقم الحدیث (٣٨٨٤).

❷ مسند احمد (٦/ ٢٩٧)، طبرانی کبیر (٢٣/ ٧٩٢)، سنن البیهقی (٤/ ٣٥٥).

❸ انساب الاشراف (٤/ ٤١٥).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نبی کریم ﷺ کی بہت سی احادیث زبانی یاد کیا کرتی تھیں لیکن عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سب سے فوقیت رکھتی تھیں۔''

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے دونوں اس عورت کے بارے میں بات کر رہے تھے جس نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچے کو جنم دیا۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہو گی۔ لیکن ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ وہ عورت وضع حمل کے بعد حلال ہو چکی ہے۔ دونوں اس مسئلے پر جھگڑنے لگے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنے بھائی کے بیٹے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کی تائید کرتا ہوں انھوں نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تاکہ وہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کرے اس نے واپس آ کر انھیں بتایا کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ نامی خاتون نے اپنے خاوند کی وفات سے چند روز بعد بچے کو جنم دے دیا، اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شادی کر سکتی ہے۔ ❶

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس خاتون کا خاوند فوت ہو جائے وہ غیر حاملہ ہے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اگر وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ وضع حمل کے بعد عورت حلال ہو جاتی ہے وہ اپنی مرضی سے جہاں مناسب سمجھے شادی کر سکتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی ''فتح الباری'' میں لکھتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سبیعہ نامی خاتون کا واقعہ بتانے پر اکتفا کیا۔ ہاں یا نہیں میں سائل کو جواب نہیں دیا ان کے اس واقعہ بتانے سے سیدنا ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کے موقف کی تائید ہوتی ہے۔

ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں لمبی چادر پہنتی ہوں جو زمین پر گھسٹتی ہے اور میں کوڑے کرکٹ والی زمین سے بھی گزرتی ہوں۔ میرے لیے کیا حکم ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اس سلسلے میں

❶ بحوالہ بخاری:۴۹۰۹، مسلم:۱۴۸۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ کوڑے کرکٹ کے بعد آنے والی زمین چادر کو پاک کردے گی۔ ❶

''يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ'' بعد والی زمین اس کپڑے کو پاک کردے گی۔'' اس کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر زمین خشک ہو تو کوڑے کرکٹ کے بعد والی زمین پر چادر گھسٹنے سے پاک ہو جائے گی اگر زمین گیلی ہو تو اس صورت میں چادر کو پاک کرنے کے لیے اسے دھونا ہوگا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ، ابو سلمہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کثیر تعداد میں احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے دور کی عالمہ، فاضلہ، حافظہ، فقیہ اور مفتیہ تھیں۔ انہوں نے دینی علم کی نشر و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا جس سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے ایک تھیں جن کے مقام و مرتبہ کو تاریخ نے یاد رکھا اور ان کی حکمت بھری باتوں کو محفوظ کیا اور یہ ان خواتین میں سے ایک تھیں جو پڑھنا جانتی تھیں لیکن لکھنا نہیں جانتی تھیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فصاحت و بلاغت قرآن حکیم کی مرہون منت تھی کیونکہ قرآن مجید فصاحت و بلاغت کا سرچشمہ ہے اور علم بیان کا شیریں چشمہ ہے۔ پھر ان کی فصاحت و بلاغت کلام نبوت کی خوشہ چین تھی، جس نے ادب نبوی سے غذا حاصل کی تھی۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا قریش کی چند گنی چنی فصاحت و بلاغت سے آراستہ خواتین میں سے ایک تھیں۔ کبھی کبھار وہ اعلیٰ درجے کے شعر بھی کہتی تھیں۔ ایک دفعہ انھوں نے اپنے چچا کے بیٹے ولید بن مغیرہ کا مرثیہ کہا جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

يا عَيْنُ فَابْكِيْ لِلوَلِيدِ بْنِ الوَلِيدِ بْنِ المُغِيرَةِ
قَد كَانَ غَثًّا فِي النِّدِين رحمةً فِينَا وَمِيْرَةً
ضَخَمَ الدَّسِيعَةُ مَاجَدٌ يُسَمُّو إِلى طَلَبِ الوَتِيرَةِ
مِثْلُ الوَلِيدِ بنِ الوَلِيدِ أَبِي الوَلِيدَ كَفَى العَشِيرَةِ

❶ بحوالہ ابوداؤد:۳۸۳، ترمذی:۱۴۳، ابن ماجہ:۵۳۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے اشعار سنے تو فرمایا کہ تم پیار سے ولید کہتی ہو۔ اس کا نام عبداللہ لیا کرو۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو خط بھیجا جبکہ وہ جنگ جمل کے لیے روانہ ہونے والی تھیں وہ خط سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے۔

خط کچھ اس طرح تھا:

''نبی کریم ﷺ کی بیوی ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کی طرف سے ام المومنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں!

میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتی ہوں جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ کو یہ معلوم ہوتا کہ عورتیں جہاد کی متحمل ہو سکتی ہیں تو وہ ضرور آپ کو اس کا حکم دیتے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ انھوں نے دین میں اضافے سے منع کیا ہے؟

دین کا ستون اگر جھکنے لگے تو خواتین اس کو ثابت نہیں کر سکتیں۔

اگر دین کا ستون گرنے لگے تو خواتین اسے کھڑا نہیں کر سکتیں۔

عورتوں کا جہاد پردے میں رہتے ہوئے ان دینی فرائض کو سرانجام دینا ہے جس کا انھیں مکلّف قرار دیا گیا ہے۔

یوں آپ کا لشکر کے ساتھ جگہ جگہ جانا مناسب نہیں۔

قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھی پیش ہونا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے کہا گیا کہ اے ام سلمہ! جنت میں داخل ہو جا تو مجھے اس حجاب کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے ملتے ہوئے حیا محسوس ہو گی جس حجاب کو اختیار کرنے کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا۔

عائشہ! آپ کے گھر کا آنگن آپ کا قلعہ ہے اور آپ امت مسلمہ کی سب سے بڑی خیر خواہ ہیں۔''[1]

---

[1] اعلام النساء (۵/ ۳۲۵)، بلاغات النساء (ص ۱۱).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گزشتہ صفحات میں آپ نے ہجرت کا واقعہ پڑھا ہو گا اور اس میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فصاحت و بلاغت کی جھلک دیکھی ہو گی۔ جب انھوں نے نجاشی کے بارے میں تفصیلات بیان کیں تو بہترین الفاظ کے موتی پرو دیے۔ انھوں نے اپنی گفتگو کے دوران میں یہ ادبی جملہ بھی استعمال کیا کہ:

((اَقَمْنَا عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ مَعَ خَيْرِ جَارٍ))

''یعنی ہم بہترین گھر میں بہترین ہمسائے کے ہمراہ اس کے پاس ٹھہرے رہے۔''

انھوں نے یہ بھی کہا:

((اَمِنَّا عَلٰى دِيْنِنَا وَعَبَدْنَا اللّٰهَ تَعَالٰى لَا نُؤْذٰى وَلَا نَسْمَعُ شَيْئًا نَكْرَهُهُ))

''ہمارا دین محفوظ ہو گیا، ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے، نہ ہمیں تکلیف دی جاتی اور نہ ہمیں کوئی ناپسندیدہ بات سننی پڑتی۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کلام سے علم و فقاہت کے چشمے پھوٹتے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ نبوت کے چشمے سے علم و عرفان کا پانی اچھل اچھل کر باہر آ رہا ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے درج ذیل کلام پر غور کریں کہ کس قدر اس میں فصاحت و بلاغت کی چاشنی ہے۔

فرماتی ہیں:

((مَنْ خَرَجَ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشِرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَلٰكِنِّيْ خَرَجْتُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ فَأَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ مِنَ الْخَيْرِ اَكْثَرَ مِمَّا أَرْجُوْ وَتَصْرِفَ عَنِّيْ مِنَ الشَّرِّ أَكْثَرَ مِمَّا اَخَافُ اُسْتُجِيْبَتْ لَهُ بِاِذْنِ اللّٰهِ))[1]

[1] العقد الفريد (٣/ ٢٢٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جو اپنے گھر سے اللہ کی اطاعت میں نکلے اور یہ کہے کہ الٰہی! میں کسی تکبر، اکڑ، ریاکاری یا شہرت کی غرض سے نہیں نکلا، میں تو تیری خوشنودی حاصل کرنے اور تیری ناراضی سے بچنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں تمام مخلوق پر جو تیرا حق ہے اس کے ذریعے تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے اس سے زیادہ خیر عطا فرما جو میں امید رکھتا ہوں، اور اس سے زیادہ شر سے بچا جس سے میں ڈرتا ہوں (جو بھی یہ دعاء کرے گا) تو اللہ کے حکم سے اس کی دعاء کو قبول کر لیا جاتا ہے۔''

جب ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور فرمانے لگیں:

((رَحِمَكِ اللّٰهُ وَغَفَرَلَكِ وَعَرَّفَنِيْكِ فِي الْجَنَّةِ)) ❶

''اللہ تم پر رحمت و مغفرت نازل فرمائے اور مجھے جنت میں تمھاری معرفت عطا فرمائے۔''

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فصاحت و بلاغت کی بہت سی مثالیں ان کی سیرت میں جا بجا ملتی ہیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا جہاد:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا دیگر امہات المومنین کی طرح جنگوں میں بھی حصہ لیا کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل یہ تھا کہ جب بھی آپ ﷺ کسی جنگ کے لیے روانہ ہونے کا ارادہ کرتے تو آپ اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعے میں نکل آتا وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ کے سفر پر روانہ ہوتی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا غزوہ خیبر میں شریک ہوئی۔ فرماتی ہیں کہ مجھے پتہ چلا کہ یہودیوں کے مشہور و معروف جنگجو مرحب کسی مجاہد کی تلوار کے وار سے بری طرح زخمی ہو گیا ہے۔ مرحب یہودی لشکر کا بڑا مشہور و معروف تیر انداز تھا۔ اس کے بارے میں عبد اللہ بن

❶ انساب الاشراف (۱/ ۴۲۰).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ خیبر کے ایک قلعے سے نکلا اس نے ہتھیار زیب تن کیے ہوئے تھے اور وہ ببانگ دہل یہ اعلان کر رہا تھا کہ آج کون میرے مقابلے میں آئے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اپنے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ تم میں کون اس کا مقابلہ کرے گا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کے مقابلے کے لیے میں حاضر ہوں مجھے اس کا موقع دیجیے کیونکہ مجھے اس پر انتہائی غصہ ہے اس نے کل میرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ میرے دل میں اپنے بھائی کا بدلہ لینے کی آرزو ہے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے آپ اس کا مقابلہ کرو۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ انتہائی جوش و جذبے کے ساتھ اس کے سامنے آئے اور اس پر اتنی مہارت اور زور کے ساتھ تلوار کا وار کیا کہ چشم زدن میں اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ❶

غزوۂ طائف میں رسول اللہ ﷺ طائف شہر کے قریب پڑاؤ کیا۔ لشکر اسلام کو ترتیب دیا لشکر اسلام طائف کی فصیل کے قریب تھا ان تک دشمن کے تیر پہنچ رہے تھے۔ تیروں کی بوچھاڑ کی وجہ سے مسلمانوں کو فصیل میں داخل ہونا مشکل تھا۔ دشمن نے فصیل شہر کے دروازے بند کر رکھے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس صورت حال کو دیکھا کہ دشمن کی طرف سے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مشکلات کا سامنا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ پر پڑاؤ کیا۔ جہاں آج مسجد بن چکی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے طائف کے باشندوں کا تقریباً بیس دن تک محاصرہ کیے رکھا۔ اس سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی دو بیویاں تھیں جن میں سے ایک سیدہ ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا تھی۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دو خیمے نصب کیے تھے۔ آپ ﷺ نے ان دو خیموں کے درمیان نماز ادا کی۔ جب قبیلہ بنو ثقیف مسلمان ہو گیا تو عمرو بن اُمیہ بن وہب نے اس مقام پر مسجد تعمیر کرا دی جو آج بھی موجود ہے۔ غزوۂ طائف میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ غزوۂ مریسیع میں سیدہ ام سلمہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما رسول

❶ بحوالہ الاستیعاب: ۱/ ۱۹۳۹، سیرۃ ابن ہشام: ۲/ ۳۳۳، تاریخ اسلام ذہبی: ۱/ ۴۱۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی۔

اس موقع پر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جو نبی کریم ﷺ کو مشورہ دیا اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اکثر غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک سفر رہیں اور انھوں نے جہاد میں بھرپور حصہ لیا۔

وہ ایک عظیم المرتبت مجاہدہ اور صابرہ خاتون تھیں۔

فتنہ کے دوران سیدہ ام سلمہ کی سیدنا عثمان اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں دیکھ رہی ہوں کہ تیری رعایا تجھ سے نفرت کا اظہار کر رہی ہے تم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پسندیدہ طرز عمل کو اختیار کرو اور اس سے سرمو بھی انحراف نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کے ان دونوں جاں نثار ساتھیوں نے کبھی کسی پر ظلم نہیں کیا۔

یہ میں آپ کو ماں کی حیثیت سے نصیحت کر رہی ہوں آپ پر لازم ہے کہ تم میری اس نصیحت پر عمل پیرا ہو۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے نصیحت کا حق ادا کر دیا ہے اور میرے لیے لازم ہے کہ میں اس نصیحت کو ہر دم پیش نظر رکھوں۔ میرے خلاف بلوئی کرنے والے شیطان کے بہلاوے میں آئے ہوئے ہیں۔ کسی بھی عالم نے ان جاہلوں کو نہیں سمجھایا کہ عقل کے ناخن لیں اور برے بھلے کی تمیز کا سلیقہ سیکھیں نہ انھیں اپنی زبانوں پر کنٹرول ہے اور نہ اپنے دلوں پر اور تلواریں ان کی بے محابہ ہو چکی ہیں۔ اب میرے اور ان کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہی فیصلہ فرمائیں گے کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر، اس دن نہ کوئی چوں چرا کر سکے گا اور نہ کوئی معذرت ہی پیش کر سکے گا۔

بنو تمیم کا ایک شخص سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں سوال کیا۔ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگوں نے اس کے خلاف ظلم کا شکوہ کیا اور اس سے معذرت کی اپیل کی جب انھوں نے لوگوں کا مطالبہ قبول کر لیا اور سفید کپڑے کی مانند ہو گئے تو لوگوں نے انھیں قتل کر دیا۔ ❶

جب ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جنگ جمل میں شریک ہونے کے لیے گھر سے روانہ ہونے لگیں تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں ناصحانہ انداز میں اس سفر پر روانہ ہونے سے روکا۔ لیکن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پیش نظر یہ تھا کہ میرے میدان میں ہونے سے فریقین لڑائی جھگڑے سے باز آ جائیں گے۔ لیکن صد افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا اور تاریخ اسلام کا ایک خونچکاں باب رقم ہو کر رہا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا فتنے کے زمانے میں علیحدگی اختیار کرنا:

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی عقلمند، سلیقہ شعار اور دانشور تھیں جب انھوں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے قتل اور سیدہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مسند خلافت پر براجمان ہونے کے بعد خلفشار دیکھا تو انھوں نے یہ محسوس کیا کہ اب حالات قابو سے باہر ہوتے جا رہے ہیں اور پانی سر کے اوپر سے گزرنے لگا ہے اخلاقی قدریں پامال ہو رہی ہیں۔ امت میں ریشہ دوانیاں بڑھی جا رہی ہیں اختلاف و انتشار کی کھچڑی پک رہی ہے کثرت سے لوگ اس فتنے کی زد میں آ چکے ہیں۔

تو انھوں نے علیحدگی اور گوشہ نشینی اختیار کر لینے کو بہتر سمجھا۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہوا جنھوں نے اس پرفتن دور میں گوشہ نشینی اختیار کی اور اپنے ہاتھوں اور زبان کو ان اندوہناک حالات کی سنگینی میں ملوث ہونے سے بچائے رکھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے درج ذیل حکم پر عمل کرتے ہوئے گھر میں محصور رہنے کو اپنے لیے غنیمت خیال کیا۔

---

❶ بحواله أعلام النساء:٥/ ٣٢٤، ٢٢٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۳۳)

''اور تم اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابقہ دورِ جاہلیت کی سج دھج نہ دکھاتی پھرو، نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا امت کے خلفشار کے اس پورے دور میں بالکل الگ تھلگ رہیں۔ حالانکہ ان کی ہمدردیاں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھیں۔ امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کا بیٹا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بحرین کا گورنر تھا اور وہ جنگ جمل میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرفداری میں شریک ہوا تھا لیکن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس فتنے کے دور میں زیادہ تر عبادت میں مصروف رہیں اور کھل کر کسی معاملے میں بھی حصہ نہیں لیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی معروف کتاب ''الاصابہ'' میں رقمطراز ہیں۔ علامہ واقدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ماہِ شوال ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۸۴ سال تھی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی لیکن میرے نزدیک یہ بات درست نہیں کیونکہ صحیح مسلم میں یہ مذکور ہے کہ حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس یزید بن معاویہ کے دورِ خلافت میں گئے اور ان سے اس لشکر کے بارے میں دریافت کیا: جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ❶

یزید کی خلافت اس کے والد کی وفات کے بعد ۶۰ ہجری میں شروع ہوئی۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ۶۱ ہجری کے آخر میں وفات پائی۔ انھیں سیدنا

❶ بحوالہ مسلم: ۲۱۴۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع دی گئی تھی۔ واقعہ کربلا کے وقوع پذیر ہونے کے بعد سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔

میری رائے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہ یہ تاریخ وفات زیادہ صحیح ہے۔

نمازِ جنازہ:

علامہ دمیاطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو بکر بن خیثمہ فرماتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یزید بن معاویہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ یزید بن معاویہ نے ۱۸ رجب بروز جمعرات ۶۰ ہجری کو خلافت کا منصب سنبھالا۔ یہ وہی دن ہے جس میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر ولید بن عتبہ بن ابی سفیان تھا۔ وہ اس دن مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں اس کے دو بیٹے عمر اور سلمہ داخل ہوئے تا کہ اس کا جائزہ لیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بقیع الغرقد کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرائن سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۶۱ ہجری کو ہوئی اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

سیّدہ کی اولاد:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ البتہ پہلے خاوند سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

یہ اپنے تمام بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ ان کی پیدائش ہجرت حبشہ کے ایام میں حبشہ ہی میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادی اپنی چچازاد بہن، سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا سے کی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات اپنی بیوی سے ملاقات سے قبل ہی ہوگئی تھی جبکہ علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبدالملک بن مروان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے۔ ❶

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما:

ان کی پیدائش بھی حبشہ میں ہوئی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فارس اور بحرین کے گورنر مقرر ہوئے۔ انہوں نے بھی عبدالملک بن مروان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ❷

درّہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا:

یہ بھی نبی کریم ﷺ کی ربیبہ تھیں۔ نبی کریم ﷺ سے ایک مرتبہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ درّہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیسے ممکن ہے، جبکہ وہ تو میری ربیبہ ہے۔ اگر ربیبہ نہ بھی ہوتی تو وہ میری بھتیجی ہے۔ یعنی میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ ❸

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما:

ان کا نام برّہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے بدل کر زینب رکھ دیا۔ یہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ ان کی پیدائش سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد ہوئی تھی۔ ان کی ولادت کے ساتھ ہی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت ختم ہوگئی، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں پیغامِ نکاح بھیجا تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آئیں تو اس وقت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا شیرخواری کی عمر میں تھیں۔

یہ بڑی دانش مند، فقیہ اور عالمہ تھیں۔ ان کی شادی عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ جو ان کی خالہ قریبہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے۔ ❹

---

❶ الاصابہ: / ١٤٩ ـ اسدالغابۃ: ٢/ ٥٠١ .

❷ الاصابہ: ٤/ ٥٩٢ . ❸ الاصابۃ: ٧/ ٦٣٤ .

❹ عبداللہ بن زمعہ ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے بھائی نہیں تھے۔ اگرچہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کا نام بھی عبداللہ تھا۔ جسے بعض مؤرخین نے ''عبد'' تھا۔ لیکن ان کا نسب عبداللہ بن زمعہ بن قیس بن عبدشمس تھا۔ [عاصم]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کے متعلق ایک دلچسپ واقعہ بھی مذکور ہے کہ ایک مرتبہ یہ نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائیں، اس وقت آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ جن کی برکت کے آثار ان کے چہرے پر نمایاں رہے۔ بوڑھی ہوجانے کے باوجود ان کے چہرے سے جوانی کی بشاشت اور تازگی کم نہیں ہوئی تھی۔ ❶

❶ الاصابة: ۷/ ۶۷۵۔ اسد الغابة: ۷/ ۱۸۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

7

ام المومنین سیدہ

جُوَیریہ بنت الحارث

رضی اللہ عنہا

''اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔'' (فرمانِ نبوی ﷺ)

''میں نے جویریہ کے علاوہ کوئی خاتون نہیں دیکھی جو اس سے بڑھ کر اپنی قوم کے لیے بابرکت ثابت ہوئی ہو۔ اس کی وجہ سے قوم کے سینکڑوں افراد قید سے آزاد ہوئے۔'' (فرمانِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

- عالم، فاضل اور سردار خواتین میں سے ایک عالمہ، فاضلہ اور سیدہ خاتون۔
- جو اپنی قوم کے لیے سب لوگوں سے بڑھ کر باعث برکت تھیں۔
- دانشور، عقلمند، فرمانبردار، ذکر الٰہی کی خوگر، شکر گزار، تقویٰ شعار اور صاف شفاف دل سے آراستہ جلیل القدر خاتون تھیں۔
- حدیث نبوی کی صاحب علم راویہ تھیں۔ ان سے مروی احادیث کو حدیث کی مشہور چھ کتابوں میں نقل کیا گیا۔
- ۵۰ ہجری میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی اور ان کو مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقع میں دفن کیا گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب:

برّہ (جویریہ) بنت الحارث بن أبی ضرار بن حبیب بن عابد بن مالک بن جزیمۃ بن سعد بن کعب بن عمرو بن زَمْعَۃ بن خزاعۃ۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے نسب میں مذکورہ جزیمہ کا دوسرا نام المصطلق تھا اس اعتبار سے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو خزاعیہ مصطلقیہ کہتے ہیں۔ آپ کا قبیلہ بنو مصطلق کہلاتا تھا۔

اصل نام:

سیدہ جویریہ کا اصل نام بَرّۃ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بدل کر جویریہ رضی اللہ عنہا رکھا۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی کبھی یہ کہے کہ آپ ﷺ بَرّۃ کے ہاں سے تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ نے کوئی ایسا نام رکھنے سے منع فرمایا ہے جس میں خودستائی کا عنصر غالب ہو۔ اللہ سبحانہٗ نیکی اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ اپنے منہ میاں مٹھو کہلانا کوئی مناسب اِقدام نہیں ہے۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم:

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم الحارث بن أبی ضرار الخزاعی زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کے سردار تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس کے اسلام قبول کرنے کی داستان کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں: الحارث بن ابی ضرار الخزاعی ایک وفد کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا۔ اس کی بیٹی قیدی ہو کر وہاں پہنچ چکی تھی۔ یہ دراصل فدیہ ادا کر کے اسے قید سے رہائی دلا کر اپنے ساتھ واپس لانا چاہتا تھا۔ صورتِ حال یہ تھی کہ بیٹی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو چکی تھی۔

جب یہ عقیق مقام پر پہنچا تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے دو اونٹ وہاں چھپا دیے اور باقی اونٹوں کو لے کر مدینہ منورہ پہنچ گیا، اس نے سوچا کہ واپسی پر ان دو عمدہ نسل کے اونٹوں کو لے کر واپس اپنے گھر چلا جاؤں گا مدینہ منورہ میں پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ میرے پاس اُونٹ ہیں آپ یہ بطور فدیہ لے لیں اور میری بیٹی کو آزاد کر دیں تاکہ یہ میرے ساتھ واپس جا سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دو اونٹوں کا کیا معاملہ ہے؟ جنھیں تم عقیق مقام پر چھپا آئے ہو۔ وہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر حیران رہ گیا وہ کہنے لگا کہ اس بات کا مجھے اور میرے اللہ کے سوا کسی کو بھی پتہ نہیں۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا والد حارث بن اَبی ضرار یہ بات سنتے ہی پکار اٹھا:

((أشهد أن لَّا إلٰهَ إلَّا اللّٰه وَ أنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ .))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔''

اللہ کی قسم یہ اطلاع تو آپ کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دی ہے۔ اس نے اسلام قبول کر لیا اس کے ساتھ ہی اس کی بیٹیاں اور اس کی پوری قوم مسلمان ہو گئی۔

مسند امام احمد میں الحارث بن ضرار الخزاعی سے روایت منقول ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو میں دل و جان سے اقرار کرتے ہوئے دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ ادا کرنے کا فرمایا تو میں نے اس کی ادائیگی کا صدقِ دل سے اقرار کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی قوم کے پاس جاؤں گا۔ انھیں اسلام قبول کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی دعوت دوں گا۔ جس نے میری دعوت کو قبول کر لیا اس سے میں زکوٰۃ اکٹھی کر لوں گا۔ تو میرے پاس آپ کی طرف سے نمائندہ آ جائے تاکہ زکوٰۃ کا اکٹھا کیا ہوا مال میں اس کے سپرد کر دوں جب الحارث بن ابی ضرار نے اسلام قبول کرنے والے احباب سے زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ کسی نمائندے کو بھیج دیں تاکہ میں اس کے ذریعے اکٹھا کیا ہوا زکوٰۃ کا مال آپ تک پہنچا دوں۔ رسول اللہ ﷺ کسی رکاوٹ کی وجہ سے بروقت نمائندہ نہ بھیج سکے۔ جب بروقت نمائندہ نہ پہنچا تو الحارث بن ابی ضرار کے دل میں یہ خیال آیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے ہیں۔ اس نے اپنی قوم کے سرداروں کو بلا کر صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے نمائندہ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ ﷺ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کسی وجہ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں، ادھر رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کا مال وصول کرنے کے لیے الحارث بن ابی ضرار کی طرف روانہ کیا ولید بن عقبہ خوف زدہ ہو کر حارث سے ملاقات کیے بغیر ہی راستے سے واپس ہو گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ حارث نے مجھے زکوٰۃ کا مال نہیں دیا بلکہ وہ مجھے قتل کرنے کے درپے ہوا اور میں اپنی جان بچا کر واپس آ گیا۔

رسول اللہ ﷺ یہ خبر سن کر کبیدہ خاطر ہوئے اور آپ ﷺ نے حارث کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر روانہ کیا۔ ادھر سیدنا حارث رضی اللہ عنہ اپنے احباب کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں سیدنا حارث رضی اللہ عنہ کی لشکر سے ملاقات ہوئی تو اسے گھیرے میں لے لیا۔

سیدنا حارث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا بات ہے؟ مجھے اور میرے ساتھیوں کا محاصرہ کیوں کیا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کو زکوٰۃ کا مال نہیں دیا۔ الٹا اسے قتل کرنے کے درپے ہو گئے وہ جان بچا کر واپس ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمہاری سرکوبی کے لیے بھیجا ہے۔ تم ہمیں یہاں راستے میں مل گئے اس لیے ہم نے تمھیں اپنے گھیرے میں لے لیا۔ حارث رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا رسول اللہ ﷺ کا نمائندہ میرے پاس آیا ہی نہیں ہم تو منتظر تھے کہ وہ آئے اور ہم زکوٰۃ اس کے سپرد کریں۔ مجھے قسم ہے اس اذات کی جس نے سیدنا محمد ﷺ کو حق کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔ ہم انتظار بسیار کے بعد زکوٰۃ کا مال لے کر مدینہ منورہ جا رہے ہیں تا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کریں جب حارث بن اَبی ضرار رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے اسے دیکھتے ہوئے فرمایا: آپ نے میرے نمائندے کو قتل کرنے کا ارادہ کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے آپ کا نمائندہ میرے پاس پہنچا ہی نہیں ہم تو انتظار کرنے کے بعد زکوٰۃ کا مال لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں نے اپنی قوم کے سرداروں کو بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ جب ہم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ آپ کی طرف سے کوئی نمائندہ ہمارے پاس نہیں آیا۔ میں گھبرا گیا کہ اللہ خیر کرے کہیں رسول اللہ ﷺ کسی وجہ سے مجھ پر ناراض نہ ہو گئے ہوں میں نے اپنی قوم کے سرداروں کو بلایا ان کے سامنے اپنی گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے نمائندہ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتے، کہیں آپ ہم پر ناراض نہ ہوں لہٰذا ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور زکوٰۃ کا مال آپ کی خدمت میں پیش کریں، حارث رضی اللہ عنہ کا یہ بیان سن کر رسول اللہ ﷺ انگشت بدنداں رہ گئے۔ چونکہ حارث رضی اللہ عنہ اپنے بیان میں سچے تھے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل کردی:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ ﴾ (الحجرات: ۴۹/ ۶)

''اے ایمان والوں اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر تم اپنے کیے پر پشیمان ہو۔''[1]

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی:

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے پہلے مسافع بن صفوان کے ساتھ شادی ہوئی وہ ۵ ہجری کو جنگ مریسیع میں قتل ہو گیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جنگ بنی مصطلق میں گرفتار ہونے والے قیدیوں کو تقسیم کیا تو جویریہ بنت الحارث ثابت بن قیس بن الشماس یا اس کے چچا کے بیٹے کے حصے میں آئی اس نے اس کے ساتھ رقم لے کر آزاد کرنے کا معاہدہ کر لیا۔ یہ انتہائی حسین وجمیل تھی، قوم کے سردار کی بیٹی تھی، شہزادیوں کی

[1] بحوالہ مسند امام احمد: ۴/ ۲۷۹، المعجم الکبیر طبرانی: ۳/ ۲۷۴، مجمع الزوائد الھیثمی: ۷/ ۱۰۸، ۱۰۹، الدر المنثور السیوطی: ۶/ ۹۱، ۹۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرح اس نے ناز و نعمت سے پرورش پائی تھی۔

وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی کہ جب میں نے جویریہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر کے دروازے پر دیکھا تو مجھے اس کا آنا ناگوار گزرا۔ بہرحال وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں قوم کے سردار الحارث بن ابی ضرار کی بیٹی ہوں۔

آج مجھ پر جو مصیبت آن پڑی ہے اس سے آپ بھی واقف ہیں میں ثابت بن قیس بن الشماس یا اس کے چچازاد بھائی کے حصے میں آتی ہوں، میں نے اس کے ساتھ مکاتبت کا معاہدہ کر لیا ہے۔ اور وہ قیمت لے کر مجھے آزاد کرنے پر رضا مند ہو گیا ہے۔ رقم کی ادائیگی کے لیے میں آپ کی مدد چاہتی ہوں۔ ازراہِ کرم میرا تعاون کریں تاکہ میں آزادی حاصل کر سکوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر آپ کو اس سے بہتر پیش کش کر دی جائے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا وہ کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: میں معاہدے کے مطابق پوری رقم ادا کر دیتا ہوں اور آپ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جانے کی پیش کش کرتا ہوں۔ اس نے یہ پیش کش سنتے ہی اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس سے بڑھ کر اور مجھے کیا چاہیے میں رضا مند ہوں۔ میں اور میرے یہ نصیب..... میرے تو بھاگ جاگ اٹھے یہ خبر لوگوں میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل گئی۔

لوگوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی قوم رسول اللہ ﷺ کی سسرالی رشتہ دار بن چکی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس قوم کے جتنے افراد گرفتار ہوئے ہیں انھیں فوری طور پر رہا کر دیا جائے بنو مصطلق کے تقریباً ایک سو افراد قیدی تھے سب کو رہا کر دیا گیا۔ اسی طرح سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اپنی قوم کے لیے برکت کا باعث بنی اس کی وجہ سے سب آزاد ہو گئے۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے ایک سال بعد شادی کی۔

---

❶ بحوالہ مسند امام احمد:٦/ ٢٧٧ ، سیرۃ ابن ھشام:٢/ ٢٩٤ ، ٢٩٥ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب میرے ساتھ شادی کی اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔ ❶

حق مہر:

ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو شادی کے موقع پر چار سو درہم حق مہر دیا۔ امام شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کو آزاد کرانے میں مالی معاونت کی اور اسے نکاح کی پیش کش کی۔ جسے اس نے بخوشی قبول کی اور اس وجہ سے سیدہ جویریہ کی قوم بنومصطلق کے تمام قیدی آزاد ہو گئے۔ ❷ یہی ان کا حق مہر ٹھہرا۔

جنگ مریسیع سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی زبانی:

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ لشکر اسلام کی قیادت کرتے ہوئے ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میری پوری قوم خزاعہ کے چشمے پر جمع تھی۔ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ اتنا بڑا لشکر میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا، مجھے بے شمار گھوڑے اور افراد میدان میں دکھائی دیے۔ جب میں نے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ شادی کر لی ہم واپس لوٹے تو میں نے دیکھا کہ مسلمان تو تعداد میں اتنے زیادہ نہ تھے جتنے پہلے دکھائی دے رہے تھے۔ میں یہ راز پہچان گئی کہ پہلے ہم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے رعب طاری کیا گیا تھا۔ ایک شخص جس نے ابھی ابھی اسلام قبول کیا تھا کہنے لگا جب ہم میدان میں آئے تو ہمیں سفید رنگ کے شہسوار ڈبی دار گھوڑوں پر سوار میدان میں پھیلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان جیسے شہسوار نہ ہم نے پہلے کبھی دیکھے اور نہ بعد میں ہمیں کبھی دکھائی دیے۔ ❸

---

❶ بحوالہ مستدرك حاكم:٤/ ٢٧، سير اعلام النبلا:٢/ ٢٦٣.

❷ بحوالہ مصنف عبد الرزاق: ١٣١١٨، طبقات ابن سعد:٨/ ٩٣، المعجم الكبير طبرانی: ٢٤/ ٥٩.

❸ بحوالہ تاریخ اسلام ذہبی:١/ ٢٥٩، ٢٦٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

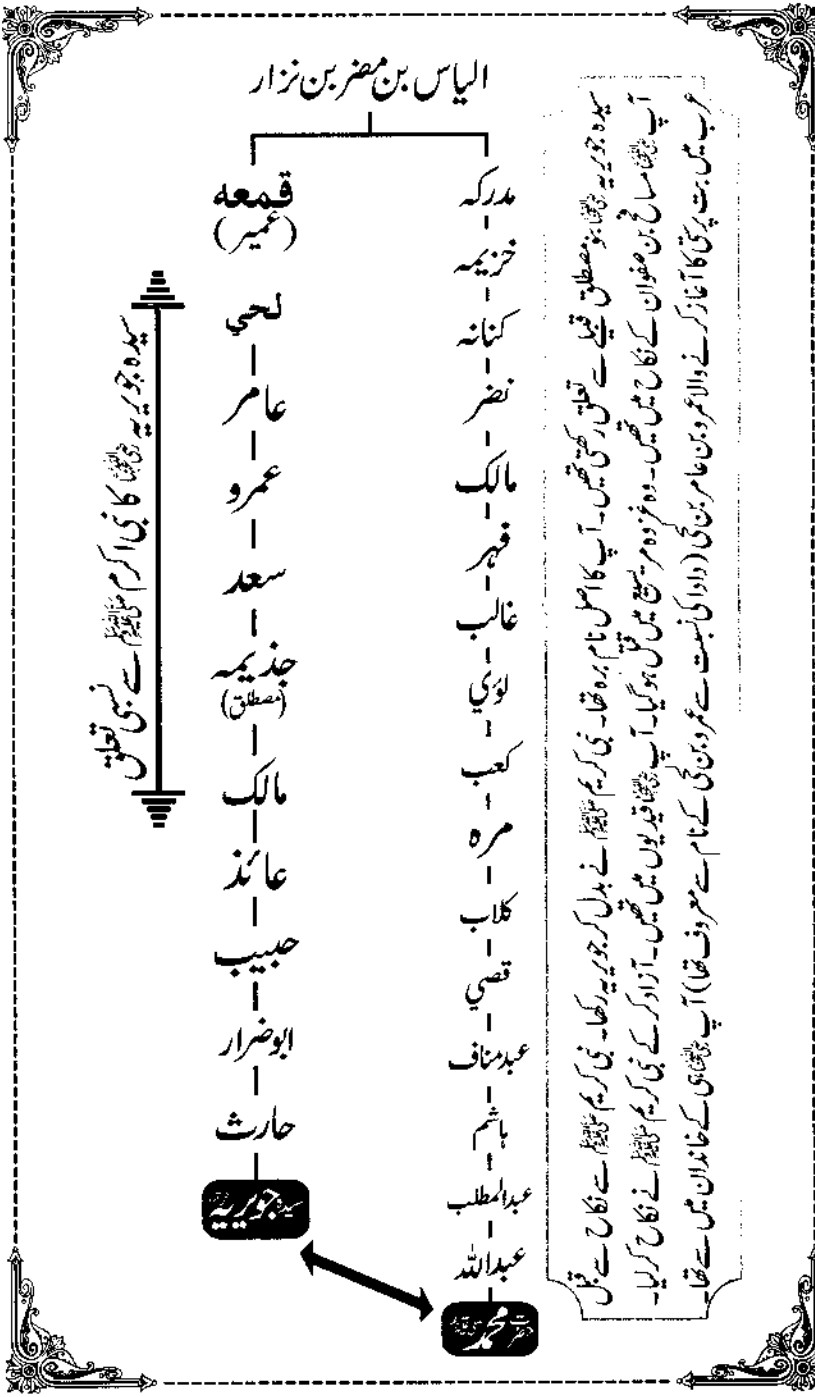

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب

عمدہ انتخاب:

ابو ضرار کہتے ہیں کہ جویریہ بنت الحارث گرفتار ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں تو ان کا باپ حارث بن ابی ضرار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا میری بیٹی ایک معزز باپ کی چشم و چراغ ہے اس جیسوں کو قید میں نہیں رکھا جاتا، آپ اس کو آزاد کر دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ہم اسے اختیار دے دیں کہ یہ اپنی منشاء کے مطابق فیصلہ کر لے تو کیسا رہے گا اس نے خوش ہو کر کہا یہ تو بہت اچھی تجویز ہے اس کے بعد حارث بن ابی ضرار اپنی بیٹی جویریہ کے پاس آیا اسے کہنے لگا دیکھو بیٹا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اختیار دے دیا۔ اب آپ آزادی حاصل کر سکتی ہیں مجھے امید ہے آپ یہاں رہ کر ہمیں رسوا نہیں کریں گی تو سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابا جان میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا لیا ہے۔ میں انھیں کے پاس رہنا پسند کرتی ہوں۔ ❶

اپنی قوم کے لیے باعث برکت خاتون:

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کے لیے کون خاتون باعث برکت ہو سکتی ہے ان کی وجہ سے ان کی قوم کے سو افراد کو آزادی کی نعمت میسر آئی یہ آزادی اور اعزاز و اکرام انھیں سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ملا۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری:

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نماز فجر کے بعد میرے ہاں سے باہر تشریف لائے میں نماز ادا کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ چاشت کے بعد گھر واپس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کیا تم بدستور اسی جگہ بیٹھی ہو جہاں اس وقت بیٹھی ہوئی تھی جب میں یہاں سے گیا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں!

❶ بحوالہ طبقات ابن سعد: ۸/ ۹۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں اگر ان کا وزن کیا جائے تو تیرے سارے دن کے اذکار سے بھاری ہوں گے۔ اور وہ چار کلمات یہ ہیں:

1. "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ" "پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد کے مطابق۔"
2. "وَ رِضَا نَفْسِهٖ" "اور اپنے جی کی پسند کے مطابق۔"
3. "وَ زِنَةَ عَرْشِهٖ" اور اپنے عرش کے وزن کے مطابق۔"
4. "وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ" اور اپنے کلمات کے پھیلاؤ کے مطابق۔"[1]

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا عبادت گزاری اور ذکر الٰہی کی بہت زیادہ دلدادہ تھیں۔ اس حدیث سے دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ ذکر الٰہی کا زیادہ ثواب کثرت تعداد کی بناء پر نہیں ہوتا بلکہ نبی کریم ﷺ جس طرح ہمیں جوامع الکلم کو اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے اس کی اتباع کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔ آج کل صوفیاء نے نئے نئے وظائف ایجاد کر رکھے ہیں۔ ہزاروں اور سینکڑوں کی تعداد میں پڑھنے کو زیادہ ثواب کا باعث بتاتے ہیں۔ ان خود ساختہ وظائف سے اجتناب کرتے ہوئے ان وظائف کو اختیار کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔

صوفیاء کے ایجاد کردہ وظائف بدعت کے زمرے میں آتے ہیں جب کہ بہترین راستہ وہی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اختیار کیا ہو۔ سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے آج روزہ رکھا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا میں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو آج بھی اپنا روزہ

---

[1] بحوالہ مسلم: ۲۷۲۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھول دو۔ ❶

علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جمہور شوافع کا موقف یہ ہے کہ صرف جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا پسندیدہ عمل نہیں اس کے لیے ضروری ہے پہلے یا بعد والے دن میں بھی روزہ رکھا جائے۔ ہاں اگر کسی نے یہ نذر مانی ہو کہ اگر اس کے کسی بیمار عزیز کو جس دن شفاء ہو گی اس دن وہ روزہ رکھے گا اور اس کی شفا کا دن جمعہ کا ہو تو اس صورت میں نذر پوری کرنے کے لیے اس کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ ذکر اذکار کرنا، غسل کرنا، جمعہ کی ادائیگی کے لیے جلد مسجد پہنچنا، کثرت سے نوافل ادا کرنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو زیادہ پسند ہے لہٰذا ہر مسلمان کو یہ سرانجام دینے میں زیادہ دلچسپی لینی چاہئے جمعہ کے دن نفلی روزے کی وجہ سے اگر بدن میں سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے اور یہ مذکورہ اعمال کو سرانجام دینے میں رکاوٹ بنتی ہے تو روزے کی بجائے ان امور کے سرانجام دینے کو زیادہ ترجیح دی جائے یہی حکمت و دانائی کا تقاضا ہے۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا بھوک پر صبر کرنا:

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا کھانا ہے؟ میں نے عرض کی کھانا تو نہیں البتہ کنیز کے لیے کوئی بکری کا گوشت بطور صدقہ دے گیا تھا وہ موجود ہے رسول اللہ ﷺ نے کہا لائیے یہ کنیز کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ بایں صورت ہمارے لیے اس کا کھانا شرعاً حلال ہے۔ ❷

یہ بات تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گھر والوں میں کئی کئی دن تک چولہا

❶ بحوالہ بخاری: ۱۹۸۶.

❷ بحوالہ مسلم: ۱۰۷۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں جلتا تھا۔ آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کھجور اور پنیر پر گزارہ کرتی تھیں۔
امہات المومنین رضی اللہ عنہن صبر و قناعت اور عبادت و ریاضت کی خوگر تھیں۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا حدیث کو روایت کرنا:

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بڑی عالمہ، فاضلہ، وفصیحہ، بلیغہ خاتون تھی۔ علم و ادب میں ان کا بڑا اعلیٰ مقام تھا۔

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سات احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ان میں سے ایک بخاری اور ایک مسلم میں مذکور ہے۔

تلامذہ:

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے عبد اللہ بن شداد بن الھاد، عبد اللہ بن عباس، عبید بن سباق، عبد اللہ بن عباس کے غلام کریب، کلثوم بن مصطلق، مجاہد بن جبر المکی اور ابو ایوب مداغی الازدی رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اولاد:

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے قبل ایک شادی ہو چکی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی میں بھی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اور نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے پر بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

وفات اور نمازِ جنازہ:

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت ماہِ ربیع الاوّل ۵۶ ھ ہجری میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن الحکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض کا خیال ہے کہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے ۵۰ ہجری کو پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور مروان بن الحکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انہیں ام المومنین کے درجے پر فائز کیا۔ انہوں نے اپنے خاندان کی بجائے رسول اللہ ﷺ کو پسند کر کے اپنی خوش نصیبی کو بام عروج پر پہنچا دیا۔

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

8

ام المومنین سیدہ

زینب بنت جحش

رضی اللہ عنہا

''رسولِ اقدس ﷺ نے ایک روز ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو یہ بات بتائی کہ ''تم میں سب سے پہلے مجھے آخرت میں وہ ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔'' (فرمانِ رسول ﷺ)

❁ ''ازواج مطہرات میں سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سب سے پہلے فوت ہوئیں اور خلد بریں جنت الفردوس کی مہمان بنیں۔''

❁ ''سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سخاوت وفیاضی میں ید طولیٰ رکھتی تھیں۔''

❁ سخاوت کو لمبے ہاتھوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

- اس بابرکت خاتون کی داستان قرآن میں وارد ہوئی ہے جس میں اسے مومنہ کے لقب سے یاد کیا گیا ہے اور اس کے سبب پردے کی آیت نازل ہوئی۔
- یہ قریش کی بلند مرتبہ خواتین میں سے تھیں۔ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ خود اپنے ہاتھ سے کماتیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتیں۔
- اللہ نے انہیں یہ نادر خصوصیت بھی عطاء کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے سرتاج اور رفیق حیات تھے۔
- یہ عظیم المرتبت خاتون عابدہ' زاہدہ' روزہ دار شب زندہ دار' منکسر المزاج' اللہ کے حضور گریہ وزاری کرنے والی اور کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی تھیں۔
- یہ جلیل القدر خاتون حدیث بھی روایت کرنے والی تھیں۔ انہوں نے ۵۳ سال عمر پائی اور ۲۰ ہجری کو وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب:

زینب بن جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرۃ بن مرۃ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمۃ الأسدیۃ رضی اللہ عنہا۔

والدہ محترمہ:

زینب بنت جحش کی والدہ نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا شجرہ نبی اکرم ﷺ سے خزیمہ بن مدرکہ پر جا کر ملتا ہے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا اصل نام:

ان کا نام برہ تھا، نبی اکرم ﷺ نے بدل کر زینب رکھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا پہلا نام بَرّۃ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھ دیا۔ فرماتی ہیں کہ جب سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی تو اس کا نام بھی بَرّۃ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بدل کر اس کا نام بھی زینب رکھ دیا اور ساتھ یہ ارشاد فرمایا:

((لَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْبَرَّةِ مِنْكُنَّ وَالْفَاجِرَةَ.))

''تم خود اپنے آپ کو پاکباس نہ کہو بلاشبہ اللہ خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ تم میں سے کون نیک اور کون بد ہے۔'' ❶

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بہن بھائی:

سیدہ زینب بنت جحش کے تین، بھائی (عبداللہ، ابواحمد، عبیداللہ) اور دو بہنیں (حبیبہ، حمنہ) تھیں۔

◆ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد میں جامِ شہادت نوش کیا اور شہادت کے بعد دشمن

❶ بحوالہ بخاری:٦١٩٢، الأدب المفرد:٨٢١، صحیح مسلم:٢١٤٢.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اس کے ناک، کان اور ہونٹوں کو کاٹ دیا، تاریخ اسلام میں سب سے پہلے اسی کو امیر المومنین کے نام سے پکارا گیا۔ یہ اُمّ المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے سابق خاوند تھے۔

- ابواحمد بن جحش شاعر تھا اور یہ نابینا تھے۔ ان کا اصل نام عبد بن جحش تھا۔ ابواحمد ان کی کنیت تھی۔
- عبیداللہ بن جحش کی شادی ام حبیبہ بنت اَبی سفیان سے ہوئی تھی۔ سیدہ زینب کے اسی بھائی کے بارے کہا جاتا ہے کہ اس نے حبشہ میں رہتے ہوئے نصرانیت قبول کر لی تھی۔ اور اسی مذہب پر اس کا خاتمہ ہوا۔ [1] ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر ام المومنین کے درجے پر فائز ہوئیں۔
- حبیبہ بنت جحش، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی۔
- حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی وہ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تو ان کے بعد ان کی شادی طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان (بن عمرو بن کعب بن سور بن تمیم بن مُرّۃ) کے ساتھ ہوئی۔ اور اس سے محمد السجاد پیدا ہوئے۔ جو جنگ جمل میں شہید ہوئے اور دوسرا بیٹا عمران ہوا۔

دیگر صحابہ سے رشتہ داری:

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بہنوئی تھے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کے بعد طلحہ بن عبیداللہ سے شادی ہوئی۔ اس طرح وہ بھی سیدہ زینب کے بہنوئی ہیں۔

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے حبالہ عقد میں آنے سے قبل سیدہ زینب

[1] لیکن یہ بات محل نظر ہے۔ کیونکہ ان جیسا انسان ایمان کی مٹھاس چکھنے کے بعد مرتد نہیں ہو سکتا اور ابوسفیان جو ان کے سسر تھے انہوں نے جب ہرقل کے دربار میں کہا کہ محمد کی پیروی کرنے والا کوئی بھی مرتد نہیں ہوا۔ اگر عبیداللہ مرتد ہوئے ہوتے تو ابوسفیان اپنے داماد کا ضرور ذکر کرتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ یعنی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بھابھی تھیں۔ بعد ازاں وہ نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آ گئیں۔

ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے سے قبل سیدہ زینب بنت جحش کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ یعنی دو ازواج مطہرات قبل ازیں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بھابیاں تھیں۔

سیدنا عباس، سیدنا حمزہ، رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا کے ماموں تھے۔

سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہا کی خالہ تھیں۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہا کی خالہ زاد بہن تھیں۔

سیدنا علی، سیدنا جعفر طیار اور سیدنا عقیل اور سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہم سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ماموں زاد تھے۔ کیونکہ ابوطالب بھی سیدہ زینب کی والدہ کے بھائی تھے۔

سیدہ زینب کا اسلام قبول کرنا اور اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کرنا:

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے کا اعزاز حاصل ہوا اور انھوں نے اپنے خاندان کے ہمراہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے دشمنان اسلام کے ہاتھوں اذیت بھی اٹھائی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس خاندان کو ہجرت کرنے کی اجازت دے دی اس خاندان کو ہجرت کے اعتبار سے بھی سبقت لے جانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

امام دمیاطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے والے قبیلے بنو جحش نے جب ہجرت کرنے کا ارادہ کر لیا تو یہ قبیلہ اپنے مردوں اور عورتوں سمیت اپنے گھروں کو تالے لگا کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب ابوسفیان بن حرب نے دیکھا کہ بنو جحش کے تمام گھر خالی پڑے ہیں اور ان کو تالا لگا ہوا ہے۔ گھروں کے تمام باسی انھیں چھوڑ کر مدینہ منورہ روانہ ہو گئے تو اس نے بنو جحش کا حلیف اور رشتہ دار ہونے کے ناطے ان تمام گھروں کو بیچ دیا۔ جب ابوسفیان کے اس طرز عمل کی خبر بنو جحش کو ملی۔ تو انھوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوسفیان نے ہمارے گھر بیچ دیتے ہیں نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((مَا تَرْضٰی یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَنْ یُعْطِیَكَ بِهَا اللّٰهُ دَارًا فِی الْجَنَّةِ خَیْرًا مِّنْهَا؟))

''اے عبداللہ کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان گھروں کے بدلے تجھے جنت میں گھر عطا کردے۔''

انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! اور ہمیں کیا چاہیے؟

آپ نے فرمایا: تو پھر یقین رکھو کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تمھیں ان کے بدلے جنت میں گھر عطا کرے گا۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے بھائی ابو احمد عبد بن جحش رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے گھروں کی بازیابی کے لیے بات کی رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔

لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو انھوں نے ابو احمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ رسول اللہ ﷺ اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں دی گئی چیز کو واپس لیا جائے صحابہ کرام کی یہ بات سن کر ابو احمد بن جحش رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس موضوع پر بات کرنے سے رک گئے لیکن چونکہ وہ ابوسفیان کے داماد تھے اس کی بیٹی الفارعۃ اس کی بیوی تھی۔ اس نے برجستہ اس موقع پر درج ذیل اشعار کہے:

أبْلِغ أَبا سفیان عن
أمر عواقبُهٗ نَدَامَة
دار ابن عمّكَ بعتهَا
تُقْضٰی بِهَا عَنْ اكْفَرامة
وَحَلِیْفُكُم بِالله ربَّ
النَّاس مجتهد القسامة

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نسب اور ازدواجی خاکہ

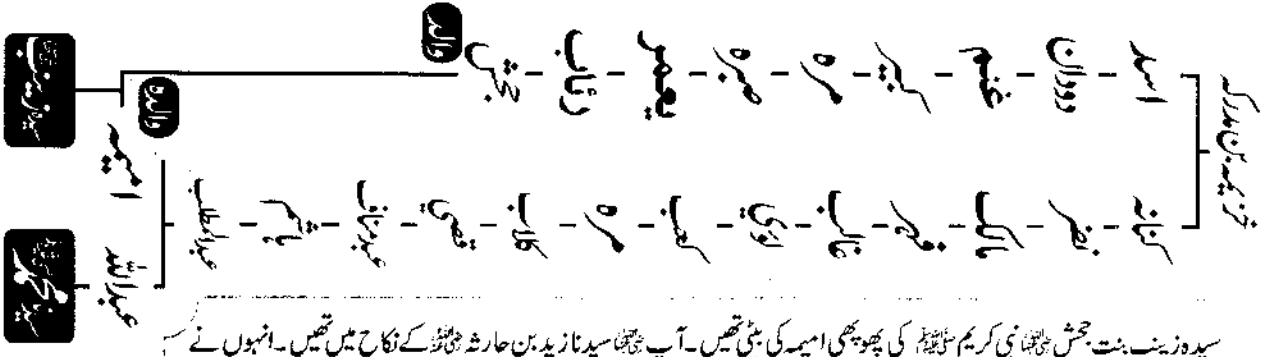

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی پھوپھی امیمہ کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے طلاق دے دی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے شادی کر لی۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب یہ ہے: زید بن حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزی بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ۔
سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أذهب بها اذهب بها
طوقتها طوق الحمامة ❶

① ابوسفیان کو میری طرف سے اس کے طرز عمل کے بارے میں پیغام پہنچا دو کہ جو تم نے کیا ہے اس کا انجام ندامت ہوگا اسے اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے گا۔

② تم نے اپنے چچا کے بیٹے کا گھر فروخت کر دیا تجھ سے تاوان کا مطالبہ کیا جائے گا۔

③ اللہ رب الناس کی قسم تیرا حلیف اپنا حصہ لینے میں سنجیدہ ہے۔

④ اسے لے جاؤ اسے لے جاؤ تم نے اسے اپنے گلے کا طوق بنالیا ہے جس طرح کبوتری کی گردن میں طوق نما قدرتی دائرہ ہوتا ہے۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی:

نبی اکرم ﷺ سے قبل سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ زید بن حارثہ سے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ:

زید بن حارثہ کا شجرہ نسب یہ ہے: زید بن حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزی بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ۔ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ کی بات تو وہ راضی ہوگئی وہ یہ سمجھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے رشتہ طلب کیا ہے۔ جب انہیں یہ پتہ چلا کہ آپ ﷺ تو اس کی شادی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو سیدہ زینب نے ان کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا اس موقع پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ

❶ بحواله نساء الرسول، للدمياطي، صفحه:٦٣، ٦٤، سيرة ابن هشام:١/ ٤٩٩، سيرة ابن كثير:٢/ ٢١٧، ٢١٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ﴿٣٦﴾ (الاحزاب: ٣٣/ ٣٦)

''کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں فیصلے کا اختیار ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔''

اس آیت کے نازل ہونے پر سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا شادی کے لیے رضا مند ہو گئی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے میرے ساتھ شادی کے لیے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو پسند کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی نہیں کروں گی۔ میں اس شادی کے لیے رضا مند ہوں۔ ❶

علامہ القاسمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سورۃ احزاب کی مذکورہ آیت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ انہوں نے سیدنا زید بن حارثہ کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ وہ یہ سمجھتی تھیں کہ وہ انہوں کے معیار کا نہیں، خاندانی لحاظ سے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اپنے آپ کو سیدنا زید بن حارثہ سے فائق سمجھتی تھیں۔

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو طلاق دینا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۖ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٣٧﴾﴾ (الاحزاب: ٣٣/ ٣٧)

''اے نبی یاد کرو وہ موقع جب تم اس شخص سے کہہ رہے تھے، جس پر اللہ نے

❶ بحوالہ بخاری: ٢٨٥١٣، ٢٨٥١٤، ٢٨٥١٥، المعجم الكبير طبرانی: ٢٤/ ٤٥، مجمع الزوائد الهيثمی: ٧/ ٩٢، الدر المنثور: ٥/ ٣٨٠، ٣٨١.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور تم نے احسان کیا تھا کہ اپنی بیوی کو نہ چھوڑ اور اللہ سے ڈر۔ اس وقت تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ کھولنا چاہتا تھا تم لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔''

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھریلو حالات کشیدہ ہو گئے۔ دونوں کا میاں بیوی کی حیثیت سے رہنا مشکل ہو گیا۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی جانب سے ترش روئی کی شکایت کیا اور کہا یارسول اللہ ﷺ میں اسے طلاق دے دوں گا آپ نے اسے تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ ﴾

''اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو۔''

علامہ القاسمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ﴿ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴾ میں سیدنا زید بن حارثہ کا ذکر ہے اس پر اللہ نے جو انعام کیا وہ یہ ہے کہ اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا کی اور ﴿ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ ﴾ میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول مقبول علیہ السلام کو فرماتے ہیں کہ آپ نے زید بن حارثہ کو آزاد کر کے، اور اس کی شادی اپنی پھوپھی کی بیٹی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ کر کے اس پر احسان کیا۔ یہ انعام آپ کی طرف سے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ پر ہوا۔

﴿ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اے زید اپنی بیوی کو طلاق نہ دے۔

﴿ وَاتَّقِ اللّٰهَ ﴾ سے مراد یہ ہے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دینے کے حوالے سے اللہ سے ڈرو اس سے تیری بیوی کو اذیت ہو گی اسے طلاق دینا تیری طرف سے کوئی مستحسن اقدام نہ ہو گا۔

﴿ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ ﴾ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جس چیز کو اللہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اسے آپ اپنے دل میں چھپا رہے ہیں۔

﴿ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ ﴾ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں سے ڈرتے ہیں حالانکہ زیادہ حق یہ بنتا ہے کہ آپ اللہ سے ڈریں آپ کو اندیشہ ہے کہ لوگ یہ باتیں بنائیں گے کہ آپ نے اپنے منہ بولے بیٹے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مطلقہ بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے اور ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں منہ بولا بیٹا اصل بیٹے کی مانند نہیں ہوتا اور ہم لوگوں پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ شادی شرعاً جائز ہے۔

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے شادی:

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی۔ جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی شادی اپنے رسول مقبول سیدنا محمد ﷺ کے ساتھ کر دی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۳۷)

''پھر جب زید نے اس سے اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے تجھ سے اس کا نکاح کر دیا، تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی نہ ہو، جب وہ ان سے حاجت پوری کر چکیں اور اللہ کا حکم ہمیشہ سے (پورا) کیا ہوا ہے۔

جب سیدنا محمد ﷺ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تو منافقین نے یہ باتیں بنانا شروع کر دیں کہ دیکھو غضب ہو گیا محمد بن عبد اللہ (ﷺ) نے اپنے بیٹے کی مطلقہ بیوی کے ساتھ شادی کر لی یہ حالانکہ وہ دوسروں کو بیٹوں کی مطلقہ یا بیوہ سے شادی کرنے سے منع کیا کرتا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۴۰)

''محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں لیکن وہ اللہ کا رسول اور تمام نبیوں کا ختم کرنے والا ہے اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے:

﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۵)

''انھیں (متبنّیٰ بیٹوں کو) ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہ اللہ کے ہاں زیادہ انصاف کی بات ہے، پھر اگر تم ان کے باپ نہ جانو تو وہ دین میں تمھارے بھائی اور تمھارے دوست ہیں۔''

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا لوگ اسے زید بن محمد ﷺ کے نام سے پکارنے لگے جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے اسے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ اس آیت کریمہ میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے شادی شرعاً جائز ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ شادی سات آسمانوں کے اوپر سے کی۔ یہ شادی بغیر ولی، گواہ اور حق مہر کے کی گئی۔ یہ تاریخ اسلام کی منفرد شادی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سیدہ زینت بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عدت ختم ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ زینب سے میرے ساتھ شادی کے بارے میں بات کرو۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اس کے ہاں گئے وہ آٹے کو خمیر دینے میں مصروف تھیں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو مجھے اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہ ہوئی میں نے پیٹھ پھیر کر کہا زینب مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے۔ تاکہ ان کی طرف سے آپ تک پیغام پہنچا دوں رسول اللہ ﷺ تیرے ساتھ شادی کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنے رب سے مشورہ کر کے اس بارے میں کچھ کہہ سکوں گی وہ یہ بات کہہ کر گھر میں اس جگہ کی طرف گئی جہاں نماز ادا کیا کرتی تھی تاکہ اس سلسلے میں استخارہ کریں اتنے میں قرآن مجید میں آیات نازل ہو گئیں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بغیر اجازت لیے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے۔ ❶

❶ بحوالہ مسلم: ۱۴۲۸، مسند امام احمد: ۳/ ۱۹۵، ۱۹۶، المعجم الکبیر طبرانی: ۲۴/ ۴۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دمیاطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے ایک ماہ بعد سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی۔ رسول اللہ ﷺ کا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانا "اُذْكُرْهَا عَلَيَّ" اس کا مطلب یہ ہے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور اس سے میرے ساتھ شادی کے بارے میں بات کرو۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی دوسرے شخص کو اپنا نمائندہ بنا کر شادی کی بات کرنے کے لیے بھیجنا جائز ہے۔ حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا .))

اس کا مطلب یہ ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے دل میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عظمت کی دھاک بیٹھ گئی کہ اس قدر عظیم خاتون ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے امہات المومنین کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز کرنے کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ وہ اس احساس کی بنا پر اتنے مرعوب ہوئے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی طرف رخ کر کے کھڑے نہ ہو سکے حالانکہ اس وقت پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنا رخ دوسری طرف کر کے کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام انہیں پہنچا دیا۔

حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں: "فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا" کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی مسجد کی طرف کھڑی ہوئی۔ (یعنی اس جگہ کی طرف چل دیں جو گھر میں نماز کے لیے خاص تھی) اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر میں ایک خاص جگہ متعین کر رکھی تھی جہاں وہ نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ استخارہ اس لیے کرنا چاہتی تھیں کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کے حق میں اس کی طرف سے کوئی کوتاہی سرزد نہ ہو جائے۔ حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں: "فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ" رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر بغیر اجازت لیے داخل ہو گئے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر رسول اللہ ﷺ کی شادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ کر دی تھی اور اس کی اطلاع وحی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد آپ کو گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت کی ضرورت نہ تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں برکت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَا اَوْلَمَ النَّبِیُّ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ نِسَآءِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْ لَمَ بِشَاۃٍ.))

''سیدہ زینب سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی دوسری بیوی سے شادی پر ولیمہ نہیں کیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی پر ایک بکری کا ولیمہ کیا۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَ لَحْمٍ.))

''رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی پر ولیمے میں روٹی اور گوشت کا اہتمام کیا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ہر شادی کے موقع پر ولیمے کی دعوت کا اہتمام کیا لیکن یہ اہتمام اس وقت کے حالات کے مطابق تھا۔ حالات کے مطابق دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جاتا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے موقع پر ولیمے کی دعوت میں روٹی اور گوشت کا اہتمام کیا گیا اس وقت اقتصادی حالات بہتر تھے۔ لہٰذا ولیمے کے موقع پر بکری ذبح کی گئی۔

پردے کا حکم نازل ہونے کا سبب سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بنیں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تو ولیمے کی دعوت کا اہتمام کیا گیا مجھے یہ فریضہ سونپا گیا کہ میں لوگوں کو کھانے کی دعوت دوں۔ میری دعوت پر لوگ آنے لگے۔ کچھ لوگ کھانا کھا کر گھر سے چلے جاتے تو دوسرے اندر داخل ہوتے اور کھانا شروع کر دیتے یہ سلسلہ جاری رہا۔ میری دانست میں کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا جسے کھانے کی دعوت نہ دی گئی ہو میں نے عرض کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یا رسول اللہ ﷺ میں سب کو دعوت دے چکا ہوں میرے خیال میں اب کوئی باقی نہیں رہا جسے میں دعوت دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھانا اُٹھالو۔ تین آدمی نبی کریم ﷺ کے گھر میں بیٹھے باتیں کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف تشریف لے گئے انھیں سلام کہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ نے بڑے ہی خوشگوار لہجے میں سلام کا جواب دیا پھر کہا نئی شادی مبارک ہو اس طرح نبی کریم ﷺ اپنی تمام بیویوں کے پاس یکے بعد دیگر تشریف لے گئے سب کو سلام کہا تمام نے خندہ پیشانی سے سلام کا جواب دیا اور نئی شادی کی مبارک باد دی اور نئی بیوی کے رویے کے بارے میں دریافت کیا۔ جب آپ اپنی تمام بیویوں کے پاس سے ہو کر دوبارہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے وہ تین اشخاص ابھی تک نبی کریم ﷺ کے گھر بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے چونکہ نبی کریم ﷺ اپنی عادت کے مطابق ان سے کوئی کہنا نہیں چاہتے تھے، آپ نے اپنے گھر میں قدم رکھا ہی تھا کہ یہ حکم نازل ہو گیا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۵۳)

''اے مومنو! نبی کے گھروں میں مت داخل ہو مگر یہ کہ تمھیں کھانے کی دعوت دی جائے، اور تم اس کے پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو لیکن جب تمھیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ، پھر جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور (بیٹھے) باتیں نہ کرتے رہو۔ بے شک یہ بات ہمیشہ سے نبی کو تکلیف دیتی ہے، تو وہ تم سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرم کرتا ہے اور اللہ حق سے شرم نہیں کرتا اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمھارا کبھی بھی حق نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بے شک یہ بات ہمیشہ سے اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے۔''

آیت حجاب کے فوائد:

1. کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کے شرعی آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ہر مومن کے لیے ضروری ہے۔
2. رسول اللہ ﷺ کی طبیعت میں انتہاء درجے کی حیاء پائی جاتی تھی جس کی وجہ سے آپ اپنے گھر آئے ہوئے مہمان کو یہ کہنا پسند نہیں کرتے تھے کہ اب کھانے کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا میرے گھر سے چلے جاؤ۔
3. اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امہات المومنین بھی شرعی طور پر پردہ کرنے کی پابند ہیں۔
4. اللہ سبحانہ و تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتے، وہ جو بھی اپنے بندوں کو حکم دینا چاہتے ہیں بلا روک ٹوک دے دیتے۔
5. پسِ پردہ اجنبی عورت سے بات کی جا سکتی ہے۔
6. رسول اللہ ﷺ کو کسی نوعیت کی اذیت دینا، بہت بڑا جرم ہے۔
7. اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور اس سے گفتگو کرنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔
8. رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد امہات المومنین میں سے کسی ایک کے ساتھ کسی امتی کا شادی کرنا شرعاً حرام ہے۔

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تحفہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی نبی کریم ﷺ میری والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی رہائش گاہ کی جانب سے گزرتے تو آپ گھر میں تشریف لاتے اور امی جان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو سلام کہتے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تو میری والدہ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی تحفہ بھیجنا چاہئے میں نے کہا ضرور ایسا کیجیے خوشی کا موقع ہے۔ تو میری والدہ نے کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ کی آمیزش سے حلوا تیار کیا ایک برتن میں ڈال کر مجھے حکم دیا کہ جاؤ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر آؤ۔ میں وہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ آپ کو سلام کہتی ہے اور یہ حلوا آپ کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا ہے قبول فرمایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے یہاں رکھ دیں میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے رکھ دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ آپ فلاں فلاں اشخاص کو بلا لائیں۔ ان کے آپ نے نام لیے پھر ارشاد فرمایا: راستے میں جو بھی ملے اسے دعوت دے دیں۔ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق لوگوں کو دعوت دی۔ جب میں واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ کا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے پر اپنے مبارک ہاتھ رکھے۔ اور کچھ پڑھا۔ پھر حکم دیا کہ دس دس افراد اندر آ کر کھانا تناول کریں کھانا شروع کرتے ہوئے بسم اللہ کہیں اور اپنے سامنے سے کھائیں وہاں موجود سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ ابو عثمان (سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد) کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کے اندازے میں وہاں کتنے لوگ ہوں گے انھوں نے فرمایا تقریباً تین سو افراد ہوں گے۔ بیشتر لوگ کھانا کھا کر چلے گئے اور کچھ افراد وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ اپنی دیگر ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف چلے گئے سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گیا میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سب لوگ چلے گئے ہیں آپ واپس تشریف لائے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ یہ آیات نازل ہوئیں:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللَّهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۵۳)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شادی کرنے والے کے احباب شادی کے موقع پر اس کے لیے اس نوعیت کا تحفہ بھیجیں جو ولیمہ میں اس کے کام آسکے جیسا کہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجور، گھی اور پنیر کی آمیزش سے مزیدار اور لذیذ کھانا تیار کر کے بھیجا اور نبی ﷺ نے اسے ولیمے کے کھانے کے طور پر لوگوں کو کھلایا یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ آپ ﷺ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کھانے میں وافر مقدار میں برکت کا پیدا ہونا رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا۔

خانہ نبوی میں زینب رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواج مطہرات کا احساس غیرت:

رسول اللہ ﷺ جب سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے اس وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی عمر پینتیس سال تھی یہ شادی سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کی شادی کے ایک ماہ بعد ہوئی۔ بعض کا خیال ہے کہ شادی کے وقت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عمر پچیس سال تھی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئیں۔ فرمانے لگیں کہ زینب رضی اللہ عنہا کو تو اللہ تعالیٰ کی عطا پر فخر کرنا چاہیے۔

دیگر ازواج مطہرات کا بھی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر ردِ عمل اسی نوعیت کا تھا۔ وہ حسین وجمیل ہونے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی قریبی رشتہ دار بھی تھیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح آسمانوں پر کیا اور رسول اللہ ﷺ کو وحی کے ذریعے اطلاع دی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کرتی تھیں: ''کہ تمہاری شادی تمہارے گھر والوں نے کی اور میری شادی اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کی۔'' ❶

❶ بحوالہ بخاری: ۷۴۲۰، ۷۴۲۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں دو گروہوں میں منقسم تھیں ایک گروہ میں سیدہ عائشہ، سیدہ حفصہ، سیدہ صفیہ اور سیدہ سودہ رضی اللہ عنہن تھی اور دوسرے گروہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تھیں۔

جب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی باری کے دن تحائف آنے پر تعجب اور اعتراض کیا اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ صحابہ سے کہیں کہ ہماری باری میں بھی تحائف بھیجا کریں تو رسول اللہ ﷺ کو یہ مطالبہ ناگوار گزرا تو ازواج مطہرات نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم ہی ہمارے حق میں رسول اللہ ﷺ سے بات کرو تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بڑے تلخ انداز میں کہا کہ ازواج مطہرات آپ سے ابوقحافہ کے فرزند کی بیٹی کے حوالے سے عدل و انصاف کا تقاضا کرتی ہیں۔ وہ باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں تو دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہیں انھیں بھی خوب سنائیں رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے کہ اب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کو کیا جواب دیتی ہے جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ زینب بنت جحش قدرے زیادہ ہی تلخ انداز میں بول رہی ہے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی ترکی بترکی جواب دینا شروع کر دیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تیور دیکھ کر سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے خاموشی اختیار کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: عائشہ آخر ابوبکر صدیق کی بیٹی ہے۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہی تمام ازواج مطہرات میں سے میرے مقابلے میں آتی تھیں۔ اس لیے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتہ دار ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ❷

مذکورہ حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سوکنوں کے درمیان مقابلہ آرائی ان کی جبلت میں شامل ہوتی ہے۔ اگلی حدیث میں یہ عادت اور زیادہ واضح انداز میں سامنے آتی ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سیدہ زینب بنت

---

❶ بحوالہ بخاری: ۲۵۸۱، مسلم: ۲۴۴۲.

❷ بحوالہ مسلم: ۲۴۴۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جحش رضی اللہ عنہا کے پاس زیادہ دیر تک ٹھہرے۔ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں بات کی اور ہم نے باہمی مشورے سے یہ طے کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائیں تو ہم میں سے ہر ایک یہ کہے کہ مجھے آپ سے گگل کی بو آ رہی ہے کہیں آپ نے گگل تو نہیں کھائی، جب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے تو ہم میں سے ہر ایک نے یہ کہا کہ مجھے آپ سے گگل کی بو آ رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہماری بات سن کر فرمایا میں نے گگل تو نہیں کھائی البتہ زینب کے ہاں سے شہد پیا تھا میں آئندہ شہد استعمال نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ ﴾

(التحریم: ٦٦ / ١-٤)

''اے نبی کیوں تم اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے کیا اس لیے کہ تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو۔ اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں پر پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہی علیم وحکیم ہے اور یہ معاملہ بھی قابل توجہ ہے کہ نبی نے ایک بات اپنی ایک بیوی سے راز میں کہی تھی پھر جب اس بیوی نے وہ راز کسی اور پر ظاہر کر دیا اور اللہ نے نبی کو اس افشائے راز کی اطلاع دے دی تو نبی نے اس پر اس بیوی کو کسی حد تک خبردار کیا۔ اور کسی حد تک درگزر کیا پھر جب نبی نے اسے افشائے راز کی بات بتائی تو اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دی؟ نبی نے کہا مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں اور اگر نبی کے مقابلے میں تم نے جتھہ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ اس کا مولیٰ ہے اور اس کے بعد جبرائیل اور تمام صالح اہل ایمان اور سب ملائکہ اس کے ساتھی اور مددگار ہیں۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی تعریف کرتی ہیں:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں اس وقت یہ ارشاد فرمایا جب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے رسول اللہ ﷺ سے عدل و انصاف کا تقاضا کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تمام ازواج مطہرات میں صرف سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے میرے مقابلے میں آتیں۔ بخدا میں نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر دیندار، پرہیزگار، سچائی کی خوگر، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی دوسری خاتون نہیں دیکھی۔ وہ جو مال اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرتی اس کو کمانے کے لیے بہت زیادہ محنت کرتی تھی۔ ان کی کوشش یہ ہوتی کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے بس ان کی طبیعت میں قدرے تیزی تھی انہیں غصہ بہت جلد آ جاتا تھا۔ ❶

بہتان کے حادثے میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا موقف:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے زینب تم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا معلومات رکھتی ہو۔ تمہارے خیال میں وہ کیسی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے

❶ بحوالہ مسلم: ۲۴۴۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کانوں اور اپنی آنکھوں کی بہت زیادہ حفاظت کرتی ہوں یعنی میں سننے اور دیکھنے کے اعتبار سے بڑی محتاط ہوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں میرا مشاہدہ یہ ہے کہ وہ سراپا خیر ہے۔ میں نے ہر لحاظ سے انہیں بہتر پایا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تمام ازواج مطہرات میں صرف زینب بنت جحش ہی تھی جو میرے مقابلے میں آتی لیکن جب میرے خلاف افواہ اڑائی گئی۔ سیدہ زینب بنت جحش نے رضی اللہ عنہا میرے بارے میں بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا ان کے تقوے نے اسے میرے خلاف کوئی بات کہنے سے بچا لیا۔ البتہ اس کی ہمشیرہ حمنہ نے افواہ پھیلانے والوں کا کھل کر ساتھ دیا۔ وہ اسی رو میں بہہ گئی جس میں بہتان تراشی کرنے والے بہہ گئے تھے۔ ❶

حدیث میں "أَحْمِيْ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ" کا مطلب یہ ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ وضاحت فرماتی ہیں کہ میں اپنے کانوں اور آنکھوں کی حد درجہ حفاظت کرتی ہوں سننے اور دیکھنے کے اعتبار سے بڑی محتاط ہوں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میری معلومات اور مشاہدے کے اعتبار سے بہت بہتر اور عظیم خاتون ہے۔ البتہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو اس وقت طلحہ بن عبید اللہ کی بیوی تھی اس نے کھل کر افتراء پردازوں کا ساتھ دیا اس کے پیش نظر یہ تھا کہ اس طرح عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کی نظروں میں قدر و قیمت کم ہو جائے گی اور اس کی ہمشیر زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ بلند ہو جائے اس طرح وہ ایک غلط موقف اختیار کرنے کی مرتکب ہوئی۔ لیکن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نہایت ہی اچھے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہر لحاظ سے بہتر پایا ہے میری نظر میں وہ سراپا خیر و برکت ہے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گہری دلچسپی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا:

((هٰذِهِ الحجَّة ثُم ظهور الحُصر.))

❶ بحوالہ بخاری: ٤٧٥٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اس حج کے بعد چٹائیوں پر بیٹھ جانا۔''

تمام ازواج مطہرات میں صرف زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں جن دونوں نے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے حجۃ الوداع کے بعد حج کا سفر اختیار نہیں کیا۔ وہ دونوں یہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بعد ہم سواری پر کسی طرف سفر کے لیے روانہ نہیں ہوں گی۔ ❶

"الحُصَرْ" الْحصير کی جمع ہے حصیر چٹائی کو کہتے ہیں جو گھروں میں بچھائی جاتی ہے "ثُمَّ ظُهور الحُصُر" کا مطلب یہ ہے کہ گھروں میں رہا کرو اور ان سے باہر کہیں سفر کی غرض سے نہ نکلنا بعض کا خیال ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم میں جواز ہے منع نہیں یعنی ازواج مطہرات کا حج پہ نہ جانا جائز ہے ممنوع نہیں۔

سیدہ زینب عبادت گزار اور صدقہ وخیرات کرنے والی تھی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوئے آپ نے دیکھا کہ ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے آپ ﷺ نے پوچھا یہ رسی کیسی ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ رسی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی ہے اسے جب اونگھ آنے لگتی ہے وہ رسی اپنے بالوں سے باندھ لیتی ہے تاکہ اونگھ کی صورت میں زمین پر گرنے سے بچا جا سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا کرنا مناسب نہیں اس رسی کو کھول دو تم میں سے ہر کوئی نماز اس صورت میں پڑھے جب وہ چاق و چوبند ہو جب اسے اونگھ آنے لگے تو بہتر ہے وہ سو جائے۔ ❷

اس حدیث میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی فضیلت ومنقبت بیان کی گئی ہے کہ وہ عبادت اور رات کو قیام کرنے میں بہت دلچسپی رکھتی تھی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نماز خضوع وخشوع اور پوری توجہ سے ادا کرنی چاہئے جب کسی کو اونگھ آنے لگے تو اس

❶ بحوالہ مسند امام أحمد:٦/ ٣٢٤، مسند ابویعلی:٧١٤٥، ٧١٥٨.

❷ بحوالہ بخاری:١١٥٠، مسلم:٧٨٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لیے بہتر ہے کہ وہ سو جائے۔ لیکن فرض نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کیا جائے۔ نماز فرض ہو یا نفلی اسے پوری توجہ سے ادا کرنا چاہیے۔

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بہت زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتی تھی وہ صدقہ و خیرات کرنے کو بہت زیادہ پسند کرتی تھیں اس سے پہلے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان گزر چکا ہے جس میں انھوں نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا کہ وہ سب سے بڑھ کر صدقہ و خیرات کرنے والی تھی اور جو مال اللہ کی راہ میں کرچ کرتی اس کو کمانے میں بڑی محنت کرتی تھی اور اس سے وہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

علامہ ذہبی شیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی تعریف میں لکھتے ہیں:

((كَانَتْ صَالِحَةً، صَوَّامَةً، قَوَّامَةً، بَارَّةً وَاصِلَةً لِلرَّحِمِ، تَقِيَّةً، صَادِقَةً، اَوَّاهَةً خَاشِعَةً مُتَضَرِّعَةً.))

''وہ نیک، روزے دار، عبادت گزار، نیکی کی خوگر، صلہ رحمی کرنے والی، تقویٰ شعار، سچائی کی خوگر، خضوع خشوع کرنے والی اور بارگاہ الٰہی میں گریا زاری کرنے والی خاتون تھی۔''[1]

برزہ بنت رافع کہتی ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی طرف بیت المال میں سے کچھ مال بطور عطیہ بھیجا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس جب یہ مال پہنچا تو انھوں نے پوچھا یہ کیا ہے آپ کو بتایا گیا کہ یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مال آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تو انھوں نے کہا اللہ سبحانہ وتعالیٰ عمر بن خطاب کو اپنی بخشش سے نوازے میری دوسری بہنیں مجھ سے زیادہ اس مال کی حق دار ہیں۔ حکومتی کارندوں نے کہا یہ سارا مال آپ کا ہے۔ فرمانے لگیں سبحان اللہ واہ مولیٰ تیرے رنگ اور اس مال کو کپڑے سے ڈھانپ دیا۔

برزہ بنت رافع بیان کرتی ہیں کہ پھر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا کہ کپڑے کے نیچے اپنے ہاتھ سے رقم نکالو۔ جتنی رقم ہاتھ میں آئے وہ فلاں فلاں رشتہ داروں اور یتیموں کو دے آؤ میں نے عرض کی ام المومنین اللہ تعالیٰ آپ کو بخشش سے نوازے ہمارا بھی اس مال

[1] بحواله سير اعلام النبلاء: ۲/ ۲۱۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں حق ہے۔ انھوں نے فرمایا کپڑے کے نیچے باقی جتنی رقم ہے وہ تمہاری ہے شمار کیے تو وہ بچاس درہم تھے۔ اس کے بعد سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی الٰہی اس سال کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مجھے کوئی وصول نہ ہو اس کے بعد وہ وفات پا گئیں۔'' ❶

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا وظیفہ ۱۲ ہزار درہم تھا۔ حکومت کی جانب سے بارہ ہزار درہم ان کی خدمت میں بھیجے گئے تو انھوں نے ساری رقم مستحقین میں تقسیم کر دی۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع پہنچی تو انھوں نے ایک ہزار درہم سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اور بھیجے انھوں نے وہ بھی پہلے کی طرح مستحقین میں تقسیم کر دیے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا علمی اور فقہی مقام و مرتبہ:

زینب بنت اُبی سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کا بھائی وفات پا چکا تھا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی اور اسے لگایا اور فرمایا: بخدا مجھے خوشبو کی چنداں ضرورت نہیں اور نہ ہی اتنا شوق ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَءَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تَحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةً وَّ عَشْرًا.))

''کسی ایسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے اس کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے۔'' ❷

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يقول: "لَا

❶ بحواله طبقات: ابن سعد: ۸/ ۸۶، ۸۷، حلية الاولياء: ۲/ ۶۵.

❷ بحواله بخاري: ۵۳۳۵، مسلم: ۱۴۸۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهِ وَ حَلَقَ بِأَصْبَعِهِ الْاَبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلَكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبُثُ .))[1]

''نبی کریم ﷺ گھبرائے ہوئے اس کے پاس تشریف لائے آپ یہ فرما رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں عرب اس شر سے تباہ و برباد ہو گئے جو قریب آ گیا اور آپ نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کا دائرہ بناتے ہوئے فرمایا کہ یاجوج ماجوج آج غالب آ گئے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا جب کہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ اس وقت ہو گا جب خباثت کی وباء تمام ہو جائے گی۔''

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کرنا کہ کیا ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا جب کہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے یہ سوال اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو فقہی مسائل معلوم کرنے میں بہت زیادہ دلچسپی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو یہ فتویٰ دیا کہ جب لوگوں میں خباثت کی کثرت ہو جائے گی یعنی ان میں فسق و فجور عام پایا جائے گا تو انھیں تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔ علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں میں فسق و فجور کی کثرت ہو جائے گی تو انھیں تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔ اگرچہ ان میں سے کچھ نیک لوگ بھی ہوں گے وہ بھی تباہی کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی مرویات اور تلامذہ:

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے گیارہ اَحادیث مروی ہیں۔ ان میں دو حدیثیں ہیں جن پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، کلثوم بن المصطلق

[1] بحوالہ بخاری: ۳۵۹۸، مسلم: ۲۸۸۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الخزاعی، محمد بن عبداللہ بن جحش، زینب بنت اَبی سلمہ اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کا اشارہ:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَسْرَعُکُنَّ لِحَاقًا بِی اَطْوَلُکُنَّ یَدًا .))

''تم میں سے زیادہ لمبے ہاتھ والی میرے ساتھ جلد آ ملے گی۔''

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد ہم ازواج مطہرات اپنے ہاتھوں کی لمبائی ماپا کرتی تھیں لیکن جب ہم میں سب سے پہلے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو ہمیں پتہ چلا کہ لمبے ہاتھ سیدہ زینب بنت جحش کے تھے۔ لمبے ہاتھوں سے مراد یہ تھا کہ جو سب سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرے گی۔ اور یہ وصف سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا میں سب سے بڑھ کر پایا جاتا تھا کیونکہ وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔ ❶

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات:

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا وفات پا کر بہت جلد نبی کریم ﷺ سے جا ملیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ اسی سن میں مصر فتح ہوا تھا۔ وفات کے وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی عمر پچاس سال تھی۔

نمازِ جنازہ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور انھوں نے محمد بن عبداللہ بن جحش، اُسامہ بن زید، عبداللہ بن ابی احمد اور محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہم کو سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر میں اتر کر اس کا جائزہ لینے کا حکم دیا تو یہ سب ان کی قبر میں اترے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے قبر پر خیمہ لگانے کا حکم دیا گیا۔ جنت البقیع کے قبرستان پر پہلی دفعہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر خیمہ لگایا گیا۔

---

❶ بحوالہ مسلم: ۲٤٥۲ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وصیت:

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ اس کے جسد خاکی کو اسی چارپائی پر قبرستان کی طرف لے جایا جائے جس پر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔ ان کی وصیت پر عمل کیا گیا ان سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی میت کو رسول اللہ ﷺ کی چارپائی پر قبرستان کی طرف لے جایا گیا تھا۔ جب مروان کا دورِ حکومت آیا تو انہوں نے اس مقدس چارپائی کو صرف نیک اور صلحاء کے لیے خاص کردیا اور دیگر لوگوں کے لیے مختلف چارپائیاں بنوا دیں۔ ❶

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ زینب رضی اللہ عنہا دنیا میں جو عزت اور فضل و شرف پایا جس تک کوئی دوسرا نہ پہنچ سکا۔

- اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اس کی شادی کا اہتمام کیا۔
- قرآن مجید میں اس کا تذکرہ کیا گیا۔
- رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ لمبے ہاتھ والی سب سے پہلے وفات پا کر مجھ سے آملے گی۔
- سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جنت میں بھی نبی اکرم ﷺ کی بیوی ہوگی۔ ❷

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ترکہ:

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے اپنے پیچھے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا صرف ایک گھر چھوڑا ولید بن عبد الملک نے پچاس ہزار درہم ادا کر کے خریدا اور اسے گرا کر وہاں مسجد تعمیر کردی۔ عابدہ، زاہدہ، صدقہ و خیرات کرنے والی، اللہ کی بارگاہ میں آہ و زاری کرنے والی اور اللہ کی تقدیر پر راضی رہنے والی ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش پر اللہ راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔ وفات پا کر وہ جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئی۔

---

❶ بحواله نساء رسول الله دمياطي، صفحه:٦٦، ٦٧، طبقات ابن سعد:٨/ ٨٦۔۔ انساب الاشراف

❷ بحواله سير اعلام النبلا:٢/ ٣١٥، طبقات ابن سعد:٨/ ٨٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمّہات المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

9

ام المومنین سیدہ

ریحانہ بنت زید

رضی اللہ عنہا

بنو قریظہ کے قیدیوں میں آنے والی عظیم خاتون جسے نبی کریم ﷺ نے اسلام کی دعوت دی، انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے شادی کر لی۔

ان سے اظہارِ محبت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: اگر تم اپنے قبیلے کی رہائی کا مطالبہ کرتی تو میں تیرے قبیلے کو آزاد کر دیتا۔

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا

- سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے ۶ھ میں خانہ نبوی میں قدم رکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنی رفاقت کے لیے قبول فرمایا۔
- سیدہ ریحانہ اپنی قوم میں بڑی عزت کے مقام پر فائز تھیں اور انھیں دانشمند اور صاحب رائے ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تو نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پسند کیا اللہ کے رسول نے تجھے اپنے لیے پسند کرلیا، اس نے جواب میں بے ساختہ یہ کہا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول کو پسند کرتی ہوں۔
- سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے ہر وقت "الحمد لله رب العالمين" کے نورانی الفاظ نکلتے گویا یہ جملہ ان کا شعار اور پہچان بن چکا تھا۔
- جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آئے تو سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں اور انھیں مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ انا لله وانا اليه راجعون.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام:

ان کا نام سیدہ ریحانہ بنت شمعون بن زید بھی بیان کیا گیا ہے۔ [1] سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا کا تعلق یہود کے قبیلہ بنونضیر سے تھا۔

پہلی شادی:

نبی کریم ﷺ سے قبل وہ بنوقریظہ کے ایک فرد کے نکاح میں تھیں۔ جس کا نام عبدالحکم یا حکم تھا۔ یہ سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد تھے۔ ان کا آپس میں پیار اور سلوک مثالی تھا۔ انہوں نے اپنے دل میں ارادہ کر رکھا تھا کہ اس خاوند کے بعد کسی دوسرے سے شادی نہیں کریں گی۔ آپ رضی اللہ عنہا انتہائی خوبصورت تھیں۔ جب بنوقریظہ کو جنگ کے نتیجہ میں قید کرلیا گیا، تو ان قیدیوں میں سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

قید اور رہائی کے لمحات:

بنوقریظہ کی شکست کے بعد قید ہوکر آنے والوں میں ریحانہ بنت (شمعون بن) زید بھی تھیں۔ جنہیں مستقبل میں ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہونے والا تھا۔ قیدیوں میں کنیز کے طور پر ریحانہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے حصہ میں آئیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے اسلام کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور یہودیت پر ہی قائم رہنے کا عزم ظاہر کیا۔

ان کا اپنا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا: اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو پسند کرو تو اللہ کا رسول تمھیں اپنے لیے پسند کرے گا۔ لہٰذا میں نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کیا۔ یعنی اسلام قبول کیا۔

رسول اللہ ﷺ سے شادی:

آپ ﷺ نے مجھے آزاد کر کے مجھ سے نکاح کر کے، حرم نبوی میں داخل ہونے کا

[1] طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۱۹۔ الاصابة: ۷/ ۶۵۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرف بخشا۔ قبول اسلام کے بعد سیدہ ریحانہ بنت (شمعون بن) زید رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ نے آزاد کر کے ان سے شادی کر لی۔

حق مہر:

نبی کریم ﷺ نے سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا کا ساڑھے بارہ اوقیہ (پانچ سو درہم) حق مہر مقرر کیا۔ انہیں ام منذر رضی اللہ عنہا کے گھر میں رکھا۔ اور ان کے لیے اپنی دیگر بیویوں کی طرح باری مقرر فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ کا اظہار محبت:

سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے جب بھی، جو بھی مانگا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں عطا کیا۔ بلکہ آپ ﷺ نے ان سے اظہار محبت کرتے ہوئے فرمایا تھا: اگر تم اپنے قبیلے کی رہائی کا مطالبہ کرتی تو میں تیرے قبیلے کو آزاد کر دیتا۔ ❶

تفصیلی حالات:

غزوۂ احزاب کے موقع پر جب حالات کی سنگینی کی بنا پر اہل ایمان کی آنکھیں تاڑے لگ گئیں کلیجے حلق کو آنے لگے اور انھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا ہونے لگیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مدینہ منورہ پر یلغار کرنے والے تمام لشکروں کو شکست سے دوچار کیا۔ ان کی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی خواہش خاک میں مل گئی۔

رسول اللہ ﷺ غزوہ خندق سے واپس پلٹے جبکہ دشمن کی طرف سے پندرہ دن مسلسل سخت محاصرہ جاری رہا تھا۔ یہ صبر وشکر کے پیکر اہل ایمان کے لیے آزمائش کی گھڑی تھی۔ اس موقع پر واقعی انھیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا گیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ ظہر کے وقت مدینہ منورہ پہنچے، لوگوں کو نماز ظہر پڑھائی، پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے پانی منگوایا ہتھیار اتار دیے، اور غسل کیا۔ اتنے میں سیدنا جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے اور فرمانے لگے۔ اے اللہ کے رسول! آپ نے

❶ طبقات ابن سعد: ۸/ ۱۳۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہتھیار اتار دیے ہیں؟ دیکھیے، میں نے تو ابھی ہتھیار نہیں اتارے آپ کا خادم جبریل بھلا ہتھیار کیونکر اتار سکتا ہے جبکہ ادھر بنو قریظہ نے اللہ اور اس کے رسول مقبول (علیہ السلام) سے خیانت کا ارتکاب کیا ہے، انھوں نے معرکہ آرائی کے دوران ہی میں اپنا معاہدہ توڑ دیا ہے، وہ اپنے وعدے سے منحرف ہو گئے ہیں، اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل وکرم شامل حال نہ ہوتا تو اسلام اور مسلمانوں کا کام تمام ہو چکا ہوتا، پھر سیدنا جبریل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا آپ کے نام یہ پیغام ہے کہ بنو قریظہ کی طرف پیش قدمی کریں میں خود بھی انھیں کی طرف ان کے قلعوں کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لیے جا رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ جو بھی اطاعت گزار مومن سن رہا ہے وہ فوری طور پر بنو قریظہ کی طرف چل پڑے۔ ہم نے عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھنی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے مجاہدین کو بنو قریظہ یہودیوں کے پاس پہنچنے کا زوردار انداز میں حکم دیا۔ اہل اسلام یہ اعلان سنتے ہی بنو قریظہ کی طرف روانہ ہو گئے اور انھوں نے جاتے ہی ان کا محاصرہ کر لیا، اسی طرح کئی دن گزر گئے بنو قریظہ قلعوں میں بند رہے، مسلمانوں نے بنو قریظہ کا محاصرہ جاری رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ودبدبہ ڈال دیا۔ انھیں اپنے جرم کا شدت سے احساس ہوا، کیونکہ انھوں نے عین معرکہ آرائی کے دوران معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مدینہ منورہ کے اندر سے یلغار کر دی تھی۔ جس کی بنا پر وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ معاہدہ شکنی کے مرتکب ہوئے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ پر یلغار کرنے والے لشکروں اور مشرکین کے حوصلے بلند ہوئے۔

مسلمانوں کے محاصرے کی وجہ سے بنو قریظہ کے لیے اب دو صورتیں ہی باقی رہ گئی تھیں: یا وہ اسلام قبول کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان لے آئیں یا پھر بھوک اور غم واندوہ کی شدت سے گھٹ کر مر جائیں۔

بنو قریظہ نے اپنی بے بسی کا مشاہدہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرائط پر ہتھیار ڈال دیے جائیں۔ لہٰذا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ پیشکش رکھ دی آپ نے اسے منظور کرتے ہوئے انھیں ایک کونے میں جمع ہونے کا حکم دیا، ان میں سات سو پچاس جنگجو تھے۔ عورتوں اور بچوں کو نکال کر الگ کر دیا، ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی۔

بنو قریظہ نے یہ پسند کیا کہ سعد بن معاذ اشہلی رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں جو فیصلہ سنائیں وہ انھیں منظور ہوگا۔ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دوران میں تیر لگنے کی وجہ سے شدید زخمی ہو چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کا خیمہ مسجد نبوی کے صحن میں لگا دیا جائے۔ وہاں ہمارے لیے تیمار داری میں آسانی رہے گی۔ بنو قریظہ کے فیصلے کے لیے جو وقت مقرر کیا گیا تھا، اس میں یہ معاملہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ بڑے دبنگ آدمی تھے۔ احکام الٰہی کے معاملے میں حق بات ڈنکے کی چوٹ سے کہہ دیا کرتے تھے، اللہ کے سوا کسی کا خوف ان کے دل پر طاری نہیں ہوتا تھا۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی انھیں پروا نہیں ہوتی تھی۔

پہلے بنو قریظہ سے یہ پوچھا گیا کہ کیا تمھیں سعد بن معاذ کا کیا ہوا فیصلہ منظور ہوگا؟

انھوں نے کہا: بالکل منظور ہوگا۔ تو سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ سنایا کہ تمام مردوں کو قتل کر دیا جائے۔ تمام مال و دولت، عورتیں اور بچے مجاہدین میں تقسیم کر دیے جائیں اور ان کے گھر مہاجرین میں تقسیم کر دیے جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ سن کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے سعد تم نے تو وہی فیصلہ کیا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے بارے میں سات آسمانوں پر کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ قلعوں میں بنو قریظہ کا جتنا اسلحہ بھی ہے اسے جمع کر لیا جائے۔ اسلحہ کے کے ساتھ جو مال واسباب ملے وہ بھی اکٹھا کر لیا جائے۔ پھر آپ مدینہ منورہ واپس تشریف لے گئے۔

بنو قریظہ کے قیدی زنجیروں اور طوقوں میں جکڑے ہوئے مدینہ منورہ پہنچائے گئے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذلت و رسوائی سے ان کے سر جھکے ہوئے تھے۔ قیدیوں کو سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے گھر بند کر دیا گیا، جبکہ عورتوں اور بچوں کو بنت حارث کے گھر رکھا گیا، اس کے بعد بنو قریظہ کو فیصلہ سنایا گیا جس کی روشنی میں تمام مردوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہوئے ان کا کام تمام کر دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو آپ ﷺ کے حصے میں ایک ایسی خاتون آئی جس نے حرم نبوی میں شامل ہو کر اثر انگیز تاریخی کارنامہ رقم کیا، اس طرح اسے حرم نبوی کی ان عظیم المرتبت خواتین میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا جو اپنے مثالی کردار کی بنا پر خواتین عالم کے لیے مشعل راہ بنیں اور وہ عزت و شرف کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئیں۔

یہ تھیں سیدہ ریحانہ بنت زید بن عمرو۔ یہ بنو نضیر قبیلہ سے تھیں۔ جیسے ہی خانہ نبوی میں قدم رکھنے کا شرف حاصل ہوا ان کے نصیب جاگ اٹھے، اس کی دنیا بدل گئی، وہ فرش سے اٹھ کر عرش نشین ہو گئیں۔ اور وہ یہودیت کی تاریکیوں سے نکل کر اسلام کی روشن راہ پر گامزن ہو گئیں۔ اس حیرت انگیز تبدیلی پر اگلے صفحات میں روشنی ڈالی جاتی ہے۔

سیدہ ریحانہ کے اسلام قبول کرنے کی بشارت:

علامہ بلاذری اپنی مشہور و معروف کتاب انساب الاشراف میں سیدنا عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رقمطراز ہیں، وہ فرماتے ہیں:

((كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَفِيٌّ مِّنَ الْمَغْنَمِ حَضَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ غَابَ، قَبْلَ الْخُمُسِ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، أَوْ سَيْفٌ أَوْ دِرْعٌ فَأَخَذَ يَوْمَ بَدْرٍ ذَا الْفِقَارِ وَيَوْمَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ دِرْعًا، وَفِيْ غَزَاةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ جَارِيَةً، وَفِيْ غَزَاةِ الْمُرَيْسِيْعِ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ، يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ رَيْحَانَةَ بِنْتَ زَيْدٍ، وَيَوْمَ خَيْبَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، وَفِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ فَرَسًا أَشْقَرَ.))

''رسول اللہ ﷺ موجود ہوتے یا غیر موجود، خمس سے پہلے مال غنیمت میں سے ان کا حصہ الگ کیا جاتا۔ وہ غلام کنیز، تلوار یا زرہ وغیرہ کی صورت میں ہوتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے جنگ بدر میں غنیمت میں دو دھاری تلوار حاصل کی، غزوہ بنو قینقاع میں آپ کے حصے میں زرہ آئی، غزوہ مریسیع میں ایک حبشی غلام جس کا نام رباح تھا، جنگ بنو قریظہ کے موقع پر مال غنیمت میں آپ کے حصے میں ریحانہ بنت زید آئیں، جنگ خیبر میں صفیہ بنت حیی اور غزوۂ حنین میں ایک گہرے سرخ زرد رنگ کی گھوڑی آپ کے حصے میں آئی۔''

تاریخی حوالے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ریحانہ بڑی حسین و جمیل، ذہین اور دانشور خاتون تھیں، انھیں کمال دانش کی وجہ سے اپنی قوم میں بڑی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ جب بنو قریظہ کی قیدی خواتین کو مال غنیمت کے ساتھ مجاہدین میں تقسیم کیا گیا تو ریحانہ بنت زید نبی کریم ﷺ کے حصے میں آئیں۔ وہ یہودیت سے منسلک تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو انھوں نے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ان کی حالت پر چھوڑ دیا۔ آپ ان کے رویے پر افسردہ ہوئے لیکن انھیں اسلام قبول کرنے کے لیے مجبور نہ کیا۔

ایک روز آپ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے عرض کی ایک ساتھی ریحانہ کے مسلمان ہونے کی خوشخبری لے کر آیا ہے۔ آپ اس کی طرف یہ خوش کن خبر سننے کے لیے متوجہ ہوئے۔ طبقات ابن سعد میں یہ روداد ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

((لَمَّا سَبٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَيْحَانَةَ، عَرَضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ اَنَا عَلٰى دِيْنِ قَوْمِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ اَسْلَمْتِ اِخْتَارَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِنَفْسِهٖ، فَأَبَتْ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيْ اَصْحَابِهٖ اِذْ سَمِعَ خَفْقَ نَعْلَيْنِ فَقَالَ هٰذَا ابْنُ سَعْيَةَ يُبَشِّرُنِيْ بِاِسْلَامِ رَيْحَانَةَ فَجَاءَهٗ فَأَخْبَرَهٗ أَنَّهَا قَدْ أَسْلَمَتْ))

''جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ریحانہ قیدی بن کر آئیں۔ آپ نے انھیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول کرنے کی پیشکش کی۔ انھوں نے انکار کرتے ہوئے کہا: میں اپنی قوم کے دین پر ہی قائم رہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسلام قبول کر لو تو تجھے اللہ کا رسول اپنے لیے منتخب کر لے گا۔ تو اس نے انکار کر دیا اس کا یہ طرز عمل رسول اللہ ﷺ کو بڑا ناگوار گزرا۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ کو جوتوں کی آہٹ سنائی دی۔ آپ نے فرمایا: دیکھو! یہ ابن سعیہ مجھے ریحانہ کے اسلام قبول کرنے کی بشارت سنانے آیا ہے۔ واقعی اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اطلاع دی کہ ریحانہ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔''

سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا کے اسلام قبول کرنے سے رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے۔ انھیں اس بات کی دلی مسرت ہوئی کہ ریحانہ رضی اللہ عنہا کفر کی تاریکیوں سے نکل کر نور ایمان کی دل آویز فضا میں آ گئی ہیں۔

''میں اللہ اور اس کے رسول کو پسند کرتی ہوں''

سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا ان عظیم المرتبت خواتین میں سے تھیں جو تاریخ عالم میں مشہور ہوئیں۔ اور وہ ہر طرح سے سعادت مند کہلائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیدی بننے سے پہلے سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے بارے میں بہت کچھ سن چکی تھیں۔ انھوں نے صحابہ کرام کی عادات و اطوار کے بارے میں بھی بہت کچھ سن رکھا تھا۔ ان کو رسول اللہ ﷺ کی وفا اور اپنی قوم کی غداری کا بھی اچھی طرح علم تھا۔ انھیں یہ بھی معلوم تھا کہ جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ان کی قوم نے آپ سے ناروا سلوک کیا تھا۔

وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ ان کی قوم کے بہادروں میں نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف بغض اور کینہ چھپا ہوا ہے۔ یہی بغض اور کینہ انھیں نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں پر ابھارتا ہے۔ اسی کی وجہ سے وہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے ساتھ غداری اور معاہدہ شکنی کے مرتکب ہوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان تمام معلومات کی بنا پر سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا کے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ اسلام برحق دین ہے، یہ عدل و انصاف اور وفا کا علمبردار نظام حیات ہے۔ اور سیدنا محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، اور آپ وہی برحق نبی ہیں جن کی آمد کے بارے میں ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن یہ بات ان کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہیں آتی تھی کہ انھیں بھی کسی دن مسلمان اور مومن خواتین میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوگی!!

سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی جلیل القدر صحابیہ ام منذر سلمٰی بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا کے گھر ٹھہرایا۔ نبی کریم ﷺ مال غنیمت کی تقسیم کے بعد سیدہ ام منذر رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے۔ سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا شرماتے ہوئے چھپ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ جھجکتے ہوئے آئیں اور آپ کے سامنے بیٹھ گئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ان سے نہایت مشفقانہ انداز میں گفتگو کرتے ہوئے اسلام کے محاسن بیان کیے اور فرمایا کہ اگر تو نے اللہ اور رسول کو پسند کرلیا تو پھر اللہ کے رسول نے بھی تجھے بنظر استحسان دیکھا ہے۔

سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا کے لیے اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہوسکتی تھی کہ انھیں حبیب کبریا ﷺ کی رفاقت اور رضا حاصل ہوجائے۔ انھوں نے فرحت وانبساط کا اظہار کرتے ہوئے عرض کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول مقبول (ﷺ) کو پسند کرتی ہوں۔

اس کے ساتھ ہی سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا نے وفور شوق سے سرشار ہوکر محبت بھرے انداز میں کہا: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے انھیں ۶ ھ کو حرم نبوی میں شامل ہونے کا شرف بخشا۔

رسول اللہ ﷺ سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ کو بہت پسند کرتے تھے۔ انھیں خانہ نبوی میں بلند مرتبہ حاصل ہوا۔ وہ جس چیز کا مطالبہ کریں اسے پورا کیا جاتا۔ اس کے نصیب جاگ اٹھے۔ ان کی خوش قسمتی کے کیا کہنے! ان کی رفعتوں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قربان جائیں۔

واہ سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا نے کیا شان پائی کہ اسلام قبول کر کے خواتین اہل بیت میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

خوشگوار انجام

سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے چند سال خانہ نبوی کے سائے میں نہایت ہی خوشگوار ماحول میں گذارے۔ انھیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوئے ہر قسم کی عزت، احترام، سرفرازی اور مسرت و شادمانی کی نعمتیں میسر رہیں۔ نور اسلام سے ان کا دل روشن ہوگیا، تقویٰ و طہارت سے ان کا ظاہر و باطن آراستہ ہوگیا۔ ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر انہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا شرف حاصل ہوا، اور انھوں نے یہ محسوس کرلیا کہ یہودی گمراہی کی زندگی بسر کررہے ہیں اور وہ آخرت میں جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے دولت کدہ میں زندگی بسر کرتے ہوئے۔ سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا نے رشد و ہدایت کی لذت و حلاوت کو محسوس کیا۔ جس کی وجہ سے وہ ایک ایسے قیمتی موتی کی طرح ہوگئیں جس سے انوار ایمان و یقین کی کرنیں پھوٹنے لگیں۔

انھوں نے اسلام قبول کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اور ہر وقت ان کی زبان پر "الحمد لله رب العالمين" کے نورانی الفاظ جاری رہتے۔ گویا یہ الفاظ ان کا تکیہ کلام بن گئے تھے۔

وفات اور نمازِ جنازہ:

سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے گھر زندگی کی زیادہ بہاریں اور نعمتیں نہیں دیکھیں۔ وہ جلد ہی اپنے رب کو پیاری ہوگئیں۔ جب نبی کریم ﷺ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع سے واپس مدینہ منورہ پہنچے تو یہ وفات پا گئیں۔ ان کی نمازِ جنازہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے انھیں جنت البقیع میں دفن کیا جہاں صحابہ کرام اور بعض دیگر خواتین اہل بیت مدفون تھیں۔

اسلام کی نعمت سے سرفراز ہونے والی اس خوش بخت خاتون کی زندگی اختتام پذیر ہوئی۔ انھیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی سعادت عظمیٰ میسر آئی جس کی وجہ سے اس کا نام ان سعادت مند خواتین کی فہرست میں شامل ہوا جن کو دنیا میں دائمی شہرت نصیب ہوئی۔ اور تاریخ اسلام میں انھوں نے دلکش، دلآویز اور اثر انگیز کارنامے سرانجام دیے۔

اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔ بالآخر وہ جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

10

ام المومنین رضی اللہ عنہا

اُمِّ حبیبہ بنت ابی سفیان

رضی اللہ عنہا

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بخدا میری دلی تمنا ہے کہ میں، تو اور یہ جنت میں ایک ساتھ جامِ طہور نوش کریں۔'' (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

''اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔'' (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا

- قوی ارادے' صائب عقل و دانش' اللہ پر ٹھوس یقین رکھنے والی ایک مؤمن خاتون جس کے حق میں قرآن نازل ہوا جو قیامت تک پڑھا جائے گا۔
- حبشہ کی طرف ہجرت کی سعادت حاصل کرنے والی جو کفر اور کافروں کے سامنے ڈٹ گئی' کوئی اس کے اسلام کے خلاف اثر انداز نہ ہو سکا۔
- وہ امہات المومنین کی فہرست میں اس وقت شامل کی گئیں جبکہ ابھی وہ حبشہ میں تھیں' نبی کریم ﷺ کی تمام بیویوں سے زیادہ ان کا حق مہر باندھا گیا۔
- جب ان کا باپ مدینہ منورہ آیا تو انہوں نے اس کے استقبال کے لیے جو مؤقف اختیار کیا وہ بڑا مشہور ہوا' جو اس کے صحیح ایمان اور نبی کریم ﷺ کی قدر و منزلت پر معرفت کی نشاندہی کرتا ہے۔
- بعثت سے سترہ سال پہلے پیدا ہوئیں اور مدینہ منورہ میں ۴۴ ہجری میں وفات پائی اور انہوں نے ۶۵ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب:

رملہ بنت ابی سفیان صخر بن حرب بن اُمیّہ ، بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی القرشیہ الأموية ۔بعض کا خیال ہے کہ ان کا نام ہند ہے۔

آپ رضی اللہ عنہا کا اصل نام رملہ تھا۔لیکن آپ رضی اللہ عنہا اپنی کنیت ام حبیبہ سے مشہور ہوئیں۔ حبیبہ آپ کی بیٹی تھی۔ جس کی ولادت حبشہ میں ہوئی اس کے والد کا نام عبیداللہ بن جحش تھا۔

والد محترم:

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم ابوسفیان صحابی تھے، یہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سردار تھے۔ان کا اصل نام صخر تھا لیکن ابوسفیان کی کنیت سے معروف ہوئے۔ یہ اموی سلطنت کے سربراہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے والد تھے۔

والدہ محترم:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص بن امیۃ تھا۔ یہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھی۔

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج واولاد:

سیدنا ابوسفیان کی ایک بیوی کا نام ہند بنت عتبہ تھا۔اس سے یزید، عمرو اور معاویہ پیدا ہوئے۔یزید اور معاویہ رضی اللہ عنہما صحابی بنے۔

دوسری بیوی کا نام عاتکہ بنت ابی ازیہر الدوسی تھا۔اس سے محمد اور عنبسہ پیدا ہوئے۔

تیسری بیوی کا نام صفیہ بنت ابی العاصی بن امیہ تھا۔ جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔اس سے حنظلہ اور ام حبیبہ پیدا ہوئے۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا عتبہ بھی تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب اسلام کا ظہور ہوا تو یہ اسلام کے مقابلے کے لیے مشرکین کا سردار ابوسفیان تھا۔ جنگ اُحد اور جنگ خندق میں یہ قریش اور کنانہ کا سپہ سالار تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ سے لڑائی کے لیے اپنے لشکر کی قیادت کرتا ہوا میدان میں آیا۔ اس نے ۸ ہجری کو فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد یہ ہر آزمائش میں پورا اترا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے جنگ حنین اور معرکہ طائف میں حصہ لیا۔ اس کی ایک آنکھ معرکہ طائف میں ضائع ہوگئی اور دوسری آنکھ جنگ یرموک میں ضائع ہوگئی اور اندھے ہو گئے یہ بڑے جری بہادر تھے۔

مُسَیَّب بیان کرتے ہیں کہ جنگ یرموک میں سب آوازیں ختم ہوگئیں صرف ایک آواز گونج رہی تھی اور وہ آواز ابوسفیان کی تھی وہ پورے جوش و ولولے کے ساتھ بآواز بلند کہہ رہے اے اللہ کی مدد اب تو قریب آجا۔

اس جنگ کا سپہ سالار اس کا بیٹا یزید بن ابی سفیان تھا۔ ابوسفیان نے یہ جنگ اپنے بیٹے کی کمان میں لڑی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اس وقت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نجران کے گورنر تھے۔

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ۳۱ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا خاندان:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی کا نام حنظلہ بن ابی سفیان تھا۔ اسے جنگ اُحد میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ وہ کافروں کی طرف سے جنگ میں شریک ہوا تھا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دوسرے بھائی کا نام معاویہ بن ابی سفیان تھا۔ یہ شام میں ریاست اُمویہ کے بانی تھے۔ یہ ایک ممتاز، عظیم المرتبت سیاست دان تھے۔ بڑے فصیح و بلیغ حلیم الطبع اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ یہ ہجرت سے بیس سال پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اس نے ۸ ہجری کو فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ ان نے لکھنا اور حساب کا علم سیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کاتبین وحی میں شامل کیا۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جلوہ افروز ہوئے تو انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو اس لشکر کے ایک ونگ (wing) کا کمانڈر نامزد کیا جس لشکر کے سپہ سالار سیدنا یزید بن ابی سفیان تھے۔

جس لشکر نے صیداء، عرقہ، جُبیل اور بیروت شہر فتح کیے۔ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ مقدمۃ الجیش میں شامل تھے۔ اور جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو انھوں نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان کو اردن کا گورنر مقرر کر دیا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان بڑے محتاط، اور عالم فاضل ہیں تو اسے اُس کے بھائی یزید بن ابی سفیان کی وفات کے بعد دمشق کا گورنر مقرر کر دیا۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو سرزمین شام کے تمام گورنروں کو سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ماتحت کر دیا۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے انھوں نے امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو ان کے منصب سے معزول کرنے کی طرف توجہ دی معزولی کا حکم نامہ دمشق پہنچنے سے پہلے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان کو علم ہو گیا۔ انھوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کا اعلان کر دیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کر دیا کہ وہ قاتلین عثمان سے بدلہ لیں۔

انھوں نے اس مطالبے کو ماننے میں قدرے تأمل کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ بن سفیان کے درمیان ہولناک جنگیں ہوئیں بالآخر طے یہ پایا کہ سرزمین شام کی سربراہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہو گی اور سرزمین عراق کی سربراہی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ہو گی۔ جب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو ان کے بعد ان کے بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی لیکن سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ۴۱ ہجری میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس طرح پوری اسلامی سلطنت کے خلیفہ سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان بن گئے جب وہ بوڑھے ہو گئے تو انھوں نے اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیٹے یزید کو ولی عہد قرار دے دیا۔ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ایک سو تیس احادیث رسول کو روایت کرنے کا شرف حاصل کیا ان میں سے چار متفق علیہ ہیں۔ بخاری شریف میں چار ہیں اور مسلم شریف پانچ احادیث مذکور ہیں۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تاریخ اسلام کے عظیم ترین فاتح قرار پائے۔ ان کی فتوحات کا دائرہ بحر اٹلانٹک تک پہنچ گیا وہ پہلے مسلمان جرنیل ہیں جنھوں نے بحری بیڑے کے ذریعے روم فتح کیا۔ وہ پہلے مسلم حکمران ہیں جنھوں نے اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ دمشق کو قرار دیا اور وہ تاریخ اسلام کے پہلے حکمران ہیں جنھوں نے حفاظتی امور کے لیے محافظ اور دربان رکھے اور وہ تاریخ میں پہلی عظیم شخصیت ہے جس نے مسجد میں محراب بنایا، وہ دراز قد، بھرے ہوئے جسم والے، اور سفید رنگ کے تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بھی سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو یہ ارشاد فرماتے کہ یہ سرزمین عرب کا کسریٰ ہے۔

سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ۶۰ ہجری کو دمشق میں وفات پائی۔

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے تیسرے بھائی کا نام یزید بن ابی سفیان ہے اسے رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ قیادت سیادت بھی ان کے حصے میں آئی اس کی کنیت ابو خالد تھی۔ یہ بنو امیہ کے بڑے مشہور و معروف دانشور اور بہادر سپوت تھے۔ اس نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے سے بنو فراس سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کیا کیونکہ بنو فراس اس کے ننھیال تھے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے اُس لشکر کا امیر مقرر کیا جسے سرزمین شام کی طرف بھیجا گیا تھا اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسے الوداع کہنے کے لیے پیدل کچھ فاصلے تک گئے۔ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو انھوں نے سیدنا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو فلسطین کا گورنر مقرر کر دیا۔ پھر اسے دمشق اور گرد و نواح کے علاقے کا گورنر مقرر کیا۔ سیدنا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے قیساریہ کو فتح کیا اور اس نے اور بھی بہت سے قابل تعریف کارنامے سرانجام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

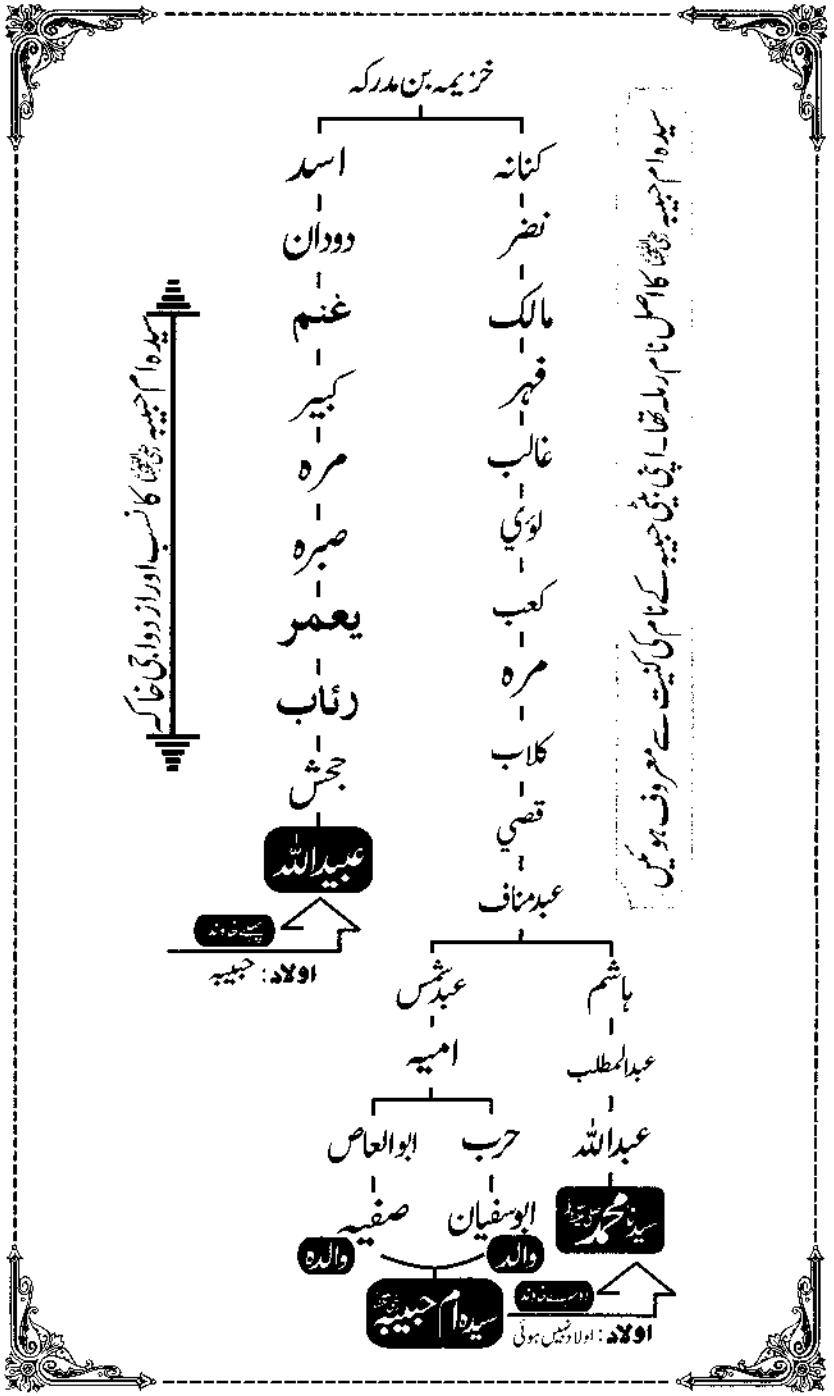

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیے۔ سرزمین شام کے بہت سے شہروں کو فتح کرنے کا سہرا انہی کے سر پر بندھا۔

یہ ۱۸ ہجری کو دمشق میں طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اسلام قبول کرنا اور حبشہ کی طرف ہجرت کرنا:

سیدہ ام حبیبہ نے اسلام قبول کیا اور قریش سے طرح طرح کی تکالیف اٹھائیں اس نے جب اسلام قبول کیا اس وقت اس کا باپ ابوسفیان قریش کا سردار تھا اور مشرکین میں اسے بڑا بلند مقام حاصل تھا۔ اس نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا لیکن سیدہ ام حبیبہ نے بہت پہلے اسلام قبول کر لیا تھا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند عبید اللہ بن جحش نے بھی اسلام قبول کر لیا یہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی تھا۔

جب مکہ معظمہ میں مسلمانوں پر مشرکین کی جانب سے مصائب و مشکلات اپنی انتہاء کو پہنچ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حبشہ میں نجاشی کے پاس جانے کا اشارہ دے دیا کیونکہ اس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ساتھ مہاجرین کے دوسرے قافلے کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کے لیے روانہ ہوئیں۔

حبشہ میں ان کے ہاں بیٹی نے جنم لیا جس کا نام حبیبہ رکھا گیا اس کی مناسبت سے اسے ام حبیبہ کی کنیت سے پکارا جانے لگا بعض کا خیال ہے کہ حبیبہ کی ولادت ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں ہوئی تھی۔ حبیبہ کی شادی داؤد بن عروہ بن مسعود الثقفی سے ہوئی۔

حبشہ میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا پر اچانک ایک مصیبت ٹوٹ پڑی اور وہ مصیبت یہ تھی کہ اس کا خاوند عبید اللہ بن جحش مرتد ہو گیا۔ پھر سے نصرانی بن گیا اس نے عیسائیت قبول کر لی۔ اس کی وفات نصرانیت پر ہی ہوئی اللہ ہر کسی کو برے انجام سے بچائے۔

لیکن سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اسلام پر ثابت قدم رہی اور حبشہ میں ہی قیام پذیر رہی کیونکہ اس کا والد قریش کا سردار تھا۔ وہ مسلمان ہوتے ہوئے اپنے خاندان میں واپس نہیں جا سکتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھی کیونکہ پورا خاندان اسلام کا شدید دشمن تھا۔ اب اس کے لیے یہ ضروری تھا کہ اس کی شادی مناسب جگہ پر ہو جائے تاکہ اسے زندگی بسر کرنے کا سہارا میسر آ جائے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اچھے دنوں کا انتظار کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی مراد کو پورا کر دیا اسے ایسی خوشخبری ملی جس نے سب غم بھلا دیے اور وہ خوشخبری یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک کرنے کے لیے منتخب کر لیا ہے وہ یہ خوش خبری سن کر جھوم گئی اس کے وارے نیارے ہو گئے اس کی زندگی کے گلشن میں بہار آ گئی۔

ایک تاریخی غلطی:

مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے خاوند عبید اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد پھر مرتد ہو گئے تھے۔ یہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے خاوند ہونے کی وجہ سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے داماد ہوئے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ جب ابوسفیان سے ہرقل نے پوچھا کہ جس آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس کو ماننے والوں میں سے کوئی مرتد بھی ہوا یا نہیں؟ تو ابوسفیان کا جواب تھا کہ کوئی بھی مرتد نہیں ہوا۔ اگر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے خاوند مرتد ہو گئے تھے تو ابوسفیان نے اس وقت یہ کیوں نہ کہا کہ میرا داماد مرتد ہوا ہے۔ ❶

ویسے بھی جس انسان کے خون میں اسلام کی شیرینی رچ بس جائے وہ اسے کسی بھی صورت چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتا چاہے اس کو کتنی ہی اذیتیں کیوں نہ ملیں۔ لہٰذا عبیداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کا مرتد ہونا ہمارے نزدیک محل نظر ہے۔

رسول اللہ کے قاصد کی نجاشی کے پاس آمد اور عمرو بن العاص کا موقف:

جب مومن مرد و خواتین اپنے دین کی حفاظت کی خاطر ہجرت کر کے حبشہ پہنچے کافر مشرکوں نے پھر بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ مشرکین کی نمائندگی کے لیے عمرو بن العاص روانہ ہوئے وہ اس وقت قریش کے سرکردہ افراد میں سے تھے۔ اس سلسلے میں عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں ہم نے حبشہ کے حکمران نجاشی کو تحفہ دینے کے لیے وافر مقدار میں عمدہ چمڑا

❶ یا یہ کہ صرف میرا داماد مرتد ہوا ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں ہوا۔ (امان اللہ عاصم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اکٹھا کیا۔ پھر ہم مکہ سے روانہ ہوئے اور حبشہ کے حکمران نجاشی کے پاس پہنچے ہم نجاشی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ عمرو بن اُمیہ الضمری نبی کریم ﷺ کا خط لے کر نجاشی کے پاس پہنچا تاکہ وہ نبی کریم ﷺ کی سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا اہتمام کردے۔

نبی کریم ﷺ کا نمائندہ عمرو بن امیہ الضمری نجاشی کے پاس آیا اور خط دے کر دربار سے بارہ چلا گیا۔ عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر میں نجاشی کے پاس جا کر یہ مطالبہ کروں کہ اس شخص کو میرے حوالے کردے تاکہ میں اس کو قتل کردوں تو دیکھیں کیا جواب ملتا ہے۔ میں نجاشی کے دربار میں داخل ہوا آداب بجالاتے ہوئے اسے سجدہ کیا تو اس نے مجھے دوست کہہ کر خوش آمدید کہا پھر پوچھا کیا تم میرے لیے تحائف لائے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں میں آپ کے لیے عمدہ قسم کا چمڑا لے کر آیا ہوں پھر اس کے بعد وہ چمڑا اور دیگر تحائف نجاشی کی خدمت میں پیش کردیے۔ اسے وہ چمڑا بڑا پسند آیا۔

اس نے بعض تحائف دربار میں بیٹھے مذہبی پیشواؤں کو دیے پھر میں نے کہا بادشاہ سلامت ابھی ابھی جو شخص آپ کے پاس سے باہر گیا ہے میں نے اسے دیکھا ہے وہ دراصل ہمارے دشمن کا نمائندہ ہے جس نے ہمارے معزز لوگوں کو قتل کیا۔ آپ اس شخص کو میرے حوالے کردیں تاکہ میں اسے قتل کردوں۔ میری یہ بات سن کر نجاشی غضبناک ہوگیا اس نے غصے سے تھپڑ میری ناک پر رسید کردیا جس سے مجھے دن میں تارے نظر آنے لگے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے میری ناک سے خون بہنے لگا جسے میں نے اپنے کپڑے سے صاف کیا مجھے بڑی ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ میرے دل میں آیا کاش زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں۔

پھر میں نے کہا بادشاہ سلامت اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ آپ میرے اس مطالبے سے ناراض ہوجائیں گے تو میں کبھی بھی یہ مطالبہ اپنی نوک زبان پر نہ لاتا۔ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرمندہ ہوں۔ معذرت خواہ ہوں۔ امید ہے آپ مجھے معاف فرما دیں گے۔ نجاشی نے کہا اے عمرو تم اس شخصیت کے نمائندے کا مطالبہ کر رہے ہو کہ میں اسے تیرے سپرد کر دوں تاکہ تو اسے قتل کر سکے جس کی طرف وہ فرشتہ نازل ہوتا ہے جو موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آیا کرتا تھا۔ عمرو بن العاص کہتے ہیں حبشہ کے حکمران نجاشی کے تیور دیکھ کر مجھے اپنے کئے پر ندامت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو بدل دیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اے عمرو بڑے افسوس کی بات ہے کہ عرب وعجم، حق کو پہچان رہے ہیں اور تو ابھی تک مخالفت کر رہا ہے!

یہ واقعہ عمرو بن العاص کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنا اور اس نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ❶

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ سے شادی کی خوشخبری:

عمرو بن اُمیہ الضمری ۶ ہجری کو حبشہ کے حکمران نجاشی کے پاس نبی کریم ﷺ کی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا اہتمام کرنے کے لیے پہنچے۔ نجاشی نے اپنی کنیز اُبرہہ کو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کافی عرصہ سے غم واندوہ میں مبتلا تنہائی کی زندگی بسر کر رہی تھیں۔ ایک دن ان کے دروازے پر دستک ہوئی۔ اس کی طرف دیکھا تو وہاں حکمران نجاشی کی کنیز اندر آنے کی اجازت طلب کر رہی تھی۔ میں نے کہا آجائیں۔ بیٹھیے سنایئے کیسے آنا ہوا؟ کنیز کہنے لگی کہ مجھے بادشاہ سلامت نے آپ کی خدمت میں یہ سندیسہ دے کر بھیجا ہے کہ آپ اپنا کوئی وکیل مقرر کر دیں جو آپ کی سید العرب والعجم سیدنا محمد ﷺ کے ساتھ شادی کا اہتمام کرے کیونکہ ان کی طرف سے بادشاہ سلامت کو پیغام ملا ہے۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کنیز کے منہ سے یہ بات سن کر ہمہ تن گوش اس کی طرف متوجہ ہوئی انہیں اس خبر پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ ان کا دل یہ کہہ رہا تھا کہ کیا میں اس قدر خوش

❶ بحواله المغازی للذهبی، صفحه: ۴۷۰، ۴۷۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصیب ہوسکتی ہوں کہ مجھے سید المرسلین ﷺ کی رفیقہ حیات بننے کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ جب مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ یہ اطلاع واقعی درست ہے تو میں نے خوشی سے اپنے ہاتھوں کے کنگن اتار کر کنیز کو پہنا دیے اور میں نے کہا یہ میری طرف سے اس خوشخبری سنانے کا تحفہ ہے۔

پھر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خالد بن سعید بن العاص کی طرف پیغام بھیجا وہ مہاجرین میں بڑی اہم شخصیت تھے۔ اور وہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی قوم بنو امیہ میں سے تھے۔ شادی کے لیے اسے اپنا وکیل مقرر کیا۔

نبی کریم ﷺ سے شادی اور حق مہر:

حکمران نجاشی نے حبشہ میں رہائش پذیر مسلمانوں کو دعوت دی تو مسلمان شادی کی تقریب میں شامل ہونے کے لیے نجاشی کے پاس آئے ان میں سرفہرست سیدہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل سیدنا خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ تھے۔

نجاشی نے مسلمانوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ سیدنا محمد ﷺ نے میری طرف پیغام بھیجا ہے کہ میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ان کی شادی کا اہتمام کروں۔

تم میں سے کون اس کا قریبی رشتہ دار ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا خالد بن سعید رضی اللہ عنہ ام حبیبہ نے اسے اپنا وکیل بھی مقرر کر دیا ہے نجاشی سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور ان سے کہا کہ تم سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ان کی شادی اپنے نبی علیہ السلام سے کر دو میں ان کی طرف سے چار سو دینار حق مہر ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کرتا ہوں اور اس کے بعد اس نے مہر کی رقم پکڑ لی۔

دعوتِ ولیمہ:

اس کے بعد نجاشی نے ولیمے کی دعوت کا اہتمام کیا اس نے کہا کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ شادی کے بعد دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا تم یہیں بیٹھے رہنا اور کھانا کھا کر جانا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعض کا خیال ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا تھا اور اس میں گوشت اور ثرید مدعوین کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ پھر نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو شرحبیل بن حسنہ کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ یہ ۷ ہجری کا واقعہ ہے۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ کے راستے میں:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ پہنچی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور امہات المومنین کی فہرست میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ شادی سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا کے بعد ہوئی تھی۔

سیدہ ام حبیبہ کے خالو کے بیٹے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ولیمے کی دعوت کا بڑے بھرپور انداز میں اہتمام کیا اس میں جانور ذبح کیے اور لوگوں کو خوب گوشت کھلایا یہ دعوت کا اہتمام سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی مدینہ منورہ آمد پر کیا گیا۔

مکہ معظمہ میں یہ خبر پھیل گئی کہ نبی کریم ﷺ سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے ہیں۔ جب اس کے باپ ابوسفیان کو شادی کا پتہ چلا تو اس نے کہا یہ رشتہ بہت خوب ہوا ہے۔ ایسی معزز و محترم شخصیت کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا خانہ نبوت میں رہائش پذیر ہوئی وہ نبی کریم ﷺ کی بڑی قریبی رشتہ دار تھیں۔ اس کا حق مہر بھی سب ازواج مطہرات سے زیادہ باندھا گی اور اسے یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس کے ساتھ پردیس میں شادی کا اہتمام کیا گیا شادی کے وقت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی عمر تقریباً تیس سال تھی۔

شادی کے اسباب:

① نبی کریم ﷺ کا سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا ایک سبب یہ تھا کہ اس کی تالیف قلبی کو پیش نظر رکھا گیا کیونکہ اس نے پہلے مرحلے میں اسلام قبول کیا اور حبشہ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرف ہجرت اختیار کی۔

② دوسرا سبب یہ تھا کہ اس کا پہلا خاوند مرتد ہو کر فوت ہو گیا وہ تنہا رہ گئی تھیں اس کے عقیدے اور دین کی حفاظت ضروری تھی کہ کہیں وہ مجبور ہو کر مکہ معظمہ کی طرف واپس نہ ہو جائے اور وہاں اس کا خاندان اسے اسلام سے منحرف ہونے پر مجبور نہ کرے۔ کیونکہ وہ اپنے والدین کے برعکس اسلام قبول کر چکی تھی۔ شادی کر کے اسے تحفظ فراہم کیا گیا۔

③ شادی کا تیسرا سبب یہ تھا کہ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے درمیان دیرینہ عداوت پائی جاتی تھی اس شادی سے وہ عداوت جاتی رہی نبی کریم ﷺ نے جن مقاصد کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ آپ کو حاصل ہو گئے۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اپنے مشرک باپ کے ساتھ رویہ:

قریش کو صلح حدیبیہ کے معاہدے توڑنے کے ندامت کا احساس ہوا انھوں نے اس بات کا ادراک کر لیا کہ اس کے نتائج ہمارے حق میں خطرناک ہوں گے ہم ان خطرناک کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ کسی طرح اس معاہدے کی تجدید ہو جانی چاہیے۔ قریش نے ابوسفیان کا انتخاب کیا کیونکہ وہی ان کا سردار تھا۔ قریش نے اس سے کہا کہ تم نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان کے ساتھ معاہدے کی تجدید کرو۔

ابوسفیان مکہ معظمہ سے روانہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے مدینہ منورہ پہنچا پہلے وہ اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا جب وہ رسول اللہ ﷺ کے بستر پر بیٹھنے لگا تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جلدی سے بستر لپیٹ لیا۔ ابوسفیان نے بڑے تعجب سے اپنی بیٹی سے کہا مجھے معلوم نہیں کہ تم نے مجھے اس بستر کے قابل نہیں سمجھا یا اس بستر کو میرے لیے مناسب نہیں سمجھا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کو برجستہ جواب دیا۔ ابا جان یہ رسول اللہ ﷺ کا پاکیزہ بستر ہے۔ اور آپ مشرک ہیں، مشرک پلید ہوتا ہے لہٰذا اس پاکیزہ بستر پر آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں بیٹھ سکتے۔

بیٹی کے منہ سے یہ جواب سن کر ابوسفیان انگشت بدنداں رہ گیا۔ کہنے لگا بیٹی پہلے تو تم اس نوعیت کا ترش رویہ اختیار نہیں کیا کرتی تھی۔ مجھ سے دور رہنے کی وجہ سے تیرے رویے میں یہ سختی دیکھنے میں آ رہی ہے پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے تجدید معاہدہ کے بارے میں بات کی آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے بات کہ تم ہی نبی کریم ﷺ کو تجدید معاہدہ کے لیے آمادہ کرو انھوں نے کہا کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا پھر وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے کہا آپ ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سفارش کر دیں کہ وہ تجدید معاہدہ کے لیے تیار ہو جائیں انھوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں معمولی سی بھی اس حوالے سے اپنے اندر سکت پاتا تو آپ کی خاطر ضرور کوشش کرتا۔ میں معذرت چاہتا ہوں پھر وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہاں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں اور ان کے سامنے حسن بن علی کھیل رہے تھے۔ ابھی وہ بچے تھے۔

ابوسفیان نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رشتہ داری کے لحاظ سے ہمارے قریب تر ہیں میں ایک ضرورت کے تحت آپ کے پاس آیا ہوں میں نہیں چاہتا کہ میں خالی ہاتھ واپس جاؤں آپ تجدید معاہدہ میں رسول اللہ ﷺ سے سفارش کریں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ارادے کے بڑے پکے ہیں ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ آپ سے سفارش کر سکیں مجھے افسوس ہے میں اس حوالے سے آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ ابوسفیان نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ اپنے ننھے بیٹے سے کہیں کہ میرے لیے لوگوں میں پناہ کا اعلان کرے یہ آگے چل کر قوم کا سردار بننے والا ہے۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرا بیٹا ابھی بہت چھوٹی عمر کا ہے یہ اس قابل نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ کسی کو پناہ دینے کا اعلان کر سکے اور نہ ہی کوئی رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے برعکس کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

ابوسفیان نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوالحسن میں بڑی مشکل میں گرفتار ہوں مجھے کوئی تجویز دیں کہ میں اس مشکل سے نکل سکوں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ اپنی قوم کے سردار ہیں خود ہی پناہ کا اعلان کر دیں، آپ کی جان کو کوئی خطرہ نہ ہوگا اور اس کے بعد آپ کان لپیٹ کر اپنی سواری پر سوار ہو کر یہاں سے واپس چلے جائیں تمہارے لیے یہی بہتر ہے۔ یہاں تجھے کوئی پذیرائی نہیں ملے گی۔

ابوسفیان نے اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے واپسی کی راہ لی جب وہ مکہ معظمہ میں پہنچا تو قریش نے اس سے دریافت کیا کہ کیا کر آئے ہو اس نے قریش کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تجدید معاہدہ کے بارے میں بات کی تو انھوں نے خاموشی اختیار کی اور مجھے کوئی جواب نہ دیا میں ابوبکر صدیق سے ملا انہوں نے بھی میرا کوئی تعاون نہیں کیا، اس کے بعد میں عمر بن خطاب کے پاس گیا انہوں نے بھی میرے ساتھ معاندانہ روایہ اختیار کیا میں جیسے گیا تھا ویسا ہی خالی ہاتھ واپس آ گیا ہوں۔ ❶

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی گزاری اور اتباع سنت:

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بیوی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کا والد ابوسفیان وفات پا گیا تھا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی۔ ایک کنیز نے خوشبو ان کے چہرے پر لگائی پھر انھوں نے ارشاد فرمایا مجھے خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی ایسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔ ❷

---

❶ بحوالہ سیرۃ ابن ہشام: ۲/ ۳۹۶، طبقات ابن سعد: ۸/ ۷۹.

❷ بحوالہ بخاری: ۵۳۳۴، مسلم: ۱۴۸۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس عمل سے ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ حزن و ملال اور غم واندوہ کا اظہار بھی شرعی حدود میں رہتے ہوئے کرنا چاہیے۔ اسلام نے جو حدود مقرر کردی ہیں ان سے تجاوز کرنے کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔

عنبسہ بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں:

((مَنْ صَلّٰی اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِیْ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ بُنِیَ لَهٗ بِهِنَّ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ .)) ❶

''جس نے دن اور رات میں بارہ نوافل ادا کیے اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ فرمان سنا میں نے کبھی ان نوافل کی ادائیگی میں ناغہ نہیں کیا۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ اَرْبَعٍ بَعْدَهَا حُرِّمَ عَلَی النَّارِ .))

''جس نے باقاعدگی سے نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعت ادا کیں اس پر جہنم کی آگ حرام کردی گئی۔'' ❷

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے ۶۵ احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا موت کے وقت:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلایا میں اس کے پاس گئی تو اس نے کہا سوکنوں کے درمیان ناگوار سی اختلافی صورت پیدا ہو جاتی ہے آپ مجھے معاف کردیں میں نے آپ کو معاف کردیا اللہ ہم سب کو معاف کردے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان شاء اللہ سب کچھ معاف کردیا۔ آپ

❶ بحوالہ مسلم: ۷۲۸. ❷ بحوالہ ابوداؤد: ۱۲۶۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بے فکر رہیں۔ تو انہوں نے کہا اللہ آپ کو خوش کرے آپ نے مجھے خوش کر دیا۔ اسی طرح ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بلا کہا۔ ❶

اب ذرا اس بات پر غور کریں کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت کس قدر حساس تھی انہوں نے آخری وقت اپنا محاسبہ کرتے ہوئے ازواج مطہرات سے کہا کہ اگر مجھ سے تمہارے حق میں کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو میں اس پر معذرت طلب کرتی ہوں مسلمان خواتین کو اس سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے پڑوسیوں اور اہل خانہ سے دنیا میں ہی معذرت کر لینی چاہئے اس میں انسان کی بہتری اور سعادت ہے۔ تاکہ جب اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑا ہونے کا موقع آئے تو کسی قسم کی ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

اولاد:

حبشہ میں سیدہ کے ہاں پہلے خاوند سے ایک بیٹی نے جنم لیا جس کا نام حبیبہ رکھا گیا اس کی مناسبت سے اسے ام حبیبہ کی کنیت سے پکارا جانے لگا بعض کا خیال ہے کہ حبیبہ کی ولادت ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں ہوئی تھی۔ حبیبہ کی شادی داؤد بن عروہ بن مسعود الثقفی سے ہوئی۔

نبی کریم ﷺ سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

وفات اور نمازِ جنازہ:

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ۴۴ ہجری کو سیدنا معاویہ بن ابی سفیان کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا۔

''اللہ اس سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔''

❶ بحوالہ طبقات ابن سعد: ۸/ ۷۹، ۸۰، الإصابہ: ۸/ ۱۴۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

11

ام المومنین سیدہ

ماریہ قبطیہ

رضی اللہ عنہا

ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اس قدر حسین وجمیل خاتون تھیں کہ ہمیں ان کے حسن پر رشک آتا تھا۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تاثرات)

ماریہ قبطیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی والدہ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

- سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی والدہ ماجدہ تھی۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ بڑی معزز تھیں۔ یہ بڑی پرہیزگار اور پاکیزہ صفات خاتون تھیں۔
- سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا مشرف باسلام ہو کر عظمتوں کا استعارہ بن گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں خوشگوار زندگی بسر کی اور اہل بیت کا فرد ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔
- تقدیر الٰہی کے سامنے صبر و رضا سے سر تسلیم خم کر دینا ان کا مثالی کردار تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام:

ماریہ بنت شمعون قبطیہ۔ یہ اصلاً مصری خاتون تھیں۔ مصر کی ''حفن'' نامی بستی میں ان کی ولادت ہوئی تھی۔ آپ ؓ شاہِ مصر ''مقوقس'' کی کنیز تھیں۔

والدین:

سیدہ ماریہ قبطیہ کے والد محترم کا نام شمعون تھا۔ وہ قبطی مصری تھے۔ جبکہ آپ ؓ کی والدہ محترمہ نصرانی رومی خاتون تھیں۔

خوبصورت اور گرانقدر تحفہ:

سیدہ ماریہ بنت شمعون قبطیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بہن سیرین بنت شمعون کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شاہِ مصر ''مقوقس'' نے بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ ❶ نبی کریم ﷺ نے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی خدمت کے لیے رکھ لیا جبکہ ان کی بہن سیرین بنت شمعون سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دی۔ اس سے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ بن حسان پیدا ہوا۔ ❷

مقوقس کا عقیدت نامہ اور تحائف:

مقوقس اسکندریہ کا حکمران تھا اور وہ مصر میں سلطنت روما کا نمائندہ تھا۔ مقوقس کا نام جریج بن مینا تھا۔ مصر اس دور میں سلطنت روما کی مالدار ترین سرسبز و شاداب، آباد اور مفید نتائج برآمد کرنے والی ریاست تھی۔

علامہ ابن تغری بردی اپنی کتاب ''النجوم الزہراء'' میں لکھتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کی تعریف ان الفاظ میں کی:

---

❶ مصر کے بادشاہ کو عموماً مقوقس ہی کہا جاتا تھا۔ اور اس بادشاہ (مقوقس) کا نام جریر بن مینا تھا۔

❷ الاستیعاب: ۱/ ۵۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((مِصْرُ تُرْبَةٌ غَبْرَاءُ، وَشَجَرَةٌ خَضْرَاءُ، طُوْلُهَا شَهْرٌ وَ عَرْضُهَا شَهْرٌ.))

جب رسول اللہ ﷺ نے مقوقس کی جانب خط ارسال کرنے کا ارادہ کیا تو یہ فریضہ سرانجام دینے کے لیے اپنے صحابہ کرام میں سے سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا۔ سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بڑے فصیح و بلیغ اور عمدہ انداز میں گفتگو کرنے والے مشہور ومعروف دانشور تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مقوقس کی جانب جو خط لکھا اس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلَى الْمُقَوْقِسْ عَظِيْمِ الْقُبْطِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْقُبْطِ

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ٦٤)

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مکتوب گرامی لیا اور سفر پر روانہ ہوگئے۔ مصر پہنچ کر مقوقس کے دربار میں داخل ہوئے۔ اس نے خوش آمدید کہا اور نہایت عمدہ انداز میں مہمان نوازی کی۔ سیدنا حاطب بن بلتعہ رضی اللہ عنہ نے حکمت و دانش کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہایت ہی سلجھے انداز میں اس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا:

جناب عالی! آپ سے پہلے مصر کا ایک حکمران ہوگزرا ہے۔ جو اپنے رب اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے دنیا و آخرت کے لیے عبرت کا نشان بنادیا، اس کو المناک انجام سے دو چار کیا آپ اس سے عبرت حاصل کریں، ایسا طرز عمل نہ اپنائیں کہ لوگ آپ سے عبرت حاصل کرنے لگیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقوقس نے بڑے غور سے سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی گفتگو سنی اور واضح طور پر اسے محسوس ہوا کہ یہ بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔ اس نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم ایک دین کے پیروکار ہیں۔ ہم اسے اس صورت میں چھوڑ سکتے ہیں کہ ہمیں اس سے بہتر دین میسر آئے۔ سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے جب مقوقس کی زبان سے یہ بات سنی تو ان پر مقوقس کی دانشمندی آشکار ہوئی۔

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے کہا کہ ہم آپ کو دین اسلام کی دعوت دیتے ہیں جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام ادیان سے بالاتر بنایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو اس دین کی دعوت دی تو قریش نے آپ کے خلاف ترین ردعمل کا اظہار کیا۔ یہودیوں نے آپ کے ساتھ معاندانہ رویہ اختیار کیا اور نصاریٰ نے بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

اللہ کی قسم! جس طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی بشارت دی تھی اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ کی بشارت دی تھی۔

ہم آپ کو قرآن مجید کی طرف اسی طرح دعوت دیتے ہیں جس طرح آپ اہل تورات کو انجیل کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ہر نبی جس قوم میں آیا وہ اس کی امت کہلائی۔ قوم پر یہ واجب ٹھہرا کہ اپنے نبی ﷺ کی اطاعت اختیار کریں۔ آپ نے چونکہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے دور کو پایا ہے۔ لہٰذا آپ ان کے امتی ہیں۔ ہم آپ کو دین برحق سے نہیں روکتے ہماری دعوت تو یہ ہے کہ دین برحق کو برحق تسلیم کرتے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام کو اختیار کریں یہ دین سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی شریعت کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ مقوقس کو سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی بات بہت اچھی لگی اور اس کے دل پر بڑا اثر ہوا اور اس نے کہا:

((إِنِّيْ قَدْ نَظَرْتُ فِيْ أَمْرِ هٰذَا النَّبِيِّ فَوَجَدْتُّهُ لَا يَأْمُرُ بِمَزْهُوْدٍ فِيْهِ وَلَا يَنْهٰى عَنْ مَرْغُوْبٍ فِيْهِ وَلَمْ أَجِدْهُ بِالسَّاحِرِ الضَّالِّ، وَلَا الْكَاهِنِ الْكَاذِبِ وَوَجَدْتُ مَعَهُ آيَةَ النُّبُوَّةِ بِإِخْرَاجِ الْخَبْءِ وَالْإِخْبَارِ بِالنَّجْوٰى سَأَنْظُرُ))

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر مقوقس نے نہایت احترام واکرام سے نبی کریم ﷺ کے مکتوب گرامی کو ہاتھی دانت کی بنی ہوئی خوبصورت ڈبیا میں بند کر کے اپنی کنیز کے حوالے کر دیا۔ اور پھر اس نے کاتب کو بلایا جو عربی زبان لکھنا جانتا تھا، تو اس سے نبی کریم ﷺ کے لیے یہ خط لکھوایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مِنَ الْمُقَوْقَسِ عَظِيْمِ الْقُبْطِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّابَعْدُ: فَقَدْ قَرَأْتُ كِتَابَكَ وَفَهِمْتُ مَا ذَكَرْتَ فِيْهِ وَمَا تَدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ نَبِيًّا بَقِيَ وَكُنْتُ اَظُنُّ اَنَّهُ سَيَخْرُجُ بِالشَّامِ وَقَدْ اَكْرَمْتُ رَسُوْلَكَ وَبَعَثْتُ اِلَيْكَ بِجَارِيَتَيْنِ لَهُمَا مَكَانٌ فِي الْقُبْطِ عَظِيْمٌ وَبِكِسْوَةٍ وَاَهْدَيْتُ اِلَيْكَ بَغْلَةً لِتَرْكَبَهَا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ))

مقوقس نے اسی پر اکتفا کیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ لکھا۔ لیکن اس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ البتہ اس نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: تم خود بھی دانشور ہو اور دانشور کی طرف سے آئے ہو۔ یہ چند تحائف میں آپ کے ساتھ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف بھیج رہا ہوں اور تمھارے ہمراہ ایک شخص کو بھی روانہ کر رہا ہوں جو تم کو منزل تک پہنچائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مقوقس نے نبی کریم ﷺ کے نامہ مبارک کی عزت تو بہت کی، اور نبی کریم ﷺ کو تحائف بھی بھیجے لیکن وہ آپ ﷺ پر ایمان نہیں لایا تھا۔ ❶

تحائف بڑے قیمتی تھے۔ ان تحائف میں دو کنیزیں بھی تھیں۔ ان میں ایک ماریہ بنت شمعون اور دوسری ان کی ہمشیر سیرین تھیں۔ ایک سفید رنگ کی خچر تھی جس کا نام دلدل تھا۔ یہ خچر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہا۔ ان کے علاوہ مصر میں تیار کردہ عمدہ کپڑے بھی تحائف میں شامل تھے۔

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کامیابی کے ساتھ سفارتی فرائض سرانجام دے کر واپس مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ واپسی پر راستے میں ماریہ قبطیہ کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی

❶ المواهب اللدنية: ٢/ ١٤٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے انھیں قبول کرنے کی رغبت دلائی تو ماریہ اور ان کی ہمشیرہ نے اسلام قبول کرلیا۔ پاکیزہ بات کو قبول کرتے ہوئے سیدھی راہ پر گامزن ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اسلام قبول کرنے کا اعزاز بخشا۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں:

سیدہ ماریہ بنت شمعون بطیہ اور مقوقس کے دیگر تحائف مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ سیدہ ماریہ بنت شمعون صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائیں۔ ماریہ قبطیہ نے انصار کے مرکز مدینہ منورہ کی طرف آتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کرلیا۔

مدینہ منورہ پہنچ کر سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے حرم میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو سیدنا حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کے تفویض کردہ گھر میں ٹھہرایا، پھر انھیں دوسرے مکان میں منتقل کر دیا جو مشربہ ام ابراہیم کے نام سے مشہور ہوا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تاثرات:

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا بڑی حسین وجمیل خاتون تھیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کی خوبیوں کا برملا اعتراف کیا کہ ہمیں بھی ان کے شباب اور حسن و جمال پر رشک آتا تھا۔ ایک سال وہ ہمارے پڑوس میں حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں مقیم رہیں، پھر ان کی رہائش ہم سے قدرے دور ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ بھی ان کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔

ہمیں ان کی قسمت پر رشک بھی آیا کرتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو ہمیں سکناپے کی وجہ سے بڑی چبھن محسوس ہوتی۔

بیٹے کی پیدائش:

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کیے ہوئے ایک سال بیت گیا۔ ایک دن ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے حبیب کبریا ﷺ کو یہ بتایا کہ میری گود ہری ہوئی ہے۔ میں کچھ عرصے بعد بچے کو جنم دوں گی۔ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی عمر اس وقت تقریباً ساٹھ سال تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ کی ساری اولاد اللہ کو پیاری ہو چکی تھی۔ اس خوشخبری نے ماضی کی تاریخ کو دہرا دیا۔

جب حمل کی مدت پوری ہوئی اور ولادت کا وقت قریب آیا تو سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اور دیکھ بھال کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی کنیز ام رافع سلمیٰ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ انھیں ولادت کے معاملے کو نمٹانے کا خصوصی تجربہ تھا اور یہ خانہ نبوی کی قابل اعتماد خادمہ تھیں۔

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے نہایت خوبصورت بیٹے کو جنم دیا، جو شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھا۔ ام رافع رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند ابو رافع رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے بیٹے کو جنم دیا۔ انھوں نے ہوا سے بھی تیز قدم اٹھاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر آپ ﷺ کو بیٹے کی خوشخبری دیتے ہوئے مبارک باد دی۔

یہ بشارت سن کر رسول اللہ ﷺ کا دل مسرت و شاد مانی سے باغ باغ ہو گیا، اور آپ ﷺ نے ابو رافع رضی اللہ عنہ کو ایک غلام بطور تحفہ دیا۔ ❶

پھر رسول اللہ ﷺ نے ساتویں دن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مبارک ہستی کے نام پر اپنے بیٹے کا نام ابراہیم رکھا۔ ابراہیم بن محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت ۸ ہجری ماہِ ذوالحجہ میں ہوئی۔ ❷ بیٹے کی ولادت کی برکت سے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو آزادی نصیب ہوئی۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا))

''انھیں ان کے بیٹے نے آزادی دلا دی''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا أَمَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَإِنَّهَا إِذَا مَاتَ حُرَّةٌ، إِلَّا أَنْ يُعْتِقَهَا قَبْلَ مَوْتِهِ)) ❸

---

❶ تاریخ طبری: ۲/ ۱۷۸ . ❷ الاستیعاب: ۱/ ۵٤ .

❸ سنن الدار قطنی: رقم الحدیث: ۲٤ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جو عورت اپنے آقا کے بچے کو جنم دے جب وہ آقا فوت ہو جائے تو عورت آزاد ہے۔ ہاں اگر وہ آقا اپنی موت سے پہلے اسے آزاد کر دے تو پھر بھی وہ آزاد ہے۔''

جب سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کی پیدائش کی خبر مدینہ منورہ میں پھیلی تو تمام اہل ایمان بالخصوص انصار بہت زیادہ خوش ہوئے۔ ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر خوشی کا اظہار کیا ہر گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ مسلمان اس بیٹے کی قدر و قیمت کو جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد بڑی مدت کے بعد بیٹا عطا کیا تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی تھی۔

بیٹے کا نام اور رضاعت:

حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کو دودھ پلانے کے لیے انصار کی ایک خاتون ام سیف کا انتخاب کیا جیسا کہ بخاری اور مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَدَفَعْتُهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَءَةِ فِي الْمَدِينَةِ)) ❷

''رات میرا بیٹا پیدا ہوا میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی مناسبت سے رکھا اور دودھ پلانے کے لیے اسے ایک انصاری خاتون ام سیف کے حوالے کیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی دائیہ ام سیف خولہ بنت منذر کی بہت عزت افزائی کی۔ اسے سات بکریاں فراہم کیں تا کہ وہ ان کے دودھ سے توانائی حاصل کر سکے۔

---

❶ ام سیف کا اصل نام خولہ بنت منذر تھا۔ اس کی ایک کنیت ام بردہ بھی بیان کی جاتی ہے۔ یہ انصاری خاتون تھی اور اس کے خاوند کی کنیت ابو سیف تھی اس کا نام براء بن اوس تھا۔ [شرح النووی علی صحیح مسلم: ۱۵/ ۷۶] امان اللہ عاصم]

❷ صحیح مسلم: ۲۳۱۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو بھی دلی خوشی اور اطمینان حاصل ہو کہ ان کا بیٹا توانا ہو رہا ہے۔

عقیقہ:

ابراہیم کی ولادت کی خوشی میں رسول اللہ ﷺ نے مسرت و شادمانی کے ساتھ عبادت سمجھتے ہوئے۔ مدینہ منورہ کے مساکین میں جی بھر کر صدقہ و خیرات کیا۔ جب بیٹا سات دن کا ہوا تو اس کا عقیقہ کیا اور دو مینڈھے ذبح کیے۔ بیٹے کے سر کے بال ابو ہند انصاری رضی اللہ عنہ نے اتارے اور بالوں کے وزن کے مطابق مساکین کو چاندی دی تو وہ بہت خوش ہوئے، آپ نے وہ بال زمین میں دفن کر دیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے کا نام ابراہیم رکھا۔

ابراہیم رضی اللہ عنہ اور ام ابراہیم (ماریہ رضی اللہ عنہا):

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹے ابراہیم نے جنم لیا تو سیدنا جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا۔

''اے ابو ابراہیم السلام علیکم!''

رسول اللہ ﷺ دلی طور پر خوش ہوئے اور مطمئن ہو گئے۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ شاداں و فرحاں اپنے بیٹے ابراہیم کو گود میں لے کر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا: عائشہ! اس کی شکل و شباہت تو دیکھو۔ انھوں نے سکناپے کی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں کچھ نہیں دیکھوں گی۔

ان کا یہ انداز دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے لیے مغفرت کی دعا کی اور آپ نے محسوس کیا کہ یہ محض سکناپے کی غیرت ہے، کوئی بات نہیں ایسا ہوتا ہی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے از خود اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ماریہ قبطیہ سے بیٹا عطا کیا جبکہ میں اور دیگر امہات المومنین اس نعمت سے محروم رہیں۔

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی رفیقہ حیات ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے گھر عزت، امن اور سکون کے ساتھ زندگی بسر کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں کا الزام:

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا پاکیزہ، منور، گدازدل، صداقت، شرافت اور لطافت کی پیکر، فصاحت، بلاغت اور زبان کی حلاوت کی خوگر ذہانت، فطانت اور ذکاوت سے آراستہ، حسین وجمیل عالی مرتبت خاتون تھی۔ ان اوصاف کی بنا پر رسول اللہ ﷺ ان سے بہت خوش تھے۔

گھر میں ایندھن اور پانی لانے کے لیے ایک قبطی خادم کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ منافقین نے سیدہ ماریہ قبطیہ کے بارے میں ایسی ہی بے پر کی باتیں اڑانا شروع کردیں جس طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں افواہیں پھیلائی گئی تھیں۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو معاملے کی تحقیق کا فریضہ سونپا گیا انھوں نے اپنی مومنانہ بصیرت سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا اور سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں پاکیزہ کردار ہونے کی شہادت دی۔ رسول اللہ ﷺ اس موقع پر فرمایا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُصَرِّفُ عَنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ))

''شکر ہے اس اللہ کا جو ہم اہل بیت سے ہر قسم کی آلودگی کو دور کر دیتا ہے۔''

اس طرح منافقین اور افواہیں پھیلانے والوں کی یہ گھناونی سازش بھی بری طرح ناکام ہوگئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خانہ نبوی کے پاکیزہ ماحول کو ہر قسم کی آلودگی سے محفوظ رکھا اور اہل بیت کے تقویٰ وطہارت پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہیں آنے دی۔

سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی علالت:

ابراہیم کی ولادت کے بعد رسول اللہ ﷺ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کا بہت زیادہ خیال رکھنے لگے اور ان کی قوم کو بھی زیادہ اہمیت دینے لگے۔ ابراہیم نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ پورا نہ کیا تھا کہ بیماری لاحق ہوگئی، سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اپنے لاڈلے بیٹے کی بیماری سے بہت زیادہ پریشان ہوگئیں۔ دن بدن اس کی حالت بگڑتی گئی۔ ماں کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا کہ اپنے محبوب نظر اکلوتے بیٹے کی بیماری کا کیا علاج کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک دن ننھے ابراہیم کی بیماری بڑی شدت اختیار کر گئی اسے دودھ پلانے والی آیا کے خاوند براء بن اوس افسردہ چہرہ، کبیدہ خاطر مضطرب و پریشان اور بوجھل قدم اٹھاتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف گئے، دل غمگین تھا۔ آنکھیں پرنم تھیں، اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ دنیا بھر کا بوجھ ان کے کندھوں پر آ گرا ہے۔

وہ سوچ رہے تھے کہ یہ غمناک خبر رسول اللہ ﷺ کو کیسے سنائی جائے؟ یہ ایک ایسی اندوہناک خبر تھی کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ان کی جان لے لی جائے لیکن ننھے پیارے راج دلارے ابراہیم کو کچھ نہ ہو۔ ان کا اپنا بچہ لے لیا جائے لیکن لاڈلا ابراہیم شفایاب ہو جائے۔

وہ مسجد نبوی میں داخل ہوئے، انھوں نے حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسجد کے محراب میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے پاس سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

براء بن اوس کا دل دھڑک رہا تھا۔ آنکھوں میں آنسو جاری تھے، جسم کانپ رہا تھا، سانس اکھڑا ہوا تھا۔ قریب تھا کہ وہ شدت غم سے زمین پر گر جائیں۔ انھوں نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اے اللہ کے رسول! ننھے ابراہیم پر نزع کا عالم طاری ہے۔

پھر ان کے صبر کے بندھن ٹوٹ گئے، آہ و بکا سے ہچکی بندھ گئی، آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ اندوہناک خبر سن کر بہت غم ہوا۔ شدت غم کی وجہ سے آپ نڈھال ہو گئے۔ آپ ﷺ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر اٹھے ماریہ قبطیہ کے گھر تشریف لے گئے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھائی کا غم:

جب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے بھائی ابراہیم کے بارے میں خبر ملی کہ اس کی حالت بہت نازک ہے۔ وہ زندگی موت کے بیچ جھول رہا ہے۔ اور ابا جان اسے دیکھنے محلہ بنی مازن میں ام بردہ (ام سیف) خولہ بنت منذر کے گھر تشریف لے گئے ہیں، تو وہ بھی غم سے نڈھال ہو گئیں۔ ابراہیم تو حبیب کبریا علیہ السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور تھا۔ وہ زینب، رقیہ، ام کلثوم، قاسم اور طیب کی جدائی کے بعد نبی کریم ﷺ کے لیے دلی سکون ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سب کا نمائندہ بھی تھا۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے خادم رسول سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس نازک ترین صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ کرام کو اس اندوہ ناک کیفیت سے آگاہ کردیں، انھوں نے اطلاع دی تو سیدنا اسامہ بن زید، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہم غم کی تصویر بنے جلدی سے ام ابراہیم سیدہ ام بردہ (ام سیف) کے گھر پہنچے۔ ہر ایک کے چہرے پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔ ہر ایک کے دل کی تمنا تھی کہ کاش! اس ننھے، لاڈلے، راج دلارے ابراہیم کے بدلے ان کے بچے لے لیے جائیں اور اسے کچھ نہ ہو۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی شمعون کی دختر اور ماریہ قبطیہ کی ہمشیر سیرین بنت شمعون کو پتہ چلا کہ ان کا بھانجا نزع کے عالم میں ہے تو وہ دل گرفتہ کیفیت کی تصویر بنی ہوئی اپنی ہمشیر کے گھر پہنچیں۔ ان کے دل میں حزن و ملال، بے چینی اور اضطراب شعلہ زن تھا۔

ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات:

رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے ابراہیم کی دودھ پلانے والی آیا کے پاس گئے۔ اس نے اپنی گود میں ابراہیم کو اٹھایا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے محبت بھرے انداز میں اپنے لاڈلے بیٹے کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر موت کی پرچھائیاں چھائی ہوئی تھیں۔ آپ اس وقت بہت غمگین تھے۔ اگر اس طرح کا غم کسی پہاڑ پر نازل ہوتا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہوجاتا۔ آپ نے اپنے لاڈلے، بیٹے کا سینہ چوما، اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا بے مثال مظاہرہ کیا۔

ابراہیم کو دودھ پلانے والی ابراہیم کو اپنی گود میں لے کر رسول اللہ ﷺ اور وہاں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ روانہ ہوئی۔ جب ام ابراہیم نے اپنے لخت جگر کو دیکھا تو وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسے چومنے لگیں۔ اور اس کی حالت زار دیکھ کر کبیدہ خاطر ہوئیں۔ دل میں حزن و ملال کا شعلہ فگن تھا، آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جس پہ کپکپی طاری تھی بیٹے کے چہرے پر موت کے سائے دراز ہوچکے تھے۔ سانس اکھڑا ہوا تھا، نزع کا عالم طاری تھا۔ ماں اپنے لاڈلے بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر بے بس اور غم و اندوہ سے نڈھال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو چکی تھی۔

اس حالت زار کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے، بیٹے کو اپنی گود میں لیا، اس کا منہ چوما، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ بیٹے پر نزع کا عالم طاری تھا۔ جو مقدر میں لکھا وہ ہو کر رہا۔ بیٹے کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

آخر وہی ہوا جس کی شہادت قرآن مجید میں کچھ اس انداز سے دی گئی ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۴۰)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس واقعی علیم ہے اور وہ حکیم ہے۔ اس کے فیصلے کو کوئی رد نہیں کر سکتا، وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کا لخت جگر ابراہیم اٹھارہ ماہ کی عمر میں بروز منگل دس ربیع الاول ۱۰ھ کو اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گیا۔

نبی کریم ﷺ کا ہونہار پاکیزہ لاڈلا بیٹا ابراہیم قضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔ ہاں ہاں وہ اللہ کو پیارا ہو گیا! یہ بات لکھتے ہوئے قلم لرزتا ہے، دل دھڑکتا ہے، آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، فضائیں سوگوار ہیں، ماحول پر سناٹا طاری ہے، ہر کوئی دم بخود گھر کے آنگن میں خاموشی طاری ہے، ہر کسی کے دل میں درد والم کی ٹیس اٹھ رہی ہے۔

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اگر رسول اللہ ﷺ کے کمال درجے کے صبر و رضا کی کیفیت نہ دیکھ لیتیں تو شاید یہ صدمہ برداشت نہ کر پاتیں۔

مومن کی تو شاں ہی یہ ہوتی ہے۔ کہ جب اسے کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو اس کی زبان سے بے ساختہ "انا لله وانا اليه راجعون" جیسے نورانی کلمات نکلتے ہیں۔

ابراہیم رضی اللہ عنہ کا جنازہ:

ابراہیم بنو مازن بن نجار کے محلے میں دودھ پیتے تھے وہیں فوت ہوئے جلیل القدر صحابیہ ام بردہ (ام سیف) انصاریہ رضی اللہ عنہا نے انھیں غسل دیا۔ ان کے گھر سے چھوٹی سی چارپائی پر لاڈلے ابراہیم کا جنازہ جنت البقیع کی طرف روانہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ سیدنا ابوبکر صدیق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے درمیان چل رہے تھے۔ جنازے میں شریک تمام لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے غم میں برابر کے شریک تھے۔

رسول اللہ ﷺ کو یکے بعد دیگرے اپنی اولاد کی طرف سے اس نوعیت کے صدمات سے دو چار ہونا پڑا۔ آپ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہن وفات پا گئیں، آپ کی چہیتی بیوی سیدہ خدیجہ الکبری مکہ معظمہ میں دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے یکے بعد دیگرے آنے والے صدمات کو صبر و تحمل سے برداشت کیا اور تسلیم و رضا کا پیکر بن کر ان دردناک لمحات کا سامنا کیا۔ اپنی زبان مبارک سے گلے شکوے کا اظہار نہیں کیا۔

آخر لاڈلے بیٹے کا پاکیزہ جسم خاکی جنت البقیع میں پہنچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے کی نماز جناہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں اور یہ فرمایا کہ ہم اپنے لاڈلے بیٹے کے جسم خاکی اپنے پیارے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کے ساتھ دفن کر رہے ہیں اور زبان مبارک سے کہا: بیٹا نیک صالح عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ محو استراحت ہو جا۔ اچھا بیٹا! اللہ کے حوالے۔

ابراہیم کو دفن کرتے وقت قبر میں فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اترے، اور نبی کریم ﷺ قبر کے کنارے پر تشریف فرما تھے۔ دفن کرنے کے بعد مٹی ڈالی اور پانی کا چھڑکاؤ کیا یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مبارک ہاتھوں سے اپنے بیٹے کو قبر میں لٹایا اور مٹی ڈالی، اور پانی چھڑکا لاڈلے پاکیزہ بیٹے ابراہیم پر سلامتی ہو اور ابراہیم کے والد گرامی امام الصابرین و امام المتقین سیدنا محمد ﷺ پر درود و سلام ہو۔

جنت میں ابراہیم رضی اللہ عنہ کی رضاعت کا اہتمام:

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا تسلیم و رضا کی پیکر تھیں۔ صبر و تحمل کے حوالے سے ان کی مثال دی جاتی تھی۔ اپنے لاڈلے بیٹے ابراہیم کی وفات سے جو انھیں دلی صدمہ ہوا، پیارے بیٹے کی جدائی سے جو انہیں غم لاحق ہوا۔ اور وہ جس اضطراب، قلق اور بے چینی میں مبتلا ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے اس نازک ترین موقع پر کمال شفقت کا رویہ اختیار کرتے ہوئے انھیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تسلی دی اور سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

((ان له مرضيها يتم الرضاعة في الجنة))

''جنت میں دودھ پلانے والی اس کی مدت رضاعت کو پورا کرے گی۔''

صحیح مسلم میں یہ حدیث مروی ہے:

((اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكْمِلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ))

''میرا بیٹا ابراہیم دودھ پینے کی صورت میں فوت ہوا۔ جنت میں دو دودھ پلانے والی آیائیں اس کے دودھ پینے کی مدت کو پورا کریں گی۔''

سورج گرہن کا واقعہ:

جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم فوت ہوئے، اس دن یہ عجیب واقعہ پیش آیا کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔

لوگوں کے خیال میں یہ بات آئی کہ سورج گرہن رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ اور معاشرے میں بات عام ہوگئی۔ ہر کوئی یہی کہنے لگا کہ سورج کو گرہن لگا ہی اس وجہ سے ہے کہ آج رسول اللہ ﷺ کا لخت جگر فوت ہوا ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ یہ بات کہہ رہے ہیں تو مسجد نبوی میں تشریف لائے، منبر پر کھڑے ہو کر خطاب کرتے ہوئے فرمانے لگے۔

((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا تَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ.))

بخاری شریف میں اس طرح منقول ہے۔

((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللّٰه))

''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی پیدائش یا موت کی وجہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے گرہن نہیں لگتا۔ البتہ جب کبھی چاند یا سورج کو گرہن لگے تو تم اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو۔''

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے جب رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے لاڈلے بیٹے ابراہیم کے بارے میں سنا کہ جنت میں دودھ پلانے پر مامور ہوں گی تو ان کے دل کو اطمینان حاصل ہوا اور وہ اپنے لاڈلے بیٹے کا اعزاز سن کر بہت خوش ہوئیں۔

اگر ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتا.....!

حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو یہ حکم دیا کہ قبطی خاندان سے حسن سلوک سے پیش آنا۔ اور انھیں یہ حکم دیا کہ قبطی خاندان کے ساتھ خیر خواہی کا رویہ اختیار کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی عزت افزائی کے لیے تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے وصیت کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

((لَوْعَاشَ اِبْرَاهِيْمَ لَاعْتَقْتُ أَخْوَالَهُ وَلَوْ ضَعْتُ الْجِزْيَةَ عَنْ كُلِّ قِبْطِيٍّ))

''اگر ابراہیم زندہ رہتا تو میں اس کے ماموؤں کو آزاد کر دیتا، اور ہر قبطی کو جزیہ معاف کر دیتا۔''

صحیح مسلم میں یہ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا دَخَلْتُمْ مِصْرَ فَاسْتَوْصَوْا بِالْقِبْطِ خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا))

''جب تم مصر میں داخل ہو تو قبطی خاندان کے ساتھ حسن سلوک اور خیر خواہی سے پیش آنا کیونکہ وہ شفقت اور ہمدردی کے مستحق ہیں۔''

نیز ان کے ساتھ ہماری پرانی رشتہ داری ہے۔

ایک روایت میں سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَتَحْتُمُوْهَا فَأَحْسِنُوْا إِلٰى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا))

اس فرمان نبوی میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مصر کے فتح ہونے کی پیشین گوئی بھی کر دی گئی۔

رسول اللہ ﷺ کی یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی، کیونکہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مصر فتح ہوا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے قبطی خاندان کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کیا۔

علامہ یاقوت حموی اپنی مشہور و معروف کتاب معجم البلدان میں لکھتے ہیں کہ جب سیدنا حسن بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی تو اس موقع پر ارشاد فرمایا: سرزمین مصر کی حفن بستی کے باشندوں سے ٹیکس نہ لیا جائے، کیونکہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اسی بستی کی باشندہ تھیں اور اس بستی میں رسول اللہ ﷺ کے لاڈلے بیٹے ابراہیم کے ماموں رہتے ہیں۔

تاریخ سے یہ بھی معلومات ملتی ہیں کہ مصر فتح ہو جانے کے بعد سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ مصر تشریف لائے اور انھوں نے دریافت کیا کہ حفن بستی کون سی ہے؟ اور سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی جگہ کون سی ہے انھیں اس جگہ کی نشاندہی کی گئی تو سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اس جگہ پر مسجد تعمیر کرا دی، تاکہ یہ جگہ یادگار بن جائے۔

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ادب، اخلاق، تسلیم و رضا اور حسن و جمال کی وجہ سے ازواج مطہرات میں رشک کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔ ابراہیم کی ولادت سے ان کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی عادات پسند تھیں۔ ازواج مطہرات میں سے سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما نے اس صورت حال کو شدت سے محسوس کیا۔ ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوا، کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی زیادہ توجہ حاصل نہ کر سکیں، لیکن انھیں اس سلسلے میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی اہمیت دن بدن بڑھتی ہی چلی گئی۔

جب رسول اللہ ﷺ نے دنیا فانی سے کوچ کیا تو آپ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے راضی تھے، اور وہ اہل بیت میں شامل تھیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی آلودگی دور کر دی تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہایت ہی ادب واحترام سے پیش آیا کرتے تھے۔ وہ ان کے فضل وشرف کو بخوبی جانتے تھے، وہ ان کی دینداری، تقویٰ اور عبادت گزاری کے قدردان تھے۔ وہ ان کے ساتھ انتہائی حسن سلوک کا رویہ اختیار کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نماز اور ذکر الٰہی میں اکثر و بیشتر مصروف رہا کرتی تھیں۔ قرآن مجید میں اللہ والوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ ﴾ (الرعد: ۱۳/ ۲۸)

''جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہیں آگاہ رہیں کہ اللہ کی یاد سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔''

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کیا، اور ان کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دور خلافت میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ادب واحترام کا رویہ اختیار کیا۔ وہ ان کی گھریلو ضروریات کا حددرجہ خیال رکھا کرتے تھے۔

سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور نمازِ جنازہ:

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا خلافت راشدہ کے مبارک دور میں پانچ سال زندہ رہیں ماہ محرم ۱۶ھ میں سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے بیماری محسوس کی، اور انھیں محسوس ہوا کہ اب دنیا سے کرنے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ چند دن بعد وہ ۱۶ھ کو مدینہ منورہ میں اللہ کو پیاری ہوگئیں اور ان کی زبان پر "لا اله الا الله محمد رسول الله" کے نورانی کلمات جاری تھے۔

وہ راضی خوشی اللہ کے حضور پہنچ گئیں۔ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا۔ مدینہ منورہ میں ان کی وفات حسرت آیات کا اعلان ہوا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بذات خود اعلان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا اور لوگوں کو جنازے میں شریک ہونے کا حکم دیا۔

جنت البقیع میں لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو گئے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور انھیں ان کے لاڈلے بیٹے ابراہیم کی قبر کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ بیشتر خواتین اہل بیت بھی وہیں مدفون تھیں۔

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں نہایت عمدہ پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی بسر کی۔ ان کی زندگی کے معطر، پاکیزہ اور اثر انگیز واقعات قیامت تک آنے والی خواتین کے لیے مشعل راہ بن گئے۔

وہ اپنے اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَمَلاً صَالِحًا يُقَرِّبُنَا اِلَيْكَ ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُلْھِمَنَا الصَّوَابَ وَتَجْعَلَ لَنَا مِن اَمْرِنَا رُشْدًا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

آسمان تیری لحد پر شبنم فشانی کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

12

اُمّ المومنین سیدہ

صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

''اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔'' (فرمانِ نبوی ﷺ)

''بے شک تو نبی کی بیٹی ہے، تیرا چچا نبی ہے اور تو نبی کی بیوی ہے۔'' (فرمانِ نبوی ﷺ)

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

- سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا دانشور، تقویٰ شعار، پیکر اخلاص، عظیم المرتبت، حلیم الطبع، باوقار، جلیل القدر، عبادت گزار اور زہد و تقویٰ سے آراستہ خاتون تھیں۔
- نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تو ایک نبی کی بیٹی (ہارون علیہ السلام کی نسل سے) ہے، تیرا چچا (موسیٰ علیہ السلام) بھی نبی اور تیرا خاوند بھی نبی ہے۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے صدق وصفا کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا "وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَصَادِقَۃٌ" اللہ کی قسم وہ صدق وصفا کی خوگر ہے۔
- وہ علم وعرفان سے محبت کرنے والی ایک جلیل القدر خاتون تھیں اور یہ ان خواتین میں سے ایک تھیں جنہوں نے حدیث کو روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔
- ۵۰ ہجری میں اللہ کو پیاری ہوئیں اور جنت البقیع میں امہات المومنین کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب:

صفیہ بنت حُیَی بن اَخطب بن سعنۃ بن ثعلبۃ بن عُبید بن کعب بن اَبی حبیب۔ یہ قبیلہ بنو النضیر میں سے تھا اور یہ لاوی بن یعقوب کی اولاد سے تھا۔ پھر ان کا سلسلہ نسب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ السلام کے ساتھ جا ملتا ہے۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے والدین:

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد ان بڑے یہودیوں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ اور اسلام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حُیَی بن اَخطب قبیلہ بن النضیر کا سردار تھا۔

آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام برہ بنت سموأل تھا۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی:

صفیہ بنت حیی کی پہلی شادی مشہور ومعروف شاعر سلام بن مشکم القرظی سے ہوئی اس نے اسے طلاق دے دی تو یہ کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق النضری کے ساتھ ہوئی وہ بھی شاعر تھا۔ اسے جنگ خیبر میں قتل کر دیا گیا تھا، ان دونوں سے صفیہ بنت حیی کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ زمانہ جاہلیت میں یہ بڑی شان وشوکت والی تھی، یہ دین یہودیت کے ساتھ منسلک تھی یہ بنو النضیر کے سردار کی بیٹی تھی۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ شادی:

جنگ خیبر کے اختتام پذیر ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ سیدہ صفیہ بنت حیی کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ شادی کے وقت ان کی عمر تقریباً سترہ سال تھی۔

اس سلسلے میں سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر میں فتح حاصل کر لی۔ قیدیوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا گیا۔ دحیہ بن خلیفہ الکلبی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کنیز کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے جاؤ ان قیدوں سے ایک کنیز لے لو تو دحیہ بن خلیفہ الکلبی نے صفیہ بنت حیی کو اپنی تحویل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں لے لیا۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے سردار کی بیٹی دحیہ کلبی کو دے دی ہے۔ وہ شہزادی ہے وہ تو آپ کے لیے مناسب ہے رسول اللہ ﷺ نے دحیہ کلبی کو بلایا اور انہیں فرمایا تم کوئی اور کنیز لے لو اور اس نے حکم کی تعمیل کی رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حیی کو آزاد کیا اور اس کو اپنے حبالہ عقد میں لے لیا۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کا دلہن کے روپ میں بناؤ سنگھار کیا۔ شادی کی اگلی صبح چمڑے کی چادر بچھا دی گئی کسی نے اس چادر پر اپنی طرف سے کھجوریں لا کر رکھ دیں اور کسی نے گھی فراہم کیا۔ ان فراہم کردہ چیزوں کی آمیزش سے حلوا نما خوان تیار کیا گیا جو نہایت لذیذ تھا۔ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ولیمہ قرار دیا گیا۔ ❶

ایک روایت میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حیی بن اُخطب کے ساتھ شادی کی ان کے پہلے خاوند کنانہ بن الربیع کو جنگ خیبر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ سیدہ صفیہ دلہن بن کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی۔ یہ جب خیبر سے واپسی پر الصہباء ڈیم پر پہنچیں تو ایام ماہواری سے پاک ہوئیں۔ اگلی صبح چمڑے کی چادر بچھا دی گئی اور اس سے ولیمے کا کھانا لگایا گیا اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اپنے اردگرد کے احباب کو ولیمے کی دعوت دے دو۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر لشکر اسلام مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر سوار ہونے میں مدد دیتے تھے وہ اس طرح کہ آپ اپنا ایک گھٹنا زمین پر ٹیک دیتے اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاتیں۔ ❷

ایک روایت میں مذکور ہے کہ مسلمان آپس میں باتیں کرنے لگے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہے یا رسول اللہ ﷺ کی کنیز ہے۔ بالآخر لوگ اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے پردے کا اہتمام کیا تو وہ ام المومنین ہے اگر یہ اہتمام نہ کیا تو وہ کنیز ہو گی لیکن لوگوں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے پردے کا اہتمام کیا۔ ❸

❶ بحوالہ بخاری: ۳۷۱.
❷ بحوالہ بخاری: ۴۲۱۱.
❸ بحوالہ بخاری: ۴۲۱۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا ازدواجی خاکہ

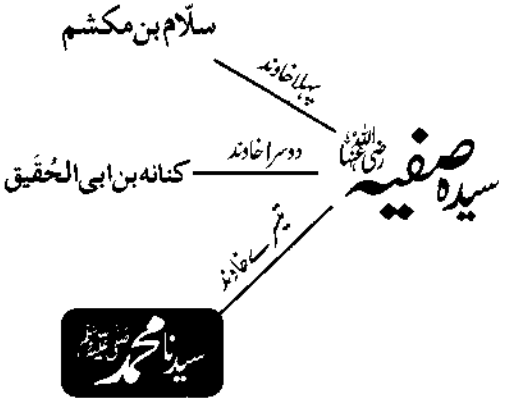

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نسب اس طرح ہے:

صفیہ بنت حیّ بن اخطب بن سعیہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن نضیر بن النحام بن ناخور...

آپ رضی اللہ عنہا حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں رقمطراز ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اس طرف توجہ دلائی گئی کہ صفیہ ایک شہزادی ہے بادشاہ کی بیٹی ہے۔ اسے دحیہ کلبی کی تحویل میں دینا مناسب نہیں۔ دحیہ کلبی جیسے دیگر صحابہ بھی ہیں بلکہ ان سے بھی افضل ہیں۔ قیدیوں میں صفیہ کے پائے کی کوئی اور خاتون نہیں ہے وہ نفاست میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اگر اسے دحیہ کی تحویل میں دیا گیا تو بعض صحابہ کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ ہمیں کیوں نظر انداز کیا گیا۔ مصلحت عامہ کا تقاضا تھا جس کی بناء پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے حبالہ عقد میں لے لیا تمام صحابہ کرام اس فیصلے پر رضا مند تھے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس فیصلے کو اپنے لیے اعزاز سمجھا۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا خواب:

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ چاند اس کے کمرے میں اتر آیا ہے انہوں نے اپنا یہ خواب، اپنے والد کو بتایا تو اس کے چہرے پر تھپڑ مارا اور کہا بس خاموش رہو۔ تیری پرواز بڑی اونچی دکھائی دیتی ہے تو یہ سپنے دیکھ رہی ہے کہ کسی بادشاہ کی رفیقہ حیات بنے، باپ نے سیدہ صفیہ کے چہرے پر جو ہاتھ مارا اس کا نشان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی تک رہا۔ آپ ﷺ نے چہرے پر اس نشان کے بارے میں پوچھا تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے پورا واقعہ آپ کو سنا دیا۔ ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں پر نیل پڑا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا اے صفیہ یہ تیری آنکھوں پر نیل کیسا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک دن میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ میں نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ چاند میرے کمرے میں اتر آیا ہے اس نے یہ خواب سنتے ہی میرے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا جس سے یہ نیل پڑ گیا، وہ غضبناک انداز میں کہنے لگا تو کسی بادشاہ کی ملکہ بننے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ سیدہ صفیہ فرماتی ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے میری حالت یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ مجھے ناپسند تھے کیونکہ انھوں نے میرے باپ اور خاوند کو قتل کر دیا تھا

❶ بحوالہ أسد الغابہ: ۵/ ۳۲۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد میرے دل کی حالت یہ ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ ساری دنیا سے زیادہ مجھے محبوب دکھائی دینے لگے۔ ❶

قبولِ اسلام:

جب سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا صفیہ تیرا باپ یہودیت کے ساتھ زندگی بھر بڑی شدت سے وابستہ رہا یہاں تک کہ اللہ نے اسے قتل کر دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴾ (الانعام: ٦/ ١٦٤)

''کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھے اس بات کا اختیار ہے اگر تجھے اسلام پسند ہے تو میں تجھے اپنے پاس رکھوں گا اگر تم یہودیت کو پسند کرتی ہو تو تجھے آزاد کر دیتا ہوں۔ تم بڑی خوشی کے ساتھ اپنی قوم کے پاس جا سکتی ہو۔ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور دل و جان سے آپ کی تصدیق کی ہے۔ میرا اب یہودیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی مجھے اپنے باپ یا بھائی سے کچھ لینا دینا ہے آپ نے مجھے کفر اور اسلام میں سے ایک چیز پسند کرنے کا اختیار دیا مجھے اللہ اور اس کا رسول سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ میں اب اپنی قوم کے پاس نہیں جانا چاہتی۔ میرا جینا، مرنا، آپ کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے یہ الفاظ سنے تو آپ نے انہیں اپنے حبالہ عقد میں لے لیا۔ ❷

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا پہرہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب شادی کے بعد نبی کریم ﷺ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس خیمے میں داخل ہوئے تو سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر خیمے کے دروازے پر پہرہ دینے لگے۔ جب صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ خیمے کے دروازے پر باہر آئے تو

❶ بحوالہ المعجم الکبیر طبرانی: ٢٤/ ٦٧، مجمع الزوائد: الهيثمي: ٩/ ٢٥١، ٢٥٢، مسند ابو یعلی: ٧١١٤.

❷ بحوالہ طبقات ابن سعد: ٨/ ٩٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے دیکھتے ہی اللہ اکبر کہا ان کے ہاتھ میں تلوار تھی کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں نے صفیہ کے باپ اور خاوند کو جنگ خیبر میں قتل کیا آپ کے ساتھ اس کی شادی ہوگئی یہ ابھی نو عمر ہے مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ اس لیے میں رات بھر یہاں پہرہ دیتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر ہنس پڑے اور فرمایا ہر طرح سے بہتر ہے۔ ❶

شادی کے اسباب:

نبی کریم ﷺ کی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا ایک سبب تو یہ تھا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی تالیف قلبی پیش نظر تھی۔ وہ ایک بادشاہ کی بیٹی اس کا باپ اور خاوند جنگ خیبر میں قتل ہوگیا تھا جس کا انہیں بہت غم تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے پر غم کافور ہوگیا۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا ایک سبب یہ تھا کہ انہیں اعزاز سے نوازا گیا کیونکہ وہ ایک بادشاہ کی بیٹی تھی۔ ان کی عزت افزائی اسی میں تھی کہ انہیں ممتاز مقام پر فائز کیا جائے۔ شادی کا ایک سبب یہ تھا کہ اس رشتے کے بعد بنونضیر اور بنوقریظہ کے دلوں میں اسلام کے بارے میں نرم گوشہ پیدا ہوجائے گا۔ لہٰذا اس شادی سے مذکور تمام فوائد حاصل ہوئے۔ جن کا ادراک دانشمند لوگوں کو ہی میسر ہے۔

سوکنوں کا احساس غیرت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا تک یہ بات پہنچی کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ یہ بات سن کر وہ رو پڑیں۔ جب نبی کریم ﷺ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا رو کیوں رہی ہو؟ انہوں نے بتایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہودی کی بیٹی کہہ کر پکارا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ایک نبی کی بیٹی ہو تیرا ایک چچا نبی ہے اور تم نبی کی بیوی ہو۔ تمہارے لیے اس سے بڑھ

❶ بحوالہ مستدرك حاكم: ٤/ ٢٩.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر اور کیا فخر ہو سکتا ہے؟ پھر نبی کریم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اللہ سے ڈرو۔ تمھیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔ ❶

سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے مجھے یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ حفصہ اور عائشہ مجھے یہودی کی بیٹی ہونے کا طعنہ دیتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے ان سے یہ نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے بہتر کس طرح ہو سکتی ہو۔ میرا خاوند محمد ﷺ ہیں، میرا باپ ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں۔''

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بھی معلوم ہوا کہ دیگر ازواج مطہرات کا کہنا یہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیادہ معزز ہیں کیونکہ نبی علیہ السلام کی بیویاں بھی ہیں اور آپ کی قریبی رشتہ دار بھی ہیں۔ ❷

صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کے ہمراہ حج کیا۔ صفیہ کا اونٹ زمین پر بیٹھ گیا تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس صورتِ حال سے آگاہ کیا گیا تو آپ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ رو رہی تھیں آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کے آنسو صاف کیے اور رونے سے منع کرنے لگے۔ رواح مقام پر رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کا حکم دے دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم صفیہ کو سوار ہونے کے لیے اونٹ مہیا کر دو کیونکہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس زیادہ اونٹ تھے۔ تو انہوں نے کہا میں ایک یہودی کی بیٹی کو سوار ہونے کے لیے اونٹ مہیا کروں؟ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا پر خفا ہوئے۔ مدینہ منورہ واپس ہوئے ان سے کوئی بات نہ کی پھر محرم اور صفر دو ماہ آپ ان کے پاس نہیں گئے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اس صورت حال سے پریشان ہوئیں اور وہ مایوس دکھائی دینے لگیں ماہِ ربیع الاول میں نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے انہوں نے معذرت کی تو آپ ﷺ سیدہ

---

❶ بحوالہ مسند امام احمد: ۳/ ۱۳۶، ترمذی: ۳۸۹۴.

❷ بحوالہ ترمذی: ۳۸۹۲، مستدرک حاکم: ۴/ ۲۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے راضی ہو گئے۔ ❶

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خیبر سے فتح یاب ہو کر واپس مدینہ منورہ آئے تو آپ کے ساتھ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آپ نے انہیں سیدنا حارثہ بن النعمان کے گھر ٹھہرایا۔

انصار کی خواتین انہیں دیکھنے کے لیے آئیں۔ انصاری خواتین نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے حسن و جمال کے بارے میں سن رکھا تھا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی نقاب اوڑھ کر تشریف لائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پہچان لیا جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر سے واپس گئیں تو رسول اللہ ﷺ بھی اس کے پیچھے گھر سے نکلے اور پوچھا اے عائشہ تمہارے مشاہدے میں صفیہ کیسی ہے؟ تم نے اسے بچشم خود دیکھا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں میں نے یہودیہ کو دیکھ لیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تم ایسے نہ کہو اس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور وہ بہت اچھی مسلمان ہے۔ ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں لکھتے ہیں کہ سوکنوں میں احساسِ غیرت کی بنا پر اس نوعیت کے واقعات رونما ہو جایا کرتے ہیں۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا اندیشہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ وہ اور ابو طلحہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئے جب کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ راستے میں اونٹنی لڑکھڑائی نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھ پیچھے بیٹھی ہوئی خاتون صفیہ رضی اللہ عنہا زمین پر گر گئے۔ ابو طلحہ اپنی سواری سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا نہیں میں تو

❶ مسند امام احمد: ٦/ ٣٣٧، ٣٣٨، طبقات ابن سعد: ٨/ ١٠٠، سير أعلام النبلاء: ٢/ ٢٣٤.

❷ طبقات ابن سعد: ٨/ ١٠٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محفوظ ہوں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھو کہیں اس کو چوٹ نہ لگی ہو۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پردے کا اہتمام کرتے ہوئے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو سہارا دے کر اونٹ پر سوار کیا۔ یہ قافلہ مدینہ منورہ کی طرف رواں دواں ہوا۔ جب مدینہ منورہ نظر آیا تو نبی کریم ﷺ نے یہ کلمات کہے:

((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ .))

''لوٹنے والے، توبہ کرنے والے اپنے رب کی عبادت کرنے والے، حمد و ثنا کرنے والے۔''

یہ کلمات کہتے ہوئے نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ ❶

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی اعتکاف کے دوران نبی کریم ﷺ کی زیارت:

علی بن الحسین کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بیوی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا کہ رمضان کے آخری دھاکے میں رسول اللہ ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے اور میں آپ سے ملنے کے لیے مسجد گئی۔ آپ سے کچھ دیر باتیں کیں اور پھر واپسی کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی رسول اللہ ﷺ بھی میرے ساتھ مسجد سے باہر تشریف لائے جب میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے دروازے پر پہنچی تو انصار کے دو آدمی نمودار ہوئے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ نے ان دونوں سے کہا ذرا ٹھہرو۔ یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ وہ دونوں کہنے لگے سبحان اللہ! یا رسول اللہ ﷺ! بھلا یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کے رگ وریشے میں سرگرداں رہتا ہے ممکن تھا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک و شبہ ڈال دیتا اسی لیے تمھیں صحیح صورتِ حال سے آگاہ کرنا ضروری تھا۔ ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں رقمطراز ہیں:

حدیث سے درج ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں:

◈ اعتکاف بیٹھنے والا ملاقات کے لیے آنے والے کے ساتھ محو گفتگو ہو سکتا ہے، اسے

---

❶ بحوالہ بخاری: ۳۰۸۶.

❷ بحوالہ بخاری: ۲۰۳۵، مسلم: ۲۱۷۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الوداع کہنے کے لیے مسجد سے باہر تک بھی آ سکتا ہے۔

② اعتکاف بیٹھنے والا اپنی بیوی سے گفتگو کر سکتا ہے۔

③ بیوی اعتکاف بیٹھے ہوئے خاوند کے پاس مشورہ کرنے کے لیے جا سکتی ہے۔

④ نبی کریم ﷺ نے دو انصاری احباب کو صورتِ حال سے آگاہ کیا تاکہ وہ کسی قسم کے شک و شبہ میں مبتلا نہ ہوں۔ اس نوعیت کی راہنمائی اعتکاف بیٹھنے والا کر سکتا ہے۔

علامہ ابن دقیق العید فرماتے ہیں کہ علماء دین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے عوام الناس میں شکوک و شبہات پیدا ہوں کیونکہ علماء کے بارے دین کے خلاف کسی عمل کی بدگمانی کی وجہ سے ان کے علم سے کما حقہ استفادہ نہیں کیا جا سکے گا۔ اس طرح لوگ بہت بڑی نعمت سے محروم رہ جائیں گے۔

⑤ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان خاتون ضروری کام کی خاطر رات کے وقت اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی محبت اور احترام:

زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مرض الموت میں تھے تو ازواج مطہرات آپ کی تیمار داری کے لیے آپ کے پاس جمع ہوتیں۔ صفیہ بنت حیی نے رسول اللہ ﷺ کی حالت کو دیکھ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ جس تکلیف میں آپ مبتلا ہیں میں چاہتی ہوں کہ آپ کی بجائے وہ تکلیف مجھے ہو جائے۔ یہ بات سن کر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو کچوکا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھ لیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کلی کرو ازواج مطہرات نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیوں۔ آپ نے فرمایا جو تم نے اپنی سہیلی کے بارے میں تاثر کا اظہار کیا اللہ کی قسم وہ اپنے قول میں سچی ہے۔ ❶

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا قوم کو خشیت الٰہی کی وجہ سے رونے کی ترغیب دلاتی:

عبداللہ بن عبیدہ کہتے ہیں کہ ایک دن کچھ لوگ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے حجرے

❶ بحوالہ طبقات ابن سعد: ۸/ ۱۰۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں جمع ہو کر نوافل ادا کرنے لگے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا یہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن اللہ سے ڈر کی وجہ سے تم روتے کیوں نہیں؟ تمہارا رونا کہاں گیا۔ ❶

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا حدیث کو روایت کرنا:

ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے دس احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا ان میں سے ایک متفق علیہ ہے۔ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے اسحاق بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل، زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے اس کے غلام کنانہ، مسلم بن صفوان اور اس کے غلام یزید بن معتب اور اس کے بھتیجے نے احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی ذکر الٰہی میں دلچسپی:

ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میرے سامنے اس وقت چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں۔ جن کے ذریعے میں تسبیح کیا کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا میں نے عرض کی یہ گٹھلیاں ہیں میں ان کے ساتھ تسبیح کرتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے اس سے بہتر عمل نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی ضرور مجھے یہ عمل سکھلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس طرح کہا کرو۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ" ❷

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ سے استفسار:

ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کو ڈھانے کے لیے ایک لشکر اس کی طرف آئے گا وہ ابھی صحراء میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ لشکر کو اگلے حصے اور آخری حصے کے لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور لشکر کے درمیان والے بھی نہ بچ سکیں گے وہ بھی دوسروں کے ساتھ زمین میں دھنس جائیں گے۔

---

❶ بحوالہ حلیۃ الاولیاء: ۲/ ٦٦.

❷ بحوالہ ترمذی: ۲۵۵٤، مستدرک حاکم: ۱/ ٥٤٧، المعجم الکبیر طبرانی: ۲٤/ ۷٤، مسند ابویعلی: ۷۱۱۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جنھیں مجبور کیا گیا وہ دلی طور پر رضا مند نہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ❶

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے مشروبات کے بارے میں سوال:

صبیرۃ بنت جیفر کہتی ہیں کہ ہم حج کے لیے اپنے گھروں سے روانہ ہوئے ہمارا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تو ہم سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے جائز مشروبات کے بارے میں پوچھا، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نبیذ کے پینے سے منع کیا جو گھڑے میں بنایا گیا ہو۔ ❷

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے قابل تعریف کارنامے:

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو بتایا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہفتہ کے دن کو محبوب گردانتی ہے اور یہودیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتی ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف قاصد بھیجا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا یہ اطلاع درست ہے تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بدلے میں جمعہ کا دن عطا کر دیا ہے میں ہفتے کے دن کو محبوب نہیں گردانتی۔ جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے ان میں قریبی رشتہ دار ہیں میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتی ہوں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کنیز سے کہا کہ تجھے اس کام کے لیے کس نے اکسایا تھا اس نے کہا شیطان نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس کی زبان سے یہ بات سنی تو فرمایا جاؤ تم آزاد ہو۔ ❸

---

❶ بحوالہ ترمذی: ۲۱۸۵، ابن ماجہ:٤٠٦٤، مسند امام احمد:٦/ ٣٣٦، ٣٣٧، مسند ابی یعلی:٧٠٦٩.

❷ بحوالہ مسند امام احمد: ٦/ ٣٣٧، مسند ابو یعلی:٧١١٧، المعجم الکبیر طبرانی: ٢٤/ ٧٦.

❸ بحوالہ سیر أعلام النبلاء: ٢/ ٢٣٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کنانہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو خچر پر بٹھا کر اس کی نکیل پکڑے جا رہا تھا تاکہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بلوائیوں کو ہٹا سکیں راستے میں اشتر نامی ایک شخص ملا اس نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی خچر کے منہ پر ضرب لگائی جس سے اس کا رخ پھر گیا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے واپس جانے دو پھر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی دیواروں پر لکڑی رکھ لی اور اس کے ذریعے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو کھانا بھیجتیں۔ ❶

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی اپنے بھانجے کے حق میں وصیت:

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ام المومنین کو وراثت میں ایک لاکھ درہم ملے، یہ اس زمین اور سامان کی قیمت تھی جو ان کے حصے میں آئی۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے کے حق میں اس کے تیسرے حصے کی وصیت کردی اور وہ ابھی تک یہودی تھا۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اسے تیسرا حصہ دینے سے انکار کیا اور وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا ہمیں کیا کرنا چاہیے انھوں نے کہا اللہ سے ڈرو صفیہ کی وصیت کے مطابق اس کے بھانجے کو ادا کرو اور یہ تقریباً تینتیس ہزار درہم بنتے تھے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک گھر تھا وہ انہوں نے اپنی زندگی میں اللہ کی راہ میں صدقہ کردیا تھا۔

وفات:

ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ۵۰ ہجری کو ماہِ رمضان میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے تقریباً ۶۰ برس کی عمر پائی۔ بعض کا خیال ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت ۵۲ ہجری میں فوت ہوئیں۔

---

❶ بحواله طبقات ابن سعد: ۸/ ۱۰۱ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ:

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ اور بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ کی صاف دل، نیک طینت، تقویٰ شعار، پاکیزہ فطرت، خوفِ خدا سے آنسو بہانے والی، وفادار بیوی سیدہ صفیہ سے اللہ راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔ وفات پا کر جنت الفردوس میں جا مقیم ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

13

ام المومنین سیدہ

میمونہ بنت الحارث

رضی اللہ عنہا

''اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔'' (فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

''میمونہ ہم سب میں بہت زیادہ اللہ سے ڈرنے والی اور ہم سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی تھی۔'' (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

رسولِ رحمت کی پاکباز زوجات کا روح پرور ایمان افروز اور دلنشیں و دلآویز تذکرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

- نبی کریم ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بہنوں کے ایمان کی گواہی دیتے ہوئے کہا:

  ((اِنَّ الْاَخَوَاتِ لَمُؤْمِنَاتٌ))

  ''بے شک بہنیں مؤمن ہیں''
- میمونہ رضی اللہ عنہا کی والدہ سسرالی رشتے کے اعتبار سے روئے زمین کی معزز ترین بڑھیا تھیں۔
- سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کیا' قرآن یہ قصہ بیان کرتا ہے۔
- یہ وہ آخری عورت ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے شادی کی' یہ نہایت تقوی شعار اور صلہ رحمی کرنے والی خاتون ہیں۔
- یہ جلیل القدر خاتون حدیث نبوی کی حافظہ تھیں ۵۱ ہجری میں مکہ کے قریب سرف مقام پر وفات پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب:

میمونہ بنت الحارث بن حزن بن البجیر بن الھزم بن رویبہ بن عبد اللہ بن الھلال بن عامر بن صعصعۃ بن معاویہ بن بکر بن ھوازن بن منصور بن عکرمہ بن حفصہ بن قیس بن غیلان بن مضر العاصریۃ الھلالیۃ۔

والدہ:

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہند بنت عوف بن زہیر بن الحارث بن حماطۃ بن جرش۔ بعض کہتے ہیں کہ جرش کو جریش کہا جاتا ہے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہنیں:

① لبابۃ الکبریٰ جسے ام الفضل کہا جاتا تھا۔ یہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی۔ اس اعتبار سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔

② لبابۃ الصغریٰ اسے ام خالد کہا جاتا تھا یہ ولید بن مغیرہ کی بیوی تھی۔

③ عصماء۔ یہ ابی بن خلف کی بیوی تھی۔

④ عزۃ۔ اسے اُم یزید بن اُصم کہا جاتا تھا یہ زید الھلالی کی بیوی تھی۔

⑤ ھزیلۃ۔ اس کی کنیت ام حفیہ تھی۔ اس نے گھی اور پنیر وغیرہ بطور تحفہ بھیجا تھا اس کا خاوند بنو جعفر بن کلاب کا فرد تھا۔

میمونہ کی اخیافی بہنیں:

◆ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا یہ جعفر بن ابی طالب کی بیوی تھی ان کی شہادت کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ ان کی وفات کے بعد اس کی شادی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی۔

◆ سلمیٰ بنت عمیس یہ نبی کریم ﷺ کے چچا حمزہ بن عبد المطلب کی بیوی تھی۔ سیدنا حمزہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی شہادت کے بعد اس کی شادی شداد بن الھاد کے ساتھ ہوئی۔

- سلامہ بنت عمیس۔ یہ عبداللہ بن کعب کی بیوی تھی۔

شجرۃ نسب کے ماہر ابوالحسن علی بن عبدالعزیز بن علی بن حسین الجرجانی بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا والدہ کی طرف سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں ان تمام کی والدہ ہند بنت عوف بن زہیر بن الحارث بن حماطۃ الحمیریۃ الخرشیۃ تھی۔ اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے سبھی داماد بڑے جلیل القدر اور معزز تھے۔ یہ والدین کی جانب سے نو بہنیں ہیں جرجانی کا کہنا یہ ہے کہ یہ ماں کی طرف سے دس بہنیں تھیں۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا اصل مقام:

سیدہ میمونہ کا پہلا نام برّہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے بدل کر اس کا نام میمونہ رکھا۔

پہلی شادی:

زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمرو بن عمر ثقفی نے ان سے شادی کی اور پھر کچھ عرصہ بعد طلاق دے کر فارغ کر دیا۔ پھر اس کے بعد حویطب کے بھائی ابو رھم نے ان سے شادی کی یہ دونوں عبدالعزی بن ابی قیس کے بیٹے تھے۔ ابو رُھم فوت ہو گیا اور یہ بیوہ ہو گئیں۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے شادی:

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی سب سے آخری شادی ہے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی کریم ﷺ سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے بعد شادی کی۔ یہ شادی قضائی عمرہ ادا کرنے کے بعد ماہِ ذی القعدہ ۷ ہجری میں مقام سرف پر ہوئی۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ شادی ابوعروہ کے مکان موضع سرف میں ہوئی۔ مقام سرف مکہ سے دس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

یزید بن الاصم کہتے ہیں کہ سیدہ میمونہ بنت الحارث نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت شادی کی جب کہ آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔ یزید

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بن الاصم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا میری اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھی۔ ❶

ابو رافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی جب آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ ❷

سیدہ میمونہ کا حق مہر اور اس کے ساتھ شادی کی حکمت:

طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ کو شادی کے موقع پر پانچ سو درہم حق مہر دیا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کو ساڑھے بارہ اُوقیے حق مہر دیا یہ رقم تقریباً پانچ سو درہم بنتی ہے۔ البتہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو چار سو دینار حق مہر دیا گیا اور یہ ادائیگی حبشہ کے حکمران نجاشی نے کی تھی۔ جہاں تک صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے حق مہر کا تعلق ہے تو یہ جنگ خیبر کے قیدیوں میں تھیں۔ انہیں نبی کریم ﷺ نے آزاد کیا اور ان سے شادی کی اور ان کی آزادی کو حق مہر قرار دیا۔ اسی طرح جویریہ بنت الحارث کی مکاتبت کی رقم ثابت بن قیس کو ادا کی اور ان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے میں حکمت یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ بنو ہلال قبیلہ سے تعلقات کو خوشگوار بنا کر اسے اسلام کا گرویدہ بنانا چاہتے تھے لہٰذا نبی کریم ﷺ کو اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس شادی کا نتیجہ یہ نکلا کہ بنو ہلال قبیلہ بڑی خوشی سے اسلام قبول کرنے کے لیے راضی ہو گیا۔

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا امت کو سنت سے آگاہ کرنا:

نبی کریم ﷺ کی بیوی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے لیے وضو کیا اپنے دونوں پاؤں کے علاوہ اپنے جسم کے مخصوص حصے کو دھویا پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہایا پھر آپ نے ایک طرف ہو کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا

---

❶ بحوالہ مسلم:۱۴۱۱.

❷ بحوالہ مسند امام احمد:۶/ ۳۹۳، ترمذی:۸۴۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غسل جنابت تھا۔ ❶

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک خاتون کو بخار ہو گیا اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری سے شفا عطا کر دی تو میں بیت المقدس میں نماز ادا کروں گی اللہ تعالیٰ نے اسے بیماری سے شفا عطا کر دی اس نے بیت المقدس جانے کی تیاری کر لی وہ روانہ ہونے والی ہی تھی کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اس گھر تشریف لائیں اسے سلام کہا اور تشریف فرما ہوئیں، اس سے پوچھا کہ کہاں کے ارادے ہیں؟ اس نے بتایا کہ میں نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مان رکھی تھی۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹھو، جو کھانا تیار کیا ہے اسے کھاؤ اور مسجد نبوی میں نماز پڑھو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں:

((صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ .)) ❷

''مسجد نبوی میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی نسبت ہزار نمازوں سے بھی افضل سوائے مسجد حرام کے۔''

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہماری ایک کنیز کو صدقے کی بکری دی گئی تو وہ مر گئی نبی کریم ﷺ کا ہمارے ہاں سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اس کے چمڑے کو رنگ کیوں نہیں دیتے تاکہ اس چمڑے سے فائدہ اٹھا سکو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ مردہ ہے۔ آپ نے فرمایا مردہ جانور کا گوشت حرام ہے۔ اس کے چمڑے کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ❸

علامہ خطابی کہتے ہیں کہ اِھاب اس جانور کے چمڑے کو کہا جاتا ہے جس کا گوشت حلال ہو۔ ایسا جانور اگر مر جائے تو اس کے چمڑے کو رنگ کر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں اور نبی

---

❶ بحوالہ بخاری:۲۴۹ .

❷ بحوالہ مسلم:۱۳۹۶ .

❸ بحوالہ مسلم:۳۶۴، ابوداؤد:۴۱۲۰ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نسب نامہ اور نبی اکرم ﷺ سے نسبی تعلق

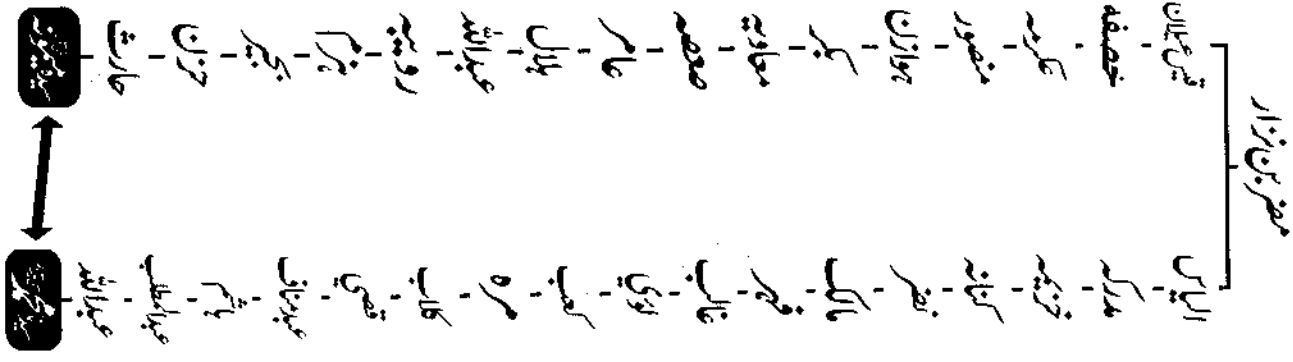

نبی کریم ﷺ کے عقدِ نکاح میں آنے سے قبل سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ابورہم بن عبدالعزی بن عبدود بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے نکاح میں تھیں۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے نکاح سے قبل سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سخبرہ بن ابورہم کے نکاح میں تھیں جبکہ بعض نے حویطب بن عبدالعزی اور بعض نے فروہ بن عبدالعزی کو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا خاوند کہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔ ❶

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ میاں بیوی کا ایک برتن سے غسل کرنا شرعاً جائز ہے۔ اس سلسلے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ ❷

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کرتی ہیں:

ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی اور صلہ رحمی کرنے والی قرار دیا۔ ❸

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا حدیث روایت کرنا:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے ۷۶ احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ بخاری مسلم میں ۱۳ احادیث مذکور ہیں۔ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے عبداللہ بن عباس، شداد بن الھاد، عبدالرحمٰن بن السائب الہلالی، یزید بن الأصم، عبیداللہ الخولانی اور دیگر بہت سے افراد نے احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ❹

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات:

ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ۵۱ ہجری کو مقام سرف پر وفات پائی یاد رہے ان کی شادی بھی اسی مقام پر ہوئی تھی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سرف مقام پر شادی کی۔ اور اسی مقام پر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ ❺

یزید بن الأصم کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی طبیعت مکہ معظمہ میں ناساز ہوگئی۔ بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ ان کے بھائی کے بیٹوں میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہیں

❶ بحواله مسلم: ۳۲۲.

❷ بحواله مسلم: ۲/ ۲۵۳.

❸ بحواله طبقات ابن سعد: ۸/ ۱۰۹، مستدرك حاكم: ٤/ ۳۲.

❹ بحواله: اعلام النساء: ۵/ ۱۳۹.

❺ بحواله المعجم الأوسط طبراني: ۵/ ٤۲۳۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھا فرمانے لگیں کہ مجھے مکہ سے لے چلو میں یہاں مرنا نہیں چاہتی رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ میں مکہ میں فوت نہیں ہوں گی۔ لوگ ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے انہیں اٹھا کر چل دیے۔ جب وہ سرف مقام پر پہنچے تو وہاں ایک درخت کے سائے میں ستانے کے لیے رک گئے۔ یہی وہی مقام تھا جہاں رسول اللہ ﷺ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تھے۔ شادی کے وقت یہاں ایک مکان تھا۔ اسی جگہ پر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔

جب ہم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو لحد میں رکھا تو میں نے اپنی چادر ان کے رخسار کے نیچے رکھ دی لیکن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چادر پکڑ کر باہر پھینک دی۔ ❶

عطاء کہتے ہیں کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے سرف مقام پر وفات پائی تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی میت ہے جب تم اسے اٹھاؤ تو پرسکون انداز میں میت کو اٹھا کر چلنا۔ دیکھنا ان کی چارپائی کو جھٹکا نہ لگے۔ ❷

نمازِ جنازہ:

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ان کے بھانجے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی اور انہیں دفن کرنے سے پہلے ان کی قبر میں یزید بن الاصم، عبداللہ بن شداد بن الھاد اترے یہ دونوں ان کے بھانجے تھے۔ اور ان کے پروردہ عبید اللہ الخولانی نے بھی قبر میں اتر کر جائزہ لیا۔

اللہ سیدہ میمونہ بنت الحارث سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی اور وہ وفات پا کر جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئیں۔

❶ بحوالہ مسند ابویعلی: ۷۱۱۰.

❷ بحوالہ طبقات ابن سعد: ۸/ ۱۱۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

١۔ القرآن الکریم

٢۔ المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الکریم (محمد فؤاد عبد الباقی)

٣۔ تفسیر الطبری

٤۔ تفسیر ابن کثیر

٥۔ تفسیر القاسمی

٦۔ زاد المسیر لابن الجوزی

٧۔ الدر المنثور للسیوطی

٨۔ القاموس المحیط

٩۔ النهایة لابن الاثیر

١٠۔ المعجم الوجیز

١١۔ المعجم المفهرس لالفاظ الحدیث:(جماعة من المستشرقین)

١٢۔ موسوعة أطراف الحدیث(محمد زغلول)

١٣۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ ابن حجر عسقلانی

١٤۔ تغلیق التعلیق لابن حجر عسقلانی

١٥۔ شرح صحیح مسلم نووی

١٦۔ سنن أبی داؤد

١٧۔ عون المعبود شرح ابی داؤد۔ العظیم آبادی

١٨۔ سنن ترمذی

١٩۔ تحفة الأحوذی۔ عبد الرحمن مبارکفوری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ سنن نسائی
۲۱۔ سنن ابن ماجه
۲۲۔ مسند امام أحمد
۲۳۔ مسند أبی یعلی
۲٤۔ صحیح ابن حبان
۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبه
۲٦۔ الأدب المفرد للبخاری
۲۷۔ کتاب السنة ابن أبی عاصم
۲۸۔ مستدرك حاکم
۲۹۔ المعجم الکبیر طبرانی
۳۰۔ المعجم الأوسط طبرانی
۳۱۔ السنن الکبری بیهقی
۳۲۔ حلیة الأولیاء ابو نعیم
۳۳۔ طبقات ابن سعد
۳٤۔ سیر أعلام النبلاء۔ الذهبی
۳۵۔ تاریخ اسلام ذهبی
۳٦۔ صفة الصفوة لابن الجوزی
۳۷۔ الاستیعاب ابن عبد البر
۳۸۔ أسد الغابه لابن الأثیر
۳۹۔ الإصابة ابن حجر عسقلانی
٤۰۔ تلخیص الحبیر ابن حجر عسقلانی
٤۱۔ سیرة ابن هشام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

٤١۔ سيرة ابن كثير
٤٣۔ البداية والنهاية لابن كثير
٤٤۔ الرحيق المختوم مباركفوری
٤٥۔ شذرات الذهب۔ ابی العماد
٤٦۔ المواهب للدنيه۔ القسطلانی
٤٧۔ الأعلام لزركلی
٤٨۔ أعلام النساء لعمر رضا كحاله
٤٩۔ زاد المعاد: ابن القيم
٥٠۔ تهذيب الكمال الحافظ المزی
٥١۔ تاريخ خليفة بن خياط
٥٢۔ التاريخ الكبير للبخاری
٥٣۔ نساء حول الرسول (دكتور أحمد الشرباحی
٥٤۔ نساء رسول الله لامام دمياطی
٥٥۔ تحفة الودود ابن القيم
٥٦۔ إعلام الموقعين ابن القيم
٥٧۔ جلاء الافهام ابن القيم
٥٨۔ روضة المحبين ابن القيم
٥٩۔ مجموع الفتاوىٰ ابن تيمية
٦٠۔ جامع أحكام النساء ابو عبد الله مصطفى العدوی
٦١۔ الموسوعة الفقيه الكويتية
٦٢۔ المغنی لابن قدامة
٦٣۔ المحلّٰی ابن الحزم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

٦٤۔ كتاب الأم لإمام شافعي

٦٥۔ الملل والنحل الشهرستاني

٦٦۔ الزواج عند العرب عبد السلام الترماتيني

٦٧۔ مجمع الأمثال الميداني

٦٨۔ قبس من نور القرآن۔ الصابوني

٦٩۔ تعدد الزوجات في الاسلام۔ دكتور محمد الزهراني

٧٠۔ فتاوى المرء ة المسلمة: أشرف عبد المقصود

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہنوں اور بیٹیوں کے لیے بے مثال تحفہ

- اپنی بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں کو مسلم معاشرے کی مثالی خواتین بنانے کے لیے
- بچیوں کو کسی مفروضہ وخیالی آئیڈیل کو تلاش کر کے اس کی تقلید کرنے اس کا طرز حیات عملی طور پر اپنانے کے گھن چکروں سے نکالنے کے لیے
- اپنی بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں کو باوقار، تابعدار، فرمانبردار، ملنسار، جانثار و وفادار محبت وعزت کرنے والی، کامیاب، باکردار، حسنِ سیرت وکردار کی حامل خواتین اسلام بنانے کے لیے
- شرم وحیا کی خوگر عفت وعصمت کے تحفظ کی متوالی جنتوں کی متلاشی، والدین کی قدردان وقدرشناس و نگہبان مثالی بیٹیاں بنانے کے لیے
- معاشرے کی مثالی آئیڈیل، ہر دل عزیز، دین کی تڑپ رکھنے والی پاکیزہ و پاکباز، ایمان افروز سیرت و کردار کی مالک بنانے کے لیے.... آج ہی مداح صحابہ مولانا محمود احمد غضنفر رحمہ اللہ کی دو انمول کتابیں خود پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں:

① رسول اللہ ﷺ کی پاکباز بیویاں

② صحابہ کرامؓ کی مثالی بیویاں

تو آپ دیکھیں گے کہ..... ان کی زندگیوں میں کیسے ایمان کی بہار آتی ہے..... وہ کیسے جلد ہی آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بن جاتی ہیں.....

یہ گراں قدر کتابیں اپنے پیاروں کو گفٹ دے کر ان کے دل میں اپنی جگہ بنائیں اور دنیا میں اجر وثواب اور آخرت میں کامیابیوں کے خزانے پائیں۔

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0300-4453358, 042-37361428

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیرتِ اُمّہات المومنین کے چمکتے دمکتے موتیوں کا حسین گلدستہ

امہات المومنین، مومنوں کی مائیں ہیں یعنی رسول رحمت ﷺ کی یہ پاکباز بیویاں ایسے چمکتے دمکتے، روشن ورخشاں، منور وتاباں موتی ہیں کہ جن کی روشنی میں مسلمانانِ عالم اپنی عارضی زندگیوں کا رخ مقرر ومتعین کر رہے ہیں۔ امت کی ان پاکباز ماؤں کی سیرت ایسی شاندار ودلکش ودلآویز ہے کہ اس کی روشنی میں چل کر خواتینِ اسلام ایک بہترین ماں، بیٹی، بہن اور بیوی بن سکتی ہیں۔

ادارہ دارالابلاغ کی ٹیم نے ایک عرصہ مولانا محمود احمد غضنفر رحمہ اللہ کی اس تالیف پر ان تھک تحقیقی کام کر کے اب اسے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا مقصد جہاں دنیا والوں کو امہات المومنین کی تابناک سیرت کے روشن گوشوں سے آگاہ وآشکار کرنا ہے، حقیقی ومتقی مومن بن کر..... خاندان کی تربیت کر کے..... نیک وصالح افراد کو پروان چڑھا کر..... جنتوں کا متلاشی اور رضائے رب کریم کا خوگر معاشرہ قائم کرنا ہے، وہیں امت مسلمہ کے گھروں میں سکون ومحبت اور اطاعت وفرمانبرداری کی فضا پیدا کر کے ان کو جنت کا گہوارہ بنانا بھی ہے۔ پیارے بھائیو اور بہنو.....! آپ بھی اسے پڑھیں اور اپنے دامن کو سعادتوں وخوش بختیوں کے چمکتے دمکتے ہیروں وموتیوں سے بھر لیں، تاکہ ان کی آفتاب وماہتاب سے زیادہ تیز روشنی میں آپ جنتوں کے حصول کا سفر کامیابی وکامرانی سے طے کر سکیں۔ ان شاء اللہ

محمد ندیم اہل نقاش

دارالابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
DARULIBLAGH

NoorPrinters +92-321-4167895, 4503606